سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(بدھ 15، جمعرات 16، جمعتہ المبارک 17، سوموار 20، منگل 21۔دسمبر 2021)

(یوم الاربعاء 10، یوم الخمیس 11، یوم الجمع 12، یوم الاثنین 15،

یوم الثلاثہ۔16 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اڑتیسواں اجلاس

بدھ، 15۔دسمبر 2021

جلد 38 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	11
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7-	سری لنکن فیکٹری مینجر کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی ----------------	13
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
8-	مسودہ قانون اشیائے ضروریہ میں سٹے بازی کی روک تھام پنجاب 2021 کے بارے مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹ کا پیش کیا جانا ------------	14
9-	مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ سائنسز ڈیرہ غازی خان (ii) مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (iii) مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی سیالکوٹ (iv) مسودہ قانون (ترمیم) نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس لاہور (v) مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021 کے بارے میں رپورٹوں کا پیش کیا جانا ----------	14
	پوائنٹ آف آرڈر	
10-	اسمبلی سے ملحقہ مزار کی مرمت کا مطالبہ ---------	15
11-	سانحہ سیالکوٹ پر ایوان میں بحث کرانے کا مطالبہ ---------	16
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
12-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------	18
13-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------	39
	تحاریک التوائے کار	
14-	(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی) ----------	54

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
15۔	آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021	55
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
16۔	مسودہ قانون اریگیشن، ڈرینج اینڈ ریورز پنجاب 2021	56
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	56
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
18۔	مسودہ قانون اشیائے ضروریہ میں سٹے بازی کی روک تھام پنجاب 2021	57
19۔	مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2021	59
20۔	مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021	62
	پوائنٹ آف آرڈر	
21۔	سنٹرل پنجاب میں خوفناک سموگ پر ایوان میں بحث کروانے کا مطالبہ	64
	جمعرات، 16۔دسمبر 2021	
	جلد 38: شمارہ 2	
22۔	ایجنڈا	69
23۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	71
24۔	نعت رسول مقبول ﷺ	72
	تعزیت	
25۔	مایہ ناز ڈاکٹر ابوالحسن، سانحہ اے پی ایس اور سقوط ڈھاکہ کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت	73

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
26۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	73
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	105
	توجہ دلاؤ نوٹس	
28۔	تحصیل چوآسیدن شاہ کے گاؤں سڈھانڈی میں ملک عرب نامی شخص کے قتل بارے تفصیلات ------------	135
29۔	فیصل آباد میں شادی کی تقریب میں سابقا پولیس اہلکاروں کی ہوائی فائرنگ، ملزمان کی گرفتاری کے بارے میں تفصیلات ------------	137
	تحاریک استحقاق	
30۔	خوشاب ہسپتال کے ڈاکٹرز و عملہ کا معزز ممبر کے خلاف پراپیگنڈہ کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش ------------	138
	تحاریک التوائے کار	
31۔	(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی) ------------	142
32۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	144
	قرارداد	
33۔	سیالکوٹ میں پیش آنے والے سانحہ پر ایوان میں اظہار افسوس اور ایسے واقعات کے تدارک کا مطالبہ ------------	146
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
34۔	سانحہ سیالکوٹ پر عام بحث ------------	148

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعتہ المبارک، 17-دسمبر 2021

جلد 38: شمارہ 3

35- ایجنڈا ---------- 185

36- تلاوت قرآن پاک وترجمہ ---------- 187

37- نعت رسول مقبول ﷺ ----------- 188

سوالات (محکمہ بہبود آبادی)

38- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------- 189

39- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------- 222

زیرو آرنوٹس

40- حلقہ پی پی-104 ماموں کانجن کی آبادی طارق کالونی میں قائم گرلز مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینے کا مطالبہ ---------- 241

41- چکوال میں ہائر ایجوکیشن کی پراپرٹیز کو واپس کرنے کا مطالبہ ----------- 241

42- ساہیوال میں احساس پروگرام کے کیمپ میں خواتین کو مشکلات کا سامنا ----------- 242

43- لاہور کی 274 یونین کونسلز کے چیئرمینوں کو چیک بکس نہ ملنے کی وجہ سے نادرا میں ہزاروں کیس التواء کا شکار ------------ 244

44- لاہور محکمہ سکول ایجوکیشن میں AEOs فی میل کی تمام اسامیوں پر میل آفیسرز کی تعیناتی ------------ 245

45- اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------ 246

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
46۔	ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ، راولپنڈی، سیالکوٹ اور کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنی لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا ------------	249
	آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
47۔	لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی فرانزک رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا ------------	250
	تحاریک التوائے کار	
48۔	پی پی۔116 نشاط آباد، فیصل آباد میں سیوریج لائن مکمل نہ کرنے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا ------------	250
49۔	لاہور کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار ------------	252
50۔	پنجاب میں کھاد ناپید ہونے کی وجہ سے کسان بدحالی کا شکار ------------	253
	سوموار، 20۔دسمبر 2021	
	جلد 38 : شمارہ 4	
51۔	ایجنڈا -----------	257
52۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	259
53۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	260

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
54۔	مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجنیئرنگ اینڈ سائنسز ڈیرہ غازی خان 2021 ----------	261
55۔	مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور 2021----------	263
56۔	مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی، سیالکوٹ 2021 ------------	
265		
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	267
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	312
	پوائنٹ آف آرڈر	
59۔	کرسچئن ملازمین کو Christmas سے قبل تنخواہوں کی ادائیگی کا مطالبہ----------	321
60۔	گورنمنٹ ڈگری کالج خواتین فاروق آباد کے باہر بیٹھے لوگوں کو جلد از جلد ہٹانے کا مطالبہ ------------	323
	توجہ دلاؤ نوٹس	
61۔	لاہور مغلپورہ نامعلوم افراد کی فائرنگ سے عارف نامی شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات ------------	324
62۔	رحیم یار خان: کوٹ سمابہ میں ماں سمیت تین بیٹیوں کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات ------------	325
	پوائنٹ آف آرڈر	
63۔	زمینداروں کو کھاد کنٹرول ریٹ پر فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	326
64۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	329

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
65۔	زرعی انکم ٹیکس میں چھوٹ پرانے قانون کے مطابق دینے کا مطالبہ ----------	330
	پوائنٹ آف آرڈر	
66۔	سرگودھا میں دوران ڈیوٹی وفات پانے والے ندیم مسیح کے بچوں کو ریلیف پیکج دینے کا مطالبہ ----	332
	تحاریک التوائے کار	
67۔	لاہور ڈویژن میں ٹیکس ڈیوٹی میں کروڑوں روپے کی خورد برد کا انکشاف (---جاری) -----	334
68۔	مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے زمینداروں کو مشکلات کا سامنا (---جاری) ----------	335
69۔	حکومت پنجاب کی جانب سے ٹریفک چالانوں کی مد میں ہوشربا اضافہ سے غریب عوام کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ----------	337
70۔	ساہیوال شہر میں ڈکیتی کی وارداتوں میں روزبروز اضافہ (---جاری) ----------	338
71۔	ہارون آباد شہر میں ڈکیتی کی وارداتوں میں روزبروز اضافہ (---جاری) ----------	339
	منگل، 21۔دسمبر 2021	
	جلد 38 : شمارہ 5	
72۔	ایجنڈا ----------	343
73۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	349
74۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	350
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
75۔	مسودہ قانون (ترمیم) نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس 2021 -------	351

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
76۔	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ----------	353
77۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	354
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
78۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب عوامی نمائندگان قوانین 2021 ----------	355
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
79۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب 2021 ----------	357
80۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی 2021 ----------	358
81۔	مسودہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز 2021 ----------	359
82۔	مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021 ----------	360
83۔	مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021 ----------	361
84۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	362
	قرارداد	
85۔	تبلیغی جماعت اسلام کی دعوت دینے والی منظم اور عالمی جماعت ----------	362
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
86۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	368
87۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	407
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
88۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	420

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آرنوٹس	
89۔	ضلع راجن پور کے مواضع میں پینے کے صاف پانی کی قلت، فلٹریشن پلانٹس کی بحالی کا مطالبہ	424-----------
	تحاریک التوائے کار	
90۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	424-----------
	قراردادیں (مفادِ عامہ سے متعلق)	
91۔	سونے کی خرید و فروخت کے بارے میں قانون سازی کا مطالبہ	425-----------
92۔	صحافی کالونی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ملازمین کی رہائشی کالونی بنانے کا مطالبہ	426-----------
93۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(83)/2021/2701. Dated:13th December, 2021. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the 38th Session of Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Wednesday, 15th December, 2021 at 02:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

Dated Lahore, the
13th December, 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ15۔دسمبر2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021

ایک وزیر آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون اریگیشن، ڈرینیج اینڈ ریورز پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون اریگیشن، ڈرینیج اینڈ ریورز پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2020 (مسودہ قانون نمبر 43 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2020، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2020 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون اشیائے ضروریہ میں سٹے بازی کی روک تھام پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اشیائے ضروریہ میں سٹے بازی کی روک تھام پنجاب 2021، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اشیائے ضروریہ میں سٹے بازی کی روک تھام پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
3۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
4۔	محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے	ڈبلیو۔363

کابینہ

1۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

5- جناب فیاض الحسن چوہان : جیل خانہ جات

6- جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*

7- جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی و معدنیات

8- جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم

9- جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول

10- سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور

11- جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل

12- جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات

13- جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم

14- چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن

15- جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول

16- جناب خیال احمد : وزیر کالونیز، کلچر*

17- محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین

18- جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت

19- میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ

20- میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

21- جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن

22- میاں محمود الرشید : وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ

23- ملک اسد علی : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

24۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال اراضی/جنگلی حیات وماہی پروری
27۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
32۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

8

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ،شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت وسرمایہ کاری
9۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
10۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات وناركو ٹکس کنٹرول
11۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
12۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
13۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
14۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
15۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
16۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
17۔	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

9

18۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
19۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
20۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
21۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
22۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
23۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
24۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
25۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
26۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
27۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
29۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
30۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
31۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
32۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
33۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
34۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
35۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
36۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
37۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

10

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

بدھ ،15۔دسمبر2021

(یوم الاربعاء ،10۔جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 03بج کر46منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾

سورۃ بنی اسرائیل، آیات نمبر23 تا24

اور تمھارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اور اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا (23) اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دُعا کرو کہ اے میرے رب جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پالا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما(24)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے سیاہیاں مجھ میں داغ مجھ میں
جلیں اُسی کے چراغ مجھ میں اثاثہ قلب و جاں وہی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے میرے گناہوں پہ اُس کا پردہ
وہ میرا اِمروز میرا فردا ضمیر پر حاشیے اُسی کے
شعور بھی اُس کا وضع کردہ وہ میرا ایماں، میرا تیقن
وہ میرا پیمانۂ تمدن وہ میرا معیارِ زندگی ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے ازل کے چہرے پہ نور اُس کا
ظہورِ عالم ظہور اُس کا خود اُس کی آواز گفتہ حق
خود اُس کی تنہائی طور اُس کا بہت سے عالی مقام آئے
خدا کے بعد اُس کا نام آئے وہ اولیں ہے وہ آخری ہے
میرا تو سب کچھ میرا نبی ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔ میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258

2۔ نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی۔213

3۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29

4۔ محترمہ شازیہ عابد، ایم پی اے ڈبلیو۔363

شکریہ

تعزیت

سری لنکن فیکٹری مینجر کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیالکوٹ میں ایک بہت ہی افسوسناک حادثہ ہوا جس کے نتیجے میں سری لنکن فیکٹری مینجر پریانتھا کمارا کی ہلاکت ہوئی لہٰذا میں پورے ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ ایک منٹ کی کھڑے ہو کر خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلے پر مرحوم کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

مسودہ قانون اشیائے ضروریہ میں سٹے بازی کی روک تھام پنجاب 2021 کے بارے مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پہلے میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021 (Bill No 32 of 2021) کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹیں پیش کریں۔ جی، محترمہ!

مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ سائنسز ڈیرہ غازی خان، مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی سیالکوٹ، مسودہ قانون (ترمیم) نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس لاہور، مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021 کے بارے میں رپورٹوں کا پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں

(1) The Ghazi National Institute of Engineering and Sciences Dera Ghazi Khan Bill 2021 (Bill No. 53 of 2021)

(2) The Lahore Institute of Science and Technology Lahore Bill 2021 (Bill No. 62 of 2021)

(3) The Grand Asian University Sialkot Bill 2021(Bill No. 74 of 2021)

(4) The National College of Business Administration and Economics Lahore Amendment Bill 2021(Bill No. 76 of 2021)

(5) The Thal University Bhakkar 2021(Bill No. 23 of 2021)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

اسمبلی سے ملحقہ مزار کی مرمت کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے پہلے بھی ہاؤس میں بات کی تھی جس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ taking care کر لی گئی ہے۔ ہماری اسمبلی کی راہداری میں جو مزار ہے اس کی حالت بہت زیادہ دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے لہٰذا اس مزار کی چھت کبھی بھی گر سکتی ہے۔ اس مزار کی تحریم بھی بہت ہے کیونکہ وہ بہت بڑی ہستی کا مزار ہے۔ میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فوری طور پر اس مزار پر توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی آپ اپنی بات کو repeat کر دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کی راہداری میں جو مزار ہے اس کی حالت بہت زیادہ دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے لہٰذا اس مزار کی چھت کبھی بھی گر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات بھی یہاں پر موجود ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ ذرا اس مزار پر کام جلدی کروا دیں آپ کے سیکرٹری صاحب بھی ادھر موجود ہیں کیونکہ پہلے بھی اس حوالے

سے بات کی گئی تھی۔ یہ مزار اسمبلی کے اندر ہی موجود ہے۔ مزار کے حوالے سے علیٰحدہ سے فنڈ بھی موجود ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ اس کام کو کرواتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

سانحہ سیالکوٹ پر ایوان میں بحث کرانے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی آپ کے حکم پر ہم سب نے کھڑے ہو کر سیالکوٹ میں سری لنکن شہری کے ساتھ جو ظلم و بربریت کا مظاہرہ کیا گیا اس واقعہ کی مذمت کی۔ ہم سب کا کھڑے ہونا در حقیقت اس سری لنکن شہری کو خراج عقیدت پیش کرنا بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی معاشرے کے رجحانات جس طرف چل پڑے ہیں اس کی مذمت بھی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ سانحہ کسی ایک فرد کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ یہ قومی سانحہ تھا۔ اس سانحہ کے اسباب و محرکات کیا ہیں، ہمارا معاشرہ کس طرف چل پڑا ہے اور انتہا پسندی کیا کیا رُخ اختیار کر رہی ہے؟ یہ واقعہ چونکہ پنجاب میں رونما ہوا ہے اس کے حوالے سے سینیٹ میں بحث ہو رہی ہے اور اس حوالے سے قومی اسمبلی میں بھی طے کیا گیا ہے کہ اس واقعے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ہمارے معاشرے میں اس انتہا پسندی کے اسباب و محرکات کا پتا چلائیں کیونکہ اگر ان جیسے واقعات کو نہ روکا گیا تو اس کے بھیانک نتائج پورے معاشرے کے لئے ہو سکتے ہیں۔ میری گزارش بھی یہ ہے کیونکہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس آ گیا ہے تو لاء منسٹر صاحب کسی بھی دن specific اسی topic پر بحث کروائیں تاکہ اس جیسے واقعات کے رجحانات جیسا کہ میں نے کہا کہ اسباب و محرکات کے حوالے سے پورا ہاؤس اس پر debate کرے تاکہ پنجاب اسمبلی بھی کوئی رائے بنا سکے کہ ہم نے اس معاشرے اور پاکستان کو کس طرح آگے لے کر چلنا ہے۔ یہاں ماضی کی حکومتوں نے اور اس حکومت نے بھی بڑے اچھے پروگرامز دیئے لیکن implementation کی کیا صورتحال ہے؟ معاشرے میں قانون کو کس طرح ہاتھ میں لینے کا روّیہ جڑ پکڑ رہا ہے؟ اگر اس طرح ہر فیکٹری اور بازار میں عوام خود عدالتیں لگائے گی تو ہمارا عدالتی نظام، ہمارا پراسیکیوشن اور پورے

انصاف کا نظام ایک دم دھڑام سے نیچے آئے گا اور پہلے بھی ان کی کوئی اچھی حالت نہیں ہے۔ لہٰذا نا صرف میں بلکہ پورا ایوان آپ سے گزارش کرتا ہے کہ اس اجلاس کے دوران اس پر بحث کے لئے ایک مکمل دن رکھا جائے اور اس پر ہم سنجیدگی سے بات کریں تاکہ ہم بھی اس قومی المیے کے حوالے سے اپنا contribution کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح معزز رکن نے فرمایا بالکل یہ درست ہے کہ یہ ایک قومی سانحہ تھا جس نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف اس ملک کی عوام بلکہ بین الاقوامی برادری بھی اس بات کی شاہد ہے کہ جس طرح وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے اس واقعہ کا نوٹس لیا اور جس طرح سے انہوں نے اقدامات لینے کے لئے صوبائی حکومت کو بھی ہدایات جاری کیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس طرح قومی اسمبلی اور سینیٹ میں گورنمنٹ کے تحرک پر اس issue پر بحث کی جا رہی ہے بلکہ جب نیشنل سکیورٹی کمیٹی کا اجلاس ہوا تو اس میں بھی اس واقعہ کی پر زور مذمت کی گئی اور آئندہ کے لئے ایسے اقدامات کی روک تھام کے لئے لائحہ عمل طے کرنے کے لئے یہ کہا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتر کوئی forum نہیں ہے ہم یہاں پر اس سانحہ کے حوالے سے بات کر سکتے ہیں اور آئندہ کے لئے اقدامات بھی suggest کر سکتے ہیں تو میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے وہپ کے ساتھ بیٹھ کر اسی اجلاس میں اس معاملے پر بات کرنے کے لئے کوئی دن طے کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اسی اجلاس میں اس پر بات کرنے کے لئے کوئی دن مختص کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، اسی اجلاس میں اس پر general discussion کے لئے کوئی دن مختص کر لیتے ہیں، شکریہ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اسی اجلاس میں اس پر general discussion کے لئے کوئی دن مختص کر لیں چونکہ یہ واقعہ بھی تو پنجاب میں ہی ہوا ہے۔ اب ہم سوالات take up کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1418 کو dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3724 کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن چونکہ ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3725 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے ۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی یہ سوال لے لیں۔ ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ہے چونکہ سوال چل رہے ہیں۔

محترمہ راشدہ خانم: مجھے ایک منٹ بات کرنے کے لئے اجازت دے دینا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ابھی تشریف رکھیں، انشاءاللہ آپ کو موقع ملے گا۔ جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! شکریہ، میرا سوال نمبر 4694 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔79 سلانوالی 119 موڑ تا 58 جنوبی تا مانگنی پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4694: **رانا منور حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سلانوالی 119 موڑ تا 58 جنوبی اور 58 جنوبی تا مانگنی پل ضلع سرگودھا سڑک کب تک مکمل کی جائے گی اس کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔79 سرگودھا میں کتنی نئی سڑکیں تعمیر ہو رہی ہیں؟

(ج) حلقہ ہٰذا KPRRP کے تحت تعمیر شدہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور برموں کی مٹی اور پودے لگانے کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا۔ حلقہ ہٰذا کی کتنی سڑکیں مرمت کے لئے منتخب کی گئی ہیں ان کی تفصیل مع نام بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تعمیر سڑک از سلانوالی تا 58 جنوبی براستہ 119 موڑ اور 126 جنوبی لمبائی 38.86 کلومیٹر ضلع سرگودھا 05.11.2015 کو منظور ہوئی اور اس کے تین گروپ بنائے گئے گروپ نمبر ایک جس کی لمبائی 20.00 کلومیٹر ہے مکمل ہو چکا ہے اور گروپ نمبر دو جس کی لمبائی 10.00 کلومیٹر ہے اس نے مورخہ 09. 06.2018 کو مکمل ہونا تھا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا ہے دوران سال 20-2019 میں (M) 113.001 رقم کے فنڈز مہیا کئے گئے تھے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں اور سال 21-2020 میں (M) 25.00 روپے مختص کئے گئے تھے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں اور سال 22-2021 50 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں گروپ نمبر تین کا کام ابھی الاٹ نہ ہوا ہے اور سڑک تعمیر بحالی سڑک از فیصل آباد تا لاہور روڈ ساتھ کینال بنک لمبائی 28.47 کلومیٹر ضلع سرگودھا اس کے بھی تین گروپ بنائے گئے گروپ نمبر تین مکمل ہو چکا ہے اور گروپ نمبر دو مورخہ 14.04.2018 کو مکمل ہونا تھا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ سال 21-2020 میں (M) 50.000 فنڈز مختص کئے گئے تھے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں اور مالی سال 22-2021 میں 50 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں اور ناکافی ہیں گروپ نمبر ایک ابھی الاٹ ہونا باقی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔79 میں مالی سال 21-2020 میں کوئی نئی سڑک تعمیر نہ ہو رہی ہے۔

(ج) KPRRP کے تحت تعمیر شدہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔ ان سڑکات کی مرمت فنڈز کی دستیابی پر کر دی جائے گی اور پودے لگانے کا کام محکمہ جنگلات / PHA کے ذمہ ہے۔ سڑکوں کی مرمت کا کام محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر کے ذمہ ہے جس کے تحت حلقہ

PP-79 میں مرمت سڑک نوری گیٹ تا جھامرہ براستہ سلانوالی لمبائی 69.83 کلومیٹر جس کا حصہ کلومیٹر نمبر 62.45 تا 62.97، 63.12 تا 63.39 اور 66.99 تا 69.83 کل لمبائی حصہ مرمت 3.60 کلومیٹر ہے جس کا تخمینہ لاگت 20.071 ملین روپے ہے اور اس پر کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ابھی تیسرے گروپ کا کام الاٹ نہیں ہوا۔ یہ سوال 19۔جون 2020 کو circulate ہوا تھا اور اس کا جواب مورخہ 24۔مئی 2021 کو آیا ہے لیکن میرے علم کے مطابق تیسرے گروپ کا کام الاٹ ہو چکا ہے اس کا ورک آرڈر بھی جاری ہو چکا ہے۔ لہٰذا میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس تیسرے گروپ کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا چونکہ یہ بڑی اہم سڑک ہے۔ سرگودھا کی جو سٹون کرشنگ انڈسٹری ہے یہ اس کی سب سے اہم ترین سڑک ہے جہاں سے maximum کرشنگ مٹیریل پنجاب کو supply ہوتا ہے۔ لہٰذا منسٹر صاحب معزز ایوان میں یہ apprise فرمادیں کہ یہ حصہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس کا تیسرا گروپ الاٹ ہو چکا ہے اس پر کام جاری ہے اور یہ funds پر depend کرتا ہے، حکومت کی کوشش ہے کہ جیسے جیسے فنڈز ملیں جتنی بھی سڑکیں شروع ہیں وہ جلدی مکمل کر لی جائیں۔

جناب سپیکر: یہ ongoing منصوبہ ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، یہ ongoing منصوبہ ہے اس کے تین گروپ تھے دو گروپ کا کام الاٹ ہو چکا تھا ان کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے، تیسرے گروپ کے ٹینڈر ہو چکے ہیں، کام الاٹ ہو چکا ہے اور کام چل رہا ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ ongoing سکیم ہے اور یہ 16-2015 سے شروع ہوئی تھی اور یہ fully funded scheme تھی جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا واقعتاً اس کے دو گروپ مکمل ہو چکے

ہیں چونکہ یہ میرے حلقے کی بڑی اہم ترین سڑک ہے اور تیسرے گروپ کا ورک آرڈر جاری ہو چکا ہے، یہ remaining portion بھی بڑا اہم ہے، وہاں پر ٹریفک کی روانی میں بڑے مسائل درپیش ہیں۔ لہٰذا آپ کے توسط سے منسٹر صاحب اور متعلقہ محکمے سے استدعا ہے کہ اسے فی الفور مکمل کیا جائے۔ جب میرے پہلے سوال آئے تھے اور میرے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ نے بڑی خاص direction پاس کی تھی لہٰذا استدعا ہے کہ آج بھی مہربانی فرما کر انہیں خصوصی ہدایت جاری فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ fully funded scheme نہیں تھی بلکہ partly funded scheme ہے جیسے جیسے فنڈز آرہے ہیں ورک الاٹ ہو رہا ہے اور کام چل رہا ہے۔ اس کے third and last portion کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور کام جاری ہے اور جیسے جیسے فنڈز آتے جائیں گے کام مکمل ہو تا جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ funds کی availability بھی جلدی ہو جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، ہم کوشش کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ زیب النساء اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے فرش پر گر گئیں
اور ان کی معزز ساتھیوں نے انہیں سہارا دے کر اٹھایا)

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے اسی سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ KPRRP کے تحت تعمیر شدہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور برموں کی مٹی اور پودے لگانے کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا جس کا محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ KPRRP کے تحت تعمیر شدہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔ ان سڑکات کی مرمت فنڈز کی دستیابی پر کر دی جائے گی اور پودے لگانے کا کام محکمہ جنگلات یا PHA کے ذمہ ہے۔ میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ PHA سرگودھا کی domain تو سرگودھا سٹی تک ہے اور محکمہ جنگلات تو پورے پنجاب کے لئے ہے، پورے ضلع اور تمام تحصیلوں کے لئے ہے۔ لہٰذا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس وقت یہ KPRRP کی سڑکیں بنی ہیں اس وقت جو ان کے ساتھ جنگل لگنا تھا اور ان کی مرمت کے جو پیسے ساتھ ساتھ جاری کئے گئے ہیں، ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کا جو

Operation Maintenance Wing تھا اسے تو آپ نے ختم کر دیا ہے اور اسے main Highway Department میں ضم کر دیا ہے۔لہذا اس کی مرمت اور وہاں جو درخت لگانے تھے جس کے لئے آپ نے محکمہ جنگلات کو فنڈز بھی دیئے ہیں تو کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ فنڈز کہاں کہاں خرچ ہوئے اور ان سڑکوں پر درخت کیوں نہیں لگائے گئے اور کیا آپ PHA کی domain کو بھی بڑھا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! KPRRP کے فنڈز آتے ہیں تو وہ جنگلات والوں کو چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس سلسلے میں جنگلات والوں سے رابطہ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): اب جنگلات والوں نے وہاں پر درخت لگانے ہیں۔معزز رکن نے جو M&R کی بات کی ہے وہ اس لئے ختم کیا گیا ہے کہ وہاں پر ایک ایکسئن کے پاس پانچ اضلاع تھے اور یہ humanly possible نہیں تھا کہ وہ اسے cope up کر سکے اس لئے جو بھی سڑک بنائے گا وہ اس کی دیکھ بھال اور مرمت کرے گا اس لئے ہم نے یہ تبدیلی کی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں کوشش کر کے اسے جلدی کروالیں۔محترمہ! آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟

جناب خلیل طاہر سندھو: نہیں۔کوئی چوٹ نہیں لگی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3726 کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال بھی صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3727 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3825 کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال بھی جناب عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔موجود نہ ہیں لہٰذ سوال نمبر 3826 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4576 کو dispose of کیا جاتا

ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4577 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 4657 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان پی پی۔264 موٹروے انٹر چینج کی رابطہ سڑکوں کی از سر نو تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4657: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں موٹروے انٹر چینج قائم کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس انٹر چینج کی رابطہ سڑکوں کو از سر نو تعمیر گیا ہے اور نہ ہی نئی رابطہ سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا انٹر چینج کی رابطہ سڑکوں کی تعمیر توسیع اور نئی رابطہ سڑکیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) موٹروے M-5 رحیم یار خان انٹر چینج کے لئے 2 رابطہ سڑکیں ہیں۔ رابطہ سڑک شیخ واہن تا ہیڈ دیگی براستہ موٹروے انٹر چینج کی تعمیر و اصلاح کا کام 2019-20 میں مکمل کیا گیا جس کی حالت تسلی بخش ہے۔ جبکہ دوسری رابطہ سڑک موٹروے انٹر چینج تا تھلی چوک رحیم یار خان براستہ اقبال آباد ہے۔ جو کہ موٹروے انٹر چینج سے اقبال آباد چوک تک نئی تعمیر شدہ اور تسلی بخش حالت میں ہے جبکہ اسی سڑک کے بقیہ حصہ اقبال آباد چوک سے تھلی چوک تک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور مزید کشادگی و مرمت درکار ہے۔

(ج) رحیم یار خان شہر تک پہنچنے والی سڑک اقبال آباد چوک سے تھلی چوک تک 11.90 کلو میٹر کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 22-2021 میں سیریل نمبر 5311 کے تحت شامل کیا گیا ہے جس کی تعمیر کے لئے 871.758 ملین روپے کی منظوری ہو چکی ہے۔ مذکورہ سکیم کا ٹینڈر نوٹس بھی اخبار میں شائع ہو گیا ہے جبکہ اس کی تعمیر مکمل فنڈز کی دستیابی پر 2 سال میں مکمل کی جائے گی۔

سڑکوں کی مرمت کا کام محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر کے ذمہ ہے جس کے تحت حلقہ PP-79 میں مرمت سڑک نوری گیٹ تا جھامرہ براستہ سلانوالی لمبائی 69.83 کلو میٹر جس کا حصہ کلو میٹر نمبر 62.45 تا 62.97، 63.12 تا 63.39 اور 66.99 تا 69.83 کل لمبائی حصہ مرمت 3.60 کلو میٹر ہے جس کا تخمینہ لاگت 20.071 ملین روپے ہے اور اس پر کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا وزیر مواصلات و تعمیرات سے موٹر وے انٹر چینج اقبال آباد کی connecting roads کی تعمیر و مرمت کے حوالے سے سوال تھا۔ اقبال آباد انٹر چینج میرے حلقہ میں واقع ہے۔ اس کی جو main connecting road ہے اس کے بارے میں جواب کے جز(ج) میں محکمہ نے بتایا گیا ہے کہ یہ 11.90 کلو میٹر لمبی سڑک ہے جس کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 22-2021 میں شامل کیا گیا۔ آج بجٹ کو پاس کئے ہوئے چھ ماہ گزر چکے ہیں مگر اس منصوبے پر کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا رہی۔

جناب سپیکر! میرا آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس منصوبے کی تعمیر کے لئے انہوں نے جو 871.758 ملین روپے کی منظوری دی تھی اس میں سے رواں مالی سال کے ADP میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس منصوبے پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر مواصلات و تعمیرات سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ایک "the need of the hour" ہے کہ یہ جو اقبال آباد سے رحیم یار خان تک کی connecting road ہے اس کے درمیان سے KLP(Karachi-Lahore-Peshawar

Road) گزرتی ہے یعنی پُرانی ہائی وے اس connecting road کے درمیان سے گزرتی ہے۔ایک طرف اقبال آباد روڈ ہے اور دوسری طرف تھلی چوک ہے۔میں آپ کی وساطت سے وزیر مواصلات و تعمیرات سے urgent and compassionate grounds پر درخواست کروں گا کہ وہاں پر فلائی اوور کی feasibility تیار کی جائے کیونکہ وہ ایک بہت ہی خطرناک قسم کا موڑ ہے۔جب آپ موٹر وے سے اُترتے ہیں اور آپ نے شہر میں جانا ہوتا ہے تو آپ کو واپس KLP road پر آنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات صاحب! آپ ذرا اس کو دیکھ لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کا ٹینڈر ہو چکا ہے، کام جاری ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ یہ سڑک جلد مکمل ہو جائے گی۔میرے بھائی سید عثمان محمود صاحب نے فلائی اوور کے حوالے سے کہا ہے۔یہ منصوبہ محکمہ مواصلات و تعمیرات اور NHA کے درمیان زیر بحث ہے کیونکہ زیادہ حدود NHA کی آتی ہے اور یہ منصوبہ NHA نے بنانا ہے۔ہم نے اس فلائی اوور کو take up کیا ہوا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کی جلد منظوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنے سیکرٹری سے کہیں کہ وہ NHA سے رابطہ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! وہ NHA سے رابطہ کر رہے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! once again آپ کی وساطت سے ایک بہت ہی اہم گزارش کروں گا کیونکہ ہمیں آپ کے ذریعے سے ہی اپنی گزارشات حکومت تک پہنچانے کا موقع ملتا ہے۔اگرچہ موجودہ حکمرانوں کا نعرہ "یکساں ترقی" تھا۔یہ موجودہ حکومت کا چوتھا سال ہے لیکن حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران اور ان کے حلقوں کی عوام کو basic human rights سے محروم رکھا گیا ہے۔میری تحصیل صادق آباد 15 لاکھ آبادی پر مشتمل ہے۔وہاں سے پاکستان پیپلز پارٹی کے دو ایم این اے اور چار صوبائی اسمبلی کے ممبران کامیاب ہوئے ہیں۔جس طرح ہمیں باقی تمام شعبہ جات میں محروم رکھا گیا اسی طرح موٹروے کے انٹر چینج کے حوالے سے بھی ہماری پوری تحصیل محروم ہے۔آپ نے ہمیشہ مہربانی فرمائی ہے اور آپ نے ہمیشہ حزب اختلاف کو بولنے کا موقع دیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے حکومت وقت سے گزارش کروں گا کہ ان کے پاس اس انٹر چینج کے حوالے سے چیمبر آف کامرس اور چیئرمین سی پیک اتھارٹی کی طرف سے بھی

recommendations آ چکی ہیں۔اگر یہ actually merit and compassionate grounds پر اس کیس کو take up کریں تو انہیں معلوم ہو گا کہ اس تحصیل کو کتنا محروم رکھا گیا ہے۔ .Just because they do not have political mandate there اگر ہمارے علاقے کے لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق اور ترقیاتی پروگراموں سے صرف اس وجہ سے محروم رکھا گیا کہ انہوں نے موجودہ حکمرانوں کو ووٹ نہیں دیئے تو پھر اس طرح تو "یکساں ترقی" کا خواب کبھی پورا نہیں ہو سکے گا۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات صاحب! مہربانی کر کے اس معاملے کو دیکھ لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ معاملہ NHA سے متعلقہ ہے اور ہم ان سے request کرتے ہیں۔ان کی main link road انشاءاللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔اگلا سوال جناب نورالامین وٹو کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 4717 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ملک خالد محمو بابر کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4720 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔چونکہ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے اس سوال نمبر 4721 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4733 کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔۔اگلا سوال جناب نورالامین وٹو کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے اس سوال نمبر 4774 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4874 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد : چنیوٹ روڈ، چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4874: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 19-2018اور20۔2019 میں ٹول پلازہ چناب نگر اور ٹول پلازہ برجیاں پھٹے لاہور روڈ چنیوٹ سے روڈ ٹیکس کی مد میں کل کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ب) سال 2018 تا 2020 حکومت نے فیصل آباد چنیوٹ روڈ اور چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ کی مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ج) سال 2018 تا 2020 کتنی باران روڈز کی مرمت کی گئی اور کس کمپنی نے مرمت کا کام سرانجام دیا؟

(د) صوبہ کے تمام اضلاع کو شاہرات کی مرمت کے لئے ان دو سالوں میں کتنی کتنی رقم مہیا کی گئی؟

(ہ) کیا حکومت ان روڈز کا وزٹ کروا کر بتانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ یہ روڈز ٹریفک کے لئے قابل استعمال رہ چکے ہیں اگر نہیں تو ان کو قابل استعمال بنانے یا پھر ان کی از سر نو تعمیر کروانے میں کیا امر مانع ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ٹول پلازہ پل دریائے چناب (چناب نگر) کی Collectionکی رقم محکمہ نے19-2018میں 114.555 ملین روپے اور20-2019میں90.362ملین روپے جمع کروائی ہے جبکہ ٹول پلازہ پنڈی بھٹیاں برجیاں پھٹے لاہور روڈ چنیوٹ کی Collectionکی رقم محکمہ نے 19-2018 میں 54.271ملین روپے اور20-2019میں س42.085ملین روپے جمع کروائی ہے۔

(ب) حکومت نے فیصل آباد چینوٹ روڈ اور چینوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ کے لئے 2018 تا2020میں کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔

(ج) سال 2018 تا2020ان روڈز کی کوئی مرمت نہ کی گئی ہے۔

(د) صوبہ کے تمام اضلاع کو شاہرات کی مرمت کے لئے 20-2019 میں 4912 ملین روپے اور20-2019میں 3812 ملین روپے حکومت کی طرف سے ملے۔

(ہ) مذکورہ دونوں سڑکات کو حکومت نےPPP Mode میں تعمیر کرنے کے اقدامات اٹھائے ہیں۔ چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ پر کنسلٹنٹ تعینات کر لئے ہیں جو رپورٹ تیار کر رہے

ہیں۔ جبکہ فیصل آباد- چنیوٹ- سرگودھا روڈ کو PPP پالیسی و مانیٹرنگ بورڈ نے حال ہی میں منظور کیا ہے جس کا ٹینڈر جلد ہی ملکی و بین الاقوامی اخبارات میں شائع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! محکمہ نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ ٹول پلازہ پنڈی بھٹیاں سے سال 20-2019 میں 42.085 ملین روپے کا ٹیکس وصول ہوا ہے اور اسی طرح ٹول پلازہ چناب نگر سے سال 19-2018 میں 114.555 ملین روپے کا ٹیکس وصول ہوا ہے۔ میں ان دونوں roads کی تعمیر کے لئے 2013 سے کوشش کر رہا ہوں۔ میں آپ کی یاددہانی کے لئے عرض کروں گا کہ آپ نے اسمبلی کی پرانی عمارت میں اجلاس کے دوران جناب محمد بشارت راجہ سے سوال کیا تھا کہ اگر ایک چیز اسمبلی پاس کر دیتی ہے اور پھر وہی funds لینے کے لئے کسی اور کی منظوری کا انتظار کرنا پڑتا ہے تو پھر اس اسمبلی کو بند کر دیا جائے۔ اُس وقت وزیر آباد کے کسی ہسپتال کا معاملہ زیر بحث تھا۔ آپ کی طرف سے اس کا نوٹس لینے پر وہ پیسے فوراً release ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر! میری پہلی گزارش یہ ہے کہ 2018 میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو one-way کرنے کے لئے پہلے 2۔ارب روپے اور پھر 79 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ اب سال 2021 جا رہا ہے یعنی تقریباً چار سال گزر چکے ہیں لیکن اسمبلی کی طرف سے جو funds منظور کئے گئے تھے وہ release نہیں کئے گئے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟ اس وقت ہماری چنیوٹ فیصل آباد روڈ اور چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ ایک قتل گاہ بن چکی ہے۔ وہاں پر ہر روز accidents ہوتے ہیں۔ لوگ کھڈوں سے بچنے کے لئے تھوڑا اِدھر اُدھر ہوتے تو accident کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دو مہینے پہلے ہمارے ایک بہترین انجینئر خالد حسین صاحب اپنی بچی کو یونیورسٹی چھوڑنے جا رہے تھے۔ وہ کھڈے سے بچنے کے لئے دائیں یا بائیں ہوئے، سامنے سے آنے والے موٹر سائیکل کی زد میں آ گئے اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ وہاں پر ایسے بہت سے حادثات ہو رہے ہیں۔ جواب کے جز (ہ) میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد۔ چنیوٹ۔ سرگودھا روڈ کو PPP پالیسی و مانیٹرنگ بورڈ نے حال ہی میں منظور کیا ہے اور میں نے یہ بھی سنا ہے کہ زمین کی خریداری کے لئے کچھ پیسے بھی مختص کئے گئے ہیں۔ میں نے معلوم کیا ہے کہ زمین کی خریداری کا procedure تقریباً 14 یا 15 پندرہ مہینے

میں مکمل ہو گا۔ تو یہ زمین کب خریدی جائے گی؟"نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی" کب وہ زمین خریدی جائے گی، کب اس کا سروے ہو گا اور کب یہ سڑک بنے گی؟

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ کا point آ گیا ہے اب منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جب تک وہ نئی سڑک نہیں بنتی تو اہل چنیوٹ کا مطالبہ یہ ہے کہ کم از کم اس سڑک کی مرمت کر دی جائے۔ ہمارے ہاں سے جو ٹیکس وصول ہوتا ہے اسی رقم سے اس سڑک کی مرمت کر دی جائے۔ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرنے کا ایک محکمہ موجود ہے، اس کے بڑے بڑے افسران موجود ہیں اور ان کی تنخواہیں ہمارے ٹیکسوں سے جاتی ہیں۔ محکمہ نے اعتراف کیا ہے کہ گزشتہ تین چار سالوں سے ان دونوں سڑکوں کی کوئی مرمت نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ کی بات ہو گئی ہے۔ وزیر مواصلات و تعمیرات کو آپ کی بات کی سمجھ آ گئی ہو گی۔ اب انہیں جواب دینے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! فیصل آباد۔ چنیوٹ۔ سرگودھا روڈ کو PPP پالیسی و مانیٹرنگ بورڈ نے حال ہی میں منظور کیا ہے۔ ہم ان کی رادھا کے لئے نو من تیل اکٹھا کر رہے ہیں۔ معزز رکن کافی بے خبر ہیں کہ اس اسمبلی نے منظور کیا ہوا ہے کہ جس سڑک سے ٹول ٹیکس وصول کیا جائے گا وہ پیسے اسی سڑک پر لگائے جائیں گے یعنی ان کی جو خواہش ہے وہ تو آپ نے پہلے ہی پوری کر دی ہے لیکن ان کو اس کا علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ساری تمہید کا مقصد یہی ہے کہ ان کا کام ہو جائے اور یہ سڑک مکمل کی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، انشاءاللہ تعمیل ہو گی۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ چار سال سے اُن دونوں روڈز سے پیسے وصول کئے جاتے ہیں تو ان چار سالوں میں ان دونوں روڈز کی اگر کوئی مرمت کی گئی ہے تو وہ بتا دیں اور اب کوئی اتنی تسلی کروا دیں کہ اُن دونوں روڈز کا کم از کم patch work ہو جائے تاکہ ہر روز ہونے والے حادثات سے ہم بچ جائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ ان سڑکوں سے جو toll اکٹھا ہو رہا ہے اب وہ اُنہی سڑکوں پر لگے گا اور patch work کا کام جلدی شروع ہو جائے گا۔ یہ سڑک کوئی ایک دو سالوں سے نہیں ٹوٹی بلکہ 12/10 سال سے اس سڑک کی بُری حالت ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ معزز ممبر کے علاقے کی عوام کی تکلیف جلدی دور کریں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! 12 سال پہلے یہ دونوں روڈز بنے تھے۔ 5/4 سال سے یہ روڈز ٹُوٹ پُھوٹ کا شکار ہیں تو ہمارا مطالبہ ہے کہ ان روڈز کو ٹریفک کے قابل بنایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات صاحب! یہ کام جلدی کرا دیں۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے آپ اُس پر آ جائیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4875 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں مختلف سکیموں کی تکمیل کے بعد محکموں کی طرف سے فنڈز کے Withdraw کرنے سے متعلقہ تفصیلات

4875*: جناب محمد الیاس: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں متعدد سکیمیں سال 20-2019 کے ADP میں شامل کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت اور ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ سکیموں کے ٹینڈر بھی دیئے گئے، ٹینڈر منظور بھی کئے گئے اور ہر سکیم کے لئے ورک آرڈر بھی جاری کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سکیم کے لئے فنڈز ریلیز آرڈر بھی جاری کئے گئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب ٹھیکیداروں نے ورک آرڈر کے تحت سکیموں کا کام مکمل کر دیا اور جب ٹھیکیدار نے اپنے بلز پیش کئے تو معلوم ہوا کہ محکمہ نے اپنے فنڈز withdraw کر لئے ہیں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ فنڈز withdraw کرنے کے تحریری آرڈر جاری کئے ہیں تو ان آرڈر کی کاپی فراہم فرمائیں۔ اور فنڈز withdraw کرنے کی وجوہات سے بھی آگاہ کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں متعدد سکیمیں سال 20-2019 کی ADP میں شامل کی گئیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ صحت اور ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ سکیموں کے ٹینڈرز منظور بھی کئے گئے اور ہر سکیم کے لئے ورک آرڈر بھی جاری کئے گئے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ ہر سکیم کے لئے فنڈز ریلیز آرڈر جاری کئے گئے۔

(د) ہاں یہ درست ہے کہ ہر سکیم کے لئے فنڈز ریلیز آرڈر کے تحت سکیموں کا کام مکمل کر دیا اور جب ٹھیکیداروں نے اپنے بل پیش کئے تو معلوم ہوا کہ محکمے نے اپنے فنڈز withdraw کر لئے ہیں۔

(ہ) بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز withdraw کرنے کا کوئی تحریری آرڈر جاری نہیں کیا گیا اور نہ ہی فنڈز withdraw کرنے کی کوئی کاپی فراہم کی گئی ہے۔ کیونکہ محکمہ کے پاس فنڈز موجود تھے جس کی وجہ سے چیک بنایا گیا اور جب اکاؤنٹس آفس چیک بھیجا گیا تو پتا چلا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے COVID-19 کی وجہ سے فنڈز withdraw کر لئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! جز(د) میں محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ ٹھیکیداروں نے کام کر دیئے ہیں مگر اُن کو payments نہیں ہو رہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے جو فنڈز واپس ہو گئے تھے تو ٹھیکیداروں نے اپنی جیب سے یا اُدھار پر material لے کر وہ کام مکمل کئے تھے تو اب حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ اُن ٹھیکیداروں کو payments کرے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ وہ کام جاری تھے ابھی مکمل نہیں ہوئے تھے تو COVID-19 کی وجہ سے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے پیسے withdraw کر لئے تھے۔ اب نئے سال میں اُن کے پیسے دوبارہ آ رہے ہیں تو جو نہی پیسے ملتے جائیں گے ٹھیکیداروں کو payments کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات صاحب! آپ کوشش کر کے اُن کو payments کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 4882 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4883 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ کچھ معزز ممبران موجود نہیں ہیں تو اب ہم بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4986 ہے اس کو take up کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، جناب محمد ارشد ملک صاحب کا سوال نمبر 4986 لے لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری گزارش کو entertain کیا۔ میرا سوال نمبر 4986 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تاندلیانوالہ تا کمپری ہنسو چوک ساہیوال براستہ قطب شاہانہ پل روڈ کو ڈبل روڈ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***4986: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا عبدالحکیم موٹروے کھولنے کی وجہ سے تاندلیانوالہ تا کمپری ہنسو چوک ساہیوال براستہ قطب شاہانہ پل روڈ پر ٹریفک پہلے سے چار گناہ زیادہ بڑھ گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ روڈ سنگل ہے اور کافی عرصہ پہلے تعمیر کی گئی تھی جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے جس کی نئے سرے سے ڈبل روڈ(دو رویہ) تعمیر وقت کی اشد ضرورت ہے یہ اسلام آباد تا ساہیوال شارٹیسٹ روڈ بھی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر ہیوی اور لائیٹ ٹریفک کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے حادثات بڑھ گئے ہیں اور ٹریفک کی روانی میں شدید مشکلات ہیں؟

(د) کیا حکومت اس روڈ کو جلد از جلد ڈبل روڈ(دو رویہ) بنانے کے لئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لاہور تا عبدالحکیم موٹر وے کھولنے کی وجہ سے تاندلیانوالہ تا کمپری ہنسو چوک ساہیوال براستہ قطب شاہانہ پل روڈ پر ٹریفک پہلے سے چار گناہ زیادہ بڑھ گئی ہے۔البتہ اس پر ٹریفک پہلے سے دو گنا ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ یہ روڈ سنگل ہے اور کافی عرصہ پہلے تعمیر کی گئی تھی۔اس روڈ پر محکمہ M&R ہائی وے ڈویژن ساہیوال نے ضلع ساہیوال کی حدود تک مکمل کر دیا ہے اور ضلع فیصل آباد کی حدود میں کام جاری ہے۔اور اب اس سڑک کو دو رویہ کرنے کی ضرورت ہے۔یہ اسلام آباد تا ساہیوال Shortest روڈ بھی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کو دورویہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا عبدالحکیم موٹروے کھولنے کی وجہ سے تاندلیانوالا تا کمپری ہنسو چوک، ساہیوال براستہ قطب شہانہ پُل روڈ پر ٹریفک پہلے سے چار گنا زیادہ بڑھ گئی ہے تو میں آپ کے توسط سے پہلا ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اپنے دورے کے دوران ساہیوال میں اعلان فرمایا تھا کہ ساہیوال کی عوام کے لئے قطب شہانہ انٹر چینج بنا دیا جائے گا۔اب

محکمہ نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ اس روڈ پر ٹریفک کا flow بہت بڑھ گیا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم کے مطابق ساہیوال کو یہ انٹر چینج کب دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک NHA کی ہے اُن کو request بھیج دی گئی ہے تو میں معزز ممبر کو pursue کر کے بتا دوں گا کہ یہ انٹر چینج کب تک بنے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! محکمہ ہائی وے toll tax خود لے رہا ہے اور قطب شہانہ سے کروڑوں روپیہ وصول کر رہے ہیں۔ قطب شہانہ پُل سے لے کر مڈھالی اور کمیری ہنسو روڈ تک یہ قاتل روڈ بن چکا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! یہ toll tax تو آپ کا ہے ناں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! toll tax ہمارا ہے تو سڑک کی مرمت ہم کریں گے لیکن انٹر چینج NHA نے بنانا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! یہ انٹر چینج کب تک شروع ہو جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اگلے سال انشاءاللہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ساہیوال کی عوام کے لئے دلچسپی لی۔ محکمہ ہائی وے قطب شہانہ پُل سے پچھلے چار سالوں سے کروڑوں روپیہ toll tax وصول کر رہا ہے تو وزیر موصوف سے پوچھیں کہ وہ پیسے کدھر گئے؟ انہوں نے خود یہ مانا ہے کہ ہاں، یہ درست ہے کہ یہ single road ہے اور کافی عرصہ پہلے تعمیر کی گئی تھی۔ اس روڈ پر محکمہ M&R ہائی وے ڈویژن ساہیوال کی حدود تک مکمل ہے۔ ضلع ساہیوال فیصل آباد کی حد میں کام جاری ہے۔ اب اس سڑک کو دورویہ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اسلام آباد سے ساہیوال shortest way ہے۔ محکمہ جز (ب) کے جواب میں یہ بات خود مان رہا ہے کہ یہ shortest way بھی ہے اور اس پر کبھی پیسا بھی نہیں لگایا گیا تو آپ محکمہ سے پوچھ لیں کہ پچھلے چار سال سے جو toll tax وصول کیا جا رہا ہے وہ پیسا کہاں پر ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر کو پتا ہونا چاہئے کہ پہلے جتنے بھی فنڈز تھے وہ سارے C&W کے پاس نہیں آتے تھے بلکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو سارے فنڈز جاتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات صاحب! آپ effort کر کے یہ مسئلہ حل کرائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس پر کام ہو رہا ہے اور ساہیوال کی حد تک اس سڑک کی مرمت ہو چکی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے دو سوالات ہیں لیکن ٹائم کی shortage کی وجہ سے میں صرف ایک سوال نمبر 5339 لے رہا ہوں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر کو دوسرے اضلاع سے ملانے کے لئے رابطہ سڑکوں کی تعمیر نیز دریائے ستلج پر پل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*5339: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر دریائے ستلج کے دوسرے سائیڈ واقع ہونے کی وجہ سے اس ضلع کی ساہیوال، لاہور اور اسلام آباد جانے کے لئے لنک روڈ بہت کم ہیں ایک طرح سے یہ صوبہ کے لاہور، اسلام آباد و دیگر اضلاع سے کٹ کر رہ جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ضلع کو دوسرے اضلاع سے ملانے کے لئے مزید رابطہ سڑکیں اور دریا ستلج پر پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس مقصد کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی ہے اس کی مکمل تفصیل دی جائے کیا حکومت اس ضلع کو ملانے کے لئے CPEC کے تحت کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ ہے تو اس کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف)　یہ درست نہ ہے۔ ضلع بہاولنگر کو لاہور اور اسلام آباد سے ملانے کے لئے پُل ہیڈ سلیمانکی (تحصیل منچن آباد)، پل ڈھاک پتن (تحصیل منچن آباد) اور پل بھوکاں پتن (تحصیل بہاولنگر) موجود ہیں۔

(ب)　ضلع بہاولنگر کو دوسرے اضلاع سے ملانے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ ADP / CPEC یا کسی اور پروگرام میں ایسا کوئی منصوبہ تاحال زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ضلع بہاولنگر زرعی لحاظ سے سارے ملک کی cotton basket بھی ہے اور wheat basket بھی ہے لیکن میں انتہائی دُکھ کے ساتھ یہاں پر یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ واحد ضلع ہے جو کسی بھی موٹروے یا نیشنل ہائی وے کے ساتھ properly connected نہیں ہے۔ محکمہ نے ذکر کیا ہے کہ ہیڈ سلیمانکی اور بُھوکا پتن سے یہ connected ہے لیکن آپ کو پتا ہے کہ 1911 میں ہیڈ سلیمانکی پُل بنا تھا اور یہ سارے پُل انتہائی ناقص اور single row ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت اس ضلع کو دوسرے اضلاع سے ملانے کے لئے مزید رابطہ سڑکیں اور دریا ستلج پر پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس مقصد کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی ہے اس کی مکمل تفصیل دی جائے کیا حکومت اس ضلع کو ملانے کے لئے CPEC کے تحت کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ ہے تو اس کی تفصیل بھی دی جائے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع بہاولنگر کو دوسرے اضلاع سے ملانے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ CPEC / ADP یا کسی اور پروگرام میں ایسا کوئی منصوبہ تاحال زیر غور نہیں ہے۔ میں منسٹر صاحب! کو باور کروانا چاہتا ہوں کہ 2018 میں لاہور، قصور، دیپالپور، ہیڈ سلیمانکی، بہاولنگر، چشتیاں اور حاصل پور تک dual carriage way کا ایک منصوبہ جو کہ CPEC کا بھی حصہ تھا اور آپ کی خصوصی کاوش سے اور تینوں چیف انجینئرز کی مشترکہ کاوش سے جو proposal گئی تھی اور جس کا چٹھی نمبر 3470 تھا اس کا ذکر میں

نے اور چودھری ارشد صاحب جو کہ فورٹ عباس کے ہمارے ایم پی اے ہیں انہوں نے تحریک التوائے کار میں بھی کیا تھا وہ منصوبہ کہاں گیا؟وہ منصوبہ زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا۔کیا آپ ہمارے ضلع کو اسی طرح نظر انداز کرتے رہیں گے اور اس کی پسماندگی میں دن بہ دن اضافہ کرتے رہیں گے۔ایسے ایسے اضلاع ہیں جو دو دو موٹرویز سے connected ہو گئے ہیں اور آپ خود جانتے ہیں آپ بھی وہاں سے تعلق رکھتے ہیں کہ اس ضلع کی left side پر جو اضلاع ہیں جن میں اوکاڑہ ہے اور پھر آگے ساہیوال سے لے کر بہاولپور تک یہ سارے اضلاع مین ہائے ویز سے بالکل بھی connected نہیں ہیں۔میرا جو پچھلا سوال تھا جس میں، میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ عارف والا اور ساہیوال روڈ جو بہاولنگر کو جاتی ہے اس کا بھی آپ کو بہتر علم ہے کہ وہ بہت مشکل سے 2018 میں مکمل ہوئی پھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہی کیونکہ آپ نے اسے بھی مختلف ٹھیکیداروں کے حوالے کیا ہوا تھا اس سے آگے بھی یہ روڈ بہاولنگر تک مکمل نہیں ہوئی اور یہ ہمارا منصوبہ آپ نے بالکل ترک کر دیا ہے یہ کہاں پر ہے؟اس پر میں آپ کا جواب چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر!جو ڈاکٹر صاحب!فرما رہے ہیں یہ منصوبہ ہماری حکومت کے پاس آیا اور نہ ہی ہماری حکومت میں شروع ہوا۔میرے خیال میں جب ہماری حکومت take up ہوئی تو انہوں نے اس منصوبے کو left over کر دیا ہو گا کیونکہ ایسا کوئی منصوبہ تھا اور نہ ہی ایسا کوئی منصوبہ ہے۔ان کا جو مطالبہ ہے وہ بالکل ٹھیک ہے بہاولنگر کو مین سڑک کی ضرورت ہے جس سے ان کا رابطہ دوسرے اضلاع سے ہونا چاہئے۔ہم انشاءاللہ ایک proposal بنا کر بھیجیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!اگر پہلے نہیں ہوا تو اس کو اب کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر!بالکل بہاولنگر ایک پسماندہ ضلع ہے اور اس کو ایسے منصوبے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!آپ سمجھتے ہیں کہ اس منصوبے کی ضرورت ہے تو پھر اس کو کرنا چاہئے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ان کو وہ letter مہیا کر دیتا ہوں جو کہ CPEC Authority کو لکھا گیا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ CPEC والوں نے اس کو take up نہیں کیا اس لئے میں انہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ اس کو take up کر لیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ایک اور منصوبہ ہے جس سے منسٹر صاحب بھی بخوبی آگاہ ہیں جو ہماری روڈ قصور، دیپالپور، پاکپتن سے ہوتی ہوئی بہاولنگر اور چشتیاں جانی تھی اور جس کا ذکر اس فلور پر بھی بہت بار ہو چکا ہے کہ اس کو بھی یہ take up کر رہے ہیں اس کے بارے میں بتائیں کہ اس کا کیا کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! وہ سڑک Asian Development Bank کی وساطت سے بنی ہے اور اس کو انشاءاللہ جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا۔ اس سڑک کے فنڈز کی کمی کی وجہ سے یہ سڑک اب دیپالپور سے پاکپتن، پاکپتن سے وہاڑی تک ہے اور وہاڑی سے ملتان کا کام ابھی شروع ہے۔ ان کا پورشن اس میں نہیں ہے کیونکہ فنڈز کی کمی تھی لیکن انشاءاللہ میری کوشش ہے کہ ان کے ضلع کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اس سال district package میں اور PSP میں آپ کے ضلع کو بہت سی سڑکیں ملی ہیں لیکن اس سڑک کی آپ کے ضلع کو ضرورت ہے اور وہ انشاءاللہ آپ کو ضرور دیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہمارے ضلع کا مین مسئلہ موٹرویز سے اور جی ٹی روڈ سے connection کا ہے۔ ابھی آپ ہمارے اس proposal کو بورے والا، وہاڑی کی طرف لے گئے ہیں۔ یہ تو سراسر زیادتی اور ناانصافی ہے کہ ایک روڈ جو کہ already proposed ہے کہ اس نے عارف والا سے بہاولنگر اور چشتیاں آنا تھا اور پھر آگے جا کے connect ہونا تھا اور آپ نے اس کا route change کر دیا۔ یہ تو ایسے ہے کہ ہماری بہاولنگر کی عوام کو basically سزا دی جا رہی ہے اور وہ بھی صرف اس بات پر کہ وہاں سے تحریک انصاف کو mandate نہیں ملا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب! آپ ڈاکٹر صاحب کو بلا لیں اور ان کی بات پر عمل درآمد کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):جناب سپیکر!میں بالکل ان کی بات سے agree کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر:ڈاکٹر صاحب!آپ ان کو مل لیں میں نے بھی request کر دی ہے اور سیکرٹری صاحب بھی سن رہے ہیں۔ آپ ان کا کیس take up کر لیں اور CPEC سے بھی کروائیں اور اس کو seriously لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):جناب سپیکر!ہم اس کو seriously take up کرتے ہیں۔

جناب سپیکر:اب ہم بقیہ سوالات کو pending کرتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: چک عمر سکھا لا دھو کا سے اٹاری تک سڑک کی تعمیر و لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*1418: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل دیپالپور (اوکاڑہ) چک عمر سکھا لا دھو کا سے اٹاری تک سڑک پختہ کرنے کی منظوری کب ہوئی اس کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے مزید تحصیل و ضلع ساہیوال احاطہ زمان شاہ، نورن کے ڈھکو، شریں موڑ، بلے والا اور اڈہ جھیل ازپاکپتن روڈ عارفوالہ روڈ کی منظوری ہوئی تھیں؟

(ب) مذکورہ سڑک (یعنی چک عمر سکھا لا دھو کا سے اٹاری تک) کی تعمیر پر کل کتنی لاگت سے کام شروع کیا گیا ان پر کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے اور ان کا ٹھیکہ کس کس ٹھیکیدار کو کب دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک پر صرف مٹی اور بجری ڈال کر کام کو ادھورا چھوڑ دیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک اوردوسری سڑکوں کی تعمیر جلد از جلد کروانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) چک عمر سکھالادھو کاسے اٹاری تحصیل دیپالپور سڑک کو پختہ کرنے کے لئے محکمہ ہائی وے کو نہ تو کوئی احکامات جاری ہوئے اور نہ ہی کسی سکیم کی منظوری محکمہ ہائی وے کو دی گئی۔ مزید بر آں تحصیل و ضلع ساہیوال میں ان سڑکات احاطہ زمان شاہ نورن کے ڈھکوشیریں موڑ بلے والا اور اڈہ جھبیل از پاکپتن روڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ان سڑکات کو پختہ کرنے کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا: سال 20-2019 میں سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3724: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا کو سال 20-2019 میں کتنی رقم سڑکوں کی از سرنو تعمیر ومرمت کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(ب) اس رقم سے کون کون سی سڑکیں تعمیر / مرمت کی جارہی ہیں؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر / مرمت سے قبل اس ضلع کے عوامی نمائندوں سے رائے حاصل کی گئی تھیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کی جوجو سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کی جلد از جلد تعمیر / مرمت کروانے کاارادہ ہے توکب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع سرگودھا کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں 2074.160 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور مرمت کے لئے مالی سال 20-2019 میں 165.018 ملین روپے دیئے گئے تھے۔

(ب) اس رقم سے جو سڑکیں تعمیر و مرمت کی گئی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سڑکوں کی تعمیر و مرمت ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ کمیٹیوں کی مشاورت سے کی جاتی ہے۔

(د) حکومت عنقریب ضلع سرگودھا کی سڑکوں کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور جو سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں فنڈز کی دستیابی پر ان سڑکوں کو مرمت کر دیا جائے گا۔

تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں سڑکوں کی کشادگی اور تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***3725: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کتنی سڑکیں زیر تعمیر ہیں کتنی سڑکوں کی کشادگی اور امپرومنٹ کا کام ہو رہا ہے؟

(ب) ان سڑکوں کا کام کتنے فیصد مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) ان میں استعمال ہونے والا میٹریل کیسا لگایا گیا ہے؟

(د) محکمہ ان سڑکوں کا بقیہ کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل بھیرہ میں چار مندرجہ ذیل سڑکات زیر تعمیر ہیں۔

(i) کشادگی و بحالی سڑک از بھیرہ بھلوال روڈ لمبائی 25.22 کلومیٹر لاگت (M) 799.343

(ii) کشادگی و بحالی سڑک از شیخ دالوک شاہ پور بھیرہ روڈ تا شیر محمد والا چوک براستہ سردار پور نون لمبائی 21.00 کلومیٹر لاگت 219.850 (M)

(iii) تعمیر سڑک از پل چک قاضی تا چونی خواجہ صلاح لمبائی 1.10 کلومیٹر لاگت (M) 9.689

(iv) کشادگی وبحالی سڑک از شاہ پور بھیرہ ملکوال لمبائی 23.00 کلومیٹر لاگت (M) 770.457 تحصیل بھلوال میں مندرجہ ذیل سڑکات زیر تعمیر ہیں

I. تعمیر و بحالی سڑک از مسنگ لنک موٹروے فلائی اوور چک ASB/8 کوٹ مومن بائی پاس دیوال تا بھلوال سرگودھا روڈ از چک NB/22 ایری گیشن ورکشاپ بھلوال تا بھلوال سالم روڈ از ساتھ لنک روڈ ساتھ دیوال ڈسٹری بیوٹری لمبائی 11.67 کلومیٹر لاگت (M) 185.760

II. تعمیر و بحالی سڑک از پل چک نمبر SB / 16 مائنز تا چک نمبر SB/14 براستہ چک نمبر SB / 16 ضلع سرگودھا لمبائی 2.00 کلومیٹر لاگت (M) 23.325

III. کشادگی و بحالی سڑک کوٹ مومن سے سالم انٹرچینج موٹروے M-2 لنک کے ساتھ کوٹ مومن روڈ سے ASB / 8، بھیکی روڈ لمبائی 16.92 کلومیٹر لاگت (M) 150.000 ان سڑکوں کی تعمیر ومرمت کشادگی اور امپروومنٹ کا کام ہو رہا ہے

(ب) ان سڑکوں کا 70٪ سے 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت میں استعمال ہونے والا میٹریل 100 فیصد ہائی وے کی منظور شدہ Specification کے مطابق ہے ان سڑکات کا کام کنسلٹنٹ فرمز کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

(د) محکمہ ان سڑکوں کا بقیہ کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دے گا۔

سرگودھا: رتوکالا سٹیشن تا دھوری سڑک کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3726: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رتوکالا سٹیشن تا دھوری سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 2018-19 اور 2019-20 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ رتوکالا سٹیشن تا دھوری روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی مرمت D.O سرگودھا نے مالی سال 03-2002 میں کی جس پر ملین 3.033 روپے لاگت آئی تھی۔ مالی سال 19-2018 میں اور 20-2019 میں اس سڑک پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! اس سڑک کی مرمت پر 16.200 ملین روپے لاگت آئے گی۔ فنڈز کی دستیابی پر اس سڑک کو مرمت کر دیا جائے گا۔

سرگودھا: بھیرہ تا ملکوال سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3727: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھیرہ تا ملکوال سے گزرنے والی سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست نہ ہے بھیرہ تا ملکوال سڑک تباہ ہو چکی ہے بھیرہ تا ملکوال سڑک کی تعمیر کا کام ابھی ہو رہا ہے پل وزیدی تا بھیرہ روڈ کا کام اپنے آخری مراحل میں اور باقی سڑک کا کام محکمانہ کارروائی کے بعد ہو گا۔

(ب) مذکوہ سڑک کی لاگت 741.413 ملین روپے تھی اور اس پر کام جاری ہے مالی سال 20-2019 میں اس سڑک کے لئے 100 ملین روپے مختص کئے گئے تھے اور مالی سال 20-2019 میں اس سڑک کے لئے 21 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) اس سڑک کی از سر نو تعمیر کا کام ADP 2021-22 میں شامل ہے جس کا ٹینڈر موصول ہو چکا ہے جلد ہی تعمیراتی کام شروع کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: جلال پور چٹھہ تا ہیڈ قارد آباد روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3825: **چودھر عادل بخش چٹھہ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جلالپور چٹھہ تا ہیڈ قادر آباد روڈ بذریعہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جلال پور چٹھہ تا ہیڈ قادر آباد روڈ مدرسہ چٹھہ تقریباً 10 سال پہلے بنائی گئی تھی اس کی لمبائی 4.75 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 10 فٹ ہے۔

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی خرچ نہ ہوا ہے۔

(ج) سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے سڑک استعمال کرنے والوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

(د) اس سڑک کی مرمت کے لئے 20 ملین کے فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: حضرت کیلانوالہ تا ہیڈ قادر آباد روڈ کی
تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3826: **چودھر عادل بخش چٹھہ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حضرت کیلانوالہ تا ہیڈ قادر آباد روڈ ضلع گوجرانوالہ کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ سڑک تقریباً 10 سال پہلے بنائی گئی اس سڑک کی لمبائی 7 کلو میٹر اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے۔ سڑک استعمال کرنے والوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

(د) اس سڑک کی مرمت کے لئے 70 ملین کے فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

منڈی بہاؤالدین: پنڈی رواں تا 50 چک سڑک کی از سر نو تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4576: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنڈی راواں تا 50 چک (منڈی بہاؤالدین) سڑک کب بنائی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور اس پر ٹریفک بھی نہیں چل سکتی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سڑک ہذا مالی سال 06-2005 میں تعمیر کی گئی اور اس پر مبلغ 11.252 ملین روپے لاگت آئی تھی۔

(ب) سڑک کی حالت کافی خراب ہے۔ اور سڑک مرمت طلب ہے۔ اس کی لمبائی 4.30 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 12 فٹ ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی مرمت کا ٹھیکہ میسرز ذوالفقار علی وڑائچ اینڈ کو ، کنٹریکٹر کو مورخہ 01.03.2021 کو مبلغ 15.056 ملین روپے کا الاٹ ہو چکا ہے جس پر کام جاری ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام سست روی کا شکار ہے۔

منڈی بہاؤالدین: میانہ گوندل تا پنڈی راواں سڑک کی ازسر نو تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4577: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میانہ گوندل تا پنڈی راواں (منڈی بہاؤالدین) سڑک کب بنائی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور اس سڑک پر ٹریفک بھی نہیں چل سکتی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو ازسر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) میانہ گوندل تا پنڈی راواں روڈ 12-2011 میں بنائی گئی تھی۔ اور اس کی لاگت مبلغ 101.116 ملین روپے تھی۔

(ب) درست ہے کہ سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے۔ سڑک کی لمبائی 10 کلو میٹر اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ج) اس سڑک کی مرمت کے لئے 49.281 ملین کے فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: حویلی تا پیر غنی روڈ کی تعمیری لاگت اور فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***4717: جناب نورالامین وٹو:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی پیر غنی روڈ کی تعمیر کا آغاز 18-2017 میں کیا گیا تھا مذکورہ سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے اور اس کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر کتنے کلومیٹر ہو چکی ہے اور کتنے کلومیٹر ابھی تک تعمیر نہ کی گئی ہے تفصیل بیان کریں؟

(ج) مالی سال 19-2018 کے اے ڈی پی میں تحت مذکورہ سڑک کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی بقایا ہے مذکورہ سڑک پاکپتن اور اوکاڑہ کی رابطہ سڑک ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بقایا سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈ جاری کر کے جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا پیر غنی روڈ کی تعمیر کا آغاز مالی سال 18-2017 میں کیا گیا تھا۔ سڑک کی کل لمبائی 4.37 کلومیٹر اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔ مذکورہ سڑک کا تخمینہ لاگت مبلغ 72.756 ملین روپے تھا۔

(ب) سڑک مذکورہ کی 2.50 کلومیٹر لمبائی تعمیر ہو چکی ہے جبکہ 1.87 کلومیٹر لمبائی کی تعمیر ہونا ابھی باقی ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں مبلغ 23.046 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جو کہ اسی سال خرچ ہو گئے۔ یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک پاکپتن اور اوکاڑہ کی رابطہ سڑک ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کی بقیہ لمبائی کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ رواں مالی سال 22-2021 میں مذکورہ سڑک کے لئے مبلغ 36.699 ملین روپے مختص کئے گئے

ہیں۔ سڑک مذکورہ کے دوبارہ انتظامی منظوری کے بعد ٹینڈرز مورخہ 16.09.2021 کو وصول کر لئے گئے ہیں سڑک کی تعمیر کا کام مورخہ 05.10.2021 کو ورک آرڈر کے اجراء کے بعد شروع کر دیا جائے گا۔

بہاولپور: ہتیجی تا کوٹلہ موسیٰ خان سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4720: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سپیشل ریپیئر/کشادگی واصلاح پختہ سڑک از ہتیجی تا کوٹلہ موسیٰ خان ضلع بہاولپور پر کب کام شروع ہوا اس کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) اس پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے کتنا بقایا ہے اس کا ٹھیکہ کس فرم کو دیا گیا تھا؟

(ج) اس پر سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ ہوئی ہے تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) اس کا بقایا کام کب مکمل ہو گا اس کا تخمینہ لاگت کتنی دفعہ Revise ہوا ہے اور Revise کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سپیشل ریپیئر/ کشادگی و اصلاح پختہ سڑک از ہتیجی تا کوٹلہ موسیٰ خان لمبائی 10.00 کلومیٹر فیز I- ضلع بہاولپور کی تعمیر کا کام مورخہ 10.03.2018 کو شروع ہوا اور اس کا تخمینہ لاگت 165.968 ملین روپے تھا۔ اور یہ کام 09.03.2019 کو مکمل ہو گیا تھا۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر پر 170.188 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سڑک کا 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس سڑک کا ٹھیکہ میسرز اسد بلڈرز ٹھیکیدار کو تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد award کیا گیا تھا۔

(ج) اس سڑک پر مالی سال 19-2018 میں 29.124 ملین روپے خرچ ہوئے اور مالی سال 20-2019 میں اس سڑک کی تعمیر کے لیئے 34.00 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

(د) اس سڑک کا100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، اس سڑک کا Scope of Work تبدیل ہونے کی وجہ سے اس کی لاگت کا تخمینہ لاگت 170.188 ملین روپے پر Revise ہوا ہے۔

بہاولپور: کھروالا چوک ، مبارک پور تا نوشہرہ جدید سڑک کی کشادگی کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4721: **ملک خالد محمود بابر:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کشادگی واصلاح پختہ سڑک از کھروالا چوک مبارک پور براستہ جانو والا تا نوشہرہ جدید ضلع بہاولپور کی کل لمبائی کتنی ہے؟

(ب) اس کا کام کب شروع ہوا تھا کب تک مکمل ہونا تھا؟

(ج) کتنی رقم آج تک اس پر خرچ ہو چکی ہے اس کا کتنا کام باقی ہے؟

(د) اس سڑک کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں فراہم کی گئی تھی اس سے کتنے فیصد کام مکمل ہونا تھا؟

(ہ) اس کا تخمینہ لاگت کب Revise ہوا کتنی دفعہ Revise ہوا ہر دفعہ Revise کرنے کی وجوہات کیا ہیں کب تک سڑک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کشادگی و اصلاح کھروالا چوک ، مبارک پور تا نوشہرہ جدید سڑک کی کل لمبائی 11.83 کلو میٹر ہے۔اس کی بقایالمبائی 3.73 کلو میٹر فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث شروع نہ ہو سکی۔

(ب) اس سڑک کے گروپ نمبر 1 لمبائی 8.10 کلو میٹر مورخہ 16.08.2017 کو کام شروع ہوا اور اس کی مدت تکمیل 15.08.2018 تھی۔

(ج) اس سڑک پر اب تک 192.209 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ اور گروپ نمبر 1 کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) اس سڑک کے لئے مالی سال 20-2019 میں 33.499 ملین فراہم کی گئی تھی جو کہ 100 فیصد خرچ ہوئی اور گروپ نمبر 1 کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ہ) اس سڑک کا Scope of work تبدیل ہونے کی وجہ سے لاگت کا تخمینہ مورخہ 08.04.2021 کو صرف ایک بار Revise ہوا ہے۔ اور گروپ نمبر ایک 8.10 کلو میٹر کا کام مکمل ہے اور بقیہ کام فنڈز کی دستیابی منحصر ہے۔

جہلم: عبداللہ پور تا شیر پور سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4733: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عبداللہ پور تا شیر پور (تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم) سڑک کب تعمیر کی گئی؟

(ب) اس سڑک کے بننے سے اب تک کتنی بار مرمت ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک نہ صرف ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے بلکہ اس سڑک پر جگہ جگہ گڑھے بنے ہوئے ہیں اور یہ ٹریفک کے گزرنے میں دشواری کا باعث بنتی ہے؟

(د) کیا حکومت اس مالی سال میں مذکورہ سڑک کے لئے بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ سڑک 04-2003 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ (ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ جہلم) کی زیر نگرانی تعمیر کی گئی۔

(ب) تعمیر کے بعد اس سڑک کی مرمت 2014 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ (ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ جہلم) کی زیر نگرانی ہوئی۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس سے ٹریفک گزرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

(د) اس سڑک کی مرمت کا تخمینہ لاگت تقریباً 24.200 ملین روپے لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: پی پی۔186 میں شاہرات اور بلڈنگز کی تعمیر ومرمت کے لئے مختص فنڈز اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4774: **جناب نور الامین وٹو:** کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال20-2019 کے بجٹ میں حلقہ پی پی۔186 ضلع اوکاڑہ میں شاہرات اور بلڈنگز کی تعمیر ومرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی ان میں سے کتنی رقم کس کس منصوبے پر خرچ ہو چکی ہے کتنی رقم Laps ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنی نئی سڑکیں بنائی گئی ان کی لمبائی اور چوڑائی کیا ہے مذکورہ سڑکیں کس کمپنی یا ٹھیکیدار سے بنوائی گئیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) محکمہ مواصلات وتعمیرات کا شاہرات اور بلڈنگ کے لئے کل کتنا بجٹ رکھا گیا تھا ان میں سے کتنا خرچ ہو چکا ہے اور کتنا خرچ کئے بغیر Laps ہو گیا ہے کیا حکومت ان افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے جن کی وجہ سے مذکورہ بجٹ Laps ہوا نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سال20-2019 کے بجٹ میں حلقہ پی پی۔186 ضلع اوکاڑہ میں شاہرات اور بلڈنگز کی تعمیر ومرمت کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکور حلقہ میں مالی سال20-2019 میں محکمہ شاہرات اوکاڑہ نے کوئی نئی سڑک تعمیر نہیں کی تاہم درج ذیل 2 سڑکات کی بحالی کا کام کیا گیا۔

نمبر شمار	سڑک کا نام	لمبائی	چوڑائی	ٹھیکدار کا نام
1۔	بحالی سڑک از بصیر پور تا دولیکے مہار براستہ صابو کے مہار	2.16 کلومیٹر	10 فٹ	میسرز طارق شیر لودھی
2۔	بحالی سڑک از مہتاب گڑھ دراز کے براستہ سوجے کی	2.01 کلومیٹر	10 فٹ	میسرز رانا طارق اینڈ برادرز

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات کا20-2019 میں حلقہ پی پی-186 ضلع اوکاڑہ کی شاہرات کی تعمیر و بحالی کے لئے 490.625 ملین روپے بجٹ رکھا گیا جبکہ بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ کو کلاس رومز کی تعمیر کے مد میں 28.292 ملین روپے اور مرمت کی مد میں 1.085 ملین روپے مہیا کئے گئے تھے جو کہ مکمل خرچ کر دیے گے۔ لہٰذا افسران کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

ہرن مینار انٹر چینج تا گرمولہورکاں سڑک کی تعمیرومرمت / تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*4882: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہرن مینار انٹر چینج تا گرمولہ ورکاں شیخوپورہ سڑک براستہ مرزا ورکاں کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی اس پر کتنی لاگت آج تک آچکی ہے کتنا کام سڑک کا ہوا ہے کتنا بقایا ہے؟

(ب) اس سڑک کی تاریخ تکمیل کیا تھی اس پر کام اب کیوں بند ہے؟

(ج) اس سڑک کی کب تک تعمیر مکمل ہو گی؟

(د) کیا متعلقہ ذمہ داران ملازمین نے اس کی بقایا تعمیر کے لئے حکومت سے فنڈز فراہم کرنے کے لئے ڈیمانڈ کی ہے تو اس ڈیمانڈ لیٹر کی کاپی فراہم فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہرن مینار انٹر چینج تا گرمولہ ورکاں شیخوپورہ سڑک براستہ مرزاورکاں کی تعمیر 17-2016 میں شروع ہوئی تھی۔ اس سڑک کی تعمیر پر اب تک 207.310 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سڑک کی تعمیر کا کام تقریباً 99 فیصد مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ کام تقریباً دو ہفتے میں مکمل ہو جائے گا۔

(ب) اس سڑک کی تاریخ تکمیل مورخہ 19.02.2018 تھی تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

(ج) اس سڑک کی تعمیر 15 اکتوبر 2021 تک مکمل ہو جائے گی۔

(د) بقیہ فنڈ مبلغ 43.104 ملین روپے سال 22-2021 میں جاری ہو چکے ہیں۔

گوجرانوالہ: کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں سڑک کی تعمیرواپ گریڈیشن اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4883: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ سڑک کی تعمیر وUp Gradation کب شروع ہوئی تھی اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت کتنا تھا اب تک اس پر کتنی رقم خرچ ہوچکی ہے؟

(ب) سڑک کا کتنا کام ہوا ہے کون کون سا کام ہوا ہے کتنا کام بقایا ہے؟

(ج) کب سے سڑک پر کام روکا ہوا ہے کس بناء پر روکا ہوا ہے؟

(د) اس سڑک پر روڑی ڈال کر کام کیوں ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے یہ سڑک کب تک مکمل ہو گی اس کی تاریخ بتائیں۔

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں بحالی و کشادگی برائے سڑک چاچوکی تا عابدہ آباد (20.88 کلومیٹر) ADP کا منصوبہ ہے۔اس کا Group-I عابدہ آباد تا مسندہ (7.58 کلومیٹر) کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جبکہ Group-II زیر تعمیر ہے اس گروپ کا تخمینہ لاگت 139.713 ملین روپے ہے۔اور 89.783 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جس پر کام 10 اکتوبر 2017 میں شروع ہوا تھا مزید بر آں سڑک کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں اسی Group-II کا حصہ ہے جس کی لمبائی 3 کلومیٹر ہے۔

(ب) Group-II پر 73 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ سڑک کڑیال تا گرمولہ ورکاں پر 3 کلومیٹر کام مکمل ہو چکا ہے اس گروپ پر 89.783 ملین روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اس سڑک کو مکمل کرنے کے لئے 25.000 ملین روپے درکار ہیں۔بقیہ کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دیا جائے گا۔

(ج) اس سڑک کا تعمیر شدہ حصہ ٹریفک کے زیر استعمال ہے اور بقیہ کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے جنوری 2021 سے رکا ہوا ہے۔

(د) اس سڑک کا کچھ حصہ Base Course تک مکمل ہے جس پر ٹریفک گزر رہی ہے TST کا کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ 25.000 ملین روپے فنڈز کی دستیابی پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے جتنے بھی قومی ڈیز ہیں جیسے 14 اگست ہے، علامہ اقبال ڈے ہے، قائداعظم ڈے اور جتنے بھی ایسے ڈیز ہیں ان پر تمام سکولوں کو اور یونیورسٹیز کو کھلنا چاہئے اور ان میں ان تمام دنوں کے حوالے سے پروگرام ہونے چاہئیں تاکہ ہماری نسل کو پتا چلے کہ بانی پاکستان کون ہیں، علامہ اقبال کون ہیں اور انہوں نے کیا کیا قربانیاں دی ہیں۔ اس بل کو لازمی منظور کیا جائے۔ اس دن سوائے آرمی کے سکولوں کے تمام سکول تمام کالجز بند ہوتے ہیں۔ مجھے اس بات کا پتا اس وقت چلا جب میرے آٹھ سالہ پوتے نے قائداعظم پر speech کی اس لئے میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جتنے بھی قومی ڈیز ہیں ان پر ضرور نظر ثانی کی جائے اور تمام سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کو کھولا جائے اور پروگرام منعقد کئے جائیں۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، قومی ہیروز کے حوالے سے پروگرام ہونے چاہئیں۔ اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں اور آج کی پہلی تحریک التوائے کار محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے ان کی تحریک التوائے کار نمبر 21/337 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے ان کی تحریک التوائے کار نمبر 21/474 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے ان کی تحریک التوائے کار نمبر 21/475 کو dispose of کیا

جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے ان کی تحریک التوائے کار نمبر 476/21 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے ان کی تحریک التوائے کار نمبر 477/21 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کاروائی کا آغاز کرتے ہیں۔جی، لاء منسٹر صاحب!

Minister for Law may lay the Punjab Local Government Ordinance 2021.

آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Irrigation, Drainage and Rivers Bill 2021.

مسودہ قانون اریگیشن، ڈرینج اینڈ ریورز پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Irrigation, Drainage and Rivers Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Irrigation, Drainage and Rivers Bill 2021 has been introduced in the house and is referred to the Special Committee No.12 for report within two months.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021. First reading starts. Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the

Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: Minister of the Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون اشیائے ضروریہ میں سٹے بازی کی روک تھام پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 18

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 18 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities BILL 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities BILL 2021, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities BILL 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

"That the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, First Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That First Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

> "That the South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Thal University Bhakkar BILL 2021. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون تھل یونیورسٹی بھکر 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr. Speaker! I move:

> "That the Thal University Bhakkar Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Thal University Bhakkar Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once." Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

> "That the Thal University Bhakkar Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 52

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.Now, Clauses 3 to 52 of the Bill are under

consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 52 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Thal University Bhakkar Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Thal University Bhakkar Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Thal University Bhakkar Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

پوائنٹ آف آرڈر

جناب نصیر احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

سنٹرل پنجاب میں خوفناک سموگ پر ایوان میں بحث کروانے کا مطالبہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ پچھلے کئی ہفتوں سے پورا پنجاب بالخصوص سنٹرل پنجاب گجرات سے لے کر ساہیوال تک بہت بڑی اور خوفناک وبا کا شکار ہے۔ وہ وبا سموگ کی شکل میں کروڑوں کی آبادی پر پھیلی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! دنیا میں ائیر کوالٹی انڈیکس اگر 100 سے اوپر جاتا ہے تو ایمرجنسی کا نفاذ کر دیا جاتا ہے۔ ہمارے سنٹرل پنجاب میں پچھلے کئی ہفتوں سے ائیر کوالٹی انڈیکس 300 سے اوپر چل رہا ہے۔ یہ پنجاب اسمبلی جہاں پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پچھلے ڈیڑھ ماہ سے ائیر کوالٹی انڈیکس 300 سے اوپر ہے جو کہ ایک عام آدمی کی اوسط عمر میں پانچ سال کی کمی کرتا ہے۔ ان سموگ کے دنوں میں پیدا ہونے والا ہر بچہ اپنی اوسط عمر پانچ سے دس سال کم لے کر پیدا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس issue پر تمام پارٹیوں اور جماعتوں سے بالاتر ہو کر شدید غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کروڑوں کی آبادی سانس اور پھیپھڑوں کی بیماری کا شکار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ سموگ کے لئے جو ایمرجنسی اقدامات ہم نے یہاں پر کرنے ہیں وہ نہیں ہو پا رہے۔ آج بھی سب سے زیادہ پلاسٹک لاہور، گوجرانوالہ اور گجرات تک جی۔ٹی روڈ پر جلایا جا رہا ہے۔ آج بھی لکھوڈیر لاہور میں ٹائر جلائے جا رہے ہیں اور وہاں پر کالی بارش سموگ کی شکل میں ہوتی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس پر اسمبلی کے اندر ایک دن بحث کے لئے رکھا جائے۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ایمرجنسی کمیٹی جو بنائی گئی ہے اس ایمرجنسی کمیٹی کی بریفنگ اس بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے متعلقہ وزیر صاحب ہر صورت دیں۔ آج یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اگر لاہور نے اگلے ایک سال کے اندر اس خوفناک بیماری پر قابو نہ پایا تو لاہور انسانوں کے رہنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ آج سے چالیس پچاس سال پہلے ترقی یافتہ ممالک نے اس

وبا اور بیماری پر قابو پالیا لیکن ہم نے ابھی تک اس پر کچھ نہیں کیا۔ آپ دیکھیں کہ آج گوجرانوالہ گندگی اور فضائی آلودگی کے لحاظ سے top پر ہے۔ اگر ایسے شہر ان بیماریوں کا شکار ہوں گے تو یہ ہمارے لئے بہت بڑا المیہ ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آنے والی نسل کے لئے ہم اور کچھ کر کے جائیں یا نہ کر جائیں خدا کے لئے اس پر کچھ کریں۔ یہ بیماری روز بروز بڑھ رہی ہے اور آئے روز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آج ہمیں اس بیماری پر قابو پانے کے لئے ایمرجنسی اقدامات کرنے پڑیں گے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جس ایمرجنسی کا نفاذ ہم روز اخبارات میں کرتے ہیں اور ایسی وبا جس کی آگاہی اور خبرداری عام آدمی سے لے کر اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں تک ابھی نہیں پہنچی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ متعلقہ وزیر کو اس بات کا پابند کریں کہ اسمبلی کے رواں اجلاس میں اس پر بریفنگ دیں اور ہم اس پر بحث بھی کریں کہ کس طرح اس مسئلہ کی حساسیت اور اس کے خوفناک ہونے کا احساس عام آدمی کے اندر جگایا جائے اور یہاں پارلیمنٹیرین بھی اس بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! فاضل دوست نے جس چیز کی نشاندہی کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ معزز رکن بار بار اس کو بیماری کہہ رہے ہیں لیکن یہ ایک موسمیاتی تبدیلی ہے جو کہ فصلوں کو جلائے جانے کی وجہ سے بھی ہے۔ اس وقت یہاں سے لے کر دہلی تک سموگ طاری ہے۔ ہمارے وزیر صاحب اس وقت یہاں تشریف نہیں رکھتے لیکن جیسا کہ میرے علم میں ہے اور جناب نے بھی اپنے دور میں اس کے لئے یہی احکامات جاری کئے تھے کہ فصلوں کو جلانے کی بجائے دوبارہ reshuffle کر دیا جائے تو اس سے زرخیزی بڑھتی ہے اور اب ایسا کیا جا رہا ہے۔ میں معزز ممبر کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس پر debate کر لی جائے لیکن اس کے precautionary measures ہمارے ہاتھ میں ہیں کہ پہلے نمبر پر دھواں کم کیا جائے اور دوسرے نمبر پر بھٹے zigzag پر چلائے جائیں۔ یہاں پر جتنے بھی سیاسی یا غیر سیاسی لوگ موجود ہیں وہ سب smog سے متاثر ہو رہے ہیں لیکن صرف وہ لیڈران بچے ہوئے ہیں جو اس ملک کو چھوڑ

کر صاف جگہ پر چلے گئے ہیں۔ اس کا بہتر طریقہ یہی ہے کہ وہ آپ کو بھی وہاں پر بلا لیں تو آپ کے چند دن اچھے گزر جائیں گے۔ بس میں نے یہی گزارش کرنی تھی۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ perception بالکل غلط پائی جاتی ہے کہ آگ لگانے کی وجہ سے دھواں پھیلتا ہے۔ جہاں پر آگ لگانے کی بات کی جاتی ہے تو اُس کا air quality index یہاں لاہور سے ہمیشہ 100 پوائنٹ نیچے رہتا ہے۔ یہاں پر سب سے بڑی problem یہ ہے کہ ہم گاڑی کے اندر جو fuel استعمال کرتے ہیں وہ ناقص کوالٹی کا ہے لیکن آگ لگانا اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 16- دسمبر 2021 دوپہر ایک بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات، 16۔دسمبر 2021

(یوم الخمیس، 11 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 2

69

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

سیالکوٹ میں وقوع پذیر ہونے والے حالیہ واقعہ پر عام بحث

ایک وزیر سیالکوٹ میں وقوع پذیر ہونے والے حالیہ واقعہ پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

71

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

جمعرات ،16۔دسمبر 2021

(یوم الخمیس،11۔جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3بج کر 04 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

إِنَّ
الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِينَ ﴿٤٦﴾
وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ ﴿٤٧﴾
لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ
عِبَادِيٓ أَنِّيٓ أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾

سورۃ الحجر آیات 45تا49

جو متقی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ اِن میں سلامتی اور امن واطمینان سے داخل ہو جاؤ(45) اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہو گی ہم اُسے نکال دیں گے(46) گویا بھائی بھائی مسندوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہیں(47) نہ اُن کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے(48) اے پیغمبر ﷺ میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بڑا بخشنے والا ہوں۔ بڑا مہربان ہوں(49)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
ہوائیں رحمت حق کی وہاں چلتی ہیں روز و شب
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اسی ماہِ مبیں کی چاندنی دیکھی
جمالِ مصطفیٰ آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں
محمد مصطفیٰ کے عشق میں ہر آنکھ پرنم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں
گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد معاویہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مولانا صاحب!

تعزیت

مایہ ناز ڈاکٹر ابوالحسن، سانحہ اے پی ایس اور سقوط ڈھاکہ کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! ہمارے جھنگ کے مایہ ناز ڈاکٹر ابوالحسن انصاری صاحب جنہوں نے پی ٹی آئی کا آئین تحریر کیا تھا، وہ وفات پا گئے ہیں۔میری استدعا ہے کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سانحہ APS میں شہید ہونے والوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج 16۔دسمبر ہے اور آج کے دن سقوط ڈھاکہ ہوا تھا، اس میں شہید ہونے والے لوگوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوالات take up کرتے ہیں۔پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4298 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔لیکن ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 2180 کو dispose of کیا جاتا

ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ لیکن معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 2932 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2949 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں مختلف مقامات پر سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

2949*: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سپورٹس کمپلیکس تاج پورہ، شالامار، ٹاؤن شپ اور گورومانگٹ گلبرگ لاہور پر کب کام شروع ہوا تھا اور ان کو کب مکمل ہونا تھا؟

(ب) ان کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان کا کتنے فیصد تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) کیا ان سپورٹس کمپلیکس کا کام اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) گورومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کا ادھورا کام ہونے کی وجہ سے یہ جنگل کا سماں پیش کر رہا ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) تاجپورہ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام 14 ستمبر 2017 کو شروع ہوا۔ یہ منصوبہ 13۔مارچ 2018 کو مکمل ہونا تھا۔ شالامار سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام 17 اکتوبر 2017 کو شروع ہوا۔ یہ منصوبہ 16۔ اپریل 2018 کو مکمل ہونا تھا۔ گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام 14۔ ستمبر 2017 کو شروع ہوا۔ یہ منصوبہ 13۔مارچ 2018 کو مکمل ہونا تھا۔

(ب) تاجپورہ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے سال 20-2019 میں 60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ شالامار سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے سال 20-2019 میں

60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے سال 2019-20 میں 60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) تاجپورہ سپورٹس کمپلیکس کا 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 40 فیصد باقی ہے۔ شالامار سپورٹس کمپلیکس کا 25 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 75 فیصد باقی ہے۔ گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کا 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 40 فیصد باقی ہے۔

(د) ان سپورٹس کمپلیکس کے مکمل ہونے کا دارومدار فنڈز کی فراہمی پر ہے۔

(ہ) گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس پر کام باقاعدگی سے جاری ہے۔ تاہم سست روی کا شکار ہے۔اس کی تکمیل فنڈز کی فراہمی پر منحصر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہمیت کا حامل سوال ہے کہ لاہور شہر میں مختلف سپورٹس کمپلیکس کے لئے 2016-17 میں feasibility بنی اور ان کے لئے فنڈ مختص کر کے تعمیر شروع کی گئی۔ میں نے سوال کے جز (الف) کے حوالے سے تقریباً پانچ سپورٹس کمپلیکس identify کر کے ان کا بجٹ پوچھا تھا جس کے جواب میں محکمے نے یہ کہا ہے کہ ان تمام سپورٹس کمپلیکس کا بجٹ تقریباً 60 ملین روپے ہے جس کے نتیجے میں کسی سپورٹس کمپلیکس کا کام تو 60 فیصد مکمل ہوا ہے لیکن شالامار سپورٹس کمپلیکس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کا 25 فیصد کام مکمل ہوا ہے۔ اگر موقع پر جا کر دیکھیں تو یہ بھوت بنگلے کا سماں ہے، وہاں پر اتنی زیادہ ویرانی ہے جس وجہ سے یہ ویرانی اور اجاڑ کا کمپلیکس بنا ہوا ہے اور اس کا ایک فی صد کام بھی نہیں ہوا جبکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 2019-20 میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے۔لہذا میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو یہ اعداد و شمار دیئے گئے ہیں یہ بالکل fake ہیں۔ موقع پر وہ سپورٹس کمپلیکس جُوں کے تُوں کھڑے ہیں اور وہ ویرانے کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ یہ صرف اس لئے کہ ان sports complexes کو سابقہ حکومت نے شروع کیا تھا۔ جواب میں صرف طِفل تسلیاں دی گئی ہیں۔ انہوں نے P&D اور کابینہ سے بھی اس کا بجٹ پاس کروایا لیکن موقع پر ابھی تک ایک پائی بھی نہیں لگائی گئی تو اس کی وجہ بیان کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے جو سوال پوچھا ہے اس کے جواب میں بڑے واضح طور پر اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ میرے پاس ان تینوں sports complexes کے funds کی allocation اور ان پر اب تک جتنے پیسے خرچ ہو چکے ہیں ان کی exact figures موجود ہیں۔ میرے فاضل ممبر کو اگر کسی سپورٹس کمپلیکس پر اعتراض ہے تو وہ اس کی بابت specifically بتا دیں کیونکہ یہ تین مختلف sports complexes ہیں۔ انہوں نے کس کو بُھوت بنگلہ کہا ہے، کیا انہوں نے ان تینوں sports complexes کے بارے میں کہا ہے یا کسی ایک specific sports complex کے بارے میں کہا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ میں کسی ایک سپورٹس کمپلیکس کا specifically بتا دوں۔ میں نے اپنے سوال میں پانچ sports complexes کا پوچھا ہے جبکہ لاہور میں کل گیارہ sports complexes بن رہے ہیں۔ آپ بے شک ہاؤس کی کمیٹی تشکیل دے دیں جو کہ موقع پر جا کر visit کرے۔ محکمہ ہاؤسنگ کے سیکرٹری، ڈائریکٹر جنرل، پارلیمانی سیکرٹری اور وزیر ہاؤسنگ ان sports complexes میں سے کسی ایک کا visit کر لیں کیونکہ وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا اگر کام کی رفتار میں کوئی کمی بیشی ہو تو کوئی بات نہیں لیکن موقع پر بالکل کام نہیں ہو رہا بلکہ وہاں موقعے پر کچھ اور سماں ہے۔ ہم میں سے اکثر لوگ گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کے قریب سے گزرتے ہیں تو انہوں نے ضرور دیکھا ہو گا کہ وہاں پر اتنی بڑی بلڈنگ نہیں جتنے بڑے درخت خود بخود اُگ گئے ہیں۔ وہاں پر کوئی پُرسان حال نہیں ہے، وہاں پر بالکل اُجاڑ ہے اور تقریباً ہر سپورٹس کمپلیکس کا یہی حال ہے۔

جناب سپیکر! یہ public property ہے۔ یہ سابقہ حکومت اور نہ ہی موجودہ حکومت کی پراپرٹی ہے بلکہ یہ Public property ہے اور مفاد عامہ کا کام ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب وجہ بیان کریں کہ یہ سپورٹس کمپلیکس پایہ تکمیل تک کیوں نہیں پہنچ سکے جبکہ feasibility کے مطابق ان کو 2018 میں مکمل ہونا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو اس بابت تفصیلی جواب دیتا ہوں۔ یہاں جواب میں جو figures دیئے گئے ہیں میں ان کی بابت یقین دہانی کرواتا ہوں کہ ان میں کوئی forgery نہیں ہے۔ یہ بات ان کی بالکل درست ہے کہ سابقہ حکومت نے 2018 میں لاہور کے اندر گیارہ سپورٹس کمپلیکس شروع کئے تھے، ہر national constituency کے اندر ایک سپورٹس کمپلیکس بننا تھا اور آٹھ مہینے کے اندر ان کو مکمل ہونا تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر آنے والے سال میں ان کی feasibility plan اور ان کا architecture design change کیا جاتا رہا جس کی وجہ سے ان کی total estimated cost بڑھ گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سال 2.8 بلین روپے ان گیارہ سپورٹس کمپلیکس کے لئے مختص کئے ہیں۔ اس رقم میں سے 80 کروڑ روپے release کر دیئے گئے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ 2022 کے آخر تک یہ سب سپورٹس کمپلیکس مکمل ہو جائیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جواب میں ہر سپورٹس کمپلیکس کا تخمینہ بتایا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ لکھا گیا ہے کہ funds کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام بند پڑا ہوا ہے جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ انہوں نے رواں مالی سال میں اور پچھلے سال ان کے لئے funds دیئے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان تمام sports complexes کو 2022 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ میں on the floor of the House ان سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ public property ہے لہٰذا آپ خود وہاں پر جا کر visit کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ خود وہاں پر visit کر لیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ہمارے معزز پارلیمانی سیکرٹری خود visit کریں اور وہاں پر اپنے سیکرٹری صاحب کو بھی لے کر جائیں تاکہ وہ وہاں کا منظر دیکھ سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ معزز ممبر کی reservations کو دُور کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بیوروکریسی کو سب کچھ پتا ہے کہ وہاں پر کیسا سماں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اس کا ادراک نہیں ہے لیکن محکمہ کو سب علم ہے کہ موقع پر کیا صورت حال ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان sports complexes کو عوامی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ یہ نوجوانوں کے لئے بہت مفید ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ یہ تمام sports complexes سال 2022 تک مکمل ہو جائیں گے۔ میں یہ بھی مان لیتا ہوں کہ یہ 2022 تک ان sports complexes کو مکمل کر لیں گے لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت موقع پر کیا صورت حال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ وہاں پر خود visit کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں معزز رکن کے ساتھ جا کر موقع پر visit کر لوں گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے کوئی تاریخ اور time بتا دیں کہ یہ کب visit کریں گے؟ یہ total گیارہ sports complexes ہیں ان میں سے یہ صرف پانچ ہی دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد میں اپنے فاضل ممبر کے ساتھ بیٹھ کر کوئی time مقرر کر لوں گا اور جس sports complex کا یہ کہیں گے ہم اس کا visit کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! اب تو پارلیمانی سیکرٹری نے time دے دیا ہے۔ وہ آپ سے مشاورت کے بعد visit کر لیں گے۔ اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2972 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سپورٹس کمپلیکس تاجپورہ کی تعمیر، تخمینہ لاگت اور مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2972: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سپورٹس کمپلیکس تاج پورہ لاہور کا کام کب شروع ہوا تھا؟

(ب) اس کا کل تخمینہ لاگت بتائیں، اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) اس کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے اس کے ٹینڈر میں کتنے ٹھیکداروں نے حصہ لیا تھا؟

(د) اس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس کمپلیکس کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) سپورٹس کمپلیکس تاج پورہ کا کام 14۔ستمبر 2017 کو شروع ہوا۔

(ب) اس کا کل تخمینہ لاگت 543.358 ملین روپے ہے۔ اور اس پر 200 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ منصوبے کا 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 40 فیصد کام بقایا رہتا ہے۔

(ج) اس کا ٹھیکہ M/s Alam Khan Brothers کو دیا گیا ہے جبکہ ٹینڈر میں تین ٹھیکیداروں نے حصہ لیا تھا۔

(د) اس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں 60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ہ) جی ہاں! حکومت اس کمپلیکس کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ فنڈز کی فراہمی پر منحصر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس کے حوالے سے ہے۔ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سپورٹس کمپلیکس تاج پورہ کی کُل لاگت کا تخمینہ 543.358 ملین

روپے لگایا گیا تھا اور اس میں سے 200 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی ٹیم کے ساتھ صرف تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس کا ہی visit کر لیں اور اگر وہاں پر واقعی 200 ملین روپے لگے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی ایسا کہہ دیں تو پھر میں ان کی بات کو تسلیم کر لوں گا۔ تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس میں بالکل ویرانی کا سماں ہے۔ موقع پر یہ سپورٹس کمپلیکس ایسے نظر آتا ہے جیسا کہ یہ صدیوں سے ویران پڑا ہوا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا حکومت تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس کو بنانے اور اس کی تعمیر کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، کب تک یہ مکمل ہو جائے گا اور کیا وہ اس کا کوئی time frame دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ میں اپنے فاضل ممبر کی تسلی کے لئے جب کہیں اور جس وقت کہیں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں۔ تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس کے حوالے سے جواب میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اس کا 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 40 فیصد کام رہتا ہے۔ اس سال ہم اس کے لئے 2.8 بلین روپے release کر چکے ہیں اور انشاءاللہ 2022 کے آخر تک یہ سپورٹس کمپلیکس مکمل ہو جائے گا۔ میرے فاضل ممبر کو پھر بھی کسی حوالے سے اگر کوئی اعتراض ہے تو ہم اگلے ہفتے کوئی وقت مقرر کر کے محکمہ کے افسران کے ساتھ visit کر لیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بہت محترم ہیں۔ میں تو کہوں گا کہ یہ اجلاس ختم ہونے کے بعد آج ہی میرے ساتھ چلیں اور میں ان کو موقع پر سب کچھ دکھا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! رات کے وقت visit کرنا مناسب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! سموگ کی وجہ سے شام کو چھ بجے کے بعد حد نگاہ صفر ہو جاتی ہے اس لئے بہتر ہو گا کہ ہم اگلے ہفتے صبح کا کوئی time رکھ لیں۔ ہم چودھری اختر علی صاحب کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اگلے ہفتے کا کوئی time دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ commitment کر رہے ہیں تو پھر ان کو اگلے ہفتے کا کوئی time دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ہم Monday کو visit کر لیں گے اور وقت کا تعین چودھری اختر علی صاحب کے ساتھ مشاورت کے بعد ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3049 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3415 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی-264 رحیم یار خان میں سیوریج سسٹم کے ناقص ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***3415: سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-264 رحیم یار خان کتنی بستیوں / آبادیوں میں سیوریج سسٹم چالو ہے اور کتنی آبادیوں میں سیوریج سسٹم نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-264 رحیم یار خان میں ناقص سیوریج سسٹم کی وجہ سے لوگوں کا طرز زندگی بُری طرح متاثر ہو رہا ہے، اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) حلقہ پی پی-264 رحیم یار خان، کل 91 آبادیوں / بستیوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے 83 آبادیوں میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے اور 8 آبادیوں / بستیوں میں سیوریج سسٹم موجود ہے اور چالو حالت میں ہے Annex A&B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں NEW ADP-2021-22 میں حکومت پنجاب نے مزید بستیوں کے لئے سیوریج وڈرینج کی سہولت مہیا کرنے کے لئے فنڈز Allocate کئے ہیں۔اس سکیم کے اسٹیٹ اور منظوری پر کام جاری ہے Annex C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان کی زیادہ تر آبادی دیہات پر مشتمل ہے جس کی 8 بڑی آبادیوں / بستیوں میں سیوریج کی سہولت موجود ہے ۔جو کہ تسلی بخش حالت میں چل رہی ہیں اور ان آبادیوں کا طرزِ زندگی بہتر ہے۔اور اس حلقہ کے باقی ماندہ علاقہ میں فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت سیوریج کی سہولت میسر کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے وزیر متعلقہ سے اپنے حلقہ پی پی-264 کی سیوریج سکیم کے حوالے سے ایک بہت اہم سوال پوچھا تھا۔اگر آپ میرے سوال کے جواب کو خود دیکھیں تو شرم آتی ہے کیونکہ مجھے بتایا گیا کہ میرے حلقہ پی پی-264 میں کل 91 بستیاں ہیں جن میں سے 83 بستیوں میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے اور صرف 8 بستیاں ایسی ہیں جن میں سیوریج سسٹم موجود ہے۔دُکھ کی بات یہ ہے کہ just like Education, Health, Clean Drinking Water and Sanitation are part of fundamental rights and basic human rights.

(اذانِ عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں اپنے حلقہ کی سیوریج سکیم کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ میرے سوال کا جواب دیا گیا کہ کل حلقہ 91 بستیوں پر مشتمل ہے جن میں سے 83 بستیاں سیوریج کی بنیادی سہولت سے محروم ہیں۔دُکھ اس بات کا ہوتا ہے کہ پچھلے 10 سال بھی ہم حزب اختلاف میں تھے جس کی وجہ سے ہمیں کچھ نہیں ملا، خواہ وہ تعلیم ہو، صحت ہو، پینے کا صاف پانی ہو، سیوریج ہو یا پبلک ہیلتھ ہو، ہر شعبہ زندگی میں ہمارے حلقوں کو محروم رکھا گیا۔ جنوبی پنجاب سے آپ کی حکومت کو mandate ملا اور یہ بتایا گیا کہ ہم یکساں ترقی پر یقین رکھتے ہیں، ہم سب کو ساتھ لے کر

چلیں گے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری سے میرا سوال ہے کہ ہمارے ساتھ سوتیلی ماں والا سلوک کیوں ہے؟ کیا ہمارے حلقے میں رہنے والے پاکستانی نہیں ہیں؟ آئین پاکستان کا آرٹیکل 25-A کہتا ہے کہ ہر شہری کو تعلیم دینی چاہئے۔ آئین پاکستان کا Article-9, Health and Life ensure کرتا ہے Why are my constituents being deprived of their basic constitutional rights ensured by the Constitution?

جناب سپیکر! میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ یہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کا یہ معاملہ کیوں؟ تعلیم کے نفاذ کے حوالے سے بات ہوتی ہے وہ across the board ہونی چاہیے کیونکہ آپ کے حلقے میں رہنے والا شہری بھی اُتنا ہی پاکستانی ہے جتنا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے حلقے میں رہنے والا اور جتنا میرے حلقے میں رہنے والا پاکستانی ہے تو یہ pick and choose کب تک چلے گا؟ اس قسم کی پالیسیاں اپنا کر Are we contributing towards the betterment of Pakistan and the society or are we polarizing our society and our political setup? Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں سید عثمان محمود کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اور ان کے concerns بالکل valid ہیں اور یہ بات یقینی طور پر ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے اور شرم کی بات بھی ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے میں بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ 91 آبادیوں میں سے 83 آبادیاں ایسی ہیں جہاں پر سیوریج کا سسٹم موجود نہیں ہے۔ میرے بھائی نے 10 سالوں کا ذکر کیا کہ 10 سال انہیں victimize کیا جاتا رہا، اس کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا جاتا رہا۔ میں تو یہاں پر 10 سال سے زیادہ کی بات کروں گا میں تو 35 سالوں کی بات کروں گا کہ 1985 سے onward مسلسل اس پنجاب کی حکومت پر ایک جماعت کا راج رہا اور جو جماعت ہمیشہ پاکستان کی بات کرتی تھی لیکن جب ترقی کے لئے وسائل دینے کی بات آتی تھی تو انہوں نے لاہور سے باہر نکلنے کا کبھی سوچا بھی نہیں۔

آپ کی اس عوام دوست حکومت نے اس سال 560۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ دیا ہے اُس میں ہم نے بلا تفریق حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے ہٹ کر تمام معزز ممبران کے حلقوں میں ترقیاتی فنڈز دیئے ہیں اور میں اپنے بھائی کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ ان کے ضلع رحیم یار خان کے لئے اس سال 40 کروڑ روپے کی سیوریج کی سکیمیں رکھ رہے ہیں جس کے لئے ہم نے 200 ملین روپے release کر دیئے ہیں جن میں تحصیل صادق آباد، تحصیل رحیم یار خان، فتح پور، اقبال آباد اور تاج گڑھ آبادیوں کے لئے یہ سکیمیں ہیں۔ ہم اس سال ان سکیموں کو مکمل کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اس تفریق کو ختم کریں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگلا سوال نمبر 3422 بھی میرا ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں واٹر فلٹریشن کی تعداد اور ان کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3422: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کام کر رہے ہیں اور کتنے بند پڑے ہیں؟

(ب) کتنے ایسے پلانٹس ہیں جو انتظامیہ کی عدم توجہی اور صفائی کی وجہ سے ناکارہ پڑے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بند واٹر فلٹریشن پلانٹس کو فوری طور پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں مالی سال 21-2020 تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی کل 126 واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی منظوری دی گئی تھی جن میں سے 80 فلٹریشن پلانٹس لگائے جا چکے ہیں جو کہ تمام چالو حالت میں ہیں۔ جبکہ 46 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس تکمیل کے مراحل میں ہیں تفصیل ANNEX-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں سال ADP-2021-22 میں ضلع رحیم یار خان میں 65 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فنڈز Allocate کئے گئے ہیں۔ جو کہ منظوری کے مراحل میں ہیں۔Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی لگائے گئے پلانٹس چالو حالت میں ہیں. جن کی دیکھ بھال لوکل گورنمنٹ کر رہی ہے۔اور کوئی پلانٹ ناکارہ نہ ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی لگائے گئے پلانٹس چالو حالت میں ہیں. جن کی دیکھ بھال لوکل گورنمنٹ کر رہی ہے اور کوئی پلانٹ ناکارہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آپ کی حکومت نے صاف پانی اتھارٹی بنائی تھی۔ پہلے اس اتھارٹی کو گورنر صاحب کے سپرد کیا گیا تھا پھر اُس کو retract کر کے پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو دے دیا گیا۔ میرے حلقے کو پینے کے صاف پانی کی سہولت سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ہمارے علاقوں میں ground water میں arsenic کا level اس قدر بڑھ چکا ہے کہ one in three people in your area and our area are suffering from either hepatitis, cancer or such serious illnesses میں ایک چیز کے لئے صرف ایک humble submission ہی کر سکتا ہوں اور صرف اپنی ایک تجویز ہی دے سکتا ہوں کہ چند basic human rights کو across party lines دیکھا جائے، ان کو across the Floor دیکھا جائے۔ یہ نہ دیکھا جائے کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کا نمائندہ ہے یا پاکستان پیپلز پارٹی کا نمائندہ ہے یا یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا نمائندہ ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، جناب عثمان محمود! اپنی بات جاری رکھیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! یہ ان چند شعبۂ زندگی میں اگر across the board initiative لیا جائے کہ ہر پاکستانی کو تعلیم، صحت، پینے کا صاف پانی اور سیوریج میں equal

right دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی جماعت یا جو بھی حکومت اس initiative کو take up کرے گی that will mark history۔

جناب سپیکر! یہ جو لوکل گورنمنٹ کا آرڈیننس پیش ہوا ہے میں اس کے ضمن میں یہ کہوں گا کہ اس ملک کا المیہ یہ ہے کہ یہاں سب سے مضبوط چیز لوکل گورنمنٹ ہے جو کہ ہر tier of the society کو voice دیتی ہے اور ہم اس کو ایک آرڈیننس کے ذریعے لے کر آتے ہیں۔ اگر ہم اس کو ایک proper legislation کے ذریعے لائیں اور تمام پارٹیز کی اس پر ان کی رائے کو شامل کیا جائے تو I believe we can come up with a better solution or a more workable solution, a more conclusive solution, a more cohesive solution اور میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا اور میں ان کی توجہ چاہوں گا کہ ہمیں تو ایک ایسی legislation لانی چاہئے، ایک ایسی قانون سازی کرنی چاہئے کہ آج کے بعد کوئی بھی incoming governments چاہے وہ صوبائی سطح پر ہو یا وفاقی سطح پر ہو وہ لوکل گورنمنٹ کو abrogate نہ کر سکے وہ لوکل گورنمنٹ کو destabilize نہ کر سکے اور وہ گورنمنٹ successive ہونی چاہئے۔ اگر وہ گورنمنٹ successive ہوگی تو ہی یہ جو لوگوں کو political might اور political strong arm کیا جاتا ہے اور لوگوں کی loyalties کے ساتھ کھیلا جاتا ہے یہ چیز بھی once for all ختم ہو جائے گی۔ Because the basic provision of human rights will be done through the local government and we will go back to our original rightful business of legislation. Thank you.

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ان کا سوال کیا تھا؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے سنا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! یہ توانہوں نے مشورہ دیا ہے۔انہوں نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے میرے خیال میں ان کا سوال تو کوئی نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔اب اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی، محترمہ۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ۔میرا سوال نمبر 3664 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نیو اوریگا سنٹر گلبرگ کی منزل پر بھاری مشینری کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***3664: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ نیو اوریگا واقع گلبرگ لاہور کی اوپر والی منزل پر بھاری مشینری لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے عمارت کو خطرہ ہے اس بابت حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

ایل ڈی اے کے شعبہ ٹاؤن پلاننگ کے ریکارڈ کے مطابق پلاٹ نمبر 41، بلاک G، گلبرگ II کا بلڈنگ پلان مورخہ 2002-3-02 بمطابق چٹھی نمبر 430 مجوزہ اتھارٹی سے منظور ہوا۔اس پلان میں دو بیسمنٹ، لوئر گراونڈ، اپر گراؤنڈ، چار اپر فلور اور ممٹی شامل ہے۔حال ہی کے سروے کے مطابق کسی قسم کی کوئی بھاری مشینری اوپر والے فلور پر موجود نہ ہے۔لہٰذا کسی قسم کی کوئی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! اس کا جواب درست نہیں ہے کیونکہ میں نے ابھی verify کیا ہے کہ second floor پر dyeing کی مشینیں لگی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے پوری عمارت vibrate کرتی ہے۔یہ مجھے غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ملک تیمور مسعود):

جناب چیئرمین! میں اپنی بہن کو یہ یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جو محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے وہ بالکل درست ہے اور اس کے ساتھ اس کی pictorial evidence موجود ہیں۔ یہ latest تصویریں ہیں جو محکمہ کی طرف سے مجھے دی گئی ہیں اس کے اوپر کسی قسم کی مشینری نہیں لگی ہوئی اور اگر پھر بھی میری بہن اس پر بضد ہیں تو سیشن کے بعد ہم جا کر اس کو وزٹ کر لیتے ہیں اور اگر وہاں پر کوئی مشینری ہوئی تو یقیناً محکمہ کے خلاف اس غلط بیانی پر کاروائی کی جائے گی۔ لیکن میرے پاس جو معلومات ہیں اور میرے پاس جو تصاویر ہیں اس کے مطابق وہاں پر کسی قسم کی heavy machinery موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے میں ان کی بات سے اتفاق کرتی ہوں اور میں ان کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، سیشن کے بعد آپ ان کے ساتھ چلے جایئے گا۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 3782 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ سنبل مالک حسین: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3800 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایک موریہ اور دو موریہ پل کی توسیع سے متعلقہ تفصیلات

***3800: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ریلوے سٹیشن تا بادامی باغ بس سٹینڈ تک روزانہ کی بنیادوں پر ٹریفک گھنٹوں جام رہتی ہے جس کی وجہ اس سڑک کی ٹوٹ پھوٹ اور ایک موریہ پل اور دو موریہ پل کی توسیع کا کام مقررہ وقت پر مکمل نہ کرنا ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے طلبہ وطالبات کے علاوہ عام شہری روزانہ اس اذیت سے گزرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں مذکورہ سڑک اور انڈر پاسز کی توسیع / تعمیر / مرمت کے لئے فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) ریلوے سٹیشن تا بادامی باغ بس سٹینڈ تک ٹریفک جام رہنے کے سدباب کے لئے شیرانوالہ فلائی اوور کے منصوبہ کا آغاز کر دیا گیا ہے جس پر کام تیزی سے جاری ہے۔اس منصوبہ میں موجود سیوریج اور بارشی پانی کی نکاسی اور موجودہ سیوریج سسٹم میں بہتری لانے کے لئے واسا کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں تاکہ اس علاقے کے سیوریج سے متعلقہ دیرینہ مسئلہ کو حل کیا جائے جسکی وجہ سے سڑک آئے روز ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہتی تھی۔مزید یہ کہ اک موریہ پل کی توسیع کا کام بھی جاری ہے جسکی تعمیر سے ٹریفک کی روانگی میں کوئی خلل نہ ہے۔

(ب) جز(الف) میں اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز(الف) میں اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! جیسا کہ میں نے اپنے سوال میں دو موریہ پل منصوبے کے حوالے سے ذکر کیا ہے اس پر کام تو جاری ہے لیکن میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گی جہاں پر کام ہو رہا ہے وہاں ساتھ میں ایک راستہ ہے جو ایک موریہ پل سے شمالی لاہور کی طرف جاتا ہے کام کا تھوڑا سا حصہ مکمل ہونے کی وجہ سے اس کو کھول دیا گیا ہے تو میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ وہ سڑک شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے ٹریفک شدید جام رہتی ہے اور

اس سے وہاں کے لوگ پریشان رہتے ہیں۔یہ کاروباری علاقہ ہے اکبری منڈی کو راستہ وہاں سے جاتا ہے،لوہامارکیٹ کو راستہ وہاں سے جاتا ہے لہٰذا میں ان سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ کام تو چل رہا ہے لیکن وہ جو راستہ کھول دیا گیا ہے اس کے ساتھ اس سڑک کو بھی اگر تھوڑا مرمت کر دیا جائے تو لوگوں کے لئے بہت آسانی ہو جائے گی اور ٹریفک بھی آسانی سے گزر سکے گی۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میری فاضل ممبر نے جو ذکر کیا ہے یقینی طور پر اس کے جواب میں محکمہ نے بھی بتایا ہے کہ اس پر ہم نے کام شروع کیا ہوا ہے لیکن جس راستے کا یہ ذکر کر رہی ہیں اگر وہاں patch work کی ضرورت ہے تو ہم اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں اور جو بھی ضروری patch work ہے وہ بھی ساتھ ساتھ کروا دیتے ہیں اور یہ جو maintenance کا کام شروع ہوا ہے یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ 30۔جون تک یہ مکمل ہو جائے گا اور یہ راستہ مکمل طور پر کھل جائے گا۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب بالکل درست فرما رہے ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس سڑک کا patch work کروا دیں اس سے وہاں کے لوگوں کا بہت سا مسئلہ حل ہو جائے گا اور یہ بھی بتا دیں کہ یہ patch work آپ کب تک کروا دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، جناب چیئرمین! میں اس کو check کروا لیتا ہوں اور انشاءاللہ اسی ہفتہ کے اندر اس patch work کو پورا کروا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! وہ on the floor of the House commitment کر رہے ہیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کا ہے۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 3923 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4148 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: غلام محمد بھٹی کالونی کی گلی نمبر 6 میں سیوریج پائپ لائن ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*4148: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غلام محمد بھٹی غلام کالونی چونگی امر سدھو لاہور کی تمام گلیوں میں 18-2017 میں نئی سیوریج پائپ لائن ڈالی گئی تھی مذکورہ کالونی میں سیوریج لائن ڈالنے پر کتنی لاگت آئی اور سیوریج ڈالنے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونی میں گلی نمبر 6 بی میں نئی سیوریج پائپ لائن نہیں ڈالی گئی تھی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج پائپ لائن نہ ہونے کی وجہ سے گندا پانی لوگوں کے گھروں میں داخل ہو جاتا ہے اور وہاں سے گزرنا محال ہو گیا نمازیوں کے لئے بھی پریشانی ہے اور بچوں کو سکول جانے میں انتہائی پریشانی کا سامنا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالونی کی گلی نمبر 6 بی میں نئی سیوریج لائن ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) NA-127 (میں غلام بھٹی کالونی چند رائے روڈ پر Development of Sewerage System 2017-18 کے تحت سیوریج لائن گلی نمبر A 6- میں ڈالی گئی تھی اور اس پر ساڑھے سات لاکھ روپے لاگت آئی تھی۔ سیوریج لائن کا ٹھیکہ M/s RMC Construction Company کو دیا گیا تھا۔

(ب) گلی نمبر B 6- میں سیوریج کی لائن نہیں ڈالی گئی۔ کیونکہ گلی نمبر B 6- کی کوئی شکایت نہ تھی۔

(ج) گلی نمبر 6 B-غلام بھٹی کالونی میں سیوریج کی لائنیں چل رہی ہیں اور اگر کوئی سیوریج بند ہونے کی شکایت موصول ہو تو اس کو سٹاف کے ذریعے فوراً حل کر دیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت مذکورہ گلی میں سیوریج مناسب طریقے سے چل رہا ہے۔ضرورت پڑنے کی صورت / ٹوٹ پھوٹ کی صورت میں تبدیل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین !میرے سوال کے جز(ج) میں انہوں نے بتایا ہے کہ B-6 غلام بھٹی کالونی میں سیوریج کی لائنیں چل رہی ہیں اور اگر کوئی سیوریج بند ہونے کی شکایت موصول ہو تو اس کو سٹاف کے ذریعے فوراً حل کر دیا جاتا ہے۔میں یہاں عرض کرنا چاہوں گی کہ سیوریج کی لائن کا بہت بُرا حال ہے کیونکہ میں خود وہاں رہتی ہوں اور وہاں ہر وقت گٹر کا پانی کھڑا رہتا ہے۔اس سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے لہٰذا میری آپ سے درخواست ہے کہ وہاں اس مسئلہ کو فوری حل کیا جائے کیونکہ وہاں نمازیوں کے لئے اور جو بچے سکول جاتے ہیں ان کے لئے بہت زیادہ مسئلہ ہے اس کی فوری طور پر لائنیں تبدیل کی جائیں اور نئی لائنیں ڈالی جائیں جس سے وہاں کے رہنے والے لوگوں کے لئے ،جو نمازی گزرتے ہیں ان کے لئے اور جو بچے سکول جاتے ہیں ان کے لئے آسانی ہو سکے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین !میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کے اندر کیا گیا سوال اور کسی بھی ممبر کی طرف سے کسی بھی issue پر کی گئی بات ہمارے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور جو جواب محکمہ کی طرف سے دیا جاتا ہے وہ اس چیز کو مدنظر رکھ کر دیا جاتا ہے کہ یہ جواب ہم اس ملک کے سب سے بڑے ایوان میں پیش کر رہے ہیں جہاں دس کروڑ عوام کی نمائندگی موجود ہے لیکن بار بار میرے اپوزیشن کے دوستوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ یہ محکمہ کی طرف سے غلط بیانی کی گئی ہے تو میں ان کو صرف یہ assure کرواتا ہوں کہ میرے محکمہ کی طرف سے کوئی غلط بیانی نہیں کی گئی ہے۔جو جواب ہم نے یہاں پر دیا ہے میں ان کو وثوق کے ساتھ کہتا ہوں اور میں ہر جواب

کے ساتھ باقاعدہ ثبوت لے کر آیا ہوں کہ یہ ان کی latest pictures ہیں ان گلیوں کی جن کے بارے میں میری بہن نے ذکر کیا ہے وہاں سیوریج کی لائنیں مکمل طور پر چل رہی ہیں اور کسی قسم کا کوئی پانی موجود نہیں ہے لہذا یہ جب چاہیں جس وقت چاہیں اگر اس علاقے کا وزٹ رکھنا چاہتی ہیں تو محکمہ کے ساتھ جا کر وزٹ بھی کر لیں۔ ہمارے جواب میں کسی قسم کی کوئی mala fide نہیں ہو گی اور انشاءاللہ ہم کبھی بھی اس ایوان میں کوئی غلط بیانی نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! میں اس بات کو challenge کرتی ہوں میں وہاں کی رہائشی ہوں، میں روز وہاں سے گزرتی ہوں اور بہت مشکلات آتی ہیں۔ محکمہ کی طرف سے جس نے بھی یہ جواب دیا ہے وہ غلط ہے آپ کسی کو بھیجیں اور وزٹ کروائیں ابھی بھی صورتحال وہی ہے۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور وہاں کا وزٹ کروائیں۔ جو بھی مسائل ہیں انہیں دیکھا جائے اور ان کو حل کیا جائے۔ مجھے یہاں پر جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے میں نے اپنے پہلے سوال میں کہا اور میں نے اس کو accept بھی کیا اور اگر اس سوال میں بھی وہی بات ہوتی تو میں اسے بھی تسلیم کر لیتی مجھے اس میں بحث کی ضرورت نہیں تھی لہذا آپ اس کو دیکھیئے اور اس پر ایک کمیٹی بنا دیں جو اس کا صحیح کام کروائیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! اگر اس بارے میں اتنا شور ہے تو ایم۔ڈی واسا موجود ہیں۔ آپ کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو ہم کمیٹی بنا دیتے ہیں محکمہ کے ساتھ اگر کوئی ٹائم رکھنا چاہتے ہیں تو ٹائم رکھ لیں اور محکمہ کا کوئی بھی technical سٹاف ان کے ساتھ جا کر وزٹ کر لے گا اور ان کی ہر طرح سے تسلی کروائی جائے گی۔

جناب چیئرمین: آپ وقفہ سوالات کے فوراً بعد ایم۔ڈی واسا کے ساتھ ان کی میٹنگ کروا دیں۔ ان کے پاس بھی strong evidence ہے۔ ان کے گھر کے قریب کا مسئلہ ہے۔ اسے حل کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کیا جائے۔ اس پر کمیٹی بنائی جائے کہ یہ جھوٹ کس نے بولا ہے اس کا پتا چلے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! وقفہ سوالات کے بعد آپ ایم۔ڈی واسا سے مل لیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4298 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: فیکٹریوں اور کارخانوں کے استعمال شدہ پانی کا واسا کے سیوریج سسٹم میں آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*4298: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد واسا کے سیوریج سسٹم میں اس شہر کی فیکٹریاں / کارخانہ جات نے غیر قانونی طور پر اپنا استعمال شدہ پانی ڈالا ہوا ہے ان فیکٹریوں کے نام بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غیر قانونی کام میں واسا کے ملازمین اور افسران بھی ملے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں / کارخانہ جات کے استعمال شدہ پانی اور Wastage کی وجہ سے اکثر سیوریج سسٹم بند رہتا ہے؟

(د) کیا محکمہ نے ان فیکٹریوں / کارخانہ جات کو کبھی نوٹسز جاری کئے ہیں اور ان کو جرمانہ کیا تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت ایسی فیکٹریوں / کارخانہ جات کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست نہ ہے واسا کی حدود میں تمام فیکٹریوں / کارخانہ جات نے قانونی طور پر کنکشن کئے ہوئے ہیں اور وہ ماہانہ بل واسا کو ادا کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) اگر کبھی کسی فیکٹری کے ذریعے سے واسا کا سیوریج بند ہو تو متعلقہ فیکٹری ہی کھلوا کر دیتی ہے۔ فیکٹریاں اپنے سیوریج کی خود صفائی کرواتی رہتی ہیں اگر فیکٹری ایریا میں کوئی مسئلہ ہو تو واسا کی مشینری کے ذریعے اس کو حل کروا دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے کاروبار یا روزگار متاثر نہ ہوں۔

(د) اگر کوئی فیکٹری مسائل پیدا کرے تو اسے جزوی طور پر بند کر دیا جاتا ہے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کا سیوریج سسٹم مستقل بند کر دیا جاتا ہے۔ جس کی ضرورت نہ ہونے کے برابر پیش آتی ہے۔

(ہ) سوال محکمہ واسا کے متعلقہ نہ ہے البتہ حکومت شہری حدود میں موجود فیکٹریوں / کارخانہ جات کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غیر قانونی کام میں واسا کے ملازمین اور افسران بھی ملے ہوئے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

جناب چیئرمین! فیصل آباد کے اندر سینکڑوں درخواستیں pending پڑی ہیں جو واسا کے ملازمین کے خلاف ہیں۔ یہاں پر محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ جواب دے رہے ہیں کہ یہ درست نہ ہے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ وہ میری رہائشی کالونی ہے جس کا میں خصوصی طور پر ذکر کر رہا ہوں، مقبول روڈ سرفراز کالونی المعصوم ٹاؤن میں میری مین روڈ پر رہائش ہے۔ اس رہائشی علاقے میں فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں۔ جناب سپیکر نے بڑی مہربانی کی تھی اور پچھلے اجلاس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کہا تھا اور Ruling دی تھی کہ آپ وہاں پر جائیں visit کریں اگر

وہاں پر violation ہوئی ہے تو ان فیکٹریوں کو فوری طور پر بند کروایا جائے۔ اس سلسلہ میں نہ واسا والوں نے میرے ساتھ رابطہ کیا، نہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کیا اور نہ منسٹر صاحب کی طرف سے رابطہ کیا گیا۔ یہاں اس سوال کے شروع میں لکھا گیا ہے کہ بروز بدھ 2 ستمبر 2020 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال۔ یہ سوال صرف اس لئے pending کیا گیا تھا کہ جناب سپیکر کے احکامات تھے۔ اس پر کیا کوئی کمیٹی بنائی گئی ہے، اگر کسی کمیٹی نے وہاں جا کر کوئی visit کیا ہے کوئی کام کیا ہے کوئی کارروائی کی ہے تو اس کے بارے میں بتا دیں ورنہ میں حاضر ہوں۔ میرے ساتھ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب گاڑی میں بیٹھیں میں ان کو جا کر دکھا دیتا ہوں کہ وہاں پر گھریلو علاقوں میں dyeing factories لگی ہوئی ہیں۔ ان کے خلاف سینکڑوں درخواستیں واسا، ماحولیات اور دوسرے محکمہ جات کو جا چکی ہیں لیکن آج تک واسا ان کے connection کاٹنے سے قاصر ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ان کی کون پشت پناہی کرتا ہے، وہ فیکٹریاں کس کی ہیں اور وہاں کیوں غیر قانونی کام ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! فاضل ممبر کے سوال جو pending ہوئے تھے، بھائی نے جیسے ذکر کیا ہے کہ جناب سپیکر کی طرف سے کوئی standing orders تھے کہ جا کر visit کیا جائے۔ ہم تک نہ وہ آرڈرز پہنچے اور نہ محکمہ کی طرف پہنچے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ان کے پاس تھے تو انہیں رابطہ کرنا چاہئے تھا بہر حال یہ جو ذکر کر رہے ہیں کہ یہاں پر جو dyeing factories کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ فیکٹریوں کا سیوریج واسا کے سیوریج میں شامل کیا جا رہا ہے تو اس کا جواب محکمہ کی طرف سے آیا تھا کہ اس قسم کا ایسا کوئی سیوریج نہیں ہے کہ جو فیکٹریوں کا ہے اور وہ واسا کے سیوریج میں جا رہا ہے لیکن اگر کہیں پر ایسی کوئی رپورٹ ہوتی ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور ان کو جرمانے کئے جاتے ہیں۔ پچھلے عرصے کے دوران جن فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی اور جو جرمانے کئے گئے ہیں ان کی تفصیل میرے پاس موجود ہے جس میں فائیو سٹار ٹیکسٹائل، انصاف ٹیکسٹائل، AA ٹیکسٹائل اور ہاشم حیدر ٹیکسٹائل سمندری روڈ شامل ہیں۔

یہ پانچ ٹیکسٹائل ملیں ہیں جن کے خلاف کارروائی کی گئی تھی اور ان کو جرمانے بھی کئے گئے تھے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی ٹیکسٹائل مل موجود ہے اور کوئی کارخانے ہیں تو یہ ان کا خصوصی طور پر نام لے لیں ہم اس کو چیک کروالیں گے اور ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اس میں، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بالکل میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں /کارخانہ جات کے استعمال شدہ پانی اور wastage کی وجہ سے اکثر سیوریج سسٹم بند رہتا ہے۔ میں نے یہ بھی ساتھ پوچھا تھا کہ رہائشی لائنوں میں فیکٹریوں کا کمرشل پانی ڈالا جاسکتا ہے جس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے on the floor of the House یہ کہا گیا تھا کہ کسی رہائشی سیوریج کی لائن میں کوئی کمرشل پانی نہیں ڈالا جاسکتا لیکن میں اب پھر وہیں پر آتا ہوں اور میرا پھر وہی challenge ہے کہ میرے ساتھ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ابھی گاڑی میں بیٹھیں، میں ان کو لے کر جاتا ہوں۔۔

جناب چیئرمین: ابھی تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب اجلاس میں مصروف ہیں۔ ہمیں بھی ان کی ضرورت ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو relevant authorities ہیں آپ اجلاس کے بعد ان کو وہاں پر بھیجیں تاکہ وہ ہمارے معزز ممبر کے ساتھ وہاں visit کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ بھی ruling دیں کہ اگر کسی نے غلط جواب دیا ہے کیونکہ یہ سوال pending کیا گیا تھا۔۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ آپ نے جو فرمایا ہے وہی حل ہو گیا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! ایم۔ڈی واسا فیصل آباد فاضل ممبر سے رابطہ کر لیں گے اور ان کا جو concern ہے اس کو انشاءاللہ تعالیٰ redress کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4210 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر4332 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں بے گھر افراد کے لئے گھروں کی تعمیر کے منصوبے سے متعلقہ تفصیلات

*4332: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ بھر میں بے گھر اور غریب لوگوں کے لئے سستے گھر مہیا کرنے کا کوئی منصوبہ ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی وضاحت فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی بے گھر افراد کے لئے سستے گھر مہیا کرنے کا منصوبہ نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت رینالہ خورد، لودھراں اور قائد آباد میں شروع کیا گیا ہے مزید صوبہ کے دوسروں شہروں میں بھی ایسے منصوبہ جات بنانے کے لئے پیشرفت جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ صوبہ بھر میں بے گھر اور غریب لوگوں کے لئے سستے گھر مہیا کرنے کا کوئی منصوبہ ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی وضاحت فرمائیں؟

جناب چیئرمین! بے گھر لوگوں کے لئے گھر فراہم کرنا آج کی حکومت کے تحریری منشور کا سب سے اہم جز تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ آج چار سال گزرنے کے بعد انہوں نے جو علاقے رینالہ خورد، لودھراں اور قائد آباد بتائے ہیں وہاں پر کتنے گھر ابھی تک بن چکے ہیں اور کتنے گھروں کا لوگوں کو ابھی تک قبضہ دے دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

جناب چیئرمین! فاضل ممبر نے جو سوال پوچھا ہے اس کا محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے کہ اس

میں ہم نے PHATA کے تحت نیا پاکستان ہاؤسنگ پراجیکٹ شروع کیا تھا۔ اس میں تین علاقوں رینالہ خورد، حضرو اور چشتیاں میں ہم نے یہ پراجیکٹ شروع کیا تھا جس میں رینالہ خورد میں چار سو کے قریب گھروں کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ پنجاب حکومت اور PHATA نے affordable housing rules کابینہ سے منظور کروائے تھے جس کے تحت ان تمام ہاؤسنگ سوسائٹیز کے اندر جو ہماری پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیز develop ہوتی ہیں ان کے اندر نیا پاکستان ہاؤسنگ پراجیکٹ کو launch کیا گیا جنہوں نے اپنے پورے رقبے کا 20 فیصد رقبہ اس پراجیکٹ کے لئے دیا۔ میرے پاس اس پراجیکٹ کی exact figures نہیں ہیں لیکن رینالہ خورد اوکاڑہ اور حضرو کے figures میرے پاس موجود ہیں۔ ان کے بارے میں، میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ چار سو کے قریب گھر رینالہ خورد میں بنے، حضرو اٹک میں تقریباً پانچ ساڑھے پانچ سو گھروں کے پلاٹ الاٹیز کو دیئے گئے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میری گزارش بڑی سادہ سی ہے اتنا لمبا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تین شہر رینالہ خورد، لودھراں اور قائد آباد بتائے گئے ہیں۔ ان میں کتنے گھر تعمیر ہوئے ہیں۔ چار سال گزر چکے ہیں یہ بتائیں کہ انہوں نے کتنے گھروں کا قبضہ دیا ہے؟ انہوں نے تعمیر کا آغاز چار سو کا کیا ہے یا چار ہزار کا کیا ہے یہ میرا سوال نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ پچاس لاکھ گھر وزیر اعظم اور آپ کے ہر بندے کی تقریر کا پہلا حصہ ہوتا ہے تو اس منصوبے میں کتنے گھروں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور کتنے گھروں کا قبضہ دیا جا چکا ہے؟ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: وزیر اعظم نے تو پورے ملک کی بات کی تھی۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ پنجاب کے حوالے سے آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں پنجاب کی بات کروں گا کیونکہ اس کے اندر جو Federal Housing ہے اس کے تحت جو گھر بن رہے ہیں اس کی figures میرے پاس نہیں ہوں گی۔ میں پنجاب کے حوالے سے بتاؤں گا۔ فاضل ممبر نے پوچھا ہے کہ کتنے گھر تعمیر کر کے دے دیئے گئے ہیں تو یہ ایک process ہے اس میں ہماری پنجاب حکومت کی جو PHATA land ہے وہ ہم نے قرعہ

اندازی کے ذریعے بے گھر لوگوں کو الاٹ کرنی ہوتی ہے، انہیں ہم نے پلاٹ دینے ہوتے ہیں اور اس کے بعد جو وہاں پر گھر تعمیر کئے جاتے ہیں ان کو ہم easy loan کے ذریعے سے bank financing کروا کر 10 سے 15 سال کی اقساط پر رقم قرض دیتے ہیں جس سے وہ اپنا گھر تعمیر کرتے ہیں لہٰذا یقینی طور پر گھر تعمیر کرنا ایک lengthy process ہے۔ اگر یہ اس حوالے سے exact figure کہیں گے تو میں ان کو بعد میں provide کر دوں گا لیکن ابھی میرے پاس اس حوالے سے exact information موجود نہیں ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! مجھے جو محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ رینالہ خورد، لودھراں اور قائد آباد میں شروع کیا گیا ہے۔ میری دوبارہ یہی گزارش ہے کہ کتنے گھر اس منصوبے کے تحت مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے گھروں کا قبضہ دے دیا گیا ہے؟ میں پنجاب کی بات نہیں کر رہا اور وزیراعظم صاحب پورے پاکستان میں بے شمار اعلانات کر رہے ہیں میں ان کی بات بھی نہیں کر رہا بلکہ ان کے متعلقہ محکمے کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس حوالے سے میں مختصراً جواب چاہ رہا ہوں کہ اب تک کتنے گھر مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے گھروں کو انہوں نے possession دے دیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کو بارہا یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ لودھراں کے مقام پر 400 گھروں کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے جس میں ان کے مکمل ہونے یا ان کا completion time میرے پاس نہیں ہے۔ اگر معزز ممبر کہیں گے تو میں ان کو check کر کے بتا دوں گا کہ کب تک وہ گھر مکمل ہوں گے۔ اگر ان کو اس بارے میں زیادہ information درکار ہے تو میں ان کو سیشن کے بعد provide کر دوں گا یا پھر اس سوال کو pending کر دیا جائے تو میں اس حوالے سے exact information لے کر ان کو بتا دوں گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! مجھے ساری سمجھ آ رہی ہے۔ ہماری ہر سال Budget Book print ہوتی ہے اور ہر Budget Book میں "میرا گھر سکیم" کے لئے پیسے مختص کئے جاتے ہیں۔ تین یا چار بجٹ پیش ہوئے ہیں اور چاروں بجٹ میں اس حوالے سے پیسے رکھے گئے ہیں لہٰذا اس

ایوان میں بطور ممبر میرا یہ جاننے کا حق ہے کہ ہر سال بجٹ میں اس سکیم کے لئے billions of rupees رکھے جاتے ہیں، وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ یہاں پر تقریر کرتے ہیں، ہم بھی بات کرتے ہیں اور روزانہ اخبارات کی زینت اس طرح کی خبریں بنتی ہیں۔ میرا یہ سادہ سا سوال ہے کہ چار سال سے اربوں روپے لگتے آرہے ہیں تو کیا کسی کو اس کے عوض پانچ گھر بھی ملے ہیں؟ انہوں نے مجھے تین سو، چار سو اور چھ سو گھر گنوا دیئے ہیں اور یہ اٹک سے لے کر پتا نہیں کہاں تک چلے گئے ہیں لیکن میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا کوئی پانچ یا دس گھر کسی کو ملے ہیں؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ جو گھر لوگوں کو الاٹ ہوئے ہیں ان کی تعداد بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں یہ بات سمجھ نہیں پارہا کہ میرے فاضل ممبر کس قسم کی اپنی تسلی چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب تک جو گھر تعمیر ہوئے ہیں ان کے بارے میں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! جہاں تک گھر بنانے کی بات ہے تو میں عرض کرتا ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے specific number پوچھ رہے ہیں لیکن جب تک ان کو specific number معلوم کرنے کی مہلت نہیں دی جائے گی تب تک وہ نہیں بتا سکیں گے۔ اگر آپ حکم دیں گے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب محکمے سے specific number لے کر جواب دے دیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا۔۔

MR CHAIRMAN: Mian Naseer Sahib! Let him speak.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ گھر بنانے والا سلسلہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کی لوگوں کے ساتھ commitment ہے اور وزیر اعظم صاحب کا یہ vision ہے لہٰذا اس کو پایہ تکمیل تک پہنچنا ہے۔ ہمارے ساتھ صرف یہ problem ہے کہ ہم بڑی احتیاط کے ساتھ چل رہے ہیں اور ہم اس لئے احتیاط سے چل رہے ہیں کیونکہ ماضی کی مثالیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ آشیانہ میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا ہم وہ نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں تو بہتر یہ ہے کہ تھوڑا وقت لگ جائے لیکن کام دیانتداری کے ساتھ کیا جائے تا کہ کل کو گورنمنٹ پر کوئی حرف نہ آئے۔

جناب چیئرمین: نصیر صاحب! میر امشورہ یہ ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں لاء منسٹر صاحب کی بات سے متفق ہوں۔

جناب چیئرمین: نصیر صاحب! میر امشورہ یہ ہے کہ ہم اس سوال کو pending کر دیتے ہیں اور جب next session میں یہ question repeat ہو گا تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو الاٹیز اور گھروں کی تعداد بتا دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس سوال کو pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میاں نصیر صاحب کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4415 جناب محمد مرزا جاوید کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں ان کے behalf پر سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ ان کے behalf پر سوال نہیں کر سکتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4446 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میٹرو بس اور اورنج ٹرین ٹریک کے نیچے ستونوں پر غیر اخلاقی اشتہار بازی سے متعلقہ تفصیلات

*4446: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں میٹرو بس اور اورنج ٹرین ٹریک کے نیچے ستونوں پر غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز آویزاں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی ایچ اے ایکٹ کے تحت ایسی تشہیر خلاف قانون اور قابل سزا ہے؟

(ج) محکمہ نے جنوری 2019 سے اب تک کتنے غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز آویزاں کرنے والوں کے خلاف کارروائیاں کی ہیں اور اس مد میں کتنا جرمانہ کیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) محکمہ اس غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) جی نہیں۔ پی ایچ اے کی آپریشن ٹیم لاہور کے مختلف علاقوں بشمول میٹرو اور اورنج ٹرین ٹریک کے ساتھ روزانہ کی بنیاد پر گشت کرتی ہے اور اگر کوئی بھی ایسا غیر قانونی اشتہار یا اخلاقیات سے عاری بینر، سٹریمر ملے تو فوری طور اُتار کر بحق سرکار ضبط کر لیتی ہے۔

(ب) جی ہاں! پی ایچ اے ایکٹ 2012 کی شق نمبر 23 کے مطابق غیر قانونی اور اخلاقیات سے عاری اشتہار بازی قابل سزا ہے۔

(ج) پی ایچ اے نے جنوری 2019 سے اب تک تقریباً 250 غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز آویزاں کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی ہے اور ان کا

چالان مبلغ -/371500 کر کے پی ایچ اے کے سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں مزید قانونی کارروائی کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔

(د) پی ایچ اے کی آپریشن ٹیم لاہور کے مختلف علاقوں کا روزانہ کی بنیاد پر گشت کرتی ہے اور اگر کوئی بھی ایسا غیر قانونی اشتہار یا اخلاقیات سے عاری بینر، سٹریمر ملے تو فوری طور اُتار کر بحق سرکار ضبط کر لیتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا جز(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جنوری 2019 سے اب تک 250 غیر قانونی اشتہارات کے cases سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کے پاس گئے تھے لہٰذا کتنے کیسوں میں FIRs درج ہوئی ہیں اور کتنی FIRs اب تک pending ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! محترمہ نے سوال میں پوچھا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں میٹرو بس اور اورنج ٹرین ٹریک کے نیچے ستونوں پر غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینر آویزاں ہیں، اگر آویزاں ہیں تو ان کے خلاف ایکٹ کے تحت کیا کارروائی کی گئی ہے؟" اسی طرح 2019 سے اب تک سوال پوچھا تھا کہ کتنے غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات کے بینر آویزاں کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟" جواب میں واضح بتایا گیا ہے کہ جنوری 2019 سے اب تک 250 غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز آویزاں کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جن کے چالان 371500 روپے کر کے پی ایچ اے کے سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں کارروائی کے لئے بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اس میں بڑا clear جواب موجود ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! انہوں نے جز(ج) کا جواب پڑھ دیا ہے حالانکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اتنا چالان ہوا ہے اور کیسز سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کو بھجوا دیئے ہیں لیکن میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ 250 کیسوں پر مزید کیا کارروائی ہوئی ہے، کیا اُن پر FIRs درج ہوئی ہیں یا نہیں؟ منسٹر صاحب نے تو صرف جز(ج) کا جواب پڑھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! ان کے خلاف یہی کارروائی کی گئی ہے کہ ان کو جرمانے کئے گئے ہیں اور کیس رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔ اگر محترمہ تفصیل چاہتی ہیں تو جن لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اُس کی تفصیل فراہم کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ میرا سوال نمبر 4745 ہے اس کو pending فرمادیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ورلڈبنک کی مختلف اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*2180: **جناب محمد افضل:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورلڈبینک کی سکیم سے صوبہ کے مختلف اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جانے تھے؟

(ب) اس سکیم پر کب عمل درآمد شروع ہوا اور اب تک کتنے واٹر فلٹریشن لگائے جا چکے ہیں ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ بالا سکیم کب منظور ہوئی اور کب تک اس پر عمل درآمد ہونا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ صوبہ کے کسی بھی ضلع میں محکمہ کی طرف سے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے ورلڈبنک کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ب) جز (الف) کے جواب کی رو سے محکمہ اس کے جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(ج) جز (الف) کے جواب کی رو سے محکمہ اس کے جواب کا متقاضی نہ ہے۔

فیصل آباد کے شہریوں کے لئے واٹر سپلائی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2932: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر کے باسیوں کو واٹر سپلائی کے لئے کتنی ٹینکیاں کہاں کہاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) یہ کتنے سال پرانی تعمیر کردہ ہیں ان کی دیکھ بھال پر سال 19-2018 میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور موجودہ مالی سال 20-2019 میں ان کے لئے کتنی رقم مختص کردہ ہے؟

(ج) ان ٹینکوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ زیادہ تر ٹینکیاں اپنی میعاد پوری کر چکی ہیں جس کی وجہ سے ان سے گندا پانی سپلائی ہوتا ہے؟

(ہ) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) فیصل آباد شہر کے باسیوں کو پانی سپلائی کرنے کے لئے شہر میں 39 ٹینکیاں موجود ہیں جنکی تفصیل ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد میں موجود متعدد ٹینکیاں 1964 سے لے کر اب تک مختلف دورانیہ میں تعمیر کی گئی ہیں۔ مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں ان کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(ج) ان ٹینکیوں سے روزانہ 7.80 ملین گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) نہیں یہ درست نہیں ہے۔ 39 میں سے 19 ٹینکیاں فعال ہیں جو کہ شہریوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کر رہی ہیں جبکہ بقیہ علاقوں کو ڈائریکٹ سپلائی کے تحت صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں واسا کی لیبارٹری ٹیم پانی کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر فعال ٹینکیوں اور باقی ماندہ علاقوں کی متواتر واٹر سیمپلنگ کرتی ہے۔ 20 ٹینکیاں جائیکا ماسٹر پلان کے تحت آئندہ چند سالوں میں بحال کی جائیں گی۔

(ہ) جائیکا جاپان کی مدد سے بنائے گئے ماسٹر پلان کے تحت ٹینکیوں کی بحالی کا عمل مکمل کیا جائے گا اور کچھ علاقوں میں نئی ٹینکیاں تعمیر کی جائیں گی جس سے کم پریشر والے علاقوں میں پانی کی سپلائی بہتر ہو جائے گی۔

سرگودھا: پی پی۔77میں سیوریج اورواٹر سپلائی سکیموں کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3782: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیرہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔77 ضلع سرگودھامیں مالی سال2017-18 کے بجٹ میں سیوریج اورواٹر سپلائی کی سکیموں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھااوراس میں کون کون سی سکیمیں شامل تھیں علاقہ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں ان سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایاہے مذکورہ حلقہ میں کتنی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ج) مذکورہ سکیموں کے لئے سال2017-18 میں جو رقم مختص کی گئی تھی وہ خرچ ہو چکی ہے مذکورہ حلقہ کے لئے سال2018-19 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں سیوریج لائن اور واٹر سپلائی لائنیں نئی ڈالنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک اگر نہیں تووجوہات کیاہیں۔

وزیرہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک اسد علی):

(الف) پی پی-77 ضلع سرگودھامیں مالی سال2017-18 کے بجٹ میں سیوریج اورواٹر سپلائی سکیموں کے لئے حکومت پنجاب نے مبلغ308.980 ملین مختص کئے جن میں سے مبلغ 308.881ملین خرچ ہو چکے ہیں ان منصوبہ جات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

(1) تعمیرواٹر سپلائی پائپ لائن ڈی۔بلاک اولڈ سیٹلائٹ ٹاؤن ملت آباد سرگودھا۔

(2) تعمیر سیوریج PCCنواب کالونی عزیز کالونی اینڈ غنی پارک سرگودھا۔

(3) تعمیر سیوریج PCCواٹر پائپ لائن ڈبلیو۔بلاک نیو سیٹلائٹ ٹاون سرگودھا۔

(4) تعمیر سیوریج PCCواٹر پائپ لائن وائی۔بلاک نیو سیٹلائٹ ٹاون سرگودھا۔

(5) تعمیر سیوریج PCC گلی ڈاکٹر روبینہ خان ایکس۔ بلاک نیو سیٹلائٹ ٹاون سر گودھا۔

(6) تعمیر سیوریج PCC سولنگ ریسولنگ بشیر کالونی سر گودھا۔

(7) تعمیر سیوریج PCC نالی سولنگ ریسولنگ عادل پارک، جمیل پارک سر گودھا۔

(8) تعمیر نالی سولنگ PCC مسلم ٹاؤن عثمان پارک شیر از پارک سر گودھا۔

(9) اربن سیوریج سکیم اسلام پورہ قرطبہ ٹاؤن اینڈ قریبی آبادی۔

(10) اربن سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم واٹر پائپ لائن ڈسپوزل گل والا ٹوانہ پارک سر گودھا سٹی۔

(11) اربن سیوریج واٹر پائپ لائن ڈسپوزل سٹیشن M.C 07 سٹریٹ نمبر 1,2,3,4,5 رحمان پورہ پستول مارکہ گل والا سر گودھا

(12) اربن سیوریج ڈرینج سکیم واٹر پائپ لائن M.C.08 سر گودھا۔

(13) اربن سیوریج ڈرین واٹر پائپ لائن M.C.09 سر گودھا۔

(14) اربن سیوریج ڈرین واٹر پائپ لائن M.C.11 & M.C.13 سر گودھا۔

(15) اربن سیوریج واٹر پائپ لائن مدینہ ٹاؤن اقبال کالونی گرلز ڈگری کالج بلاک 16 سر گودھا سٹی۔

(16) اربن سیوریج ڈرینج سکیم واٹر پائپ لائن مدینہ ٹاؤن محمدی کالونی مین واٹر ورکس سر گودھا سٹی۔

(17) اربن سیوریج سکیم M.C 04 سر گودھا سٹی۔

(18) اربن سیوریج ڈرینج سکیم M.C 05 سر گودھا سٹی۔

(ب) حلقہ پی پی۔77 ضلع سر گودھا میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیموں کے لئے مبلغ 569.406 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جن سے سیوریج اور واٹر سپلائی کے 11 منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اگر حکومت بقیہ ماندہ فنڈز 268.451 ملین روپے جاری کر دے تو بقیہ 7 جاری منصوبہ جات اسی سال مکمل ہو جائیں گے۔

(ج) مذکورہ سکیموں کے لئے سال2017-18 میں دی گئی تمام رقم مبلغ(308.881 ملین) خرچ ہو گئی ہے اور سال 2018-19 کے بجٹ میں حلقہ PP-77 میں واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں کے لئے ٹوٹل(27.177 ملین) روپے جاری کئے گئے تھے جو کہ مکمل(27.177 ملین) خرچ ہو گئے ہیں۔

(د) مذکورہ سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے مزید 268.451 ملین روپے درکار ہیں۔ یہ سکیمیں مکمل ہونے کے بعد محکمہ کی پالیسی کے مطابق سیوریج اور واٹر سپلائی کی نئی سکیمیں شروع کی جا سکیں گی۔

صوبہ کے دیہاتوں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء کی سہولت کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*3923: **محترمہ صدیقہ صاحبداد خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ بھر کے دیہاتی / دور دراز کے علاقوں میں خصوصاً خواتین کے لئے بیت الخلاء کی تعمیر کے لئے کیا اقدام اٹھائے ہیں تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

MICS 2018 کے مطابق پنجاب میں 87 فیصد گھرانوں میں بیت الخلا کی سہولت موجود ہے جبکہ 13 فیصد گھرانے اس سہولت سے محروم ہیں۔ یہ مسئلہ زیادہ تر دیہی علاقوں میں درپیش ہے۔ گھروں میں اس سہولت کی عدم موجودگی سے زیادہ تر عورتیں اور بچے متاثر ہوتے ہیں جن کو رفع حاجت کے لئے کھیتوں وغیرہ میں جانا پڑتا ہے۔ حکومت پنجاب اس حوالے سے اہم اقدامات اٹھا رہی ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، حکومت پنجاب نے اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے یونیسف کے تعاون سے 10 پسماندہ اضلاع کے 1775 دیہات میں 3 سالہ پروگرام متعارف کروا یا ہے۔ پراجیکٹ میں غریب گھرانوں کی معاونت کو نمایاں ترجیح دی گئی ہے۔

پراجیکٹ کے تحت اگلے 3 سالوں میں 195000 ٹائلٹس بنائے جائیں گے جن میں سے 75000 گھرانوں کو لیٹرین کی تعمیر کے لئے ضروری سامان فراہم کیا جائیگا۔ جبکہ باقی گھرانے اپنی مدد آپ کے تحت ٹائلٹ تعمیر کریں گے۔ محکمہ ان کو اس حوالے سے ترغیب دے گا اور تکنیکی معاونت فراہم کرے گا۔ حکومت پنجاب اگلے ترقیاتی سالانہ بجٹ میں بھی او-ڈی-ایف کی سکیم کو متعارف کروانے کا پلان رکھتی ہے تا کہ اس مسئلہ پر جلد قابو پایا جاسکے۔

لاہور: شالیمار گندے نالے کی صفائی، باؤنڈری و ملحقہ پلیوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4210: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شالامار گندا نالے کی صفائی کے کیا انتظامات کئے جاتے ہیں اور کتنی مدت کے بعد صفائی کا کام کروایا جاتا ہے؟

(ب) مذکورہ بالا گندہ نالے کی باؤنڈری و ملحقہ پلیوں کی مرمت و نالے کی صفائی آخری مرتبہ کب کروائی گئی۔ مذکورہ بالا نالہ بمقام خضر آباد، مہران پارک شالامار سکیم وعالیہ ٹاؤن کی آبادی کے درمیان سے گزر رہا ہے محکمہ اسے ڈھانپنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے تو کب تک کام شروع کریگا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) شالامار گندا نالہ کی صفائی بذریعہ ہیوی مشینیری، ڈمپر ٹرک اور مشین سے کروائی جاتی ہے۔ اس کی صفائی بنائے گئے پروگرام کے مطابق کروائی جاتی ہے۔

(ب) مہران پارک سے عالیہ ٹاؤن تک آخری مرتبہ صفائی مورخہ 2021-7-22 کو کروائی گئی ہے مزید بھی اس کی صفائی کا کام جاری ہے۔ محکمہ اس کو ڈھانپنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ اس کو ڈھانپنے سے پانی کے بہاؤ میں سالڈ ویسٹ کی وجہ سے رکاوٹ کا اندیشہ ہے اور ضرورت پیش آنے پر باؤنڈری اور ملحقہ پلیوں کی مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔

ایل ڈی اے میں ایک ہی سیٹ پر افسران / اہلکاران کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*4415: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) LDA میں کتنے آفیسرز اور اہلکاران ایک ہی سیٹ پر کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ایل ڈی اے میں ٹرانسفر پالیسی ملازمین کے لئے کیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) ایل ڈی اے میں تعینات تمام افسران و اہلکاران کی تفصیلی لسٹ "F"/A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایل ڈی میں ملازمین کا تبادلہ ادارے کے انتظامی امور میں بہتری کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے اور اس حوالے سے ادارہ، پنجاب حکومت کی تمام مروجہ ہدایات پر مکمل عمل پیرا ہے۔ اور ملازمین کے تبادلہ جات کے پیچھے دفتری امور میں بہتری کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتوں میں اضافے کی پالیسی بھی کار فرما ہوتی ہے۔

لاہور: پی پی۔ 156 میں سیوریج کے پرانے پائپوں کی تبدیلی کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4454: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔ 156 لاہور میں مالی سال 19-2018 اور20-2019 کے بجٹ میں سیوریج کی پرانی لائنوں کو تبدیل کرنے اور واٹر سپلائی کی خستہ حال پائپ لائن کو تبدیل کرنے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا نیز مذکورہ سکیموں میں کتنی مکمل ہوچکی ہیں اور کتنا کام بقایا رہتا ہے؟

(ب) مذکورہ سکیموں پر اب تک کتنی رقم خرچ کی جاچکی ہے، کتنی رقم بقایا ہے اور کام مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ حلقے میں پرانی سیوریج لائن کو تبدیل کر کے بڑی سیوریج لائن ڈالنے اور واٹر سپلائی کی نئی لائنیں ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) حلقہ پی پی۔156 لاہور میں مالی سال19-2018 اور20-2019(ADP) کے بجٹ میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی تبدیلی کے لئے کوئی سکیم / بجٹ مختص نہیں کیا گیا ہے۔ واسا کے مطابق اس حلقہ کا سیوریج اور واٹر سپلائی سسٹم ٹھیک کام کر رہا ہے۔ البتہ سیوریج یا واٹر سپلائی کی شکایت موصول ہونے کی صورت میں واسا کا عملہ اسے فوراً حل کر دیتا ہے۔ صارفین کے سروس پائپ جو کہ اکثر کثافت کا باعث ہوتے ہے کو تبدیل کرنے کے لئے فریم ورک کنٹریکٹر کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جو حسب ضرورت گھریلو کنکشن / پائپ تبدیل کر دیتے ہیں۔

(ب) ایسی کوئی سکیم نہیں ہے۔

(ج) ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

جہلم: پی پی۔27 للہ اور ٹوبہ میں واٹر سپلائی کی نئی لائن بچھانے سے متعلقہ تفصیلات

***4559: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم **للہ** اور ٹوبہ میں واٹر سپلائی سکیم لائن کب بچھائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی لائن پرانی ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس سے شہر کے لوگوں کو سیوریج کا مکس پانی سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہری سیوریج ملا اور گندا پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے لوگ مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس مالی سال میں **للہ** اور ٹوبہ کے لئے واٹر سپلائی کی نئی لائن بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) للہ اور ٹوبہ کی آبادیوں میں پرانی پائپ لائنوں کی تبدیلی / نئی لائنیں اسٹیمیٹ میں شامل نہ ہے مین سکیم مکمل ہونے کے بعد للہ اور ٹوبہ کے لئے علیٰحدہ منظوری ہونے کے بعد پائپ لائنیں لگائی جائیں گی۔ گورنمنٹ نے 17-2016 میں 361.446 ملین کی سکیم اتھارٹی ٹو مینٹنین اینڈ ریگولیٹ نرومی دھن کے نام سے سکیم منظور کی ہے جس کے تحت چشمہ بانسیاں والہ کو پرانی سکیم کے ساتھ پیر کھارا کے مقام پر منسلک کرنا ہے۔ تا کہ تحصیل پنڈ دادنخان کے 32 گاؤں بشمول **للہ** اور ٹوبہ میں پانی کی کمی کو بہتر کیا جا سکے جس کے تحت بانسیاں والہ سے پیر کھارہ تک 8" سائز 24000 فٹ لگانا مقصود تھا جس میں سے 5500 فٹ لگا دیا گیا ہے 18500 فٹ پائپ ابھی لگانا باقی ہے جس کے لئے فنڈز کی ضرورت ہے۔ اس مالی سال 21-2020 میں گورنمنٹ نے 1.950 ملین کے فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ یہ سکیم اب ڈسٹرکٹ واٹر ریگولیٹری اتھارٹی (DWRA) کے تحت چل رہی ہے۔ پرانے پائپ لائنوں کو درست اور چالو حالت میں رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً مرمت کی جاتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ لوگوں کے گھروں کے پرانے کنکشن کا پائپ ٹوٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے چند گھروں میں گندا پانی مکس ہونے کی شکایات ہوتی ہیں۔ جس کا ازالہ ٹوٹے ہوئے کنکشن پائپ کی مرمت سے ہو جاتا ہے۔

(د) للہ اور ٹوبہ آبادی میں نئی پائپ لائنوں کے بچھانے کا منصوبہ موجودہ اسٹیمیٹ میں شامل نہ ہے۔ نئی پائپ لائنوں کے بچھانے کا اسٹیمیٹ منظور ہونے کے بعد ان آبادیوں میں لائنیں بچھائی جائیں گی۔

ملتان میٹرو بس ٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک گملوں کی خریداری پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4625: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ملتان سابق دور حکومت سال (2016 تا 2019) میں میٹرو بس کے ٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک کے گملوں کی مد میں کتنے پیسے خرچ کئے گئے تفصیل سال وار فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

ملتان سابق دور حکومت سال (2016 تا 2019) میں میٹرو ٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک کے گملوں کی مد میں پی ایچ اے ملتان کی جانب سے کوئی پیسے خرچ نہیں کئے گئے۔

ایم ڈی اے اور پی ایچ اے ملتان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کی تعداد اور ٹھیکے دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

***4626: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ملتان کا بورڈ آف ڈائریکٹرز کتنے ممبران پر مشتمل ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں کیا ان اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹر مکمل ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) M.D.A کا بورڈ آف ڈائریکٹر اور چیئرمین کون کون ہیں ان کے کیا اختیارات ہیں؟

(ج) BOD کے بغیر چیئرمین اکیلا ٹھیکہ دے سکتا ہے تو کتنی مالیت تک ٹھیکہ دے سکتا ہے؟

(د) یکم جنوری 2019 سے آج تک ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین نے کتنے ٹھیکے BOD کے بغیر دیئے گئے ہیں ان ٹھیکوں کے نام اور ان کی مالیت بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) (i) ملتان ڈویلپمٹ اتھارٹی ملتان کی گورننگ باڈی ڈویلپمنٹ آف سیٹیز ایکٹ 1976 کے سیکشن 4 کے مطابق حکومت پنجاب نے تشکیل دی ہے جس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری شدہ ہے جو کہ سولہ ممبران بشمول چیئرمین پر مشتمل ہے۔ جن کے نام اور عہدے مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
1۔	راناعبدالجبار	چیئرمین
2۔	اشرف ناصر	وائس چیئرمین
3۔	ملک فرخ نسیم راں	وائس چیئرمین
4۔	محمد سلیم اختر لابر MPA- PP-212	(ممبر)
5۔	محمد ظہیرالدین علیزئی MPA- PP-214	(ممبر)
6۔	سبین گل خان MPA- W-328	(ممبر)
7۔	ڈائریکٹر جنرل MDA	سیکرٹری / ممبر

8۔	چیئرمین P&D ڈیپارٹمنٹ	ممبر / مقرر کردہ نمائندہ
9۔	سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر / مقرر کردہ نمائندہ
10۔	سیکرٹری (PHE&HUD) گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر / مقرر کردہ نمائندہ
11۔	سیکرٹری، (LG & CD) گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر / مقرر کردہ نمائندہ
12۔	کمشنر، ملتان ڈویژن ملتان	ممبر
13۔	ڈپٹی کمشنر، ملتان	ممبر
14۔	میئر / ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن ملتان	ممبر
15۔	ایم۔ڈی واسا ملتان۔	ممبر
16۔	عبدالقادر، ارکیٹیکٹ ٹیکنیکل ایکسپرٹ	ممبر / پرائیویٹ کنسلٹنٹ
17۔	آفتاب احمد ارکیٹیکٹ ٹیکنیکل ایکسپرٹ	ممبر / پرائیویٹ کنسلٹنٹ

(ii) پی۔ایچ۔اے ACT 2012 کی شق نمبر 2 (6) کے مطابق پی۔ایچ۔اے ملتان کے موجودہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تعداد پندرہ ہے۔ جن کے نام اور عہدے مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
1۔	اعجاز حسین جنجوعہ	چیئرمین، پی۔ایچ۔اے ملتان
2۔	ملک امجد عباس	وائس چیئرمین، پی۔ایچ۔اے ملتان
3۔	ملک واصف مظہر MPA-218	ممبر
4۔	سیّن گل خان MPA- W 328	ممبر
5۔	سیکرٹری (PHE&HUD) گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر
6۔	سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر
7۔	سیکرٹری، (LG & CD) گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر
8۔	کمشنر، ملتان ڈویژن ملتان	ممبر
9۔	ڈپٹی کمشنر، ملتان	ممبر
10۔	ڈائریکٹر جنرل، ایم۔ڈی۔اے ملتان۔	ممبر
11۔	اسسٹنٹ پروفیسر، ڈاکٹر مقرب علی، ہارٹیکلچرسٹ (MNSU) ملتان	ممبر
12۔	نائمہ رضا، لیکچرار، انوائرمنٹلسٹ، (BZU) ملتان	ممبر
13۔	اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر شازیہ جبین، انوائرمنٹلسٹ، (ویمن یونیورسٹی) ملتان	ممبر

14۔ پریزیڈینٹ ملتان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ممبر
ملتان سے نامزد نمائندہ

15۔ محسن شاہین، پریذیڈنٹ سیٹیزن فورم ملتان ممبر
Co-opted

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ملتان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کی تعداد مکمل ہے۔

(ب) MDA کی گورننگ باڈی کا چیئرمین میاں جمیل احمد ہے۔ چیئرمین کا گورننگ باڈی کی اتھارٹی میٹنگ کی صدارت کا اختیار ہے۔

(ج) MDA کے چیئرمین کو سوائے گورننگ باڈی کی میٹنگ کی صدارت کے علاوہ کسی بھی قسم کے اختیارات حاصل نہ ہیں۔

(د) کیونکہ MDA کے چیئرمین کو سوائے گورننگ باڈی کی میٹنگ کی صدارت کے علاوہ کسی بھی قسم کے اختیارات حاصل نہ ہیں۔ اس لئے چیئرمین نے اس عرصہ کے دوران کسی قسم کا ٹھیکہ نہ دیا ہے۔

بہاولنگر: محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا بجٹ اور واٹر سپلائی سکیموں کے تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***4745: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع بہاولنگر کا مالی سال 20-2019 کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) کتنا بجٹ صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کیا گیا ہے اور کتنا بجٹ ضلعی حکومت نے مختص کیا ہے؟

(ج) کتنی رقم سے کس کس جگہ واٹر سپلائی کی سکیم شروع ہے ان سکیموں کا تخمینہ لاگت سکیم وائز بتائیں؟

(د) کس کس سکیم کا کام اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا؟

(ہ) پی پی۔243 میں کون کون سی واٹر سپلائی کی سکیم جاری ہے یہ کب سے زیر تعمیر ہے ان پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے کتنا بقایا ہے بقایا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) محکمہ ہذا میں مالی سال20-2019 کا کل بجٹ756.407 ملین تھا۔

(ب) صوبائی حکومت کا بجٹ612.519 ملین،اور ضلعی حکومت کا بجٹ143.888 ملین تھا۔

(ج) 28عدد واٹر سپلائی سکیمز زیر تکمیل ہیں سکیمیوں کے نام اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیل(Annex A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال20-2019 میں مکمل ہونے والی واٹر سپلائی سکیموں کی تعداد(ADP)7 ہے اور(CDP) کی تعداد2ہے۔ تفصیل(Anexx B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مالی سال 21-2020 میں مکمل ہونے والی واٹر سپلائی سکیمز کی تعداد(ADP)7 اور 07(Dys-functional)ہے۔ تفصیل(Anexx -C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مالی سال 22-2021 میں مکمل ہونے والی واٹر سپلائی سکیم(ADP)5عدد ہے۔ تفصیل(Anexx-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔243 میں 20-2019 کے دوران 4عدد واٹر سپلائی سکیمیں Ongoing تھیں یہ سکیمیں 18-2017 سے زیر تکمیل تھی جنکی کل مالیت 162.807 ملین روپے تھی۔ یہ تمام سکیمیں آپریشنل ہیں اور مقامی کمیٹی کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ تفصیل(Anexx-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: شاہدرہ ڈویژن کی یونین کونسلز میں نصب واٹر فلٹریشن کی تعداد اوران کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*4759: **جناب سمیع اللہ خان:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واسا شاہدرہ ڈویژن لاہور کی یونین کونسل نمبر1 تا یونین کونسل نمبر14 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں ان پلانٹس کی تاریخ تنصیب اور مقام بیان فرمائیں؟

(ب) درج بالا پلانٹس میں اس وقت کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور کتنے پلانٹس بند پڑے ہیں جو پلانٹس بند ہیں تو کب سے بند ہیں اور حکومت نے انہیں چلانے کا ابھی تک بندوبست کیوں نہیں کیا؟

(ج) کیا حکومت بند واٹر فلٹریشن پلانٹس کو چلانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک بند پلانٹس چالو حالت کر دیئے جائیں گے ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف واسا شاہدرہ ڈویژن لاہور کی یونین کونسل نمبر 1 تا یونین کونسل نمبر 14 میں کل 34 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں نیز ان فلٹریشن پلانٹس کی تاریخ تنصیب اور مقام کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درج بالا کل 34 واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی خراب نہ ہے۔

(ج) ایضاً۔

لاہور: پی پی۔ 172 میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ اور ان پر آنے والی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4838: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔172 لاہور میں یکم اگست 2018 سے یکم مئی 2020 تک کتنے نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے پر کتنی لاگت آئی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں پہلے سے لگائے جانے والے فلٹریشن پلانٹ خراب پڑے ہوئے ہیں یہ کب سے خراب پڑے ہیں ہر پلانٹ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں ؟

(ج) مالی سال20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ کے واٹر فلٹریشن پلانٹ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی۔172 میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے اور پہلے سے لگائے گئے پلانٹوں کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے حلقہ پی پی-172 لاہور میں یکم اگست 2018 سے یکم مئی2020 تک کوئی بھی نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ علاقے میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے جو فلٹریشن پلانٹ پہلے سے لگائے ہیں وہ خراب پڑے ہوئے ہیں، بلکہ عارضی طور پر فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے چل نہیں رہے کیونکہ ان کی آپریشن و مینٹیننس میعاد مکمل ہو چکی ہے۔ان کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ کے واٹر فلٹریشن پلانٹ کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(د) حکومت نے حلقہ PP-172 میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عندیہ نئے مالی سال21-2020 میں نہیں دیا ہے۔البتہ پہلے سے لگائے گئے پلانٹوں کو چالو کرنے کے لئے تجویز زیر غور ہے۔

تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں مالی سال20۔2019 میں پبلک ہیلتھ کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

***4886: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کتنی رقم مالی سال20-2019 میں کس کس منصوبہ پر خرچ کی گئی اس منصوبہ کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنے منصوبے مکمل ہوئے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ج) کس کس جگہ ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی کتنی لاگت سے لگائے گئے ہیں اور کتنے ٹیوب ویل زیر تکمیل ہیں؟

(د) کون کون سی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں کس کس وجہ سے بند پڑی ہیں اور ان کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مالی سال 20-2019 میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کروایا۔

نمبر شمار	ADP No	نام سکیم	تخمینہ لاگت	خرچہ 20-2019
1۔	872	واٹر سپلائی سکیم بھیرہ	80.000 ملین روپے	8.805 ملین روپے
2۔	879	ڈرینج سکیم میری ڈال	20.000 ملین روپے	0.836 ملین روپے
3۔	2209	سیوریج سکیم بھلوال کالونیز	232.641 ملین روپے	0.800 ملین روپے
4۔	2213	سیوریج/ڈرینج سکیم میانی	93.181 ملین روپے	9.989 ملین روپے
5۔	834	ڈرینج سکیم مڈھ پرگنہ	16.130 ملین روپے	4.010 ملین روپے
6۔	1485	ڈرینج سکیم گھگھیاٹ	18.164 ملین روپے	1.821 ملین روپے

(ب) مالی سال 20-2019 میں ایک منصوبہ ڈرینج سکیم گھگھیاٹ مکمل کی گئی جس پر 17.678 ملین خرچ کئے گئے۔ بقیہ 5 منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں۔

(ج) واٹر سپلائی سکیم بھیرہ کے لئے 2 عدد ٹیوب ویل لگ چکے ہیں جن پر مبلغ 12 لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ جبکہ کہ دوسرے منصوبہ جات سیوریج ڈرینج فرش بندی وغیرہ زیر تعمیر ہیں۔

(د) مندرجہ ذیل منصوبہ جات متعلقہ یوزر کمیٹی کو آئندہ چلانے کے لئے Handover کر دی گئی تھیں جو کہ مختلف وجوہات کی بناء پر مثلاً ٹرانسفارمر، مشینری اور کچھ پائپ لائن چوری اور عدم ادائیگی بل بجلی کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔

نمبر شمار	نام سکیم
1۔	واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 6 جنوبی
2۔	واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 17 شمالی

3۔ واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 22 شمالی

4۔ واٹر سپلائی سکیم خان محمد والا

5۔ واٹر سپلائی سکیم سالم

6۔ واٹر سپلائی سکیم فتح گڑھ

7۔ واٹر سپلائی سکیم ڈھل

8۔ واٹر سپلائی سکیم زین پور

9۔ واٹر سپلائی سکیم چک مبارک

10۔ واٹر سپلائی سکیم علی پور سیداں

11۔ واٹر سپلائی سکیم 15 شمالی

12۔ واٹر سپلائی سکیم 13 الف جنوبی

13۔ واٹر سپلائی سکیم 16 جنوبی

14۔ واٹر سپلائی سکیم 13 شمالی

جبکہ کوئی ڈرینج سکیم بند نہ ہے۔ بند منصوبہ جات کو چلانے میں انتظامی و مالی معاملات حائل ہیں۔

لاہور: جوہر ٹاؤن کی جی تھری سڑکوں کی مرمت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***4907: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے جوہر ٹاؤن کی جی تھری سڑکوں کی مرمت کے لئے 2 کروڑ 80 لاکھ 11 ہزار روپے کا تخمینہ لگایا ان سڑکوں کی مرمت کب تک مکمل ہوگی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے جی تھری بلاک جوہر ٹاؤن کی سڑکوں کی مرمت کے لئے 2 کروڑ 80 لاکھ 11 ہزار روپے کا تخمینہ لگایا ہے۔ اس کا ٹینڈر ہو گیا ہے Work Order کے بعد کام کا آغاز کر دیا جائے گا اور مقررہ وقت میں کام کو مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور: کینال کے دونوں طرف پھل دار درختوں کی تعداد، اقسام اوران کو ٹھیکہ پر سے متعلقہ تفصیلات

*4995: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کینال کے دونوں طرف پھل دار درخت موجود ہیں؟

(ب) یہ درخت کون کون سے پھلوں کے ہیں؟

(ج) کیاان پھل دار درختوں کی سالانہ بولی ہوتی ہے یاان کو ٹھیکہ پر فروخت کیا جاتا ہے؟

(د) ان کو فروخت کرنے کا کیا طریق کار ہے وضاحت کی جائے اوران درختوں کی دیکھ بھال کون سے محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) جی، یہ درست ہے لاہور کینال کے دونوں اطراف میں پھل دار درخت موجود ہیں۔

(ب) لاہور کینال کے دونوں اطراف میں جامن، امرود، لیمن، کنوں، میٹھااور آم کے درخت ہیں۔

(ج) جی، یہ درست ہے۔ پی ایچ اے کو آرڈینیشن ڈیپارٹمنٹ تمام قانونی تقاضے پورے کرکے پھل دار درختوں کی بذریعہ اخباری اشتہار سالانہ نیلامی / ٹھیکہ پر دیتا ہے۔

(د) پی ایچ اے لاہور کو آرڈینیشن ڈیپارٹمنٹ پھل دار درختوں کو بذریعہ اخباری اشتہاری سالانہ بولی کے ذریعے ٹھیکہ پر دیتا ہے اوران درختوں کی دیکھ بھال ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ پی ایچ اے کی ذمہ داری ہے۔

لاہور: فردوس مارکیٹ گلبرگ روڈ پر انڈر پاس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*5054: **جناب نصیر احمد:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فردوس مارکیٹ گلبرگ لاہور کی روڈ پر انڈر پاس کی تعمیر کا کام کب شروع کیا گیا؟

(ب) یہ منصوبہ کس کنٹریکٹر یا کمپنی کو ایوارڈ کیا گیا ہے اور ایوارڈ کرنے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے؟

(ج) کیا منصوبہ جس کنٹریکٹر یا کمپنی کو ایوارڈ کیا گیا ہے اس کے خلاف کسی ادارے میں کیسز چل رہے ہیں اگر ہاں تو اداروں کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) فردوس مارکیٹ چوک میں انڈر پاس کی تعمیر کے کام کا آغاز جون 2020 کو کیا گیا۔

(ب) یہ منصوبہ میسرز مقبول ایسوسیٹس (پرائیوٹ) لمیٹڈ کو ایوارڈ کیا گیا اور اس منصوبہ کے لئے ٹھیکیداران کمپنیوں کی اہلیت جانچنے کے لئے پری کوالیفکیشن کے عمل کا سہارہ لیا گیا جس کے تحت مختلف ٹھیکیداران کمپنیاں شارٹ لسٹ کی گئیں اور پری کوالیفائیڈ ٹھیکیداران نے ٹینڈر میں حصہ لیا۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***5092: جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا اوکاڑہ میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی ہے؟

(ب) اگر نہیں تو کب تک اس ضلع میں ہاؤسنگ کالونی بنانے کا ارادہ ہے۔

(ج) صوبہ کے کن کن شہروں میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی ہیں ان شہروں کے نام بتائیں؟

(د) اوکاڑہ میں ہاؤسنگ کالونی برائے وکلاء نہ بنانے کی وجوہات کیا ہیں۔

(ہ) اس ضلع کے وکلاء کو رہائشی کالونی کی سہولت کے بغیر جو مشکلات درپیش ہیں ان کا ذمہ دار کون ہے؟

(و) کیا حکومت مالی سال 21-2020 میں اس ضلع میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنا دے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کسی خاص گروپ شعبہ و طبقہ کے لئے اسکیمیں نہ بناتی ہے۔ لہٰذا محکمہ ہذا نے ضلع اوکاڑہ میں وکلاء کے لئے کوئی ہاؤسنگ کالونی نہ بنائی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کسی خاص طبقہ کے لئے رہائشی کالونیاں نہ بناتا ہے لہٰذا ضلع اوکاڑہ میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنانا محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

(ج) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے وکلاء کے لئے صوبہ کے کسی شہر میں ہاؤسنگ کالونی نہ بنائی ہے۔

(د) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کسی مخصوص طبقہ کے لئے ہاؤسنگ کالونی نہ بناتا ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (د) میں بیان ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (د) میں بیان ہے۔

اوکاڑہ: شہر اور پی پی۔ 189 میں نئی ہاؤسنگ سکیم کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*5093: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہاؤسنگ نے اوکاڑہ میں آخری ہاؤسنگ سکیم کب بنائی تھی؟

(ب) کیا محکمہ اس شہر اور حلقہ پی پی۔189 میں کوئی نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) محکمہ ہذا کے اس ضلع میں کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) محکمہ ہذا نے مالی سال 20-2019 میں اس ضلع میں کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے تھے ان کے نام اور لاگت بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی واٹر سپلائی اور نکاسی آب کی سکیمیں ہیں آئندہ مالی سال 21-2020 میں اس ضلع میں شروع کی جائیں گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ محکمہ ہاؤسنگ نے اوکاڑہ شہر میں سال 1975 میں لوانکم ہاؤسنگ سکیم بنائی تھی۔

(ب) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ اوکاڑہ شہر کی حدود میں فی الحال نئی ہاؤسنگ سکیم زیرِ غور نہ ہے۔

(ج) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ ضلع اوکاڑہ میں ایک دفتر کام کر رہا ہے جس میں کل ملازمین کی تعداد 14 ہے۔ اس میں سے 8 اسامیاں خالی ہیں۔ اور 6 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) **پبلک ہیلتھ انجینئرنگ**۔ مالی سال 20-2019 میں حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن اوکاڑہ میں کوئی بھی نیا منصوبہ نہ دیا ہے۔ اور پرانے ہی منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ رینالہ خورد میں نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت 400 گھروں کی تعمیر شروع کی ہے جس کی لاگت 767.390 ملین روپے ہے۔

(ہ) **پبلک ہیلتھ انجینئرنگ**۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ضلع اوکاڑہ میں اب تک واٹر سپلائی کی 111 سکیمیں اور نکاسی آب کی 342 سکیمیں مکمل کر دی ہیں۔ اور مالی سال 21-2020 میں کوئی سکیم شروع نہیں ہو رہی ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ فاٹا صرف اپنی بنائی ہوئی سکیموں میں واٹر سپلائی اور نکاس آب کا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی زمہ داری نہ ہے۔

لاہور: پی پی۔150 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگانے اوران پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***5101: محترمہ ربیعہ نصرت:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔150 ضلع لاہور میں یکم اگست 2018 سے یکم جون 2020 تک کتنے نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے نئے پلانٹ لگانے پر کتنی لاگت آئی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں پہلے سے لگائے گئے فلٹریشن پلانٹ خراب پڑے ہوئے ہیں یہ کب سے خراب پڑے ہیں ہر پلانٹ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی کتنی رقم خرچ ہوئی کتنی رقم بقایا ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیاحکومت حلقہ پی پی۔150 میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے اور پہلے سے خراب پلانٹوں کو ٹھیک کروانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) حلقہ پی پی۔150 ضلع لاہور میں یکم اگست 2018 سے یکم جون 2020 تک واسانے کوئی نیا فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا۔

(ب) واسا کے لگائے گئے فلٹریشن پلانٹ چالو حالت میں ہیں۔

(ج) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(د) واسا کے لگائے گئے فلٹریشن پلانٹ چالو حالت میں ہیں اور مزید لگانے کی ضرورت نہیں۔

لاہور: پی پی۔ 150 میں سیوریج اورواٹر فلٹر سپلائی کے لئے مختص کردہ فنڈز اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*5102: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔150 ضلع لاہور میں مالی سال19-2018 کے بجٹ میں سیوریج اورواٹر سپلائی کی سکیموں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا اوراس میں کون کون سے سکیمیں شامل تھیں علاقہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کی ان سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہوچکی ہے کتنی رقم Lapse ہوئی اور مذکورہ حلقہ میں کتنی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے لئے سال20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(د) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں سیوریج لائن اور واٹر سپلائی کی نئی لائنیں ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک اسد علی):

(الف) حلقہ پی پی-150 لاہور میں مالی سال 19-2018 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں کے لئے کسی قسم کا کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔

(ب) کسی قسم کی کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ج) مال سال20-2019 کے لئے بھی کسی قسم کی کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(د) واسا کا ماسٹر پلان (40-2018) منظور ہوچکا ہے اور اس کے تحت مرحلہ وار کام کیا جائے گا۔

ملتان شاہ شمس پارک کے رقبہ، ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5146: **سید علی حیدر گیلانی:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شاہ شمس پارک ملتان کا کتنا رقبہ ہے اوراس میں کتنے درخت لگے ہوئے ہیں؟

(ب) اس پارک میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عملے کی ملی بھگت سے پارک میں لاکھوں روپے مالیت کے قیمتی درخت کاٹ کر ٹمبر مافیا کو فروخت کر دیئے گئے ہیں؟

(د) کیا محکمہ نے درختوں کی چوری کی کوئی انکوائری کروائی ہے اگر ہاں تو اس میں کتنے ملازم ملوث پائے گئے ہیں اور ان ملازمین کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) شاہ شمس پارک کا رقبہ 35 ایکڑ ہے اور اس میں درختوں کی تعداد 71 8 ہے۔

(ب) اس پارک میں ہارٹیکلچر کے 25 ملازم جبکہ سیکورٹی کے 23 ملازم تعینات ہیں جن کی تفصیل ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نہیں، یہ بات درست نہیں ہے۔

(د) پارک ہذا سے کوئی درخت چوری نہ ہوا ہے لہٰذا اس سلسلے میں کوئی رپورٹ یا انکوائری نہ کی گئی ہے۔

راجن پور: سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

***5152: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی 2019 سے جون 2020 تک ضلع راجن پور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی کتنی نئی سکیمیں شروع کی گئیں ہر سکیم کی مکمل تفصیل پتہ، ٹینڈر اور تخمینہ جات فراہم فرمائیں؟

(ب) جو نئی سکیمیں شروع کی گئی ہیں ان سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی سکیموں پر کام جاری ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) ضلع راجن پور کی مذکورہ سکیموں کے لئے کتنے فنڈز کا اجراء کیا گیا اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت ضلع راجن پور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی مزید سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) یکم جولائی 2019 سے جون 2020 تک ضلع راجن پور میں درج ذیل سکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شروع کرائی گئی ہیں۔

1۔کمپری ہینسو سیوریج / ڈرینیج سکیم فاضل پور۔

تاریخ ٹینڈر	04.12.2019	تخمینہ لاگت 405.00 ملین
تاریخ اجراء ورک	16.12.2019	تاریخ تکمیل 31.12.2022

2۔ منصوبہ بحالی و تبدیلی واٹر سپلائی پائپ لائینز روجھان سٹی

تاریخ ٹینڈر	22-04-2020	تخمینہ لاگت 80.00 ملین
تاریخ اجراء ورک	12-9-2020	تاریخ تکمیل 31.12.2021

(ب) نئی سکیمیں ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں، ان پر کام جاری ہے اور ابھی تک کوئی سکیم مکمل نہ ہوئی ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔کمپری ہینسو سیوریج / ڈرینیج سکیم فاضل پور:

بقایا درکار رقم	خرچ شدہ رقم	مہیا کردہ فنڈز	مالی سال
	19.686 ملین روپے	19.686 ملین روپے	2019-20
	30.200 ملین روپے	30.200 ملین روپے	2020-21
340.114 ملین روپے	0.000 ملین روپے	10.000 ملین روپے	2021-22

2۔ **منصوبہ بحالی و تبدیلی واٹر سپلائی پائپ لائینز روجھان سٹی:**

بقایا درکار رقم	خرچ شدہ رقم	مہیا کردہ فنڈز	مالی سال
	6.000 ملین روپے	6.000 ملین روپے	2020-21
64.000 ملین روپے	0.000 ملین روپے	10.000 ملین روپے	2021-22

(د) ضلع راجن پور ایک پسماندہ ضلع ہے حکومت ضلع راجن پور میں مزید سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت مرحلہ وار واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں شروع کرے گی۔

اے ڈی پی 22-2021 کی سکیموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ نیز جاری منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*5255: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ب) اس میں ترقیاتی مد کے لئے کتنا بجٹ مختص تھا؟

(ج) مذکورہ مالی سال میں مذکورہ ادارے نے گوجرانوالہ میں جن منصوبہ جات پر رقم خرچ کی ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور آغاز تاریخ کام سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کتنے اور کون سے منصوبہ جات پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کن کن منصوبہ جات پر کام جاری ہے؟

(ہ) ان منصوبہ جات کے ٹھیکیدار کے نام اور پتہ جات بتائیں؟

(و) ان منصوبہ جات کی Consulting کمپنی کون کون سی ہیں اور ان Consulting کمپنی کی ان منصوبہ جات کے بارے میں Finding سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مبلغ 687.004 ملین روپے تھا۔

(ب) ترقیاتی مد کے لئے 234.163 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ نے جن منصوبہ جات پر دوران سال رقم خرچ کی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	تاریخ آغاز
ا۔ تعمیر سڑک قلعہ میاں سنگھ مائنر تا عالم چوک گوندلانوالہ روڈ تا سمن آباد چونگی	68.911	21.3.2017

۲۔ تعمیر سڑک دونوں اطراف اپر چناب کینال جی ٹی روڈ پل نزد حاجی مراد آئی ہسپتال	20.00	29.12.2017
۳۔ بحالی / تعمیر سڑک نور پور ڈسٹری بیوٹری تا جی ٹی روڈ تا میڈیکل کالج گوجرانوالہ	20.00	29.12.2017
۴۔ بحالی / تعمیر کچا کھیالی روڈ کارواں چوک تا شیخوپورہ روڈ اور زینب ہسپتال روڈ تا شیخوپورہ روڈ تا جناح روڈ، ملحقہ برانچز گوجرانوالہ	20.00	29.12.2017

حکومت پنجاب نے درج بالا منصوبہ جات سے رقم بالترتیب مبلغ 4.824,16.782,18.374 ملین روپے مورخہ 2020-4-21 واپس لے لی تھی۔

(د) درج بالا منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

(ہ) (i) میسرز اسد کنٹریکٹر پرائیویٹ لمٹیڈ (سیف اللہ مانگٹ) (محمد اسد، محمد اعظم) الکرم سنٹر لنک روڈ، واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ

(ii) آئی کان + ایف ٹی سی (جے۔وی) (فرحان رؤف) U-57 سٹریٹ نمبر ا، فیز ا اڈی ایچ اے لاہور

(iii) فاسٹ ٹریک پرائیویٹ لمٹیڈ (فرحان رؤف ، سلمان رؤف) U-203 سٹریٹ نمبر ۵، فیز ا اڈی ایچ اے لاہور۔

(iv) ، میسرز آر ایم سی کنسٹرکشن کمپنی، ملک ریاض، آفس نمبر J-88 گلبرگ iii لاہور

(و) کنسلٹنٹ میسکان ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمٹیڈ برائے اسکیم تعمیر سڑک قلعہ میاں سنگھ مائنر تا عالم چوک، گوندلانوالہ روڈ تا سمن آباد چونگی۔

مذکورہ منصوبہ جات میں سے صرف اسکیم نمبر اپر کنسلٹنسی کمپنی میکون ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمٹیڈ لاہور موجود ہے۔ دوسرے منصوبہ جات مطلوبہ لاگت کے حامل نہ ہونے کی وجہ سے کنسلٹنسی سے مستثنا ہیں درج بالا منصوبہ کے بارے میں فائنل کنسلٹنسی رپورٹ منصوبہ کی تکمیل کے بعد مرتب کی جائے گی۔

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے دفاتر، ملازمین کی تعداد نیز مکمل کردہ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5259: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس اتھارٹی کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس اتھارٹی نے گوجرانوالہ شہر میں عوام کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) اس اتھارٹی نے کون کون پراجیکٹ پچھلے دو سالوں میں مکمل کئے ہیں؟

(ہ) اس اتھارٹی کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ کتنا ہے؟

(و) اس مالی سال میں کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے جائیں گے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ کا ایک ہی دفتر ہے اور یہ ٹرسٹ پلازہ جی ٹی روڈ واقع ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ میں اس وقت 98 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ نے معرض وجود میں آنے کے بعد اب تک شہریوں کی آمد و رفت کی مشکلات کو کم کرنے کی غرض سے متعدد کلومیٹر سڑکات تعمیر کی ہیں۔ غیر قانونی ہاؤسنگ اسکیموں کے خلاف بھی کارروائی جاری ہے۔

(د) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ نے پچھلے دو سال میں کوئی ترقیاتی منصوبہ مکمل نہیں کیا۔

(ہ) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ کا مالی سال برائے 21-2020 کا بجٹ 929.168 ملین روپے ہے۔

(و) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ میں اس سال درج ذیل منصوبے شروع کئے جائیں گے۔

1۔ ماسٹر پلاننگ برائے ضلع گوجرانوالہ 50.00 ملین

2۔ تعمیر وی بلاک ٹرسٹ پلازہ گوجرانوالہ 100.00 ملین روپے

3۔ تعمیر نئی دوکانیں یوبلاک ٹرسٹ پلازہ، گوجرانوالہ08.00ملین روپے
4۔ تعمیر جی ڈی اے ٹاور، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 115.00 ملین روپے روپے
5۔ تعمیر سڑکات آر سی سی / پی سی سی ماڈل ٹاؤن شہر گوجرانوالہ25.00ملین روپے
6۔ تعمیر پی سی سی روڈ و لگانے سٹریٹ لائٹس نوشہرہ روڈ قبرستان گوجرانوالہ 05.00 ملین روپے
7۔ تعمیر سروس روڈ ساتھ جی ٹی روڈ، ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ05.00ملین روپے
8۔ تعمیر آر سی سی سڑک بالمقابل پی ٹی سی ایل آفس سوشل سکیورٹی ہسپتال ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ02.00ملین روپے
9۔ بحالی تعمیر آر سی سی روڈ نزد ڈی جی ہاؤس ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ 03.00 ملین روپے

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: جی، اب Ruling آگئی ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر938 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! براہِ مہربانی میرا سوال بہت اہم ہے اس کو pending کر دیجئے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ مجھے اپنا سوال نمبر لکھ کر بھجوا دیں میں اس کو pending کر دیتا ہوں۔ محترمہ مہوش سلطانہ!

تحصیل چوآسیدن شاہ کے گاؤں سڈھانڈی میں ملک عرب نامی شخص کے قتل بارے تفصیلات

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 27 نومبر 2021 کو ضلع چکوال کی تحصیل چوآسیدن شاہ کی یونین کونسل آڑہ کے گاؤں سڈھانڈی میں ملک عرب نامی شخص قتل ہوا اور کیا اس کی FIR درج ہوئی ہے؟

(ب) مذکورہ واقعہ میں کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا، اس واقعہ میں ملوث کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں اور اب تک کی پولیس تفتیش و کارروائی سے بھی آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ سرزد ہوا ہے اور اس کی FIR بھی درج ہوئی ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ابتدائی طور پر یہ مقدمہ نامعلوم افراد کے خلاف درج ہوا تھا لیکن مورخہ 13-12-2021 مدعی مقدمہ نے اپنے تتمہ بیان میں محمد عاطف نامی آدمی کو نامزد کیا۔ محمد عاطف کی قوم پٹھان ہے اور سکنہ تحصیل و ضلع شانگلہ صوبہ خیبر پختونخوا ہے۔ اب اس کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے اور CDR کے ذریعے اس کی location لینے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ اس کی last location شانگلہ سے ہی آئی تھی اور اب مزید پیش رفت اسی صورت ہو سکتی ہے جب ملزم کی نشاندہی ہو جائے کہ وہ کہاں پر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم چند دنوں میں کوشش کریں گے اور اگر confirm کرنے کے بعد اس کی موجودگی KPK میں ہی ہوئی تو KPK گورنمنٹ سے رابطہ کر کے ملزم کی گرفتاری کے لئے اقدامات کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اب assurance آ گئی ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میں اس میں تھوڑا add کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میں صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ ملک عرب صاحب ہمارے وائس چیئرمین تھے اور میرے والد مرحوم کے ساتھ personal family تعلق بھی تھا۔ پولیس نے بہت اچھی investigation کی ہے جس پر میں DPO چکوال، SHO چو آسیدن شاہ اور چوکی انچارج تنویر اسلم صاحب کو appreciate بھی کرنا چاہوں گی۔ انہوں نے اچھے طریقے سے قاتل کو identify کیا ہے لیکن میں یہی request کرنا چاہوں گی کہ اس کو جلد از جلد پکڑا جائے اور قانونی کارروائی مکمل کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اِنشاءاللہ۔ اگلا توجہ دلاؤنوٹس جناب خلیل طاہر سندھو کا ہے۔

فیصل آباد میں شادی کی تقریب میں سابقہ پولیس اہلکاروں کی ہوائی فائرنگ، ملزمان کی گرفتاری کے بارے میں تفصیلات

جناب خلیل طاہر سندھو : جناب چیئرمین! شکریہ۔کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ ایکسپریس مورخہ 11 دسمبر 2021 کی خبر کے مطابق مدینہ ٹاؤن کی حدود گلی نمبر 20 فاروق آباد علاقہ تھانہ منصورہ آباد ضلع فیصل آباد مسمی وزیر مسیح کے بیٹے کی شادی کی تقریب میں سابق کانسٹیبل ساجد، گوگا، طاہر اور دیگر اپنے نو مسلح ساتھیوں کے ہمراہ شراب کے نشہ میں دھت ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے آئے ،خواتین کو برہنہ کرنے کے ساتھ ساتھ پورا گھر جلا دیا اور ملزمان جاتے ہوئے زیورات، نقدی اور جہیز کا سامان لوٹ کر فرار ہوگئے۔کیا اس واردات کی کوئی FIR درج کی گئی ہے اگر کی گئی تو کن دفعات کے تحت اور کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔اگر ہاں تو اب تک کی کارروائی سے آگاہ کیا جائے۔شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی لاءمنسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔معزز ممبر نے جو توجہ دلاؤنوٹس دیا ہے میرے خیال سے یہ ایک اخباری خبر کی بنیاد پر انھوں نے توجہ دلاؤنوٹس دیا ہے۔لیکن جب توجہ دلاؤنوٹس آیا تو اس پر ہم نے مقامی پولیس سے رپورٹ مانگی تو اس کے بعد during discussion کچھ چیزیں سامنے آئی ہیں۔ابتدائی طور پر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس واقعہ کی FIR درج کرلی گئی ہے۔FIR درج کرنے کے بعد ایک مرکزی ملزم ساجد جس کو nominate کیا گیا تھا اس کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے ۔تین ملزم طاہر پہلوان، غضنفر عرف گوگا اور فرزند علی ان تینوں نے bail before arrest کروائی ہوئی ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ہم اپنا مؤقف عدالت میں بیان کریں اور ہماری کوشش ہو گی کہ ان کی ضمانت reject کروائی جائے اور ان کو بھی گرفتار کیا جائے۔ایک ملزم جو مفرور ہے اس کی گرفتاری کے لئے

بھی کوشش کی جا رہی ہے میں ایک عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں پر حقائق میں تھوڑا سا فرق ہے۔ دراصل یہ دو واقعات ہوئے ہیں پہلا جو شادی والا واقعہ بھی درست ہے۔ شادی میں دونوں فریقین نے شراب پی رکھی تھی ان کا آپس میں جھگڑا ہوا اور اس جھگڑے کے متعلق 15 پر اطلاع دی گی لہٰذا پولیس موقع پر پہنچی اور دونوں فریقین میں صلح کروادی۔ اس کے بعد دوسرا وقوعہ صبح 4 بجے ہوتا ہے۔ جس طرح معزز رکن فرمارہے ہیں کہ صبح 4 بجے گھر کو آگ لگادی گئی ان کا مؤقف یہ ہے کہ یہ انھی ملزمان نے آگ لگائی ہے دیکھیے جہاں پر 15 کو دوسرے واقعہ کی کال نہیں گئی۔ اس سے تھوڑا سا پولیس کو شک ہوا اور ہم اس کی مکمل تفتیش کر رہے ہیں۔ لہٰذا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ واقعہ جو کچھ بھی ہو چاہے یہ واقعہ 100 فیصد درست نہ بھی ہو لیکن جتنا بھی یہ واقعہ درست ہے۔ اس کے مطابق جو ملزمان ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی گرفتاریاں بھی ہو چکی ہیں اور انشااللہ تعالیٰ بہت جلد اس مقدمے کا چلان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ جناب چیئرمین! I am deeply thankful to honorable Law Minister انہوں نے بہت وضاحت سے جواب دیا even I have trust جو ابھی ان نے نیا CPO وہاں پر لگایا ہے he is very dead honest person as well تو میں ان کے جواب سے satisfied ہوں شکریہ۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں محترمہ ساجدہ بیگم! ان کو تحریک استحقاق کی کاپی دیں۔

خوشاب ہسپتال کے ڈاکٹرز و عملہ کا معزز ممبر کے خلاف پراپیگنڈہ کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل

اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال خوشاب میں ارم نواز نامی خاتون دانتوں کے علاج کے لئے جاتی ہے جہاں ایک ڈینٹل ڈاکٹر سرجن غلام عباس نے مریضہ کا غلط دانت نکال دیا۔ خاتون مریضہ کے شوہر احمد نواز نے سرجن غلام عباس کے خلاف ڈپٹی کمشنر خوشاب کو پیشہ وارانہ غفلت و لاپرواہی برتنے کی بابت شکایت کی جس پر ڈپٹی کمشنر خوشاب نے انکوائری لگا دی لیکن ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی خوشاب کے افسران نے انکوائری کرنے میں روایتی ٹال مٹول سے کام لینا شروع کر دیا اور کافی عرصہ گزرنے پر بھی انکوائری شروع نہ کی۔ جس پر شکایت گزار احمد نواز نے مجھ سے رابطہ کیا اور درخواست کی کہ اس شکایت پر جلد از جلد انکوائری کروائی جائے۔ میں نے بطور عوامی نمائندہ شکایت گزار احمد نواز کے تحفظات ڈپٹی کمشنر اور متعلقہ افسران تک پہنچائے اور انصاف کی فراہمی یقینی بنانے کی درخواست کی۔ دوسری طرف ڈاکٹر غلام عباس نے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے جملہ افسران نے شفاف انکوائری میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ اس دوران شکایت گزار کو ڈاکٹر غلام عباس کی طرف سے نہ صرف ڈرایا دھمکایا گیا بلکہ ڈاکٹر غلام عباس نے ایک من گھڑت، جعلی اور فرضی خود پر حملہ کروایا اور وقوعہ بنا کر میرے خلاف بھی ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو ایک درخواست جمع کروا دی جس میں کہا گیا کہ یہ حملہ ایم۔پی۔اے محترمہ ساجدہ بیگم نے مجھ پر کروایا ہے۔ لہٰذا اُن پر FIR دی جائے۔ مجھے اس واقعہ میں ملوث کر کے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی اور سوشل میڈیا پر میرے خلاف ایک مہم شروع کر دی جس کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ احمد نواز کو شکایت سے دست بردار کیا جاسکے اور مجھے بھی مظلوم کی حمایت سے ہٹایا جاسکے۔ میرے خلاف ایک بدنیتی سے بھرپور مہم چلا کر ضلع بھر کے ڈاکٹرز کو اکسایا جاتا رہا جسے باشعور ڈاکٹرز نے یکسر مسترد کر دیا۔ ڈاکٹر غلام عباس اور ڈی۔ایچ۔اے خوشاب کے مذکورہ افسران کے رویے سے بحیثیت ممبر اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ ان تمام معاملات کی شفاف انکوائری کروائی جائے اور میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! Although یہ میرے متعلقہ نہیں ہے چونکہ مجھے اس کا تھوڑا سا background معلوم ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کرنا چاہتا تھا اور محترمہ سے بھی میں درخواست کروں گا کہ یہ معاملہ تقریباً تین چار ماہ بلکہ اس سے زیادہ عرصہ سے وہاں چل رہا ہے جس کی وجہ سے کافی دفعہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی بنی تو میری آپ سے یہ استدعا ہو گی کہ اس تحریک استحقاق کو pending فرمالیں۔ میں Heath Minister صاحبہ سے بھی گزارش کروں گا اور محترمہ سے بھی گزارش کروں گا اور انہیں بٹھا کر ان کے ساتھ میں بھی خود بیٹھ جاؤں گا تو we will try to resolve this کیونکہ اگر یہ معاملہ اسی طرح گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ بلاوجہ ایک اشتعال پھیلے گا۔ جہاں تک محترمہ کے استحقاق کا تعلق ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے پاس چلی جائے لیکن وہاں پر بھی اس کا resolution یہی ہونا ہے کہ ہمیں بیٹھ کر بات کرنی پڑے گی تو آپ Monday تک کے لئے اس کو pending فرمالیں۔ میں محترمہ سے بھی request کرتا ہوں اور متعلقہ لوگوں کو Monday کو بلا لیتا ہوں جبکہ Health Minister صاحبہ سے بھی request کر لیتے ہیں تو بیٹھ کر we will try to resolve this اگر یہ resolve ہو جائے تو مناسب رہے گا۔ یہ میری request ہے اگر محترمہ اس پر مہربانی فرمائیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کوئی لمبی date نہیں ہے کیونکہ منسٹر صاحب Monday کا فرما رہے ہیں؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! صرف دو سے تین ڈاکٹر جو YDA اور PMA کے ہیں جنہوں نے پورا Health Department یرغمال بنایا ہوا ہے اور تھوڑی سی بات ہوتی ہے تو یہ OPD بند کروا دیتے ہیں۔ اگر ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہ کی گئی تو health system بہتر نہیں ہو سکتا۔ میرا کوئی ذاتی issue نہیں ہے بلکہ میں بھی عوام کے لئے بات کر رہی ہوں اور اسی حوالے سے پہلے بھی ایک دو تحاریک جمع کروا چکی ہوں لیکن Health Minister صاحبہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے جواب بھی موصول نہیں ہوا اور اس پر کوئی کارروائی بھی نہیں ہوئی جس سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے کہ میڈم ایک issue آپ highlight کرتی ہیں اور اسمبلی میں آواز اٹھانے کے باوجود بھی اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا۔ اگر ان لوگوں کو کسی قسم کی سزا نہیں

دی جائے گی تو یہ اور زیادہ strong ہو جاتے ہیں اور عوام کو تکلیف پہنچاتے ہیں تو یہ عوامی issue ہے میرا کوئی ذاتی issue نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور تحقیقات کی جائے۔ اگر وہ لوگ guilty ہیں تو انہیں ضرور سزا ملنی چاہئے کیونکہ دو تین لوگ پورے Health Department کو یرغمال نہیں بنا سکتے۔

جناب چیئرمین: جی، Monday تک انتظار کر لیتے ہیں اور اگر کوئی حل نہ ہوا تو پھر اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔ انشاءاللہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں نے بھی ایک تحریک استحقاق 28۔ ستمبر 2021 کو ایوان میں پڑھی تھی لیکن اس وقت منسٹر صاحب موجود نہیں تھے جس کی وجہ سے اسے pending کر دیا گیا تھا تو میری آپ سے request ہے کہ اسے بھی کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ اس پر بھی کارروائی کی جائے کیونکہ یہ بھی public interest سے متعلق ہی بہت ضروری تحریک تھی۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! محترمہ کی بات درست ہے کہ انہوں نے تحریک استحقاق پڑھی تھی اور اس وقت انہوں نے رینجر کے سکول کی بات کی تھی تو میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ رینجرز کے سکول حکومت پنجاب کے purview میں نہیں آتے۔ بعد ازاں دو تین دن کے بعد انہوں نے مجھے فرمایا کہ نہیں، وہ میں نے چیک کر لیا ہے کہ وہ حکومت پنجاب کا سکول ہے۔ Already یہ تحریک پڑھ چکی ہیں تو منسٹر صاحب جب تشریف فرما ہوں گے تو جواب دیں گے اور پھر جو فیصلہ آپ کریں گے وہی ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی، بہت شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی)

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں جن میں شیخ علاؤالدین کی move ہو چکی ہے جس کا جواب وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ملک اسد کھوکھر یا پارلیمانی سیکرٹری ملک تیمور مسعود نے دینا ہے جو کہ اس وقت ایوان میں موجود نہ ہیں لہٰذا اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/307 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے اور اسی department سے متعلق ہے تو منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/308 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے move ہو چکی ہے جو کہ میاں محمود الرشید سے متعلق ہے لیکن۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے ایک گزارش کروں گا کہ ہاؤسنگ سے متعلق تحاریک التوائے کار بہت عرصے سے pending چلی آ رہی ہیں اور میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اگر اس کا مناسب طور پر جواب نہ دیا جائے تو ہمارے لئے embarrassment create ہوتی ہے تو میری آپ سے یہ استدعا ہو گی کہ جن departments کی تحاریک التوائے کار کافی تعداد میں pending پڑی ہیں اور ان کا جواب نہیں دیا جا رہا ہے تو آپ ان کے لئے وقت طے کر لیں اور ایک دن مقرر کر لیں کہ فلاں دن فلاں department سے ہم نے جواب لینے ہیں تو اکٹھا ان کا in bulk جواب لے لیں تاکہ ہم منسٹرز صاحبان کو بھی پابند کر دیں۔ جیسے آج ہاؤسنگ سے متعلق تحاریک التوائے کار ہیں تو آپ ان کی کوئی date دے دیں کہ فلاں تاریخ کو منسٹر صاحب نے آ کر ان کا جواب دینا ہے اور اس دن کوئی اور تحاریک التوائے کار نہ لی جائیں بلکہ صرف انہی کی take up کریں اور سب کے جواب لے لیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! کل کے لئے رکھ لیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! کل جمعہ ہے تو ممبران کی طرف سے اعتراض ہو گا کہ short time ہے اور ہم نے پہلے Questions Hour بھی لینا ہے تو کم time ہو گا اس لئے Monday کا دن رکھ لیں۔ اس دن کے لئے منسٹر صاحب کو بھی ہم convey کر دیتے ہیں کہ وہ تشریف لائیں اور ان تمام تحاریک التوائے کار کا جواب دے دیں۔ اسی طرح اگر کوئی میرے department کی ہیں اور کوئی backlog چلا آ رہا ہے تو اس کے لئے بھی کوئی date مقرر کر لیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ کسی بھی department کا backlog clear کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ آپ اس کے لئے time مختص کر لیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! آپ کے محکمہ سے متعلق تو تحاریک pending ہیں ہی کوئی نہیں۔ ہاؤسنگ سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کے لئے ہم Monday کا دن مقرر کرتے ہیں تو agreed upon.

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ، آپ کی موجودگی میں یہ سوال اٹھا جس کا راجہ صاحب نے بھی positively جواب دیا ہے۔ اس معزز ایوان میں یہ سوال تیسری بار اٹھا ہے تو میں ایک ہی بات آپ سے کہنا چاہوں گا کہ جو منسٹرز نہیں آتے انہوں نے Monday کو بھی نہیں آنا۔ مایوسی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ آپ اس Chair سے already کہہ چکے ہیں اگر آپ کو یاد نہیں ہے۔ میرا ایک زیرو آر نوٹس ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے جو راولپنڈی رنگ روڈ سکینڈل کے حوالے سے تقریباً چھ ماہ سے pending ہے جس کے بارے میں ایک دو بار آپ کہہ بھی چکے ہیں لیکن مجھے تو مایوسی ہے کہ Monday کو بھی یہ ہو گا کہ نہیں ہو گا لیکن میں آپ سے یہ ضرور استدعا کروں گا اور قبل از وقت استدعا کروں گا کہ اگر Monday کو بھی concerned Minister نہیں آتے تو اس ہاؤس کو assure کریں کہ آئندہ کا لائحہ عمل پھر "اسی تنخواہ پر کام کرنا ہے" یا دوبارہ کہنا ہے کہ "جناب آجاؤ، جناب آجاؤ"۔ ہم اس حوالے سے کیا کر سکتے ہیں اور یہ Chair کیا کر سکتی ہے کیونکہ یہ Chair کا سوال ہے اور بار بار آپ کہتے ہیں مگر concerned

Ministers نہیں آتے۔ میری گزارش ہے کہ میرا زیرو آر نوٹس جو راولپنڈی رنگ روڈ سیکنڈل سے متعلق ہے جو کہ محکمہ ہاؤسنگ کے حوالے سے ہی ہے تو اگر Tuesday کو یا rules relax کر کے Monday کو ہی لے لیا جائے کیونکہ اس کا دن ویسے Tuesday بنے گا لیکن اگر آپ پیر والے دن بھی لے لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، کر لیں گے۔ جناب محمد بشارت راجہ، محترمہ نیلم حیات ملک، محترمہ سیمابیہ طاہر، محترمہ شاہینہ کریم اور محترمہ عظمیٰ کاردار ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ منظور ہوئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ، سانحہ سیالکوٹ سے متعلق قرارداد چونکہ لاء منسٹر صاحب پیش کر رہے ہیں اور اگر کوئی عام ممبر ہوتا تو اور بات تھی۔ انہیں چاہئے تھا کہ اپوزیشن کو onboard لیتے۔ اس قرارداد کا content کیا ہے ہم اس کو اگر ایک نظر دیکھ لیتے اور اس کے بعد یہ ہاؤس کی طرف سے متفقہ طور پر پاس ہوتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! محترم سمیع صاحب میرے بھائی ہیں اور کل ان کے تحرک پر آج کے لئے سانحہ سیالکوٹ کے اوپر بحث رکھی گئی ہے۔ کل ان کے تحرک پر بحث کے لئے آج کا وقت مقرر ہوا so دوبارہ میں نے اس لئے یہ کہا ہے کہ محرک میرے بھائی ہیں اور انہیں پتہ تھا کہ سانحہ ہوا جس کی مذمت کے لئے ہمیں ایک قرارداد دینی چاہئے۔ پورے اجلاس میں اگر آپ نے قرارداد ہی نہیں دی تو آپ کا نام کہاں سے آئے؟ آپ کی قرارداد جمع ہوئی ہوتی تو اس پر آپ کا نام بھی آجاتا اور سب کے نام آجاتے۔ میں نے اس لئے حکومت کی طرف سے adopt کیا ہے کیونکہ مختلف ممبران نے اپنی individual capacity میں جو قراردادیں جمع کروائی تھیں ان کو یکجا کر کے اب میں پیش کرنے لگا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنے بھائی اور پوری اپوزیشن سے استدعا کروں گا کہ چونکہ یہ قومی سانحہ ہے یہ کسی individual کی بات نہیں ہے جب یہ قرارداد پیش ہو گی اور اس کی منظوری کے لئے question put کیا جائے گا اگر اپوزیشن والے اس سے اتفاق کریں گے اور "ناں" نہیں کہیں گے تو قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو گی۔ اس کا جتنا کریڈٹ ہمارا ہو گا اتنا ہی کریڈٹ ان کا ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب! اب آپ قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

سیالکوٹ میں پیش آنے والے سانحہ پر ایوان میں اظہار افسوس اور ایسے واقعات کے تدارک کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سیالکوٹ میں پیش آنے والے ایک افسوسناک، غیر انسانی اور غیر اسلامی واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس شرمناک واقعہ سے پوری پاکستانی قوم کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ دین اسلام اور نہ ہی آئین پاکستان کسی شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس افسوس ناک واقعہ سے پوری دنیا میں اسلام اور ملک پاکستان کا وقار مجروح ہوا۔ ملک پاکستان میں ایسے شدت پسند رویوں کا فروغ سنگین صورتحال کی طرف عکاسی کرتا ہے۔ لہذا اس واقعہ پر اس معزز ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور مستقبل میں ایسے واقعات کے تدارک کے لئے اقدامات وضع کئے جائیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سیالکوٹ میں پیش آنے والے ایک افسوسناک، غیر انسانی اور غیر اسلامی واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس شرمناک واقعہ سے پوری پاکستانی قوم کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ دین اسلام اور نہ ہی آئین پاکستان کسی شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس افسوس ناک واقعہ سے پوری دنیا میں اسلام اور ملک پاکستان کا وقار مجروح ہوا۔ ملک پاکستان میں ایسے شدت پسند رویوں کا فروغ سنگین صورتحال کی طرف عکاسی کرتا ہے۔ لہذا اس واقعہ پر اس معزز ایوان

میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور مستقبل میں ایسے واقعات کے تدارک کے لئے اقدامات وضع کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سیالکوٹ میں پیش آنے والے ایک افسوسناک، غیر انسانی اور غیر اسلامی واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس شرمناک واقعہ سے پوری پاکستانی قوم کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ دین اسلام اور نہ ہی آئین پاکستان کسی شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس افسوس ناک واقعہ سے پوری دنیا میں اسلام اور ملک پاکستان کا وقار مجروح ہوا۔ ملک پاکستان میں ایسے شدت پسند رویوں کا فروغ سنگین صورتحال کی طرف عکاسی کرتا ہے۔ لہٰذا اس واقعہ پر اس معزز ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور مستقبل میں ایسے واقعات کے تدارک کے لئے اقدامات وضع کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب اس پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے جس میں پریانتھا کمارا جو سری لنکن۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! آئی جی صاحب گیلری میں نہیں بیٹھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! آج ہم نے general discussion کرنی ہے اگر کوئی اور issue ہوتا تو وہ یہاں ضرور ہوتے لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ کے افسران اور پولیس کے افسران یہاں موجود ہیں لیکن ہم نے آئی جی صاحب کو بلایا نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اس بحث میں پریانتھا کمارا جن کی ایک بڑے بھیانک انداز میں وفات ہوئی اس کے اوپر بحث ہوگی۔ سپیکر گیلری میں Honorary Consulate of Democratic Socialist Republic of Sri Lanka کے Honorary Consulate General یاسین جوئیہ موجود ہیں۔ ہم ان کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

بحث

سانحہ سیالکوٹ پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب محترم لاء منسٹر صاحب بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr. Chairman! I move for general discussion on the recent incident happened in Sialkot.

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری استدعا ہوگی کہ چونکہ بحث کا آغاز ہونا ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پانچ منٹ بات کرلوں اس کے بعد باقی دوست بات کرلیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں بالخصوص اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کل اس کو point out کیا جس کے نتیجے میں آج ہم نے یہ بحث رکھی ہے۔ یہ ایک ایسا اہم معاملہ ہے اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ ہمارے اس معزز ایوان کا جو بھی opinion بنے وہ consensus کے ساتھ بنے اور اس میں اپوزیشن کی input بھی ہونی چاہئے۔ یاسین جوئیہ صاحب جو لاہور میں سری لنکا کے Honorary Consulate General ہیں میں ان کو پنجاب اسمبلی میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس سارے episode میں جو ان کا کردار رہا ہے وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس واقعہ کے بعد situation کو defuse کرنے کے لئے اور مقتول کی dead body کو سری لنکا بھیجنے کے لئے انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا نیز گورنمنٹ آف

پنجاب اور گورنمنٹ آف سری لنکا کے درمیان ایک پل کا کردار بھی ادا کیا۔ اس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے کردار کو میں سلام بھی پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا سانحہ ہے کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس واقعہ کے بعد سب سے حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ اس واقعہ کی مذمت پوری قوم نے متفقہ طور پر کی ہے۔ جہاں وزیراعظم پاکستان نے اس کی مذمت کی وہیں پر اپوزیشن لیڈر نے بھی اس کی مذمت کی۔ یہاں پنجاب میں جس طرح لیڈر آف دی ہاؤس نے اس کی مذمت کی اسی طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی اس کی مذمت کی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پوری قوم نے یک زبان ہو کر اس کی مذمت کی اس لحاظ سے یہ بات ہمارے لئے باعث اطمینان ہے کہ اس issue پر پوری قوم ایک page پر ہے اور پوری قوم کا ایک مشترکہ مؤقف سامنے آیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سیالکوٹ پر بات کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج 16 دسمبر ہے اور آج کے روز آرمی پبلک سکول پشاور کا افسوس ناک واقعہ ہوا تھا۔ ہم اس سانحہ کے دہشت گردوں کی مذمت اور متاثرہ خاندانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارے بچے شہید ہوئے ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جو متاثرہ خاندان ہیں ان کو اس سانحہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے۔

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اس مقدمہ میں جو پیش رفت ہوئی اس کے متعلق جناب کو اور اس معزز ایوان کو apprise کرنا چاہتا ہوں۔ اگوکی حدود میں راجکو فیکٹری نول موڑ سیالکوٹ میں 11 بج کر 28 منٹ پر آٹھ نو سو افراد نے سری لنکا کے مینجر مسٹر پریانتھا کمارا کو تشدد کر کے ہلاک کیا اور اس کا پرچہ درج ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا پس منظر دہرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا اور کس طرح پیش آیا۔ اس کی پوری قوم مذمت کرتی ہے، اس روّیے کی مذمت کرتی اور اس ایکٹ کی مذمت کرتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سانحہ کے فوراً بعد سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے شناخت کا عمل شروع کیا گیا، 182 افراد کو حراست میں لیا گیا جن میں سے 62 افراد غیر ملوث پائے گئے اور ان کو رہا کر دیا گیا۔ اس وقت 120 افراد شامل تفتیش ہیں جن میں سے 52 کو باضابطہ گرفتار کر لیا گیا، ان میں سے 34 ملزمان 21 دسمبر تک اور 18 افراد 28 دسمبر تک جسمانی ریمانڈ پر ہیں۔ تمام زیر حراست ملزمان

کے PFSA سے پولی گرافک ٹیسٹ کروائے گئے۔ جو دوران ٹیسٹ گنہگار پائے گئے ان میں سے کوئی بھی ملزم عبوری یا بعد از گرفتاری ضمانت پر نہ ہے۔

جناب چیئرمین! چیف منسٹر پنجاب جناب عثمان بزدار صاحب اور پرائم منسٹر پاکستان جناب عمران خان صاحب کی خصوصی ہدایت پر prosecutors کی ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو اس معاملے میں پولیس کو assist کر رہی ہے اور بہت جلد اس مقدمہ کا چالان مکمل کرکے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ ہم نے تفتیشی افسران کو time line دی ہوئی ہے کہ وہ 30 دن کے اندر اندر ATA کے مطابق اس کا چالان مکمل کرکے عدالت میں پیش کرے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ دو تین دن پہلے وزیر اعظم پاکستان نے خصوصی طور پر سینیٹ میں بھی اور نیشنل اسمبلی میں بھی اس issue پر بحث کروانے کے لئے کہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی rare ہوتا ہے کہ کسی issue پر پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے یہ بات سامنے آئے کہ اس issue پر دونوں ایوانوں میں بحث کی جائے۔ جس طرح ہم یہاں پنجاب اسمبلی میں بھی بات کر رہے ہیں اس سے گورنمنٹ آف پاکستان کا concern show ہوتا ہے۔ کل جب اپوزیشن کی طرف سے بات ہوئی تو ہم نے اس کو concede کیا اور میں نے کہا کہ حکومت کی بھی یہی منشا ہے کہ اس پر بحث ہونی چاہئے۔ میں اپوزیشن اور تمام معزز اراکین جنہوں نے گورنمنٹ کی طرف سے بات کرنی ہے ان سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اس معاملے پر سنجیدگی سے بات کرنی چاہئے۔ اس میں کوئی point scoring کی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پولیس کا ایک مثالی کردار رہا ہے۔ انہوں نے جس طرح اس مقدمے میں ملزمان کو trace کرنے کے لئے اقدامات کئے وہ اپنی جگہ پر ہے چونکہ یہ معاملہ بڑا sensitive ہے اس پر اسلامی نظریاتی کونسل کام کر رہی ہے، شان رحمت اللعالمین اتھارٹی بھی کام کر رہی ہے اور باقی متعلقہ ادارے بھی کام کر رہے ہیں لیکن میری پنجاب اسمبلی اراکین سے یہ استدعا ہوگی کہ اگر آج ہم بحث کر رہے ہیں تو ہماری طرف سے بھی کم از کم ایسی تجاویز ضرور جانی چاہئیں جو قومی سطح پر اس وقت توقع کی جارہی ہے کہ قوم کا موقف کس طرح سامنے آنا چاہئے so ہماری بھی تجاویز کم از کم اسی سطح کی ہونی چاہئیں۔ میں لاءڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اور دیگر ہمارے جو ادارے اس سے متعلقہ ہیں میں ان کی طرف سے آپ کو بھی اور آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی سفارشات ہوں گی انشاءاللہ تعالیٰ ان پر مکمل

طور پر عمل درآمد کیا جائے گا اور اگر ہم نئی legislation کے لئے آگے چلتے ہیں اور کوئی ایسی تجویز سامنے آتی ہے تو میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ legislation گورنمنٹ کی طرف سے move کی جانی چاہئے اور ہمیں کوئی عار نہیں ہو گا کہ ہم اس سلسلے میں یا ہم اس قسم کے واقعات کی آئندہ کی پیش بندی کرنے کے لئے نئی قانون سازی کریں تو ہمیں کوئی اس پر اعتراض نہیں ہو گا۔ اس دنیا میں مختلف قومیں آباد ہیں اور مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا مذہب مختلف ہو سکتا ہے، زبان مختلف ہو سکتی ہے، رنگ مختلف ہو سکتا ہے اور نسل مختلف ہو سکتی ہے لیکن ایک چیز جو ہماری common ہے وہ human race ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہے اور اگر ہم تفریق کرتے ہوئے کسی کو کارنر کر کے اس کے ساتھ زیادتی کریں گے تو اس کی نہ صرف ہمارا مذہب اجازت دیتا ہے بلکہ دنیا کا کوئی مذہب بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے اور ہمارے جو مذہبی حلقے ہیں انہیں بھی میں اپیل کروں گا کہ انہیں بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور جو ہم جیسے سادہ لوگ ہیں اور ہمارا علم شاید ان کے مقابلے میں زیادہ نہ ہو لہٰذا وہ ہمیں اپنی قیمتی رائے سے مستفید کریں۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان سے بھی رائے لینے میں خوشی محسوس کریں گے۔ میں یہاں عرض کرنا چاہوں گا کہ جس مذہب کے ساتھ ہمارا تعلق ہے۔۔۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: .Please order in the House جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہمارا جو مذہب ہے اس میں تو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں برداشت کے اعلیٰ نمونے پیش کئے۔ آپ بھی اس واقعات سے آگاہ ہیں اور ہر مسلمان آگاہ ہے کہ جو عورت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوڑا پھینکا کرتی تھی ایک دن وہ routine سے ہٹی تو آپ نے اس کے متعلق پوچھا کہ آج وہ اپنے اس عمل سے کیوں پیچھے ہٹی ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ بیمار ہیں تو آپ اس کی بیمار پرسی کے لئے چلے گئے۔ ہمارا دین ہمیں اتنی برداشت اور رواداری کا سبق دیتا ہے تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے مذہب کے مطابق جو ہماری روایات ہیں اور ہمارا مذہب جو ہمیں سکھاتا ہے ہمیں اس کو آگے لے کر چلنا چاہئے اور اپنے اندر برداشت پیدا کرنی

چاہئے کیونکہ یہ واقعہ عدم برداشت کا واقعہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت معاشرے میں جو صورتحال پائی جارہی ہے وہ عدم برداشت کے حوالے سے پائی جارہی ہے۔ اسی طرح میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا اور میں ایک اور مثال آپ کو دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں کوئی پتھر بھی آجاتا تھا تو وہ اس پتھر کو ایک طرف کر دیتے تھے تا کہ ان کے بعد کسی آنے والے کے لئے کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو لیکن آپ بھی دیکھتے ہیں، میں بھی دیکھتا ہوں، اپوزیشن بھی دیکھتی ہے، سیاسی جماعتیں بھی ہیں، مذہبی جماعتیں بھی ہیں اور طلباء اور مزدوروں کی جماعتیں بھی ہیں بلکہ تمام جماعتیں ہیں تو اس کا بات کا کوئی خیال نہیں رکھتا اور جس کا جب جی چاہتا ہے وہ سڑک بند کر کے بیٹھ جاتا ہے۔ تمام professions سے اگر کسی نے احتجاج کرنا ہوتا ہے تو سب سے پہلا کام ان کا یہ ہوتا ہے کہ وہ راستہ بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ جس مذہب سے ہمارا تعلق ہے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبق یہ دیا ہے کہ ہم راستوں کو صاف کریں اور دوسروں کے لئے سہولت پیدا کریں لیکن یہاں ایمبولینسز رُکی ہوتی ہیں اور لوگوں کی اموات ہو جاتی ہیں لیکن ہم سڑک کھولنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کیونکہ اس وقت ایمبولینس میں پڑا ہوا جو مریض ہے اس کی جان سے زیادہ ہمیں اپنا مطالبہ یا اپنی سیاست یا جو بھی ہے وہ عزیز ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہی رویے ہمیں تشدد کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ جب آپ اپنی ذات کے لئے دوسرے کی جان کی بھی پروانہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس زیادہ عدم برداشت کی کوئی اور صورت ہو نہیں سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ کہنا کہ یہ واقعہ پاکستان میں ہوا، ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور دنیا بھر میں ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک مسجد میں واقعہ ہوا اور پچاس سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا لیکن وہ بھی ایک دہشت گردی تھی اور دہشت گردی اس حوالے سے تھی کہ عدم برداشت کا واقعہ تھا اور کسی نے کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کو برداشت نہیں کیا اور ان کو شہید کر دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام مذاہب میں یہ چیزیں پائی جاتی ہیں لیکن اس کو ہمیں ایک excuse کے طور پر نہیں لینا چاہئے۔ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ یہ خواہ کسی بھی مذاہب کی بات ہے، اگر کسی بھی مذاہب میں aggression سامنے آتی ہے تو قابل مذمت ہے اور اس کو روکنے کے لئے ہمیں اقدامات کرنے ہوں گے۔ آج جو ہم بحث کریں گے اس بحث میں میری استدعا ہو گی کہ بجائے اس کے کہ ہم aggression کو

supplementary کرنے والے جو issues ہیں وہ سامنے لے کر آئیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جو genuine issues ہیں ان کو لے کر آنا چاہئے۔ یہاں پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بے روز گاری ایک بڑی وجہ ہے تو بے روز گاری اس بات کی اجازت تو نہیں دیتی کہ آپ کسی بھی دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے کی ایک چھوٹی سی بات کو سامنے لا کر اس کی جان لے لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ در حقیقت جو معاملات aggression کو supplement کرتے ہیں ہمیں اس کے تدارک کے لئے اقدامات بھی کرنے چاہئیں۔ ہمیں یہاں پر اس پر بات بھی کرنی چاہئے اور میں معزز اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس واقعے کے ذمہ داروں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور جلد از جلد اس مقدمے کا چالان پیش کیا جائے گا۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Provincial Government کو request کر کے اس بات کی اجازت لیں گے کہ daily کی بنیاد پر اس کا ٹرائل ہو۔ ہماری preference یہ ہو گی کہ جیل میں ٹرائل ہو تا کہ without any hindrance یہ ٹرائل مکمل ہو اور ملزمان کو سزا ملے اور یہ ایک مثال بنائی جا سکے کیونکہ کسی کو بھی کسی انسان کی جان لینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہی میری استدعا تھی، اپوزیشن سے بھی میری یہی استدعا ہے اور میں اسی یقین کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومتی سطح پر اس قسم کے واقعات کے تدارک کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگر کسی وقت موقع ملا اور لاء اینڈ آرڈر پر discussion ہوئی تو اس سے بھی معزز ایوان کو آگاہ کر دوں گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب نے بالکل صحیح فرمایا کہ ہمیں irrational behavior کو discourage کرنا چاہئے۔ جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ کل جب محترم سمیع اللہ خان صاحب نے یہ بات کی تو انہوں نے فوری طور پر اس کو accept کیا اور ہم نے آج ہی اس کو بحث کے لئے رکھ لیا۔ I am grateful, I also welcome to the Honourable Consulate of Sri Lanka Joya sab who is sitting in the Speaker's Gallery. Sir! Perhaps we have no words

to condole or console you but as you heard about the statement of the honorable Law Minister, we have a lot of respect for him تو ابھی ہم اس پر بھی بات کریں گے۔ جس طرح جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے بات کی تو یہ بات بالکل درست ہے کہ میڈیا اور سوشل میڈیا کے دور میں انٹرنیٹ پر بہت ساری چیزوں کو religion کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ میں خود اس کو personally condemn کرتا ہوں لیکن اس کی وجوہات اور اسباب ہیں اور جو جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے فرمایا ہے تو جب سے میں نے ان کو یہاں پر دیکھا ہے تو شاید آج پہلی دفعہ جب انہوں نے اس sensitive موضوع پر بات کی تو بالکل غصے میں نہیں آئے تو ان کا شکریہ۔ Really اس میں کسی قسم کی کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن آج کا دن ہمیں سوچنے کی اور پھر عمل کرنے کی کیوں کہ:

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
عمل لازم ہے تکمیل تمناء کے لئے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

جناب چیئرمین !میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سری لنکا کے لوگ جیسے اُن کے Consulate General یہاں سپیکر گیلری میں بیٹھے ہیں وہ ہمیں آنکھیں بھیجیں، ہم اُن کو راکھ بھیجیں، وہ کرکٹ ٹیم بھیجیں، ہمارے ملک میں اُن پر حملہ ہو جائے اور ڈینگی کی مہلک وباء ہو ہم اُن سے humble request کریں کہ وہ یہاں پر آئیں اور ہم اُنہیں ایک نامکمل لاش بھیجیں یہ جس ہجوم نے بھی کیا ہے اور جب پریانتھا کمارا کی ماں نے اپنے بیٹے کی لاش کو دیکھا تو یہ اُس کی ماں جانتی ہے یا اُس کی فیملی جانتی ہے کہ اُن پر کیا بیتی ہے اُس کے دو بیٹے ہیں ایک کی عمر 14 سال ہے اور ایک کی عمر 9 سال ہے۔ آج کے دن اسی طرح جو اے پی ایس کا حادثہ تھا شہید ہونے والوں میں سے ایک حسن بچہ تھا جب سکول پر حملہ ہوا تو وہ لائبریری میں چھپ گیا اور اُس نے فون کیا کہ مجھے گولی لگ گئی ہے مجھے پانی چاہیئے تو اُس کا باپ جب پانی لے کر جا رہا تھا وہاں صورت حال ایسی تھی وہ نہ پہنچ سکا اور بچہ وہاں پر شہید ہو گیا تو اُن اے پی ایس والے لوگوں کے لئے تو ہر روز 16 دسمبر ہے۔

جناب چیئرمین !اسی طرح آج کے دن اکثریت اقلیت سے علیحدہ ہوئی اس کی جو بھی وجوہات یا اسباب تھے، سقوط ڈھاکہ کے لیکن میں راجہ صاحب کی اس بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں کچھ ایسی تجاویز دینی چاہئیں جس سے ہم آگے بڑھ سکیں تو میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قائداعظم محمد علی جناح In 1947 said: when there was a journalist and he asked a question "whether it will be theocratic state? and he replied: No, I don't know even the meaning of theocracy لیکن آگے اور ایک بات کہی کہ ہم نے democracy اسلام سے لی ہے لوگ یہ پوری بات نہیں بتاتے کہ یہ قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا ہے یہ باتیں نصاب میں ہونی چاہئے، بچوں کو پڑھانی چاہئیں اور پھر یہ جو ہم برداشت عدم برداشت کی بات کرتے ہیں اس حوالے سے میرا perception یہ کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے آپ اس سے agree کریں maybe honorable Syed Sumsam Ali Shah Bukhari, Mr Muhammad Basharat Raja sb agree کریں نہ کریں لیکن برداشت سے ہٹ کر ہمیں ایک دوسرے کو accept کرنے کی ضرورت ہے چونکہ معزز منسٹر صاحب راجہ صاحب کو disturb کر رہے تھے اس لئے میں نے ان کا نام لیا برداشت سے زیادہ ایک دوسرے کو accept کرنے کی ضرورت ہے جب آپ دُرود شریف بھیجتے ہیں تو آل ابراہیم پر دُرود بھیجتے ہیں کسی ایک فرقے یا کسی ایک مذہب پر نہیں بھیجتے اس لئے ایک دوسرے کو accept کریں، شاید اگر آج ہم نے برداشت کے لفظ کو پروان چڑھا دیا تو پھر آنے والی نسلیں برداشت بھی نہیں کریں گی لہٰذا ہمیں ایک دوسرے کو accept کریں اور جب تک acceptance نہیں ہو گی تب تک ایسے واقعات ہوتے رہیں گے ۔مجھے یاد ہے کہ 1994 میں حافظ سجاد فاروق صاحب جس کے سینے میں آخری کتاب قرآن پاک محفوظ تھی تو ایک مسجد سے اعلان ہوا کہ ایک عطائی ڈاکٹر نے قرآن پاک کو نذر آتش کر دیا ہے یہ گوجرانوالہ کا واقعہ ہے اور دوسری مسجد یہ اعلان ہوا کہ ایک عیسائی ڈاکٹر نے قرآن پاک کو نذر آتش کر دیا تو کسی نے نہیں پوچھا اور پتہ اُس وقت چلا جب اُس شخص کا سر علیٰحدہ، بازو علیٰحدہ، ٹانگیں علیٰحدہ اور پاؤں علیٰحدہ جو کچھ پریانتھا کمارا سری لنکا کے شہری کے ساتھ کیا گیا ہے اسی طرح اُس کے ساتھ بھی کیا گیا بعد میں پتہ چلا کہ یہ جو آدمی ہے یہ حافظ قرآن تھا اس کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے، اسی طرح جسٹس ریٹائرڈ عارف اقبال بھٹی صاحب کو جب وہ ایک کیس

سُن رہے تھے تو اُن کے چیمبر میں اُن کا murder کر دیا گیا تو یہ ایسے واقعات کیوں ہو رہے، کیوں بڑھ رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ:

تم نے ہر کھیت میں انسانوں کے سر بوئے ہیں
اب زمین خون اُگلتی ہے تو شکوہ کیسا

جناب چیئرمین! آج بڑی سنجیدگی اور رنجیدگی کے ساتھ یہ سوچنا پڑے گا کہ ہمیں اپنے ملک کو جو اس کا نام ہے اور جس طرح اسلام فوبیا پوری دُنیا میں ہے میں پوری دُنیا میں جاتا ہوں یو این او میں بھی جاتا ہوں اس کو ختم کرنے کے لئے ہمیں اچھے اقدامات کرنے پڑیں گے کیونکہ جیسے راجہ صاحب نے فرمایا یہ کسی religion میں نہیں ہے، دین میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ جانوروں تک کو نہ مارو لیکن یہ کیا ہوا کس طرح سے نفرت کے بیج بوئے گئے یہ صرف ہمارے minorities کے ساتھ نہیں ہے even اس وقت جو پنجاب کی جیلوں میں بہت سارے لوگ قید ہیں اُن میں سے majority ہمارے مسلم بھائیوں کی ہے جو بے قصور ہیں اور کوئی انسان نبی کریم ﷺ کی شان میں کسی قسم کی ایسی بات کا سوچ بھی نہیں سکتا یہ بہت بڑا گناہ ہے لیکن ذاتی سکور اور interior motives، زمین کا جھگڑا اور کبھی کسی خاتون کا جھگڑا تو ایک mob کی psyche ہے جہاں پر mobocracy ہوتی ہے وہاں پر اُن کو برداشت کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن اس کے پیچھے اور بھی بہت ساری وجوہات ہیں میں بالکل نہیں criticize کروں گا لیکن جب ریاست یا گورنمنٹ یہ کہے کہ جن لوگوں نے اے پی ایس کے بچوں کو مارا ہے ہم اُن کے ساتھ dialog کرنا چاہتے، ہم اُن کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنا چاہتے ہیں تو اُن کو یہ کس نے حق دیا کہ وہ اُن ماں باپ سے جا کر پوچھیں جتنے بچے وہاں شہید ہوئے کہ کیا ان کو کسی نے یہ حق دیا ہے اور اس کے لئے قانون کیا کہتا ہے کہ یہ اُن سے مذاکرات کریں؟ راجہ صاحب! اس کو condemn کرنا ہو گا اور وہیں mentally condemn کرنا ہوں گا جس طرح انہوں نے بڑی خوبصورت بات کی ہے کہ تجاویز دیں اور جو بھی لاء ہے اُس لاء کے لئے تو کوئی بھی بندہ اس طرح کی بات نہیں کر سکتا، قحط ہے لیکن ایک بات تو ہو سکتی ہے کہ اگر ultimately یہ جو معاملہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد رہنے دیں کہ کون نیک ہے، کون بدکار ہے، کون گنہگار ہے، کون زیادہ اچھا مسلمان ہے، کون زیادہ اچھا

انسان ہے، کون نہیں ہے یہ انسانوں کے جانچنے کا معاملہ نہیں ہے یہ اللہ وتبارک تعالیٰ کے پاس رہنا چاہئے کیوں کہ وہ سب کے دلوں کو جانتا ہے کہ کون انسان کیا ہے دوسرا میں راجہ صاحب! سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بیشک جو بھی کسی قسم کے لاء بنے ہیں جو misuse ہوتے ہیں آج سے کوئی 6 سال پہلے پرائم منسٹر صاحب کے ایک دوست تھے جن کی مرید کے میں فیکٹری تھی اُس کی 6 بیٹیاں تھیں تو وہاں کے کسی مزدور نے کہہ دیا کہ وہاں پر کوئی calendar لگا ہوا تھا اُس پر Islamic verses لکھی ہوئی تھیں اُس نے وہ اُتار دیا ہے تو اُس بندے کو وہی پر مار دیا گیا he was close friend of Prime Minister, your Prime Minister Imran Khan اُس کو بھی مار دیا گیا، اُس کو دیواروں میں چُننے سے پہلے اتنا بھی نہیں پوچھا گیا کہ کیا اُس نے کوئی جُرم کیا ہے یا نہیں کیا اس قسم کے جو واقعات ہیں یقین جانیں جب یو این او میں یہ reports پیش ہوتی ہیں جو parallel reports یا shadow reports تو یہ بڑا negative image create کرتی ہیں ہم بھی وہاں جاتے ہیں پہلے کمیشن پھر سب کمیشن اور اب ہیومن رائٹس کونسل ہے تو وہاں پر بات کرتے ہیں تو ان چیزوں کا مداوا کس طرح سے ہو سکتا ہے۔

راجہ صاحب! کو انتہائی ادب کے ساتھ ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ بالکل کوئی amendment نہ کریں لیکن ایک اضافہ کر لیں کہ جو بھی ایسے قوانین کو ہاتھ میں لیتا ہے اور یا وہ ultimately عدالت میں ثابت ہو جاتا کہ کسی شخص نے غلط بولا ہے prosecution کی جو سٹوری تھی وہ غلط تھی جو PW سے prosecution witnesses کی سٹوری غلط تھی تو پھر same punishment اُس کو بھی دی جائے کیونکہ یہ بڑا عجیب سا طریق کار ہے یہ میں بڑے دُکھی دل کے ساتھ بات کر رہا ہوں بڑا ہی heavy heart کے ساتھ کہ internationally یقین جانیں اس واقعہ کے بعد میں آج دوبارہ دہراتا ہوں کہ دین کا، religion کا میں کل ہی راجہ صاحب سے بات کر رہا تھا more than ninety nine percent لوگوں نے اس کی مذمت کی ہے یہ ایک بہت اچھی positive سوچ ہے لیکن جو واقعہ ہو گیا ہے نہ تو پریا نتھا کو ہم واپس لا سکتے ہیں آپ یقین کریں یہاں پر جو ہمارے honorable Consulate General بیٹھے ہیں He knows that there are so many catholic priests and nuns who are running the schools in Punjab not just for the Christians but for everyone, for Pakistanis and

توجناب He knows وہ کہتے ہم یہاں پر نہیں ٹھہرنا چاہتے now they are leaving Pakistan چیئرمین اور جناب لاء منسٹر! جب یہاں تک بات آئے گی تو ہمارا وطن جو بڑے sacrifices کے بعد بنا ہے اس کا image کچھ لوگ خراب کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ ایسے لوگوں سے مذاکرات کرنے کی بجائے اور اگر کاش یہاں پر آج آئی جی صاحب ہوتے تو میں ان سے یہ ضرور بات کرتا جس راؤ سردار کو میں جانتا ہوں وہ تو بڑا دلیر تھا اور dead honest لیکن میں حیران ہوں کہ کیسے جو اُن کے اپنے جوان شہید ہوئے ہیں جن کے ہاتھ میں صرف سوٹیاں تھیں اور دوسری طرف بندوقیں تھیں کیا اُن کا یہ right بنتا ہے کہ وہ اس سیٹ پر بیٹھیں کہ 8 سے 9 نوجوان پہلے شہید ہوگئے، 13 پھر شہید ہوگئے پولیس کے جتنے بھی جوان شہید ہوئے ہیں اُن کے بھی بچے ہیں، اُن کے بھی ماں باپ ہیں، اُن کی بھی بہنیں ہیں، شہادت بہت بڑا رتبہ ہے شہید ہونے والے کو غسل نہیں دیا جاتا اس لئے کہ وہ پہلے ہی پاک ہوتا لیکن اُن باتوں کو بھی دیکھیں جو پیچھے وہ نسل چھوڑ کر گیا ہے جو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر گیا ہے اُن کو بھی اپنے باپ کا انتظار ہوتا ہے کہ ہمارا باپ آئے اور اپنی گڑیا کے لئے وہ گڑیا لے کر آئے گا تو چونکہ ماحول بڑا سنجیدہ ہے تو اس کو سنجیدہ ہی رہنے دینا چاہئے لیکن میں راجہ صاحب آپ سے ذاتی طور پر گزارش کر رہا ہوں کہ جس طرح آپ پہلے بھی stand لیتے آئے ہیں تو خدا کے لئے اس معاملے پر بھی stand لینا پڑے گا۔ جتھوں کا یہ کام نہیں ہوتا بلکہ یہ حکومت کا کام ہوتا ہے۔ یہ کیا طریق کار ہے کہ ایسے لوگوں میں پیسے بانٹنا اور پھر اگر کوئی ان کے بارے میں کوئی بات کہہ دے تو پھر اس کے خلاف ہو جانا۔ اسی طرح میں آپ کے توسط سے آئی جی صاحب سے گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے اس حوالے سے کچھ کریں۔ میں آئی جی صاحب کو ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں جب یہ پہلے فیصل آباد میں تھے۔ I will convey my message to the Sri Lankan people as well as the High Commission of Sri Lanka in Pakistan and as well as Consul General our prayers are with you our condolences are with you, and we are standing with you جیسا کہ راجہ صاحب نے بھی سری لنکن شہری کو انصاف دلانے کا promise کیا ہے اور وہ انصاف ہوتا ہوا آپ کو نظر بھی آئے گا۔ میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی will کو

prevail کرنا چاہئے نہ کہ ان لوگوں کی جو کہ جتھے بنا کر دوسرے لوگوں کو مارتے ہیں لہٰذا یہ اختیار ایسے لوگوں سے واپس لیا جائے اور جو پولیس والے بھی شہید ہوئے ہیں ان کے گھر والوں کے ساتھ بھی تعاون کیا جائے۔ مجھے پتا ہے کہ آپ ان کو پولیس پیکج دیں گے لیکن نہ وہ واپس آسکتے ہیں اور نہ ہی پریانتھا کمارا واپس آسکتا ہے اور نہ ہی APS کے بچے واپس آسکتے ہیں۔ آپ سب کا بہت شکریہ کیونکہ دوسرے دوستوں نے بھی بات کرنی ہے لیکن آخر میں، میں ایک شعر کہنا چاہتا ہوں کہ:

مرے شہر وچ آکے جناں گھر گھر وین پوائے
پہرے داراں کولوں پُچھو کیہڑے رستے آئے

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ اگر اس بحث کو ہم detrack کرنے کی کوشش کریں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے کہا کہ آرمی پبلک سکول کے بچوں کے قاتلوں کے ساتھ مذاکرات کئے جا رہے ہیں if I am not wrong تو قاتل تو اس وقت جیل میں ہیں ان کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں کر رہا وہ قانون کے مطابق اپنی سزا بھگت رہے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! تیسری مرتبہ لاء منسٹر صاحب کھڑے ہو کر بول رہے ہیں کہ میری بات کو مانیں حالانکہ ہم وہ بولیں گے جو ہم کو سمجھ آئے گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اگر ان کی سمجھ ہی چھوٹی ہو تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ ان کی اتنی سمجھ ہی نہیں ہے کہ یہ چیزوں کا ادراک کر سکیں۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ابھی آئی جی صاحب کے حوالے سے بات کی گئی اور شہادتوں کے حوالے سے بات کی گئی اور کہا گیا کہ ہم نے کوئی compromise کیا ہے تو ہم نے کسی کے ساتھ کوئی compromise نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: نصیر صاحب! ہم ایک serious note پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی پولیس کے ساتھ جو محبت ہے وہ ہمیں بھی پتا ہے ان کے زمانے کے بھی شہید پیکج موجودہ گورنمنٹ نے ادا کئے ہیں تو یہ کہاں کی بات کرتے ہیں، یہ آئیں اور ریکارڈ پر بات کریں؟ ان کا مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت کوئی بھی positive بات کرنا ان کے ماحول میں نہیں ہے۔ یہ positive بات کر نہیں سکتے اور پھر کہتے ہیں کہ آئیں national issues پر بات کریں۔ National issues پر بات کرنے کے لئے پہلے یہ اپنے اندر قومی سوچ پیدا کریں کیونکہ ان کے اندر قومی سوچ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، صمصام بخاری صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا وقت دیا۔ میں اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو راجہ صاحب نے بات کی تھی کہ کچھ چیزوں میں اپنے ملک کے لئے اتفاق ضروری ہوتا ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں مختلف مذاہب کے، مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف جغرافیائی حدود میں لوگ جو رہتے ہیں ان کی اپنی سوچ ہو سکتی ہے میں تو ان کو اقلیت بھی نہیں کہتا میں تو غیر مسلم پاکستانی کہتا ہوں تو ہمارے میں جو قدر مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ہم سب پاکستانی ہیں۔ ہم سب لوگوں کو احساس ذمہ داری ہے کیونکہ لوگ ہمیں elect کر کے بھیجتے ہیں پھر جب ہم یہاں ایوان میں بیٹھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گفتگو اس طرح کی ہونی چاہئے کہ جب اقوام عالم میں اس کی translation ہو یا ہمارے اپنے ووٹرز تک جب بات پہنچے تو ان کے ذہن میں یہ بات ضرور آئے کہ ان کے سیاسی اختلاف ہو سکتے ہیں مگر جہاں تک ملک کے مفاد کا یا نظریہ پاکستان کا سوال ہے وہاں پر تمام کے تمام لوگ چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم پاکستانی ہوں وہ تمام ایک ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پرچم کا سفید رنگ ہمارے غیر مسلم بھائیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم کو ایک ہی لائن پر چلنا چاہئے سیاست اور اپوزیشن اپنی جگہ پر ہے لیکن ملک کے لئے ہم سب کو مل کر ایک بات کرنی چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ہمارے پرچم میں جھنڈا بھی سفید رنگ میں ہے۔

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری(سید صمصام علی شاہ بخاری):سندھو صاحب! آپ فکر نہ کریں میں بات کرلوں گا آپ میری بات تو سن لیں۔۔

MR CHAIRMAN: Bukhari Sahib! Address to the Chair.

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری(سید صمصام علی شاہ بخاری):جناب چیئرمین! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں سندھو صاحب میرے چھوٹے بھائی ہیں اس میں ایسی کوئی بات نہیں ان کا یہ حق ہے کہ وہ جو مرضی کہہ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل ایسا ہی ہے۔

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری(سید صمصام علی شاہ بخاری):جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے دن کی آپ significance دیکھیں کہ آج کا دن وہ دن ہے جب ہمارا ملک دولخت ہوا تھا اور اس وقت بھی ہم نے بہت ساری قربانیاں دی تھیں اس کے بعد آپ یہ دیکھیں کہ پچھلی two decades میں جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، بخاری صاحب!

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری(سید صمصام علی شاہ بخاری):جناب چیئرمین! I will try to be very brief sir. میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ایسے معاملات چونکہ یہاں پر تمام لوگ سمجھدار ہیں تمام لوگ بارہا پہلے بھی اسمبلیوں میں آئے ہیں میرے خیال میں اس معاملے میں ہمیں تنقید برائے اصلاح اور تنقید برائے تعمیر کرنی چاہئے اور تنقید برائے تنقید نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ ہمیں پھر کہیں پر بھی نہیں لے کر جائے گی۔ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ جو تجاویز اپوزیشن اور حکومتی بنچز کی طرف سے آئیں گی ان کو لاء ڈیپارٹمنٹ والے دیکھیں گے اور ہمیں ضرور اس پر کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ ہمارے ملک کا جو main issue بنتا جارہا ہے وہ intolerance ہے۔ مگر جو چیز ہمیں اقوام عالم کو بھی بتانی چاہئے اور خود بھی ہم کو پتا ہونی چاہئے کہ 99 فیصد لوگ تو یہ نہیں چاہتے کہ عدم برداشت کا ماحول ہو۔ اگر آپ ہمارے نبی رحمت کا لقب دیکھیں تو ان کا لقب رحمۃً اللعالمین ہے اور رحمۃً اللمسلمین نہیں ہے یہ بات دنیا کو سمجھانے کی

ضرورت ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی قدر نہ صرف ایک مذہب کے لئے بلکہ تمام جہانوں کے لئے رحمت کا باعث ہے۔ اللہ پاک نے آپ ﷺ کو اتنا بڑا بنا کر بھیجا ہے کہ ان کو اپنی نشانی بنا کر بھیجا ہے تاکہ وہ کل جہانوں پر رحمت بن کر پہچانے جائیں۔ یہ پھر ایک نئی بحث ہے اس پر بھی بات ہو سکتی ہے، بہر حال میں یہ عرض کروں گا کہ اس پر بھی بات کرنا چاہئے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو جنگوں کے معاملات اور دوسرے اس طرح کے معاملات پر مذاکرات کرنے پڑتے ہیں لیکن let me be very clear on this کہ نہ تو APS کے ذمہ داران کے ساتھ کوئی مذاکرات ہو رہے ہیں اور نہ ہی ان سے مذاکرات ہوں گے۔ اس کے علاوہ جو لوگ قانون کو ہاتھ میں لیں گے نہ ہی ان کے ساتھ مذاکرات ہوں گے جو کہ پاکستان کے شہریوں یا غیر ملکی دوستوں کے ساتھ چاہے وہ جس بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں ان کے ساتھ کوئی بھی زیادتی ہو گی ان کے ساتھ ہوں گے۔ ہمیں اس طرح کا قانون بنانا چاہئے کہ اس کی آڑ میں کوئی اسلام کا نام نہ استعمال کر سکے اور دوسرا ایک اور کام بھی کرنا چاہئے کہ اسلاموفوبیا کا ہم ذکر کرتے ہیں ہم اور یہ لوگ بھی پوری دنیا میں جاتے ہیں تو وہاں پر کیا ہوتا ہے وہاں پر عدم برداشت کہاں سے شروع ہوتی ہے تو عدم برداشت وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں سے پھر کوئی نہ کوئی ایسی چیز آجاتی ہے اور اسے آزادی رائے کا نام دے دیا جاتا ہے - آزادی رائے اور چیز ہے مگر کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا اور بات ہے، ہمیں تو قرآن میں یہ درس دیا گیا ہے اور حدیث میں یہ حکم کیا گیا ہے، صوفیائے کرام نے سوائے tolerance کے اور کوئی تعلیم ہی نہیں دی کہ کسی کو بھی مت چھیڑو، اگر آپ نے کسی کو دعوت بھی دینی ہے تو دعوت بھی عزت و پیار سے دو اور ہر غیر مسلم، کمزور اور خواتین کی جان و مال، عزت، چادر چار دیواری کا تحفظ حکومت اور تمام مسلمانوں پر فرض ہے-میں آج لمبی بات نہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہم سب لوگ اس میں اپنی رائے دیں، اس طرح کے جو بھی قوانین ہیں ان میں اپنی input دیں اور اس پر جلد از جلد قانون سازی ہو تا کہ کوئی ایسا قانون بنائیں جو علمائے کرام کو، باقی لوگوں کو، سب مسلمانوں کو، غیر مسلموں اور تمام کو قابل قبول ہو۔

جناب چیئرمین! میں آخر پر اپنے سری لنکن دوستوں کو چونکہ آنریری قونصل جنرل یہاں بیٹھے ہیں میں ان کی عوام کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی کہے کہ اس واقعہ سے ہمارے

دل رنجیدہ نہیں تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم دل کی گہرائیوں سے شرمندہ ہیں کہ ایک سری لنکن شہری کے ساتھ یہاں یہ واقعہ ہوا Heartfelt condolences to the Sri Lankan people from the people of the Pakistan. But let me tell you sir that over the past three decades if you just look at the records of the history and records of the all other things you will see that the Pakistani nation has shed more blood, more tears than anybody else in the world. We have lost more than seventy thousand peoples.We have lost many civilians. We have lost many children. We have lost so many schools due to these terrorist acts but now we are coming back on the track. We are fighting with this terrorism. We are actually not the terrorist but we are the biggest victim of the terror ever in the history of the mankind. If you see what is happening around us due to our geography, due to many other things which may be very sensitive I must not say that I have served in the federal government and I know many things so the thing is that let us assure everybody living in Pakistan or abroad that we are a peace loving nation. Our religion asks us to preach for peace and Islam means peace so it's a peaceful religion and we will Insha Allah do our duties to protect the citizens of Pakistan and to protect the visitors and to protect the non-Muslims who so ever is living here.

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہی کہوں گا کہ اس پر بجائے تقاریر اور تنقید کرنے کے اپنی اپنی آراء دیں مگر solid رائے لکھ کر لاء منسٹری کو بھیجیں تا کہ ہم کوئی اچھا قانون لے کر آ سکیں جو سب کو قبول ہو اور اس طرح کا ہو جس سے اسلام سربلند ہو اور پاکستان کا نام بھی سربلند ہو،

اور کوئی بھی ہمیں ایک ہی برش سے پینٹ نہ کر سکے بلکہ کہہ سکے کہ یہ لوگ بالکل امن والے ہیں اور ان کا مذہب امن کا درس دیتا ہے۔میں آخر پر اس اسمبلی کی طرف سے، اپنے تمام لوگوں اور اپوزیشن کی طرف سے بھی سری لنکن عوام سے پھر یہ معذرت کرتا ہوں مگر ایک وعدہ بھی کرتا ہوں لاء منسٹر صاحب یہاں کہہ چکے ہیں مجھے نہیں کہنا چاہئے کہ انشاءاللہ اس واقعہ میں جو جو بھی تھا آپ دیکھیں گے کہ قانون کیا کرتا ہے اور انشاءاللہ انصاف ہوتا ہوا نظر آئے گا۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! پہلے مجھے موقع دے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! میں زیادہ سمع خراشی نہیں کروں گا بلکہ ایک دو گزارشات کر کے اجازت چاہوں گا۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل جناب سمیع اللہ خان نے کہا تھا کہ اس معاملے پر ایوان میں بحث کی جائے. Everybody has reason لہٰذا ان کی جو بھی reasonable بات ہوتی ہے اسے accept کر لیا جاتا ہے، دونوں اطراف سے سانحہ APS کا ذکر کیا گیا اور آج کے دن پاکستان بھی دولخت ہوا۔میں ان حوالوں سے چند ایک معروضات پیش کروں گا پہلی بات تو یہ ہے کہ کل جب سمیع اللہ صاحب کی طرف سے بات کی گئی تو لاء منسٹر صاحب کی طرف سے مان لی گئی۔آج یہاں پر ایک فاضل دوست کھڑے ہو کر کہہ رہے تھے کہ آپ ہمارے منہ میں بات نہیں ڈال سکتے بلکہ ہم اپنی مرضی کی بات کریں گے۔اگر وہ reasonable بات ہو گی تو مانی جائے گی جیسے سمیع اللہ خان صاحب نے بات کی تھی لیکن یہ بات غلط ہے، ایک تو لہجہ حلیم ہونا چاہئے، لہجہ بہتر ہونا چاہئے yelling upon everybody دوسرے پر چیخنا اس معزز ایوان کی روایت نہیں ہے۔میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مصدقہ حدیث الطبری میں درج ہے کہ ایک شخص نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے نجات کا ذریعہ بتائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر کہا کہ تم اپنی زبان پر قابو رکھو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔یہ مشورہ کچھ لوگوں کے لئے نہیں بلکہ ہم سب کے لئے ہے کہ ہم اپنی زبان پر قابو رکھیں اور یہ نہ سمجھیں کہ کسی جگہ بھی اپنی خوشنودی کے لئے کسی کے سر کی بھی ٹوپی اتار دیں گے، یہ نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہو گا۔

جناب چیئرمین! سانحہ سیالکوٹ کا دل سے دکھ ہے، پہلے دن ہی چند گھنٹوں کے بعد وزیر اعظم engage ہو گئے اور ہر گھنٹے کی hour to hour رپورٹ لیتے رہے اور ہر چیز سامنے آئی اور جس ایک اکیلے شخص نے بچانے کی کوشش کی اسے بھی سر فراز کیا، اسے acknowledge کیا اس سے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ جو حق کی خاطر آگے آتا ہے، جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد ہے اور اس شخص نے عملی جہاد کیا تھا۔میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ APS کے سانحہ میں شہید ہونے والے بچوں نے اپنے خون سے ہمارے سارے گلستاں رنگین کئے ہیں۔کیا ان کو کوئی بھول سکتا ہے؟ ان کے قاتلوں میں سے چھ آدمیوں کو پھانسی دے دی گئی اور بقیہ ابھی قید میں ہیں۔ہم سب کو یکجا ہو کر ایک قوم کے طور پر سامنے آنا ہے، حکومت کبھی کسی کی اور کبھی کسی کی لیکن یہ حکومتوں میں ہی رہے ہیں۔ہم ان حکومتوں کی بات نہیں کرتے جتنی سمجھ اور استطاعت تھی اس کے مطابق انہوں نے اپنا role play کیا ہے اور ہم بھی اپنی استطاعت کے مطابق اپنا role play کر رہے ہیں۔ان کا دکھ ہمارے دلوں میں ہے۔16 دسمبر کو سقوط ڈھاکہ ہوا اور جنوری میں فیض صاحب نے کچھ کہا تھا میں وہی پڑھ کر اپنی بات ختم کروں گا:

ہم کہ ٹھہرے اجنبی اتنی مداراتوں کے بعد
پھر بنیں گے آشنا کتنی ملاقاتوں کے بعد
کب نظر میں آئے گی بے داغ سبزے کی بہار
خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد
تھے بہت بےدرد لمحے ختم دردِ عشق کے
تھیں بہت بے مہر صبحیں مہرباں راتوں کے بعد
دل تو چاہا پر شکستِ دل نے مہلت ہی نہ دی
کچھ گلے شکوے بھی کر لیتے مناجاتوں کے بعد
ان سے جو کہنے گئے تھے فیض جاں صدقہ کئے
ان کہی ہی رہ گئی وہ بات سب باتوں کے بعد

جناب چیئرمین! یہ دکھ ہماری زندگیوں کے ساتھ ہی جائے گا، ہماری زندگی کا، ہمارے جسم کا آدھا ٹکڑا علیحدہ ہو گیا، ہم کسی دکھ کو بھولنے والے نہیں ہیں لیکن سلیقہ سے بات کرنے کی درخواست کریں گے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! ۔۔۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جناب سمیع اللہ خان کو floor دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں نے ایسی بات نہیں کی بلکہ میری بات کو غلط سمجھا گیا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آپ اپنی بات کریں اور ہم اپنی سمجھ کے مطابق بات کریں گے یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ جو بات کہیں ہم وہی الفاظ اپنی زبان سے ادا کریں بلکہ ہم اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق اپنی مرضی کی بات کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے بڑے نرم الفاظ میں کہوں گا کہ جتنی باتیں ہوئی ہیں وہ عدم برداشت کے حوالے سے ہوئی ہیں کہ ہم میں برداشت کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ اب یہ ہاؤس ہے اور جس طرح میاں نصیر احمد صاحب نے کہا ہے کہ ہر ممبر کی اپنی رائے ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُدھر حکومتی بنچوں کی طرف سے کوئی رائے آئے تو مجھے بہت بُری لگے۔ جس طرح ہم نے پچھلے پانچ سات منٹ عدم برداشت کا مظاہرہ کیا ہے وہ مناسب نہیں ہے اور اس کے بعد ہم سب اس پر لیکچر بھی دیں گے۔ جناب خلیل طاہر سندھو نے تقریر کی اور اس پر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اور چودھری ظہیرالدین نے comments کئے ہیں لیکن اگر یہ سارا episode نہ ہوتا، ہم ایک دوسرے کی بات برداشت کر لیتے اور اپنی باری پر اس کا جواب دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ بہر حال اب میں اپنی بات شروع کرتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! ہم نے تو حقائق پر بات کرنے کے لئے عرض کیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: چودھری صاحب! آپ کے اپنے اور میرے اپنے حقائق ہوں گے۔ یہ بات چھوڑ دیں۔ آپ کا سچ اور ہے اور میرا سچ اور ہے۔ ہاؤس کے اندر ہر ایک نے اپنے اپنے حقائق پر بات کرنی ہوتی ہے۔ میں نے جو بات کرنی ہے اس کے حوالے سے میرے پاس اپنے حقائق ہیں اور ہو سکتا ہے کہ راجہ صاحب اس سے شدید اختلاف کرتے ہوں اور ان کے حقائق سے میں اختلاف کروں گا۔ وقت کم ہے اس لئے بہتر ہے کہ مجھے ان باتوں میں نہ اُلجھایا جائے۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب! آپ چیئر کو مخاطب کر کے بات کریں اور مہربانی کر کے اپنی بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں سیالکوٹ کے واقعے کے بارے میں جلدی جلدی کچھ عرض کروں گا۔ یہ واقعہ 10-00 بجے شروع ہوا اور 11-00 بجے تک سری لنکن شہری ہلاک ہو چکا تھا۔ 10 بج کر 28 منٹ پر پولیس کو کال کی گئی یعنی ایک گھنٹہ 28 منٹ تک یہ کارروائی وہاں پر ہوتی رہی۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ صاحب مجھے آج یا کسی اور دن یہ ضرور بتائیں کہ جہاں پر کوئی غیر ملکی شہری ملازمت کرتے ہیں اور وہاں پر اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو کیا اس حوالے سے آئی۔جی پولیس پنجاب کے دفتر میں information کا کوئی ایسا سسٹم ہے کہ انہیں اس کی فوراً اطلاع مل جائے۔ پانچ گھنٹے تک وہاں پر یہ فساد برپا رہتا ہے اور پولیس تک اس کی اطلاع نہیں جاتی تو کیا پولیس کا اپنا کوئی ایسا سسٹم نہیں ہے کہ اسے اس کی خبر مل جائے؟ میں راجہ بشارت صاحب کے لئے یہ سوال چھوڑ کر آگے بڑھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! سیالکوٹ کا واقعہ کوئی خلا میں نہیں ہوا۔ یہ ہجوم سرحد پار سے نہیں آیا تھا۔ یہ اس معاشرے کا حصہ ہے جس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ انہوں نے اس کو کس طرح سے سوچا؟ اس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس کو کس طرح سے لیا؟ یہ سوچنے کی بات ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا وہ قابل گرفت ہے اور وہ اس کے ذمہ دار ہیں لیکن میرا سوال یہ ہے کہ جس معاشرے کے لوگوں نے ایسا سوچا کیا اس معاشرے کی گرفت نہیں ہونی چاہئے اور اس پر سوال نہیں اُٹھنے چاہئیں کہ اس طرح کے جتھے اور mob پاکستانی معاشرے میں کیوں تیار ہو رہے ہیں؟ مدارس ہماری مذہبی اور دینی روایات کو آگے لے کر جانے والے ادارے ہیں۔ ان کی

بڑی عزت اور احترام ہے۔اس ہاؤس میں آج حاضری کم ہے۔یہ پونے چار سو معزز ممبران پر مشتمل ہاؤس ہے۔ان میں سے 95فیصد بلکہ 100 فیصد لوگ اسلام اور عشق محمد ﷺ کا جذبہ اپنی ماں کے دودھ اور اس کی آواز سے حاصل کرتے ہیں۔وہ مدارس کی مرہون منت نہیں ہے۔مدارس کا تاریخی کام اپنی جگہ پر اہم ہے۔اسلام اور عشق محمد ﷺ کا جذبہ مجھے میری ماں کی وساطت سے ملا ہے اور وہ میری روح اور جسم کے اندر اسی طرح ہے کہ جیسے میں سانس لیتا ہوں اور جیسے میرے جسم کے اندر خُون دوڑتا ہے۔وہ کسی کی دین نہیں ہے لیکن افسوس کہ میرے اس جذبے کو آج مختلف وجوہات کی بنا پر سوالیہ نشان بنا دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین!میں اگلی بات یہ کرنی چاہوں گا کہ میرا دین تو امن کا دین ہے۔میرے نبی حضرت محمد ﷺ کا سب سے بڑا نام رحمت اللعالمین ہے۔دنیا کا کوئی مذہب دہشت گردی اور قتل و غارت گری کی تلقین نہیں کرتا۔یہ تمام مذاہب کے پیروکاروں پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی کون سی تشریح لے کر گلی کوچوں اور بازاروں میں جاتے ہیں۔پاکستان کے اندر میرے دین کے پیروکاروں نے TTP بنائی۔ آپ کے علم میں ہے کہ انہوں نے مساجد،مزاروں ،امام بارگاہوں اور چرچوں پر خودکش حملے کئے ہیں۔یہ TTP کا فہم دین ہے۔کسی شاعر نے بڑا اچھا کہا تھا کہ "یہ سانحہ ایک دم نہیں ہوتا" یہ سلسلہ TTP سے شروع ہو کر مختلف رنگ اختیار کرتا گیا۔کبھی قصور،لاہور ،سیالکوٹ یا کسی اور شہر کے اندر ایسے واقعات کی یہ ایک لڑی ہے۔میرے minority سے تعلق رکھنے والے بھائیوں کو یہ گلا ہو گا کہ شاید صرف اقلیتوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہوتا ہے۔ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ یہ اس ملک کے اندر انتہاپسندی اور شدت پسندی کا attack ہے اور اس شدت پسندی کا نشانہ اس ملک کے اندر صرف اقلیتیں نہیں بلکہ ملک کے تمام شہری ہیں۔میاں محمد نواز شریف صاحب اس ملک کے تین مرتبہ وزیراعظم رہ چکے ہیں۔ان کی طرز سیاست سے آپ اختلاف کر سکتے لیکن اس میں کسی کو انکار نہیں کہ وہ ایک دیندار گھرانے سے تعلق رکھنے والا شخص ہے لیکن ایک مدرسے کے اندر اس کے اُوپر جوتا اُچھالا جاتا ہے۔احسن اقبال صاحب کے فیملی background کا آپ کو بخوبی علم ہے۔اس کو گولی ماری جاتی ہے۔اسی طرح خواجہ آصف پر سیاہی پھینکی جاتی ہے۔اس پر ہماری political elite عجیب و غریب بیان بازی کرتی ہے۔آج موقع نہیں ہے آپ وہ ویڈیو چلا کر دیکھ لیں کہ ان تینوں واقعات کے اُوپر ہم

بحیثیت قوم یکجا تھے یا تقسیم تھے؟جناب والا!ہم تقسیم تھے اور ہم ان کی تحسین کر رہے تھے۔نارووال سے تعلق رکھنے والے ابرار لحق کی اس عمل پر جاری ہونے والی ویڈیو کو آپ چلا کر دیکھ لیں۔یہ پاکستانی معاشرہ ہے اور پھر ایسے گروہ اسی لئے پیدا ہوتے ہیں۔ابھی پچھلے ماہ ایک واقعہ رونما ہوا ہے۔اس واقعے کا ذکر کرنا اس reference میں ضروری ہے۔آپ پہلے TLP کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ Indian funded organization ہے۔وہ مارچ کرتے ہیں اور ریاست چار قدم پیچھے ہٹتی ہے۔اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دونوں طرف سے پاکستانی اور مسلمان شہید ہوتے ہیں۔میں دیکھ رہا تھا کہ جب سعد رضوی رہا ہوئے تو وہ اس سانحہ میں مارے جانے والے اپنے ہر ایک کارکن کے گھر گئے،انہوں نے ان کے بچوں کے سر کے اُوپر اپنا ہاتھ رکھا اور ان کو تسلی دی۔میرا سوال یہ ہے کہ اس سانحہ میں جو سات یا آٹھ پولیس اہلکار شہید ہوئے ہیں کیا ان کے گھر اس صوبے کا چیف منسٹر افسوس کرنے کے لئے گیا ہے؟مجھے ان شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کے گھر میں جاتے ہوئے اور ان کے بچوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے چیف منسٹر نظر نہیں آیا۔یہ ان گروہوں اور ریاست کا فرق ہے۔وہ گروہ اپنے لوگوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں جبکہ ادھر ریاست نے بے حسی دکھائی ہے اور شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کے یتیم ہونے والے بچوں کے سر پر ہاتھ رکھنے اور ان کے بوڑھے والدین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لئے نہ تو وزیر اعلیٰ گیا اور میرے علم کے مطابق وزیر قانون کو بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ انہوں نے شہید ہونے والے کسی پولیس والے کے گھر جا کر ان کو حوصلہ دیا ہو کہ آپ کے سربراہ نے ڈیوٹی دیتے ہوئے اپنی جان اللہ کے سپرد کی ہے اور پوری ریاست آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔میرے علم میں نہیں ہے لیکن اگر یہ کسی کے گھر میں گئے ہیں اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھا ہے تو مجھے بتا دیں۔

جناب چیئرمین!اب میں آخری بات کہہ کر اس کے حل کی طرف آؤں گا۔میری آخری بات بڑی alarming ہے اگر کوئی قوت کے زور پر اس ملک میں اپنا ایجنڈا نافذ کرنا چاہتا ہے اور ہم اس کو تسلیم کر لیتے ہیں تو پھر اس سے بڑی شکست کوئی نہیں ہے۔ہم سقوط ڈھاکہ کی بات کر رہے تھے۔ہماری سیاسی فہم اور اسلام کی فقہی روایت کے مطابق بھی قوت استعمال کرنے کا واحد اختیار ریاست کے پاس ہے اور وہ بھی بے لگام نہیں ہے وہ بھی پاکستان کے آئین اور قانون

کے تابع ہے ریاست بھی بندوق کو بے لگام استعمال نہیں کر سکتی اُس کو بھی آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر اپنی writ نافذ کرنے کا اختیار ہے۔

جناب چیئرمین! ایک سقوط ڈھاکہ ہوا تھا اور دوسرا اس حکومت نے TLP کے ساتھ surrender document کیا ہے۔ میں نے اس کو surrender document کہا ہے اس پر اعتراض ہو سکتا ہے بھئی! وہ document تو سامنے لاؤ جس کو میں نے surrender کہا ہے اُس کو خفیہ کیوں رکھا ہے؟ آپ اُس document کو سامنے لائیں اگر تو ریاست چار قدم آگے گئی ہو گی تو میں اپنے الفاظ واپس لوں گا لیکن اگر ریاست اُس document کے ذریعے ان گروہوں کے خلاف چار قدم پیچھے ہٹی ہے تو جنرل اروڑا نے ڈھاکہ میں ہتھیار ڈالے تھے اور دوسرے ہتھیار آپ کی حکومت نے ڈالے ہیں۔ اس لئے میرا مطالبہ ہے کہ اُس document کو سامنے لایا جائے اور اگر آپ وہ document سامنے لے کر نہیں آتے تو پاکستان کی تاریخ بڑی تلخ ہے۔ آپ نے محمود الرحمٰن کمیشن بنایا اور آج مشرقی پاکستان کی علیحدگی کو 50 سال مکمل ہو گئے لیکن آج بھی ہماری ریاست محمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ release نہیں کر سکی۔ کیا آپ اس document کی حیثیت اُس طرح کی بنانا چاہ رہے ہیں؟ اب میں آخر میں اس کے حل کی طرف آتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ document پیغام پاکستان ہے۔ 2017 کے اندر جب انتہا پسندی جڑ پکڑ رہی تھی تو اُس وقت کی حکومت نے سارے علمائے دین کو اکٹھا کیا۔ مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دیجئے کیونکہ یہ بہت سنجیدہ موضوع ہے۔ اس میں وفاق المدارس العربیہ، تنظیم المدارس اہلسنت، وفاق المدارس السلفیہ، وفاق المدارس الشیعہ اور رابطہ المدارس پاکستان اور اس document کی تیاری میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف، جامعہ بنوریہ کراچی، جامعۃ المنتظر لاہور، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، جامعہ محمدیہ اسلام آباد، جامعہ فریدیہ اسلام آباد، ان سب کے علماء کو اکٹھا کر کے یہ 22 نکاتی document تیار کیا گیا۔ ہمارے تمام علمائے کرام اور مفتی عظام کے دستخطوں کے ساتھ یہ 22 نکاتی document موجود ہے۔ اس document کے اوپر جو consultation کی گئی اُس میں 1829 علمائے کرام اور مفتیان عظام تھے۔ میں یہاں پر صرف ایک نکتے کا ذکر کر رہا ہوں۔ امر بالمعروف کے عنوان سے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے رجحان کے اوپر یہ 13 نمبر شق ہے اس کے اوپر 18 سو سے زیادہ مفتیان کے

دستخط ہیں اور یہ document ریاست پاکستان نے تیار کیا تو میں اس کا credit کسی کو نہیں دوں گا۔ ریاست پاکستان کے اس مشترکہ document کی تیاری 2017 میں شروع ہوئی۔ اس کے اوپر علمائے کرام 8 ماہ بیٹھے اور جنوری 2018 کو یہ document issue کیا گیا لیکن اُس کے بعد ہماری ریاست اس سے اہم کاموں میں مصروف ہو گئی۔ وہ اہم کام پانامہ تھا اور الیکشن 2018 تھا۔ ہماری عدالتیں اور ہمارا ریاستی بندوبست اس document پر عمل کرنے کی بجائے 2018 کے الیکشن کی طرف اپنی توجہ مبذول کر دی۔ آخر میں میری request یہی ہو گی کہ یہ document حکومت پاکستان کی امانت ہے۔ یہ 22 نکاتی ایک علامیہ ہے اور اس پر کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ اس document کو قومی اسمبلی میں لایا جائے اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں لایا جائے کیونکہ اس document کے اوپر علمائے کرام کا تو اتفاق ہے لیکن اس document کے اوپر parliamentarians بھی اپنی اپنی input دیں۔ میں نے چونکہ اس document کو پڑھا ہے اس لئے میرا یقین ہے کہ جس شدت پسندی کے خلاف پوری قوم یک زبان ہے تو اُس شدت پسندی کو ختم کرنے کے حل کی جانب یہ پہلا قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں ذاتی معلومات کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اسلام آباد والے دھرنے پر جب ہمیں surrender کرنے کے حوالے سے کہا جا رہا تھا تو بات یہ ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت سے پہلے والی حکومت بھی surrender کر گئی تھی تو کسی اور نے اُن کو پیسے دے کر وہاں سے اُٹھایا تھا۔ (قطع کلامیاں)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر،

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: Order in the House جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے اور اس وقت کی پوری حزب اختلاف میں زیرک آدمی ہیں اور ہمیشہ کام کی بات کرتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی باتیں تو جناب خلیل طاہر سندھو صاحب بھی کر لیتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب نے کل یہاں پر سانحہ سیالکوٹ پر بحث رکھنے کے حوالے سے بات کی تو ان کی بات اُسی وقت مان لی گئی لیکن آج کے ٹی وی چینلز پر دیکھا جائے کہ انہوں نے سانحہ سیالکوٹ پر کتنی بات کی ہے اور پھر اپنے دُکھڑے کتنے سنائے ہیں۔ میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ آئندہ specific issue پر رہا کریں گے کیونکہ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے superior head ہیں اور سب سے زیرک آدمی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں چودھری ظہیرالدین صاحب کی کسی بات کا جواب نہیں دوں گا۔ میں صرف آپ سے مخاطب ہوں یہ روایت ہے کہ ایک تقریر حزب اقتدار کی طرف ہوتی ہے اور ایک تقریر حزب اختلاف کی طرف سے ہوتی ہے۔ میری تقریر سے پہلے جناب خلیل طاہر سندھو صاحب نے تقریر کی اُس کے بعد سید صمصام علی شاہ بخاری صاحب نے تقریر کی۔ اُس کے بعد حزب اختلاف کی باری تھی لیکن آپ نے حزب اقتدار سے دو تقریریں کروائیں۔ آپ نے سید صمصام علی شاہ بخاری کے بعد چودھری ظہیرالدین کی تقریر کرائی۔ اب چودھری ظہیرالدین صاحب تیسری بار اُٹھے ہیں میری گزارش ہے کہ میرے بعد حزب اختلاف کی طرف سے بھی دو تقریریں کروائیں اور اُس کے بعد حزب اقتدار کو موقع دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے محترمہ عظمیٰ کاردار کے بعد کر لیتے ہیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ یہ political point scoring کا بالکل ٹائم نہیں ہے۔ ہم نے اس وقت سری لنکن بہن بھائیوں کے ساتھ solidarity show کرنی ہے اور آج کا دن ہم نے اُن کو dedicate کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! پریانتھا کمارا کا جو لہو بہا ہے یہ اُس کا لہو نہیں تھا اس سے ہماری پوری قوم لہولہان ہوئی۔ ہماری پوری قوم کے دل اتنے غمزدہ تھے کیونکہ یہ وہ اسلام نہیں جس کا سبق ہمارے نبی پاک ﷺ نے دیا ہے۔ نبی پاک ﷺ تو وہ ہیں جن پر بُوڑھی عورت نے اتنا کُوڑا پھینکا اور اتنے

دن تک پھینکا اور جس دن نہیں پھینکا آپ ﷺ اُس کی خیریت دریافت کرنے گئے۔ میں یہاں پر طائف کروں گی۔ آپ ﷺ کی زندگی میں سب سے مشکل دن تھا جب طائف کے لوگوں کی طرف سے اُن پر پتھر برسائے گئے اور آپ ﷺ لہولہان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ حکم دیں تو دونوں پہاڑوں کے درمیان طائف والوں کو crush کر دیں گے لیکن آپ ﷺ نے اُن کے حق میں صرف دعا کی۔ یہ وہ نبی پاک ﷺ تھے جنہیں رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیاHe is Marcy to mankindرحمت اللعالمین ان کے نام پر یہ ظلم کیا گیا ان کے نام پر خون خرابا کیا گیا ان کے نام پر لاش کی بے حرمتی کی گئی ہم اس پر بے حد شرمندہ ہیں۔ ہم اپنے سری لنکن بہن بھائیوں سے معافی مانگتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے، ہماری حکومت نے، ہمارے پارلیمنٹیریز نے اور کس طرح ہمارے علماء نے ان کو پورا خراج تحسین پیش کیا اور ان کی میت کو سری لنکا رخصت کیا اور یہی پاکستان کا اصل چہرہ ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے ہمیں کہہ تھا کہ آپ تجاویز دیں تو میں اپنی تجویز دینا چاہوں گی کیونکہ ٹائم بہت کم ہے اور کہنے کو بہت کچھ ہے پر۔۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

MS UZMA KARDAR: Prantha Kumara Law should come as an amendment law in the National Assembly to be adopted by all the Provincial Assemblies.

اور وہ یہ ہونا چاہئے کہ

Extra judicial murder of anyone in the name of religion should be punishable as per PPC Act 302 without qasas without pardon without diyat and without long term imprisonment clauses. Thank you.میں بہت کچھ کہہ سکتی تھی لیکن مجھے پتا ہے میرے بہت سارے اور ساتھی ہیں انہوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبودِ آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بہت مختصر سی بات کروں گا جس طرح پہلے بھی اس ہاؤس کے معزز ممبران نے اس واقعہ پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا یقیناً میں بھی اس میں شامل ہوں اور پہلے پیر صمصام صاحب فرما رہے تھے کہ شاید اس ملک کے 95فیصد یا 99فیصد لوگ اللہ اور اس کے رسولﷺ سے محبت کرتے ہیں میں تو کہتا ہوں99.99فیصد لوگ اللہ اور اس کے رسولﷺ سے محبت کرنے والے ہیں اور باقی جو ہمارے ساتھ ہمارے غیر مسلم بہن بھائی ہیں وہ بھی ان سے محبت کرنے والے ہیں۔ میں ریکارڈ کی درستی کے لئے صرف ایک چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افسوس اس بات کا ہے کہ 2018کے بعد تو ہم ذمہ دار ہیں پر یہ کچھ واقعات 2018سے پہلے کے ہیں ان کی بھی ذمہ داری ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس ایوان میں بات ہوئی کہ کوئی پیسے تقسیم ہوئے تو میں بتا دوں کہ اس وقت حکومت ہماری نہیں تھی اگر 2018کے بعد کہیں چار آنے بھی تقسیم ہوئے ہیں تو ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

وزیر بہبودِ آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! دوسری بات یہ کہ میں راجہ بشارت صاحب کی سربراہی میں جو law and order کی Cabinet Committee ہے اس کا بھی ایک ادنیٰ سا ممبر ہوں آپ ایک بات کا یقین رکھیئے کہ اس واقعہ کے بعد فوراً جو بھی میٹنگ ہوئی اور خدانخواستہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے ہر اس واقعہ کے بعد یہ کمیٹی فل فارم میں ہر معاملے کو بہترین انداز میں اس کو address کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واقعہ میں بھی یہی ہوا اور اس کے علاوہ چودھری صاحب نے فرمایا شاید وزیر اعلیٰ صاحب یا کوئی اور جو ہمارے شہید ہوئے ہیں ان کے پاس نہیں گئے تو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ شہیدوں میں قصور کے افسران تھے۔ میں ذاتی طور پر اور میرے ساتھ سردار آصف نکئی صاحب ہم کم از کم ان شہید افسران کے گھروں میں دو دو دفعہ گئے ہیں جو ہمارے پر فرائض تھے وہ ہم نے پورے کئے ہیں اور کیونکہ میں اس cabinet meeting کا حصہ ہوں تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے اتنے دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے بے شمار شہید افسران جو 2013اور 2018کے درمیان شہید ہوئے

تھے ان کے compensation package بھی جاری کئے ہیں۔ آخر میں صرف راجہ صاحب کے سامنے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ایک بات کا دکھ ہوا کہ یہ ایک بہت بڑی فیکٹری تھی جہاں پر یہ ہمارے سری لنکن بھائی کام کر رہے تھے میری معلومات کے مطابق اس واقعہ کی دو timingsہیں پہلے جب لڑائی جھگڑا ہوا اور پھر تقریباً 40 سے 45 منٹ کا وقت گزرنے کے بعد دوسرا واقعہ پیش آیا۔ میں راجہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا اور میں یہ informally بھی کر سکتا ہوں مگر میں چاہتا ہوں کہ ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھوں کہ اس پہلے واقعہ کے بعد یہ جو اتنی ملٹی بلین روپے والی فیکٹری ہے وہاں کی سکیورٹی کیا کر رہی تھی وہاں کے مالکان کیا کر رہے تھے۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ انہوں نے ایک compensation package دیا مگر کیا یہ ان کی ذمہ داری نہیں تھی کہ اگر ایک غیر ملکی ان کے پاس کام کر رہا ہے تو وہ اس کو سکیورٹی بھی مہیا کریں ان کا ایسا mechanism کیوں نہیں تھا کہ جب کوئی ایسا واقعہ ہو تو وہ فوراً پولیس کو خبر کریں۔ یہ وقت پر رپورٹ نہیں کیا گیا جو کہ افسوس کی بات ہے۔ وہاں کی سکیورٹی کے لوگ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز کے اتنے ہی حق دار ہیں کہ ہم ان کے خلاف ایکشن کریں۔ فیکٹری کے مالکان کے خلاف بھی ہمیں ایکشن لینے چاہیے اور اس کے علاوہ ہمیں ensure کرنا چاہئے کہ آج کے بعد ایسے واقعات نہ ہوں اور ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے یہ فرمایا کہ ہم یہ واقعہ نہیں ہونے دیں گے اور کیا اکیلے وزیر اعظم عمران خان یا اکیلے لاء منسٹر یہ کر سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایک ایسا mechanism تیار کر لینا چاہئے جس میں یہ ایک automatic feature ہونا چاہئے کہ ہم نے کس طرح اپنے غیر ملکی بھائیوں اور بہنوں کی سکیورٹی کو ensure کرنا ہے اس کا رپورٹنگ میکنیزم کیا ہے اس کی ذمہ داری کیا ہے اور اس کے علاوہ میری گزارش ہے آپ سے بھی اور لاء منسٹر صاحب سے بھی کہ یہ جو جتھوں میں واقعات ہوتے ہیں اس کے لئے علیحدہ سے قانون سازی ہونی چاہئے۔ جہاں پر سو پچاس بندے اکٹھے ہو کر قانون ہاتھ میں لیتے ہیں ان کے ساتھ اتنا strict mechanism ہونا چاہئے کہ within days وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ جائیں تاکہ لوگ دوبارہ اس طرح کا کام کرنے سے پہلے سوچیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاءاللہ دوبارہ ایسا واقعہ پھر پیش نا آئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج کا دن یقیناً بہت افسوس کا دن ہے اور اس سے پہلے بھی جس طرح بات ہوئی سقوط ڈھاکہ کے حوالے سے، سانحہ اے پی ایس کے حوالے سے اور آج سانحہ سیالکوٹ کی بات ہو رہی ہے یہ سب دل خراش واقعات ہیں اور ان پر بارہا دفعہ بات بھی ہو چکی ہے کیونکہ یہ دن سانحہ سیالکوٹ کے لئے مختص کیا گیا ہے اور راجہ بشارت صاحب نے بھی تائید کی ہے کہ اس کے حوالے سے ہی بات ہو تا کہ یہ big bosses کو بتا سکیں کہ ہم نے ایک دن رکھا ہے اور اس پر بھرپور بات ہوئی ہے تو کوشش کریں گے کہ اس کے اندر رہ کر ہی بات کریں۔ میں یہ برملا کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس جتھے نے یہ کام کیا ہے اس نے یقیناً پورے پاکستان کی جو تصویر پیش کی ہے وہ ایک بیمار معاشرے کی تصویر ہے۔ اس معاشرے کے اندر مسئلہ کسی کے سری لنکن ہونے کا، غیر مسلم ہونے کا نہیں ہے۔ اب تو آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات دانستہ یا غیر دانستہ نکل چکی تو اس کے بعد پھر وہ جتھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپ کے ساتھ سلوک کیا کرتے ہیں اور اس سے بڑی پریشانی کی بات کیا ہو گی ابھی میرے فاضل ممبر نے کہا کہ 99.99 فیصد ہمارے وجود کے اندر اللہ اور اس کے رسول ﷺ رہتے ہیں اور انہیں کے نام پر یہ قتل عام کیا جاتا ہے یہ دل خراش واقعات ہوتے ہیں لیکن جن کے نام پر ہوتے ہیں اس رب کے 99 ناموں میں اکثر ناموں کا تو مطلب ہی رحم کرنے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، شفقت کرنے والا ہے، محبت کرنے والا ہے اور درگزر کرنے والا ہے ان کے نام پر ایسا کام کیا جاتا ہے اور جس رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کئے جاتے ہیں جو شفقت، محبت اور معافی کا منبع ہیں۔ جنہوں نے سفارش کرنی ہے کہ جس نے اپنی ساری زندگی میں ایک بھی نیکی کا کام کیا ہو گا وہ اس کو بھی جنت میں لے کر جائیں گے۔ ان ﷺ کے نام پر اس ملک کے اندر بربریت کی جاتی ہے۔ اس معاشرے کے اندر مجھے کسی مولوی اور کسی تبلیغ کرنے والے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میں نے یہ نعرہ لگانا ہے کہ سیدی مرشدی یا نبی یا نبی، غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے کہ جو ہو نہ عشق مصطفی ﷺ تو زندگی فضول ہے یہ میرے بچوں میں، میرے خاندان میں، میرے نہیں بلکہ سب کے آباؤ اجداد ہر ایک کی رگوں کے خون کے قطرے قطرے میں شامل ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ جب تک بطور پارلیمنٹیرین ایک سیاسی جماعت میری ہے، یہاں سب سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن سیاسی جماعتوں کی وابستگی سے بالاتر ہو کر اور ایک خوف کی چادر جو ہمارے اوپر چڑھی ہوئی ہے جس کا اظہار بارہا دفعہ چودھری ظہیر الدین اور راجہ بشارت صاحب کر چکے ہیں۔ وہ خوف کی چادر جب تک ہمارے اوپر سے نہیں اترے گی ہم جتنے چاہیں قوانین بنا لیں جتنی چاہیں سخت سزائیں دے لیں ہم اس معاشرے کو اس ہجوم کی سوچ رکھنے والے معاشرے کو سیدھی راہ پر نہیں لا سکتے۔ وہ سوچ یہی ہے کہ اس ملک کے اندر سیاسی جماعتوں کو کمزور کرنے کے لئے مذہب کا کارڈ ہمیشہ کھیلا گیا ہے۔ وہ حکومت چاہے ان کی ہے یا ہماری حکومت تھی یا ہمارے سے پہلے بھی تھی۔ وہ مذہبی کارڈ جس نے سیاسی جماعتوں کو کمزور تو کرنا ہی تھا، اس معاشرے کو بھی کمزور کر دیا اور اس معاشرے کی سوچ کو بھی کمزور کر دیا۔ یہ issue ہمارے لئے نہیں رہا۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ 2018 میں ہزار ہزار روپے بانٹے گئے یا اس طرح کے اقدامات اس سے پہلے بھی ہوئے اور ابھی تازہ تازہ آپ لوگوں کے دور حکومت میں بھی اس طرح کے واقعات ہو چکے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگر ہم نے اس کو روکنا ہے تو ہمیں جرات مندی کے ساتھ ان چند افراد کو جو اس ملک میں سیاست کو کمزور کرنے کے لئے ان جتھوں کو پروان چڑھاتے ہیں اور اس کے بعد یہ جتھے بے قابو ہو جاتے ہیں اور پھر کسی کے قابو میں نہیں رہتے۔ اس کے بعد سوسائٹی میں اس طرح کے دلخراش واقعات ہوتے ہیں جو پورے ملک کی جڑوں کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ ہمیں اس پر غور کرنا پڑے گا اور ہمیں جرات کرنی پڑے گی کہ ہمارے مدارس کے اندر اور ہماری مساجد کے اندر کیا تبلیغ دی جا رہی ہے ہمیں اس پر بھی نظر رکھنی پڑے گی۔ ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ہمارے بچوں کو جو تعلیم دی جا رہی ہے وہ کوئی qualified آدمی دے رہا ہے۔ ان مدارس اور مساجد میں پڑھانے والا کیا درس، کیا لیکچر، کیا تبلیغ اور کیا دین کی تربیت دے رہا ہے۔ ہم آج تک ان باتوں کو ہاتھ لگانے سے ڈرتے ہیں اور خوفزدہ بھی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے جیسا کہ سمیع بھائی نے بات کی ہے فیڈرل گورنمنٹ جو کرے وہ اپنی جگہ ہے لیکن بطور صوبائی حکومت ہمیں سنجیدگی سے اس مسئلے پر سوچنا چاہئے۔ یہ صرف تحریک انصاف کی حکومت کا issue نہیں ہے۔ ان کے دور کی بات نہیں ہے یہ واقعات ہر

دور میں ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے کہ جب تک ہم نے خوف سے بالاتر ہو کر آنے والی نسلوں کی بہتری کے لئے سنجیدگی سے کام نہ کیا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایسا واقعہ اقلیتوں کے ساتھ پہلی دفعہ نہیں ہوا۔ یہاں لوگ جلائے گئے ہیں اور یہاں زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اب یہ ہمارے سری لنکا کے مہمان اور بھائی تھے جو یہاں پر کام بھی کرتے تھے۔ ان کے ساتھ یہ ظلم اور زیادتی ہوئی ہے کہ ایک نہتا انسان جس کے پاس نہ چاقو نہ بندوق بلکہ کچھ بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے آپ کو defend کرتا۔ اس پر اتنے لوگ برس پڑے، انہوں نے پہلے اسے lynch کیا پھر اس کو جلایا۔ یہ ظلم کی انتہا اور حد سے پار وحشی پن میں نے سنا بھی نہیں تھا کہ پاکستان کے لوگ ایسا کر سکیں گے۔ ہم مسلمان اس طرح کی حرکت کر سکیں گے یہ ہمارے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا۔ آپ کو سوچنا نہیں بلکہ کچھ کرنا پڑے گا اور کرنا یہ پڑے گا کہ

This should be the last incident of this sort. It should never ever happen again. What is the message that you are giving to outside World, which is already saying that Muslims are not good people. Muslims are the best people in the World. They are the peace loving people in the World.

جناب چیئرمین! ہمارا مذہب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ایک دفعہ کسی کو سمجھاؤ، نہیں سمجھتا تو اس کا وہ راستہ اور آپ کا یہ راستہ ہے۔ آپ کسی کے ساتھ ظلم اور زیادتی نہ کرو۔ It's a psychological case. It's a deep rooted problem اور اس problem کا ایک دن کا حل نہیں ہے۔ آپ کو سوچنا پڑے گا اور ایسی سزا دینی پڑے گی اور وہ سزا دینی پڑے گی کہ جو یادگار سزا ہو۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پاکستان بننے کے بعد جب پہلا rape caseہوا تھا تو اگر اس وقت مجرم کو سخت سزا دی جاتی تو مجھے یقین ہے کہ پھر دوبارہ کوئی rape caseنہ ہوتا، ایک ڈاکہ پڑتا تو ڈاکو کو سزا مل جاتی تو مجھے یقین ہے کہ آپ کی گلیاں اور کوچے آج محفوظ ہوتے مگر ہم کیا کرتے ہیں کہ we sweep every crime under the carpets. We don't open our eyes. We don't give punishment that they deserve. We have to do that and I want to say to Sri Lankan Consulate General that we are really ashamed of what has happened, and what we did.اور اس سے زیادہ شرمناک یہ ہے کہ اس کو بچانے کے لئے اتنے لوگ اس کے اوپر کیوں نہیں گر گئے۔ اگر وہ مار رہے تھے تو بیس پچیس لوگ اسے بچا بھی سکتے تھے وہاں تو ایک انسان ہی اس کے اوپر گرا۔ اتنے بڑے ہجوم میں ایک ہی مسلمان انسان نکلا تو مجھے اس بات پر شرم آتی ہے۔ But again I would apologize to the nation of Sri Lanka on behalf of all of us either if it's the Government or the Opposition.ہم دونوں کی طرف سے معافی چاہتے ہیں مگر معافی سے دل مطمئن اور غم ختم نہیں ہوتا۔ اس کو ختم کرنے کے لئے آپ کو سخت اقدامات کرنے پڑیں گے اورaction لینا پڑے گا تاکہ ان کے زخم بھی ٹھنڈے ہوں کہ واقعی پاکستان نے ہمارے لئے کچھ کیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گی صرف دو چار جملوں میں اپنی بات ختم کروں گی۔ پاکستانی قوم کی طرف سے شدید مذمت ہے ان لوگوں پر کہ جنہوں نے مذہب کے نام پر یہ عمل کیا حالانکہ ان کی اس سے ذاتی دشمنی تھی۔ میں اس کے علاوہ جناب یاسین جوئیہ صاحب Honorary Consulate General کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے اس واقعہ کے بعد بڑا مثبت کردار ادا کیا۔ انہوں نے پاکستان کی حکومت کے ساتھ مل کر dead body کو جلد سے جلد release کرایا۔ ہمارے منسٹر اعجاز آگسٹن صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ یاسین جوئیہ صاحب نے سب سے اچھا کام یہ کیا کہ نفرت کم کرنے کے لئے

پاکستانی عوام اور سری لنکن عوام ظاہر ہے وہ دکھ میں تھے، جب ان کے پاس dead body پہنچی اور انہوں نے یہ بات سنی تو وہ بہت غصے میں تھے۔ یہ میڈیا سے منسلک رہے NWB کی ورکشاپ نئی نئی کر کے آئے تھے، اس میں ایم۔این۔ایز اور ایم۔پی۔ایز بھی تھے۔ انہوں نے ہم سب کے راتوں رات views اکٹھے کئے اور سری لنکا کے ٹی۔وی چینلز پر پیش کئے گئے۔ اس کے بعد یہی قرارداد جو آج اسمبلی میں پیش ہوئی ہے یاسین جوئیہ صاحب کی وجہ سے وہاں کے ٹی۔وی چینلز پر close کر کے دکھائی گئی۔ اس سے یہ ہوا کہ نفرت کم ہوئی۔ میں یہاں بیٹھے تمام ممبران سے کہتی ہوں کہ یاسین جوئیہ صاحب کو بھرپور طریقے سے appreciate کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آخر میں وزیراعظم صاحب کا شکریہ ادا کروں گی۔ یہ بات تو بہت چھوٹی سی ہے لیکن انہوں نے بیوہ کے لئے تاحیات تنخواہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ بہت اچھا کیا گیا ہے۔ میں اس کے علاوہ وزیر قانون صاحب کو ایک تجویز دینا چاہوں گی کہ وہ خدا کے لئے اس معاملے کو معزز عدالتوں کے حوالے مت کریں۔ اس واقعہ کا اگر آپ جلد نتیجہ چاہتے ہیں تو ایک ایسی عدالت قائم کریں جو ان مجرموں کو دنوں میں سزا دے۔ ہمیں سالوں میں سزا نہیں چاہئے ہمیں دنوں میں سزا چاہئے تاکہ پتا چلے کہ پاکستانی قوم نے سری لنکا کے پریانتھا کمارا کا ساتھ دیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اجلاس کی کارروائی کے لئے پانچ منٹ وقت بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی کا وقت پانچ منٹ بڑھایا گیا۔)

محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنے معزز ایوان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جس نے اتنے بڑے سانحہ پر مل کر یہ initiative لیا کہ ہم نے اس پر بولنا ہے، ہم نے مذمت کرنی ہے اور ہم نے آئندہ ایسے واقعات کو نہیں ہونے دینا۔ یہ واقعہ جو سیالکوٹ میں پیش آیا، 16 دسمبر 2014 کو آرمی پبلک سکول پشاور میں جو واقعہ پیش آیا اور 16 دسمبر 1971 جو سقوط ڈھاکہ کا واقعہ تھا۔ یہ واقعات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے دشمن کو پہچاننا ہو گا کہ ہمارا دشمن کون ہے، ہم

کس طرح سے ایک قوم بن کر ایک پلیٹ فارم پر رہ کر ایسے واقعات کو روک سکتے ہیں اور کس طرح ہم اپنے ملک کی بہتری کے لئے کام کر سکتے ہیں۔ میری اس حوالے سے ایک چھوٹی سی تجویز ہے کہ ہمیں legislation میں loopholes کو fill کر کے کام کرنا ہو گا کہ نبی پاک ﷺ کی ذاتِ اقدس کے حوالے سے کوئی بات کی جاتی ہے یا کہی جاتی ہے تو اُس پر کم از کم ہمیں ensure ضرور کرنا چاہئے کہ آیا یہ بات ہوئی ہے یا نہیں تا کہ کسی مظلوم انسان کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ ہمیں اس حوالے سے legislation پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آخر میں یاسین جوئیہ صاحب کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے پاکستانی ہونے کی حیثیت سے سری لنکا میں ہمارے پیغام اور عوام کا درد پہنچایا۔ اِن کا بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

جناب چیئرمین: شکریہ۔ چودھری افتخار حسین چھچھر! موجود نہیں ہیں۔ جناب طارق مسیح گل!

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ شروع کرتا ہوں خداوند یسوع مسیح کے نام سے جو میرا نجات دہندہ ہے اور جس نے مجھے عقل، حکمت اور دانائی سے روشناس کیا۔ آج سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے صوبائی اسمبلی کے اندر میرے پیارے اراکین اسمبلی نے اس غم زدہ خاندان کے ساتھ بڑے پیار و محبت کی باتیں کر کے پاکستان کے قد کو اونچا کیا ہے۔ میں اس پر صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرا نام طارق مسیح گل ہے اور میں ایک مسیح خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں شاید اسلام اور قرآن سے اتنا واقف نہیں ہوں لیکن میں جب student تھا تو اُس وقت اسلامیات کا subject میرے لئے لازمی تھا۔ میں نے اسلامیات میں پڑھ کر اسلام کے بارے میں جو کچھ سیکھا ہے اس کے پیش نظر یہ واقعات سُن کر اور دیکھ کر جس بات نے مجھے جھنجھوڑا اور نچوڑا ہے وہ میں آج اس floor پر بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اسلامیات کو پڑھ کر یہ سیکھا ہے کہ اسلام ہمیں یگانگت، پیار، اتحاد اور برداشت کا درس دیتا ہے۔ آپ حضور ﷺ کی زندگی کے بارے میں دیکھا جائے تو وہ اخلاق، محبت اور پیار سے بھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کا پیار، محبت، اتحاد اور سبق ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ انسانیت کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے اور حُسن سلوک سے کیسے پیش آیا جائے۔ ہمیں وہ اسلام چاہئے جو آپ ﷺ نے انسانیت کو نمونے کے طور پر دیا۔ آپ یقین کریں کہ جب میں اسلامیات کا student تھا تب کلاس میں اساتذہ کرام نے ہمیں سکھایا

کہ حضورﷺ جب اپنے صحابہ کرام کے ساتھ جارہے تھے تو ایک عورت اپنی چھت سے کوڑا پھینکتی ہے، اس پر صحابہ کرام غصہ کرتے ہیں لیکن آپﷺ صحابہ کرام سے کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں۔ دوسرے دن پھر عورت نے کوڑا پھینکا لیکن تیسرے دن نہ پھینک سکی تو آپ یقین کریں کہ حضورﷺ نے پوچھا کہ آج وہ عورت کہاں ہے۔ اس بات پر صحابہ کرام نے کہا کہ وہ عورت بیمار ہو چکی ہے۔ آپﷺ نے فوراً اس کے گھر جا کر تیمارداری کی اور اسلام، محبت اور پیار کا درس دیا۔

جناب چیئرمین! آج مجھے سوچنے اور بولنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ کیا وہ اسلام ٹھیک تھا یا یہ ٹھیک ہے۔۔

MR. CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Friday 17th December 2021 at 9 a.m. Thank you.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعۃ المبارک ،17۔دسمبر2021

(یوم الجمع،12جمادی الاوّل1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 3

185

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی لاہور کے حسابات کی فرانزک آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر ویسٹ مینجمنٹ کمپنی، گوجرانوالہ، راولپنڈی، سیالکوٹ کے حسابات، اور کیٹل مینجمنٹ کمپنی لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز رکھیں گے۔

187

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 17-دسمبر 2021

(یوم الجمع، 12-جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝١ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝٢
وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝٤ الَّذِينَ
هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝٥ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝٦
وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝٧

سورۃ الماعون آیات نمبر 1 تا 7

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے؟ o یہ وہی (بدبخت) ہے، جو یتیم کو دھکے دیتا ہے o اور فقیر کو کھانا کھلانے کے لئے (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا o تو ایسے نمازیوں کی خرابی ہے o جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں o جو ریاکاری کرتے ہیں o اور برتنے کی چیزیں وقتی استعمال کے لئے نہیں دیتے o

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

مجھ پہ بھی چشمِ کرم اے مِرے آقا کرنا
حق تو میرا بھی ہے رحمت کا تقاضہ کرنا
تو کسی کو بھی اٹھاتا نہیں اپنے در سے
یہ تری شان کے شایاں نہیں ایسا کرنا
یہ تیری شان ہے اے آمنہ کے در یتیم
ساری امت کی شفاعت تن تنہا کرنا
مجھ پر محشر میں نصیر اُن کی نظر پڑھ ہی گئی
کہنے والے اِسے کہتے ہیں خُدا کا کرنا

سوالات

(محکمہ بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: جی، اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھیں جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے تشریف فرما ہیں ؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1237 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے وہ تشریف فرما ہیں ؟ ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا ان کے سوال نمبر 1264 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2164 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں بہبود آبادی کے مراکز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***2164: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز موجود ہیں؟

(ب) ان مراکز میں عوام کی بھلائی کے لئے کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں؟

(ج) عوام کو ان مراکز سے کیا کیا سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) صوبہ بھر میں بہبودِ آبادی کے مراکز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ 2100 خاندانی منصوبہ بندی کے فلاحی مراکز۔

2۔ 117 فیملی ہیلتھ موبائل یونٹس جن میں سے 106 موبائل یونٹس کی گاڑیوں کو refurbish کروا کر فعال کر دیا گیا ہے جبکہ دیگر موبائل یونٹس کی گاڑیوں کی refurbishment باقی ہے۔

3۔ 129 فیملی ہیلتھ کلینکس جن میں ایک Men Advisory Trainning Centre بھی شامل ہے۔

4 - 05 Vasectomy Units جہاں مردوں کے لئے نس بندی کی سہولیات موجود ہیں۔

(ب) محکمہ بہبودِ آبادی ان مراکز پر عوام کی بھلائی کے لئے درج ذیل خدمات فراہم کر رہا ہے۔

فلاحی مراکز پر فراہم کردہ خدمات:

(1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

(2) عام ادویات کی فراہمی۔

(3) کمیونٹی کے ساتھ فیملی پلاننگ سے متعلقہ مختلف آگاہی نشستیں۔

(4) ماں اور بچہ کی صحت سے متعلقہ خدمات۔

فیملی ہیلتھ کلینک پر فراہم کردہ خدمات:

(1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

(2) عام ادویات کی فراہمی۔

(3) نل بندی (آپریشن)۔

(4) متعلقہ ہسپتال میں لوگوں کی آگاہی کے لئے فیملی پلاننگ کاؤنٹر کا قیام۔

موبائل سروس یونٹ کی جانب سے فراہ کردہ خدمات موبائل سروس یونٹ دور دراز علاقوں میں خصوصی طور پر تیار کردہ سہولتوں سے آراستہ گاڑیوں کے ذریعے درج ذیل سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

(2) عام ادویات کی فراہمی۔

(3) کمیونٹی کے ساتھ فیملی پلاننگ سے متعلقہ مختلف آگاہی نشستیں۔

(4) ماں اور بچہ کی صحت سے متعلقہ خدمات۔

فیلڈ ورکر کی جانب سے فراہم کردہ خدمات:

(1) موزوں شادی شدہ جوڑوں کی رجسٹریشن کرنا۔

(2) مانع حمل نان کلینیکل طریقوں کی موزوں شادی شدہ جوڑوں تک فراہمی۔

(3) موزوں شادی شدہ جوڑوں کو مانع حمل کلینیکل طریقوں کے لئے فلاحی مرکز اور فیملی ہیلتھ کلینیک پر ریفر کرنا۔

(ج) ان مراکز سے عوام کو درج ذیل سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں۔

1۔ مرد اور خواتین کے لئے فیملی پلاننگ کی جامع خدمات۔

2۔ دورانِ حمل عورت کی صحت کی نگرانی۔

4۔ بچوں کی صحت کی نگرانی۔

5۔ سنِ بلوغت اور نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل سے آگاہی اور اُن کا حل۔

6۔ جنسی بیماریاں ایچ آئی وی ایڈز سے متعلقہ معلومات و آگاہی۔

7۔ بانجھ پن کی مینجمنٹ اور عمر رسیدہ عورت کی تولیدی صحت کے مسائل کا علاج۔

8۔ عام بیماریوں کا علاج۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں باقی تو جواب سے مطمئن ہوں لیکن جو اس سوال کے جز(ب) میں بتایا گیا کہ جتنے مراکز اس ٹائم چل رہے اس حوالے سے عام طور پر جو شکایات وصول ہوتی ہیں وہ یہ ہوتیں ہیں کہ اس میں مانع حمل کی جو ادویات ہیں اُن کی موجودگی نہیں ہوتی اس کے لئے مجھے صرف منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ یہ شکایت کس حد تک درست ہیں اور اس کا مداوا کیسے کیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! یہ بالکل کبھی ہو بھی جاتا ہے کہ کبھی medicines available نہیں ہوتی جیسا کہ باقی تمام medicines کا معاملہ ہے بہر حال اس وقت ہمارے پاس تمام مراکز میں ہر قسم کی medicines available ہیں اور کسی قسم کا بھی کوئی ایشو نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے تشریف فرما ہیں ؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا ان کے سوال نمبر2062 کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ۔ جناب چیئرمین !میرا سوال نمبر2183 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے زیر انتظام
موبائل سروس یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

***2183: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے چھ موبائل سروس یونٹ کام کر رہی ہیں؟

(ب) یہ موبائل سروس یونٹ کب خرید کئے گئے تھے ان پر کتنی لاگت آئی تھی اور ان موبائل سروس یونٹ میں کون کون سی سہولیات یاequipment ہیں کتنے ملازمین ان میں میسر ہوتے ہیں؟

(ج) کیا ان میں وہ تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ بہبود آبادی کے معیار کے مطابق ہونی چاہیں؟

(د) ان میں ڈیوٹی / فرائض سرانجام دینے والے ملازمین کی تعلیم کیا ہونا ضروری ہے؟

(ہ) اس یونٹ میں تعینات ڈاکٹر کی ڈیوٹی کتنے گھنٹے کی ہوتی ہے؟

(و) ان ڈاکٹرز کی ڈیوٹی کیا ہوتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) موبائل سروس یونٹ تحصیل سطح پر قائم کئے جاتے ہیں اور یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کی ہر تحصیل میں ایک موبائل سروس یونٹ کام کر رہا ہے جن کی کل تعداد چھ ہے۔

(ب) موبائل سروس یونٹ کے لئے 2005 میں ماسٹر فورڈ ٹرک خریدے گئے تھے اور اس وقت ایک ٹرک کی کُل لاگت تقریباً 9لاکھ 25ہزار روپے تھی۔

اِس میں منی آپریشن تھیٹر (mini Operation Theatre) کے تمام اوزار موجود ہیں نیز درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی جس میں خاندانی منصوبہ بندی کے عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD) شامل ہیں

2۔ عام بیماریوں کا علاج

3۔ مشورہ برائے بانجھ پن کا علاج اور تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں

4۔ زچہ بچہ کی پیدائش سے پہلے (Antenatal Care) اور پیدائش کے بعد (Postnatel Care) دیکھ بھال

5۔ مزید سہولیات کی فراہمی اور راہنمائی کے لئے کلائنٹس کو فیملی ہیلتھ کلینکس کی طرف ریفر کیا جاتا ہے

ہر موبائل سروس یونٹ میں چار ملازمین خدمات سرانجام دیتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) لیڈی ڈاکٹر (2) فیملی ویلفیئر کونسلر (3) ڈرائیور (4) آیا

(ج) جی ہاں! اِن میں وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو کہ بہبودِ آبادی کے معیار کے مطابق ہونی چاہئے۔

(د) اِن میں ڈیوٹی و فرائض سرانجام دینے والے ملازمین کی تعلیم درج ذیل ہونا ضروری ہے۔

(1)	لیڈی ڈاکٹر	M.B.B.S
(2)	فیملی ویلفیئر کونسلر	میٹرک (سائنس) مع فیملی ویلفیئر ورکر کورس
(3)	ڈرائیور	مڈل پاس ڈرائیونگ لائسنس کا حامل ہو
(4)	آیا	مڈل پاس

(ہ) اِس یونٹ میں تعینات ڈاکٹرز کی ڈیوٹی سرکاری اوقات کے مطابق صبح 8:00 بجے سے دوپہر 3:00 بجے تک ہوتی ہے۔

(و) اِن ڈاکٹرز کی ڈیوٹی دور دراز علاقوں میں جا کر جہاں فیملی پلاننگ کی سہولیات میسر نہیں ہیں وہاں میڈیکل کیمپ لگانا اور مندرجہ ذیل سہولیات مہیا کرنا ہے۔

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی جس میں خاندانی منصوبہ بندی کے عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD) شامل ہیں

2۔ عام بیماریوں کا علاج۔

3۔ مشورہ برائے بانجھ پن کا علاج اور تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں۔

4۔ زچہ بچہ کی پیدائش سے پہلے (Antenatal Care) اور پیدائش کے بعد (Postnatel Care) دیکھ بھال۔

5۔ مزید سہولیات کی فراہمی اور رہنمائی کے لئے کلائنٹس کو فیملی ہیلتھ کلینکس کی طرف ریفر کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے چھ موبائل سروس یونٹ کام کر رہے ہیں؟ میں اسی حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو چھ یونٹس ہیں جو کہ ٹرک نما ایک گاڑی میں بنائے گئے تھے اس گاڑی میں ان کا سٹاف جس میں لیڈی ڈاکٹر اور ڈرائیور وغیرہ شامل ہوتے تھے لیکن اب اس کی کیا پوزیشن ہے کیا ابھی بھی وہ گاڑیاں ورکنگ حالت میں ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! یہ گاڑیاں بالکل ورکنگ حالت میں ہیں۔ صرف دو یا تین گاڑیاں اس وقت ورک شاپ میں ہیں باقی تقریباً 95 فیصد موبائل سروس یونٹس کام کر رہی ہے اور ہر ہفتے ان کے camps ہوتے ہیں جن کو ہم باقاعدہ مانیٹر کرتے ہیں۔

Yes they are in working condition.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اب منسٹر صاحب نے یہ جواب on the floor of the House دیا ہے کہ 95 فیصد گاڑیاں ورکنگ حالت میں ہیں جبکہ ٹوٹل 6 گاڑیاں ہیں جن میں سے 3 گاڑیاں ورک شاپ میں ہیں اب مجھے یہ بتائیں یہ ratio تو 50 فیصد بنتی ہے آپ اس کو 95 فیصد کس طرح بنا رہے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! یہ اگر اپنے ضلع سے باہر نکلیں تو میں پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ پورے پنجاب میں ہماری جو گاڑیاں ہیں میں ان کی بات کر رہا ہوں ان میں سے بالکل ہماری کچھ گاڑیاں خراب ہیں ان میں ان کی بھی تین گاڑیاں ہوں گی اور میں مزید اس کو check بھی کروالیتا ہوں۔ میں پورے صوبے کی بات کر رہا ہوں کہ اس میں ہماری تقریباً 95 فیصد گاڑیاں ٹھیک حالت میں ہیں۔ فیصل آباد میں 6 میں جو 3 گاڑیاں خراب ہیں وہ بھی میں check کروالیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ فیصل آباد میں 50 فیصد گاڑیاں خراب ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ خود دیکھ لیں کہ میں نے سوال کیا کیا ہے اور اس کا جواب کیا دیا جا رہا ہے جبکہ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ فیصل آباد میں جو گاڑیاں ورکنگ حالت میں ہیں ان کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے جواب میں ٹوٹل 6 گاڑیاں بتائی ہیں جبکہ میری رپورٹ کے مطابق 3 گاڑیاں ورکنگ حالت میں نہیں ہیں۔ دوسرا ایشو یہ ہے کہ فیصل آباد کی آبادی بہت بڑھتی جا رہی ہے اس حساب سے آپ دیکھیں کہ ایک تحصیل تقریباً 100 کلو میٹر پر محیط ہے۔ جڑانوالہ، تاندلیانوالہ اور سمندری یہ پنجاب کی بڑی تحصیلیں ہیں لیکن ان تحصیلوں میں آپ دیکھیں کہ صرف ایک گاڑی ہے اگر وہ گاڑی ایک چکر ایک طرف سے دوسری طرف لگائے تو میرے خیال میں 6 ماہ بعد وہ دوبارہ rotation میں آسکتی ہے۔ Otherwise وہ گاڑی پوری تحصیل کو cover ہی نہیں کر سکتی۔ یہاں پر میری ان تحصیلوں سے بھی ممبران آئے بیٹھے ہیں وہ بھی میری بات سے اتفاق کریں گے۔ کیا محکمہ آبادی کے لحاظ سے گاڑیاں اور سٹاف بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر ارادہ رکھتا ہے تو کب تک یہ اس پر عمل درآمد کریں گے کیونکہ ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ نئے پاکستان میں نئی چیزیں ہوں گی یہ تو پرانی بھی خراب پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ میں سوال کچھ کر رہا ہوں اور منسٹر صاحب جواب کچھ دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد کی تمام 6 کی 6 گاڑیاں اس وقت ورکنگ حالت میں ہیں یہ ابھی ابھی مجھے

میرے محکمے کی طرف سے feedback ملی ہے۔ میرے معزز ممبر وہاں جا کر check کریں اور verify کریں اگر مجھے غلط information مل رہی ہے تو میں ایکشن لوں گا اگر یہ خود اپنی طرف سے ان گاڑیوں کو خراب کئے بیٹھے ہیں تو مہربانی کرکے ان کو ذہنی طور پر ٹھیک کرلیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ تحصیل میں population welfare کا جو کام چل رہا ہے اس میں صرف ایک موبائل وین ہی ہمارا resource نہیں ہے ہماری تحصیل میں بے شمار resources ہیں ہر THQ میں ہمارا سنٹر قائم ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے فلاحی مراکز بھی ہیں تقریباً ہر یونین کونسل کی سطح پر ہمارے set up موجود ہیں۔ یہ جو ایک گاڑی تحصیل میں ہے یہ صرف جیسا کہ نادرا کی vans ہیں اس طرح کی vans ہیں جو کہ کوئی ایسی جگہ جہاں پر لوگوں کی accessibility نہیں ہے یا کوئی special requirement ہو وہاں پر یہ گاڑی بھیجی جاتی ہے باقی پوری تحصیل اور ڈسٹرکٹس میں ہمارے سنٹرز موجود ہیں اور کام کررہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، طاہر صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں اپنے اسی ضمنی سوال پر رہنا چاہتا ہوں کہ میں نے کہا ہے کہ جڑانوالہ۔۔۔

جناب چیئرمین: طاہر صاحب! اسی ضمنی سوال میں یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے کہا ہے کہ جڑانوالہ پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ کیا آبادی کے لحاظ سے آپ وہاں پر اپنا عملہ بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟ میں نے صرف اتنی سی بات پوچھی ہے اور منسٹر صاحب شاید میری اس بات کو mind کئے بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! مجھے معزز ممبر کی آخری بات کی سمجھ نہیں آئی بہر حال میں ان کو یہ عرض کررہا ہوں کہ یہ جو گاڑی ہے یہ ہمارا واحد resource یا source کسی بھی ایک تحصیل میں نہیں ہے۔ یہ ایک supplementary source ہے جہاں

پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دور دراز کے علاقے ہیں تو وہاں پر ہمارے ہر گاؤں، یونین کونسل اور تحصیل ہیڈ کوارٹر کی سطح پر سنٹرز قائم ہیں اور وہ کام کر رہے ہیں۔ ہاں بالکل ہم پورے پنجاب میں ہی اپنے اس ادارے کی تعداد بڑھانے پر غور کر رہے ہیں۔ ہم نے اس کی summary move کی ہوئی ہے جب کبھی ہمارے ادارے کی تعداد بڑھی تو ہم انشاءاللہ ان کی تحصیل میں بھی موزوں اضافہ کر دیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! 2005 میں یہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کا initiative تھا انہوں نے اس وین کو moving hospital کے طور پر چلایا تھا اس میں maximum equipments دیئے گئے تھے اس کے بعد 2005 سے لے کر 2018 تک اس وین میں کسی ایک بھی چیز کا اضافہ کیا گیا اور نہ کسی گاڑی یا سٹاف کا اضافہ کیا گیا ہے جبکہ اب چیف منسٹر صاحب کی لاء منسٹر صاحب کے ساتھ ایک discussion ہوئی ہے جس میں چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ان گاڑیوں میں اضافہ کیا جائے اور اس کے لئے nearest future میں ہماری next جو ایک دو Cabinet meetings آرہی ہیں اس میں یہ چیز لائی جا رہی ہے لہذا میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا کہ یہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کا ایک initiative تھا جس کے بعد پھر اس پر کوئی کام نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ اب اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3036 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3521 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3522 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 3558 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں

لہٰذا ان کے سوال نمبر 3578 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3913 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ فیملی پلاننگ کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***3913: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ فیملی پلاننگ کا کتنا بجٹ ہے؟

(ب) محکمہ کی کارکردگی سے آبادی پر کتنا کنٹرول ہوا ہے؟

(ج) T.V پر آبادی کنٹرول کرنے کے لئے کتنے اشتہارات دیئے جاتے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کے سال 2019-20 کا کل بجٹ Million 7,010.669 روپے ہے۔

(ب) 1998 کی مردم شماری کے مطابق پنجاب میں آبادی کی شرح افزائش 2.64 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی اور اس شرح افزائش کے مطابق 2017 تک پنجاب کی کل آبادی کا تخمینہ 120 ملین سے زائد (120,786,848) لگایا گیا تھا۔ تاہم مردم شماری 2017 کے مطابق صوبہ پنجاب کی کل آبادی 110 ملین ہے جبکہ آبادی کی شرح افزائش بھی کم ہو کر 2.13 فیصد ہو گئی ہے جس کی وجہ سے Projected Population Size میں 9.8 فیصد (10,774,406) افراد کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ آبادی کی شرح افزائش میں یہ کمی محکمہ کی کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے۔

(ج) سال 2019-20 میں محکمہ بہبودِ آبادی نے کل 300 اشتہارات ریلیز کئے تاہم پاکستان براڈکاسٹ ایسوسی ایشن کی ٹیلی ویژن چینلز پر عائد پابندی کی وجہ سے ابھی تک صرف 160 اشتہارات ٹی وی پر چلائے جاسکے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرے دو ضمنی سوال ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ محکمہ نے آبادی کنٹرول کرنے کی جو ratio بتائی ہے وہ 2.4 فیصد بتائی ہے جبکہ انڈیا اور بنگلہ دیش میں 1.1 فیصد ہے تو کیا اس حوالے سے محکمے کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے کیونکہ اس حساب سے 2040 میں ہماری آبادی ڈبل ہو جائے گی؟ دوسرا میرا ضمنی سوال جز(ج) کے حوالے سے ہے کہ میرے سوال کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ محکمہ بہبود آبادی نے ٹی وی پر سال 20-2019 میں صرف 160 اشتہارات چلائے ہیں جبکہ ایک وقت تھا کہ میڈیا پر آبادی کنٹرول کرنے کے حوالے سے بہت اشتہارات چلائے جاتے تھے تو کیا محکمہ کوئی غور کر رہا ہے کہ ٹی وی اور ریڈیو پر اس حوالے سے زیادہ اشتہارات چلائے جائیں تاکہ محکمے کی کچھ کارکردگی بہتر ہو۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! محترمہ نے بالکل بہت اچھا سوال کیا ہے۔ یقینی طور پر ایک محکمہ یا ایک شعبہ جس پر ماضی میں صدر ایوب خان کے بعد اگر کسی نے کام نہیں کیا تو وہ یہ محکمہ بہبود آبادی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑھتی ہوئی آبادی ملک کے لئے ایک مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ آج اس بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ روز تقریباً سات نئے پرائمری سکول بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار وسائل کی ضرورت ہے۔ آج مہنگائی کا رونا روتے ہیں تو یہ تمام چیزیں آپ کی آبادی کے ساتھ linked ہیں۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ نے اپنا ڈویلپمنٹ بجٹ پچھلے تین سال میں 100 فیصد بڑھایا ہے۔ ایک فیڈرل ٹاسک فورس قائم ہے جس کو صدر پاکستان ایک ماہ یا دو ماہ بعد اس کو review کرتے ہیں۔ صوبائی ٹاسک فورس بھی موجود ہے، ہم نے دو تین ایسے پروگرام شروع کئے ہیں جن سے بہتری کی امید ہے۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس کے اندر شاید ہم آپ کو روزانہ کی بنیاد پر اپنی improvement نہ دے سکیں مگر ہم نے پورے پنجاب کے اندر علماء کو engage کیا ہے، اس وقت دس اضلاع میں 1400 علمائے کرام ہمارے ساتھ ہیں اور باقاعدہ ان کے ساتھ ہمارا پروگرام چل رہا ہے۔ ہم اسے پورے صوبے میں بڑھانا چاہیں گے، awareness اور ایجوکیشن دو ایسی چیزیں ہیں جن کے ساتھ آپ اس آبادی کے مسئلے کو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر آج جناب سپیکر خود موجود ہوتے تو میں ان سے استدعا کرتا کہ چونکہ یہ ایک انتہائی اہمیت کا

معاملہ ہے لہٰذا اس ایوان میں اس issue پر discussion کے لئے ایک پورا دن مختص کیا جائے اور discussion کے بعد ہم ایک صوبائی پالیسی formulate کریں جس میں ہماری تمام اپوزیشن اور حکومتی لوگ شامل ہوں اور ایک ایسی پالیسی adopt کریں جو irrespective of any government ہم اسے آگے لے کر چلیں۔ابھی اس وقت جو پنجاب کی آبادی ہے اگر آپ اسے ایک ملک کے طور پر consider کریں تو اس وقت ہم دنیا کا بارھواں بڑا ملک بن جاتے ہیں آپ وسائل دیکھ لیں اور آگے آبادی کو بھی دیکھ لیں۔ایک لمبی لسٹ ہے کہ ہمیں گھر کتنے چاہئیں، نوکریاں کتنی چاہئیں، پانی کتنا چاہئے۔ میں آپ سے اور جناب لاء منسٹر صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ اس پر بحث کے لئے پورا ایک دن مختص کریں۔ہمارا interest level یہ ہے کہ آج میں چوتھی دفعہ یہ سوال اٹھا کر حاضر ہوا ہوں اور آپ دیکھ لیں کہ جن اراکین نے سوال کئے ہوئے ہیں ان میں سے 95 فی صد یہاں ایوان میں موجود نہیں ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ وقت آگیا ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان سے بھی استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی اہمیت کو سمجھیں ورنہ 2047 میں پنجاب کی آبادی 25 کروڑ ہو جائے گی اور پاکستان کی آبادی تقریباً 45 کروڑ ہو جائے گی۔ لہٰذا میں دست بستہ اسمبلی میں درخواست کر رہا ہوں کہ اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر عام بحث رکھوا کر تجاویز لیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میری بھی درخواست ہے کہ یہ سب مسئلوں کی جڑ ہے بلکہ time bomb ہے لہٰذا استدعا ہے کہ اس اہم issue پر بحث کے لئے ایک دن مختص کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ لاء منسٹر صاحب اس پر بحث کے لئے دن مختص کریں گے۔ جناب ارشد ملک صاحب!

محترمہ ذکیہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ ذکیہ خان: جناب چیئرمین! اس ملک میں سب سے اہم problem یا issue آبادی ہے۔ جب تک وزیر اعلیٰ صاحب یا وزیر صاحب پوری توجہ نہیں دیں گے جیسے میاں شہباز شریف نے

ڈینگی پر دی، ڈینگی کے دور میں ہر روز ہماری سات بجے صبح میٹنگ ہوتی تھی اور ہم سب کو بلایا جاتا ہے اور آرڈرز ہوتے تھے کہ آپ نے یہ یہ کام کرنا ہے۔میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کے لئے funding کا بھی اتنا issue نہیں ہے، دنیا آپ کو funding کرنے کے لئے بھی تیار ہے، آپ کی مدد کرنے کو بھی تیار ہے لیکن اگر آپ ان سے مدد لیں۔ پھر آپ اس issue کو emergency basis پر tackle کریں، آپ کا سٹاف اور یونٹس پورے پنجاب میں ہیں، جب ہمارے دور میں، میاں شہباز شریف کے دور میں there was no funding but when he came ہم نے ہر یونٹ کو فعال بنایا، ہم نے vacant seats fill کیں۔اصل میں وہاں کے ورکرز سے کام لیناسب سے بڑی بات ہے، آپ پیسا بھی دیں، سب کچھ کریں لیکن وہ صحیح استعمال نہ کریں، کام نہ کریں صرف چکر لگا کر آجائیں اور کاغذوں پر لکھ دیں کہ ہم نے اتنا کام کیا ہے تو وہ کام نہیں ہوتا۔ So you have to really check them out and be very stern with him اور آپ کو stern actions لینے ہوں گے۔پاپولیشن کو نسلیں موجود ہیں، بہت بڑی NGO ہے اور بھی NGOs ہیں وزیر اعلیٰ صاحب ان کے ساتھ میٹنگز کریں ان کو اپنے fold میں لیں and take it as emergency ہم ٹائم بم کی بات کرتے ہیں لیکن اس ٹائم بم کے لئے آپ کو بہت توجہ دینا پڑے گی اور اسے priority basis پر رکھنا ہو گا thank you so much

جناب چیئرمین: جی.thank you very much جی، ارشد ملک صاحب! اپنا سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ جناب چیئرمین! اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اپنا پہلا سوال take up کرلوں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ سوال نمبر 2062 کو take up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2062 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے اغراض و مقاصد و عوامی بھلائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2062: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ بہبود آبادی عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی اور خالی پوسٹ کتنی ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) محکمہ ہذا نے ضلع ھذا میں جو اقدامات دوران سال 18-2017 اور 19-2018 اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات اور مزید بہتری کے لئے جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان کی تفصیلات بھی فراہم فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع ساہیوال میں اپنے 42 فلاحی مراکز 2 موبائل سروس یونٹ اور 2 فیملی ہیلتھ کلینک کے ذریعے سے ضلع بھر کی عوام کو فیملی پلاننگ، ماں اور بچہ کی صحت کے متعلق مفت سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:۔

(1) خاندان کی صحت کے متعلق معلومات۔

(2) ماں اور بچے کی صحت اور نگہداشت۔

(3) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ کے لئے ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی

(4) نوجوانوں کی تولیدی صحت سے متعلق معلومات کی فراہمی۔

(5) مانع حمل ادویات کی یقینی فراہمی۔

پروگرام کے اغراض و مقاصد:۔

(1) عوام میں خاندانی صحت اور فلاح و بہبود کا شعور اجاگر کرنا۔

(2) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ کی ترغیب دینا۔

(3) ماں اور باپ کی ذمہ داریاں۔

(4) صحت مند ازدواجی زندگی کے لئے باہمی مشاورت کا کردار۔

(5) دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے سہولیات کی فراہمی۔

(6) مانع حمل ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی۔

(ب) ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی اور خالی پوسٹ سے متعلق تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1۔ ضلع بھر میں ایسے دور دراز دیہی علاقے جہاں پر نہ تو محکمہ صحت کا بنیادی مرکز صحت ہے اور نہ ہی محکمہ بہبود آبادی کا فلاحی مرکز ہے وہاں محکمہ بہبود آبادی اپنے 02 عدد موبائل سروس یونٹ کے ذریعے سے تحصیل ساہیوال و تحصیل چیچہ وطنی میں ماہانہ 12 کیمپ کا انعقاد کر رہا ہے جس میں عوام کو فیملی پلاننگ کی مفت سہولیات و مانع حمل ادویات فراہم کر رہا ہے۔ مزید زچہ و بچہ کی صحت سے متعلق مفید مشورے و ادویات (دستیابی کی صورت میں) مہیا کی جا رہی ہیں۔

2 ۔ ضلع میں موجود 02 عدد فیملی ہیلتھ کلینک جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال میں خواتین کے لئے فیملی پلاننگ کے نس بندی کے مفت آپریشن کی سہولیات ہمہ وقت دستیاب ہیں۔

3۔ ضلع بھر میں فیملی پلاننگ سے متعلق آگاہی دینے کے لئے مختلف سیمینار، صحت مند بچوں کے مقابلہ جات، گروپ میٹنگ اور ورکشاپ کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں بڑھتی ہوئی آبادی کے متعلق لوگوں کو آگاہی دی جاتی ہے ان سیمینار ،ورکشاپ، گروپ میٹنگ میں ضلع کے سیاسی نمائندگان، صوبائی محکمہ جات، علماء حضرات اور خطیب حضرات شرکت فرماتے ہیں۔ محکمہ بہبود آبادی کے پروگرام کے ذریعے حکومت پنجاب نے multi-Sectoral پراجیکٹ کے

تحت سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے تاکہ مزید بہتری کے اقدامات کئے جاسکیں۔ اس پراجیکٹ کے تحت تمام اضلاع بشمول ساہیوال میں محکمہ صحت، اوقاف، محکمہ ترقی خواتین، کھیل اور محکمہ لیبر کی شمولیت سے آگاہی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ ضلعی سطح کے ساتھ ساتھ یہ پروگرام صوبائی سطح پر بھی منعقد کئے گئے۔ مزید برآں اس پروگرام کے تحت ٹریننگز کرائی گئی ہیں اور آگاہی مواد فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع ساہیوال میں محکمے کے تربیتی ادارے Regional Training Institute کو مزید فعال بنایا گیا ہے تاکہ ضلع میں خاندانی منصوبہ بندی کی تربیتی سرگرمیوں کو مزید بڑھایا جاسکے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے متعلقہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے محکمے کے بارے میں بات کی۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ جہاں تک مجھے اندازہ ہے یہ سوال dispose of ہو گیا تھا، dispose of ہونے کے بعد آپ نے خصوصی طور پر اس کی اجازت دی ہے۔ میری صرف یہ استدعا ہو گی کہ اس کو precedent نہ بنایا جائے، ابھی آپ نے اجازت دے دی تو آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن آئندہ کے لئے اسے precedent نہ بنایا جائے کیونکہ یہ سوال dispose of ہو چکا تھا اور dispose of ہونے کے بعد اس کو take up کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! In the mean time اس کی pending کی request آئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): نہیں۔ اگر pending کی in writing استدعا آئی ہوئی ہے تو مجھے دکھادیں۔ ان کی طرف سے سوال کو pending کرنے کے لئے کوئی in writing request نہیں آئی ہوئی۔ یہ محترم ابھی تشریف لائے تھے اور آپ نے ان کا سوال take up کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک precedent بن جائے گا اس طرح تو ہر ممبر اپنی مرضی سے آئے گا اور اپنی مرضی سے سوال take up کرائے گا جو کہ مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ملک صاحب! آپ نے سن لیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں آپ کا شکر گزار ہوں لیکن راجہ صاحب میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: چلیں، اب آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: سر! ہن گل تے کر لین دیو۔

جناب چیئر مین: نہیں۔come to the question نہیں تو یہ چلا جائے گا اور پھر اگلے سوال پر آئیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب والا! وہ تو پہلے ہی چلا گیا تھا۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! صرف سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں راجہ صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: نہیں، thank you very much. Come to the question

جناب محمد ارشد ملک: ٹھیک اے جی، تساں گل وی نہیں کرن دیندے۔

جناب چیئر مین: آپ argument شروع کرنا چاہتے ہیں تو پھر نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! Argument نہیں ہے آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔میں نے سوال کے جز (ب) میں ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی اور خالی پوسٹوں کے بارے میں پوچھا تھا۔میں جناب کے توسط سے وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس جواب کو خود ملاحظہ فرمالیں کہ کیا یہ درست ہے لوگ 2010 سے بیٹھے ہیں۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ایک سیٹ پر تعیناتی کا ایک tenure fix ہوتا ہے لیکن یہاں تو عرصہ تعیناتی سے لے کر آج تک لوگ یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔لہٰذا اس بارے محکمے کی کیا پالیسی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! معزز ممبر بالکل بجا فرما رہے ہیں ہماری بھی یہی observation ہے کہ یہ سات سال ان کی گورنمنٹ کے دور میں بھی رہے ہیں لیکن ہم نے آتے ہی تین سال کی پالیسی بنائی ہے اب ان کے تین سال پورے ہو گئے ہیں تو انشاء اللہ یہ یہاں سے تبدیل ہو جائیں گے اور ہم اس پالیسی پر عمل کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ سارے آرڈر دیکھ لیں سیریل نمبر 1 سے لے کر 203 تک ایک ہی بات ہے کہ از تاریخ تعیناتی سے لے کر اب تک وہیں ہیں۔میں on the floor of the House گزارش کر رہا ہوں کہ یہ لوگ اپنے اپنے سنٹرز پر کام نہیں کر رہے بلکہ یہ گھروں میں بیٹھ کر حاضریاں لگا رہے ہیں اور گھروں میں ہی بیٹھ کر تنخواہیں لے رہے ہیں لیکن منسٹر صاحب تین سال کا فرما رہے ہیں حالانکہ جب سے ان کی تعیناتی ہوئی ہے اس سے آج تک ان کے تین سال پورے ہی نہیں ہوئے؟ میں ان کے خلاف نہیں ہوں لیکن کم از کم ان کی within district ہی shuffling کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! Senior level کے جو آفیسرز ہوتے ہیں یعنی ڈسٹرکٹ پاپولیشن آفیسر اور تحصیل پاپولیشن آفیسر کی سطح تک تو ٹھیک ہے کہ ان کو shuffle کرنا چاہئے اور ان کو تبدیل بھی کرنا چاہئے۔ اصل میں یہ بنیادی طور پر عوامی فلاحی مراکز ہیں جو کہ بہت چھوٹے چھوٹے محلوں کے اندر واقع ہیں۔ چھوٹے ملازمین مقامی ہوتے ہیں، یہ اس علاقے کے لوگوں کو جانتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ ان کا reach out ہوتا ہے۔ چھوٹا سٹاف غریب لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے اور اگر ہم کسی شخص کو تحصیل کے ایک کونے سے اُٹھا کر دوسری جگہ لگائیں گے تو ان کے لئے آنے جانے کے مسائل پیدا ہوں گے لیکن جہاں تک آفیسرز کا تعلق ہے تو ہم اس کو review کر لیتے ہیں۔ جن آفیسرز کا عرصہ تعیناتی ایک جگہ پر زیادہ ہو چکا ہے تو انہیں ہم انشاء اللہ shuffle کریں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر3987کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر3988کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ ہاؤس میں موجود تھے، شاید چلے گئے ہیں۔سید عثمان محمود موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر4145کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب منیب الحق صاحب کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر5086کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر5113 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ بہبود آبادی کے مراکز کی تعداد، فراہم کردہ فنڈزاوراخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***5113: جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز کہاں پر واقع ہیں ان مراکز میں تعینات سٹاف کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ان دفاتر کو مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کس کس مد میں خرچ کئے گئے، ان سنٹرز کو کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات اور فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور کیاان فنڈزاور ادویات کا آڈٹ کروایا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے 42 فلاحی مراکز:

2 فیملی ہیلتھ کلینکس

2 موبائل سروس یونٹس

مکمل تفصیل مع تعینات سٹاف ضمیمہ(A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کو مالی سال20-2019میں کل-/5,834,200روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جس کی تفصیل ضمیمہ(B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان مراکز کو محکمہ بہبود آبادی، پنجاب کی جانب سے فراہم کی گئی ادویات کی تفصیل ضمیمہ(C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یہ ادویات محکمہ بہبودِ آبادی میں صوبائی سطح پر خریدی جاتی ہیں۔اوران کی خرید کا آڈٹ بھی صوبائی سطح پر ہوتا ہے۔سال20-2019کی خریداری کا آڈٹ اسی سال میں ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!جواب کے جز(ب)میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کو مالی سال20-2019میں کل-/5,834,200روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے اور اخراجات تقریباً64لاکھ روپے ہوئے ہیں تو اس حوالے سے ان کی پالیسی کیا ہے؟اسی طرح جواب کے جز(ب) کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ سال20-2019کی خریداری کا آڈٹ اسی سال میں ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کرے گا۔آج سال 2021ختم ہونے والا ہے کیونکہ آج 17۔دسمبر ہے تو یہ آڈٹ آج تک کیوں نہیں کروایا جاسکا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین!اگر معزز رکن اپنے سوال میں یہ پوچھ لیتے کہ آڈٹ کیوں نہیں کروایا گیا تو یقیناً میں اس کا جواب بھی دے دیتا۔میری گزارش ہے کہ معزز رکن اس کے لئے fresh question دے دیں تو میں ان کو بتادوں گا کہ کن technical وجوہات کی بنا پر یہ آڈٹ نہیں ہوسکا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک!آپ آڈٹ کے حوالے سے fresh question دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!میں نے اپنے سوال کے جز(ب)میں آڈٹ کے حوالے سے بھی پوچھا ہے۔آپ میرے سوال کے جز(ب)کو پڑھ لیں۔میں نے اس میں پوچھا ہے کہ ان دفاتر کو مالی سال20۔2019میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کس کس مد میں خرچ کئے گئے۔

ان سنٹرز کو کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات اور فنڈز فراہم کئے گئے ہیں کیا ان فنڈز اور ادویات کا آڈٹ کروایا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔اس کے علاوہ کیسے سوال پوچھا جا سکتا ہے، آپ فرما دیں یا منسٹر صاحب سے پوچھ لیں کہ کس طرح سے سوال کو لکھنا ہے؟ میں اسی طرح لکھ کر ان سے سوال پوچھ لیتا ہوں۔

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین!اصل میں آڈٹ کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔آڈٹ ڈیپارٹمنٹ اپنا شیڈول announce کرتا ہے اور اسی کے مطابق وہ آڈٹ کرتا ہے۔یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم ان سے کہیں کہ آپ ہمارا آڈٹ کل ہی کر دیں۔دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے محکمہ کے زیادہ تر اخراجات تنخواہوں کی مد میں ہو رہے ہیں۔اس وقت محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ تقریباً ساڑھے سات ارب روپے ہے جس میں سے 2۔ارب روپے ترقیاتی بجٹ ہے اور باقی سارا بجٹ تنخواہوں، ہاؤس رینٹ اور دفاتر کے کرایوں میں خرچ ہوتا ہے۔آڈٹ کرنا محکمہ آڈٹ کا کام ہے بہر حال میں latest صورتحال کی بابت معزز رکن کو چیک کر کے بتا دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مہربانی کر کے میرے اس سوال کو pending فرما دیں کیونکہ منسٹر صاحب نے اس کا مکمل جواب نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ سوال pending نہیں کیا جا سکتا۔منسٹر صاحب نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5120 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈز کے لئے مختص رقم اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*5120: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ رقم کس طریقہ کے تحت خرچ کی جائے گی؟

(ب) حکومت بہبود آبادی کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے۔

1۔(DoctHers):

اس پراجیکٹ کا مقصد موجودہ ہیلتھ انشورنس پیکج میں خاندانی منصوبہ بندی کی معلومات اور معیاری خدمات کا بہم پہنچانا ہے۔

اس پراجیکٹ کے توسط سے وہ خواتین ڈاکٹرز جو کسی وجہ سے گھر پر بیٹھی ہیں ان کو فراہمی طریقہ جات برائے خاندانی منصوبہ بندی پر تربیت دی جاسکے اور بعد ازاں وہ بذریعہ ٹیلی میڈیسن (Telemedicine) معلومات اور Services دے سکیں۔

بے روزگار یا کم آمدنی والی خواتین کو بطور لیڈی کمیونٹی ہیلتھ ورکرز منتخب کرنا تاکہ وہ خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات اور خدمات فراہم کر سکیں۔

2۔ (GSM):

اس پراجیکٹ میں ایسے مرد طبی معالج جو خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کی فراہمی سے لاتعلق تھے ان کی مروجہ تربیت کے بعد اس قابل بنانا کہ وہ اپنے مریضوں کو عمومی طبی مشورہ جات / علاج کے ساتھ خاندانی منصوبہ بندی کے بارے معلومات اور خدمات پہنچا سکیں گے۔

3۔(IRC):

اس پراجیکٹ میں Health Solutions اور روایتی طریقہ ہائے ترسیل معلومات کے ذریعے آگاہی کا سامان کیا گیا ہے۔ ایسے شادی شدہ حضرات جو موبائل فون رکھتے ہیں ان کو سلسلہ وار آگاہی مہم کے تحت SMS اور Robo Calls کی جائیں گی۔

خواتین کو معلومات کے لئے فی میل ورکروں کا انتخاب کیا گیا ہے جو گھر گھر جا کے ان کی راہنمائی کریں گی۔

4۔(BISP):

تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ وہ شادی شدہ جوڑے جن کی ماہانہ آمدنی سب سے کم ہے ان کی کثیر اولادی کا عنصر کافی نمایاں ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر ان تمام خواتین کو مفت معلومات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ میں تمام خواتین کو مفت سروس کے ساتھ سفری سہولت بھی مہیا ہوں گی۔ اندازہ کے مطابق خاندانی منصوبہ بندی کے استعمال میں 15 فیصد اضافہ متوقع ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے مئوثر اقدامات اٹھارہی ہے تاکہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جاسکیں۔ اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبودِ آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبودِ آبادی کے مراکز117 موبائل سروس یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور سہولیات فراہم کررہا ہے۔

(ii) صوبہ میں امام / خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد حضرات تک فراہمی شروع کی جارہی ہے۔ فی الحال یہ منصوبہ 10 اضلاع میں شروع کیا جارہا ہے۔ یہ اضلاع گوجرانوالہ، راجن پور، ڈی۔جی۔خان، میانوالی، حافظ آباد، مظفر گڑھ، چنیوٹ، اٹک، قصور اور ملتان ہیں۔

(iii) موزوں جوڑوں کی الیکٹرانک رجسٹریشن کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(iv) کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جارہی ہے۔

(v) محکمہ نے دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری (Public Private Partnership) کا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع میں نجی سطح پر کام کرنے والے

ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام میں شامل کیا جارہاہے محکمہ تمام تر اقدامات کروناSOPs کے تحت فراہم کررہاہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ رقم کس طریقہ کے تحت خرچ کی جائے گی؟ اس کے جواب میں بتایا گیاہے کہ بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ بے شمار منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے۔ جیسا کہ ابھی محترمہ ذکیہ بی بی نے بات کی ہے، میں بھی اسمبلی کے پچھلے tenure میں پاپولیشن کمیٹی کی ممبر رہی ہوں اور پھر منسٹر صاحب نے خود بھی فرمایاہے تو میں اسی چیز کو endorse کرتے ہوئے کہوں گی کہ صوبہ پنجاب اور پاکستان میں اس وقت پاپولیشن ایک بہت بڑا issue ہے جبکہ ہم اس کو بہت غیر سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ پانچ کروڑ روپے کی رقم بہت کم ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس رقم میں ہم یہ تمام پروگرام چلا سکتے ہیں؟ میرے خیال میں تو یہ بہت مشکل کام ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ بالکل صحیح فرمارہی ہیں کہ ان تمام پروگراموں کے لئے پانچ کروڑ روپے کی رقم واقعی بہت meager amount ہے۔ بنیادی طور پر Population Innovation Fund اس لئے مختص کیا جاتا ہے کہ مختلف اضلاع اور تحصیلوں میں پائلٹ پراجیکٹ کے ذریعے ہمیں results دینے ہوتے ہیں۔ یہ بہت چھوٹے چھوٹے projects ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی حال ہی میں رحیم یار خان میں ایک پائلٹ پراجیکٹ کیا گیاہے۔ غریب عورتیں جب services لینے جاتی ہیں تو ہم ان کو آنے جانے کا کرایہ pay کرتے ہیں۔ مثلاً بے نظیر انکم سپورٹ سکیم کے تحت رحیم یار خان میں ابھی حال ہی میں ہمارے محکمہ نے یہ پراجیکٹ کیاہے، یہ پراجیکٹ بڑا کامیاب ہوا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس پروگرام کو ہم across the Punjab لائیں گے۔ ہماری غریب خواتین جو services لینا چاہتی ہیں ان کو ہم ان

کے آنے جانے کا کرایہ دیں گے۔اس پروگرام میں ہم نے پہلی مرتبہ private practitioners کو شامل کیا ہے۔وہ ہمیں جتنی services provide کر رہے ہیں ان کو اسی حساب سے ہم نے funds transfer کئے ہیں۔رحیم یار خان میں یہ تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔انشاءاللہ اگلے بجٹ میں ہم اس پروگرام کو پورے صوبے کے اندر پھیلائیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جی، ٹھیک ہے میں اپنے سوال کو مزید press نہیں کرتی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! سوال نمبر 5260 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: محکمہ بہبود آبادی کے تحت ہسپتال، موبائل یونٹ اوران میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***5269: محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت ہسپتال اور موبائل یونٹ ہیں؟

(ب) ضلع میں کتنے ڈاکٹر، نرسز اور L.H.V کام کر رہے ہیں؟

(ج) موبائل یونٹ میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(د) ضلع خوشاب میں مالی سال 19-2018 اور سال 20-2019 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیلات علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں مزید موبائل یونٹ کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

فیملی ہیلتھ کلینک	02
موبائل سروس یونٹ	02
فلاحی مراکز	37

(ب) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد 03 ہے ہر فیملی ہیلتھ کلینک میں ایک نرس کی اسامی ہے تاہم محکمہ میں ایل ایچ وی کی کوئی اسامی نہیں ہے۔

(ج) دور دراز کے علاقوں میں جہاں پر محکمہ صحت یا محکمہ بہبود آبادی کی کوئی سہولت میسر نہ ہے کیمپ کا انعقاد کر کے عوام کو ان کی دہلیز پر درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1۔ خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق آگاہی، مشورہ اور عارضی طریقوں کی ادویات کی مفت فراہمی۔

2۔ زچگی سے پہلے ماں کی دیکھ بھال۔

3۔ زچگی کے بعد ماں اور بچے کی دیکھ بھال۔

4۔ خواتین اور بچوں کی عام بیماریوں کی تشخیص۔

5۔ خواتین اور بچوں کے لئے عام بیماریوں کی ادویات کی مفت فراہمی۔

6۔ نوجوان لڑکیوں کی تولیدی صحت کے مسائل کی تشخیص اور مشورہ۔

(د) ضلع خوشاب میں مالی سال 19-2018 اور مالی سال 20-2019 کے دوران خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل بجٹ	خرچہ مالی سال 19-2018	خرچہ مالی سال 20-2019
کل اخراجات	85,891,657/- روپے	90,762,051/- روپے

مزید تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) چونکہ موبائل سروس یونٹ تحصیل کی سطح پر کام کرتے ہیں اور ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کا سیٹ اپ تحصیل خوشاب اور نوپور تھل میں ہے اور دونوں تحصیلوں میں موبائل سروس یونٹ موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ ضلع میں کتنے ڈاکٹر، نرسز اور L.H.V کام کر رہے ہیں؟ اس وقت ضلع خوشاب کی آبادی ساڑھے تیرہ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور وہاں پر چار تحصیلیں ہیں اور ان چار تحصیلوں میں صرف تین ڈاکٹرز تعینات ہیں۔ کیا محکمہ یہ سمجھتا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے یہ ڈاکٹرز کافی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):جناب چیئرمین!میری بہن بالکل صحیح فرمارہی ہیں کیونکہ یہ سٹاف ناکافی ہے۔اس حوالے سے پہلے بھی بات ہوئی ہے اور یہ ایک burning issue ہے۔اس کی capacity build کرنابہت ضروری ہے۔اس کے لئے finances arrange کرناانتہائی ضروری ہیں۔

جناب چیئرمین!میں تھوڑاسا پچھلے سوال کے حوالے سے عرض کردوں کہ بجٹ 21-2020 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ کے لئے 5 کروڑروپے مختص کئے گئے تھے لیکن ضمنی گرانٹ کے طور پر Punjab Population Innovation Fund(PPIF) کو 653 ملین روپے ہم نے مزید release کئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ ساجدہ بیگم!کیا آپ کوئی مزید ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین!میں اپنے سوال کے جز(ج) کے حوالے سے ایک request کرناچاہتی ہوں۔ہمارے ضلع خوشاب کی تحصیل قائد آباد اور تحصیل نوشہرہ سے travelling کم ازکم ایک گھنٹے کی ہے۔وہاں پر فیملی پلاننگ کے حوالے سے کوئی بھی سہولت موجود نہیں ہے اور وہاں پر موبائل یونٹ مہینے میں ایک مرتبہ visit کرتے ہیں۔میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ ان موبائل یونٹ کے visit یا کیمپس کو بڑھادیا جائے تو اس سے ادارے کی کارکردگی بہتر ہوسکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی،منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):جناب چیئرمین!میں محترمہ کا سوال صحیح طرح سے سُن نہیں سکا۔مہربانی کرکے وہ اپنے سوال کو دُہرادیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین!ہماری تحصیل نوشہرہ اور قائد آباد کی travelling ضلع خوشاب سے ایک گھنٹہ کی ہے۔وہاں پر فیملی پلاننگ کے حوالے سے کوئی بھی سہولت موجود نہیں ہے۔وہاں پر موبائل یونٹس مہینے میں ایک مرتبہ کیمپ لگاتے ہیں۔میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اگر ان کیمپس کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے تو وہاں پر ادارے کی کارکردگی بہتر ہوسکتی ہے اور لوگ مستفید ہوسکتے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئر مین! میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اس کا حل کیمپ نہیں ہیں۔ ہم اس کا حل نکال رہے ہیں۔ ہم کم resources رکھنے والی خواتین کو آنے جانے کا کرایہ دیں گے۔ اگر وہ خواتین آدھے گھنٹے کے فاصلے پر بھی رہتی ہیں تو پھر بھی وہ سنٹر میں چلی جائیں گی۔ رحیم یار خان میں یہ تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔ معزز رکن اگر کسی particular area کا فرما دیں تو ہم وہاں پر موبائل سروس یونٹ بھجوا دیں گے۔ میں معزز رکن سے خود پوچھ لوں گا کہ کس علاقے میں خصوصی طور پر موبائل سروس یونٹ بھجوانا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 6218 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آبادی کو کنٹرول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6218: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہمارے ملک کی آبادی 2.4 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے؟

(ب) حکومت اس آبادی کے پھیلاؤ کو کس طرح روک رہی ہے؟

(ج) کیا پیمرا کو پابند کیا جا سکتا ہے کہ وہ روزانہ پاپولیشن پلاننگ پر اشتہار دے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) 2017 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 2.4 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے تا کہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جا سکیں۔ اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبودِ آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبودِ آبادی کے مراکز 106 موبائل سروس یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ii) صوبہ کے 10 اضلاع میں امام / خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد حضرات تک فراہمی شروع کی جارہی ہے۔

(iii) موزوں جوڑوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور عنقریب ان کی الیکٹرانک رجسٹریشن کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جارہی ہے۔

(v) محکمہ نے خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری کا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع میں نجی سطح پر کام کرنے والے ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے۔

(vi) عوام میں خاندانی منصوبہ بندی کا شعور اجاگر کرنے کے لئے باقاعدگی سے معلوماتی، تعلیمی اور ابلاغی (IEC) مہم کا انعقاد کیا جاتا ہے جس کے درج ذیل عناصر ہیں:۔

- محکمہ کے فیلڈ موٹیویٹرز یعنی سوشل موبیلائزرز اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس کا باہمی ابلاغ(IPC) کے ذریعے عوام الناس کو فیملی پلاننگ کی معلومات اُن کے گھروں تک باہم پہنچانا
- پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیاکے ذریعے اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اشتہارات اور پیغامات کی ترویج۔
- آؤٹ ڈور سرگرمیوں میں خواتین اور بچوں کو خصوصی طور پر مدعو کرنا جس کے تحت ریگولر اور ہفتہ وار بہبودِ آبادی سرگرمیوں کا انعقاد۔
- محکمہ نے اپنی ADP اسکیمز کے تحت بھی مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا ہے جس میں ویلج / سٹریٹ تھیٹرز، سپورٹس ایونٹس، علماء سیمینارز، خواتین کے ساتھ سیمینارز اور انڈسٹری کی سطح پر سیمینارز کا انعقاد شامل ہے۔
- سوشل میڈیا کا فعال استعمال جس کے تحت محکمہ کے فیس بک پیج پر اب تک

-/ 650,000 سے زائد فالوورز کا ہونا۔ مزید یہ کہ ٹویٹر، انسٹا گرام، لینکڈاِن اور محکمہ کے آفیشل ویب پیج پر خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات کی فراہمی کی یقین دہانی۔

- PITB کے اشتراک سے معلوماتی ہیلپ لائن (0800-79300) کا اجرا جس کے ذریعے عوام الناس کو صبح 09:00 بجے سے شام 04:00 بجے تک فیملی پلاننگ کے متعلق معلومات اور خدمات کے مراکز تک رسائی کے لئے راہنمائی دینا

- مزید برآں محکمہ ہر سال ورلڈ پاپولیشن ڈے کا خصوصی انعقاد کرتا ہے جس کے تحت عوام الناس میں بڑھتی ہوئی آبادی سے درپیش مسائل اور ان سے نبرد آزما ہونے سے متعلق احتیاطی تدابیر کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

(ج) پیمرا وفاقی سطح پر ذرائع ابلاغ کے لئے ریگولیٹری اتھارٹی ہے جو صوبائی حکومت کے تحت نہیں آتی۔ تاہم وزارتِ قومی صحت کے ذریعے پیمرا کو بہبودِ آبادی کے اشتہارات کے لئے درخواست دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ قومی سطح پر بہبودِ آبادی کی اشتہاری مہم کو مزید مؤثر بنانے کے لئے نیشنل ٹاسک فورس کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے اور اس پر کام جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میری درخواست ہے کہ ایک دن اس محکمہ کے حوالے سے ایوان میں بحث رکھی جائے تا کہ ہم منسٹر صاحب کو کچھ تجاویز دے سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6438 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت کا پاپولیشن کمیونیکشن اینڈ ایجوکیشن پروگرام کے تحت فیملی سائز کے تعین کردہ ہدف کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*6438: **محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پاپولیشن پالیسی 2017 کے مطابق حکومت نے مؤثر پاپولیشن کمیونیکیشن اینڈ ایجوکیشن پروگرام کے ذریعے 2020 تک فیملی سائز کو 2.5 تک لانے کا ہدف رکھا تھا؟

(ب) اگر ہاں تو 2017 سے آج تک مذکورہ ہدف کو پورا کرنے کی غرض سے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے تا کہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جا سکیں۔ اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبودِ آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبودِ آبادی کے مراکز 106 موبائل سروس یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ii) صوبہ کے 10 اضلاع میں امام / خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد حضرات تک فراہمی شروع کی جا رہی ہے۔

(iii) موزوں جوڑوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور عنقریب ان کی الیکٹرانک رجسٹریشن کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جا رہی ہے۔

(v) محکمہ نے دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری (Public Private Partnership) کا ذریعہ اختیار کیا ہے جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع میں نجی سطح پر کام کرنے والے ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام میں شامل کیا جا رہا ہے۔

(vi) عوام میں خاندانی منصوبہ بندی کا شعور اجاگر کرنے کے لئے باقاعدگی سے معلوماتی، تعلیمی اور ابلاغی (IEC) مہم کا انعقاد کیا جاتا ہے جس کے درج ذیل عناصر ہیں:

- محکمہ کے فیلڈ موٹیویٹرز یعنی سوشل موبیلائزرز اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس کا باہمی ابلاغ (IPC) کے ذریعے عوام الناس کو فیملی پلاننگ کی معلومات اُن کے گھروں تک باہم پہنچانا۔
- پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اشتہارات اور پیغامات کی ترویج
- آؤٹ ڈور سرگرمیوں میں خواتین اور بچوں کو خصوصی طور پر مدعو کرنا جس کے تحت ریگولر اور ہفتہ وار بہبودِ آبادی سرگرمیوں کا انعقاد۔
- محکمہ نے اپنی ADP اسکیمز کے تحت بھی مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا ہے جس میں ویلج / سٹریٹ تھیٹرز (Puppet shows)، سپورٹس ایونٹس، علماء سیمینارز، خواتین کے ساتھ سیمینارز اور انڈسٹری کی سطح پر سیمینارز کا انعقاد کا انعقاد شامل ہے۔
- سوشل میڈیا کا فعال استعمال جس کے تحت محکمہ کے فیس بک پیج پر اب تک -/650,000 سے زائد فالوورز کا ہونا۔ مزید یہ کہ ٹویٹر، انسٹاگرام، لنکڈان اور محکمہ کے آفیشل ویب پیج پر خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات کی فراہمی کی یقین دہانی
- PITB کے اشتراک سے معلوماتی ہیلپ لائن (0800-79300) کا اجرا جس کے ذریعے عوام الناس کو صبح 09:00 بجے سے شام 04:00 بجے تک فیملی پلاننگ کے متعلق معلومات اور خدمات کے مراکز تک رسائی کے لئے راہنمائی دینا
- مزید برآں محکمہ ہر سال ورلڈ پاپولیشن ڈے کا خصوصی انعقاد کرتا ہے جس کے تحت عوام الناس میں بڑھتی ہوئی آبادی سے درپیش مسائل اور ان سے نبرد آزما ہونے سے متعلق احتیاطی تدابیر کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے میرے سوال کا کافی تفصیل سے جواب دیا ہے جہاں سے مجھے کافی معلومات حاصل ہوئیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے فیملی پلاننگ کے لئے جو سنٹرز بنائے ہیں تو اُن کے لئے جو جگہ مقرر کی ہے تو کیا BHU's کے قریب ہے یعنی لوگوں کی رسائی اُن تک ہے؟ ہماری آبادی میں اضافہ بالکل ایک security risk بنتا جا رہا ہے تو ان فیملی پلاننگ مراکز کی location کے بارے میں بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر بہبود آبادی!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! پورے پنجاب کے ہر DHQ and THQ کے اندر ہمارے سنٹرز موجود ہیں اور پورے پنجاب میں کام کر رہے ہیں۔ میری بہن نے BHU's کے حوالے سے بات کی ہے تو میں ان کو بتاتا چلوں کہ ہم نے اس پر ابھی کام کرنا شروع کیا ہے۔ ہم ہر BHU کے اندر بھی ایک سنٹر بنانے لگے ہیں اور کوشش کریں گے کہ وہاں پر 24 hours کام ہو تاکہ ہم لوگوں کو دن رات یہ services provide کریں۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہیلتھ ورکرز یا لیڈی ہیلتھ ورکرز کی ٹریننگ کے لئے کوئی انتظام کیا گیا ہے کہ انہیں proper training دی جائے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر بہبود آبادی!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! لیڈی ہیلتھ وزٹرز بنیادی طور پر محکمہ صحت کی ہوتی ہیں۔ ہمارے پاس فیملی ویلفیئر ورکرز اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے دو دو سال کا ڈپلوما کیا ہوتا ہے پھر ہم ان کو بھرتی کرتے ہیں۔ پنجاب میں ہمارے چار انسٹیٹیوٹس بھی ہیں جن میں ہم ان کے refresher courses بھی چلاتے رہتے ہیں اور انہیں جدید طریق کار کے بارے میں ٹریننگ دی جاتی ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! میری ایک تجویز ہے کہ ان ورکرز کا package بڑھایا جائے تاکہ وہ بہتر کام کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: مہربانی۔اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 7315 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 7792 کو dispose of کی جاتا ہے۔وقفہ سوالات ختم ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آبادی میں اضافہ کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1237: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت بڑھتی ہوئی آبادی کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

(ب) اس حوالے سے اب تک کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) حکومت پنجاب خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات بہم پہنچاتی ہے جن کے استعمال سے تمام شہری انسانی حقوق کی بنیاد پر خاندان سے متعلق خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔

محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:

(i) خاندان کی صحت کے متعلق معلومات

(ii) ماں اور بچے کی صحت اور نگہداشت

(iii) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفے کے لئے ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی

(iv) نوجوانوں کی تولیدی صحت سے متعلق معلومات کی فراہمی

(v) خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کو صحت کے پیکج کا حصہ بنانا

(vi) مانع حمل ادویات کی یقینی فراہمی

(vii) مانع حمل سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں تربیتی پروگرام

(ب) اس حوالے سے کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ضرورت کو جانچنے کے لئے ایک خودکار سسٹم کا قیام جس سے سہولیات کی فراہمی اور محکمے کی کارکردگی میں بتدریج اضافہ ہو گا۔

(ii) مؤثر خاندانی منصوبہ بندی کی تشہیر کو یقینی بنانے کے لئے تشہیری سرگرمیوں کی از سر نو ترتیب تاکہ اس کا صحیح مفہوم عام آدمی کو سمجھ آسکے۔

(iii) محکمہ نے اپنی بھرپور توجہ افرادی قوت پر مرکوز کی ہے اور موجودہ ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کو مضبوط تر کرنے کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔

(iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

(v) دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری (Public Private Partnership)۔

(vi) نوجوانوں کے بلوغت کے مسائل کے حل اور حفظان صحت کے لئے نئے پروگرام۔

(vii) پروگرام میں علماء کرام کی شرکت، ٹریننگ اور ان کے ذریعے آگاہی کے اقدامات۔

(xi) دیگر حکومتی محکموں کی پروگرام میں شرکت اور ان کے تعاون سے صوبائی اور ضلعی سطحوں پر معلوماتی پروگراموں کا انعقاد۔

اوکاڑہ: محکمہ بہبود آبادی کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*1264: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی کی اوکاڑہ میں چھ ماہ کی کارکردگی کیا ہے رواں سال میں کون سے منصوبے اور فلاحی سکیموں پر کام جاری ہے ان کی افادیت اور تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ محکمہ کو سال 19-2018 میں کتنا بجٹ دیا گیا اور اس میں کتنا بجٹ کس مد میں خرچ ہو چکا ہے؟

(ج) ضلع اوکاڑہ میں بہبود آبادی کے کتنے دفاتر اور بلڈنگ ہیں کتنے دفاتر اور بلڈنگ محکمہ کے ہیں اور کتنی بلڈنگ کرایہ کی ہیں کرایہ کی مد میں کتنی رقم خرچ کی جارہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس محکمہ کی بہتر کارکردگی کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبود آبادی اوکاڑہ نے ستمبر 2018 سے فروری 2019 کے دوران فیملی پلاننگ کی خدمات کی فراہمی کے لئے 428009 موزوں شادی شدہ جوڑوں کی رجسٹریشن کی اور 74088 شادی شدہ جوڑوں کا فالواپ کیا گیا۔ ان جوڑوں کو فراہم کردہ مانع حمل ادویات اور آگاہی کے اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ترقیاتی منصوبے کے تحت ضلع اوکاڑہ میں 42 نئے فلاحی مراکز قائم کئے گئے اور اب ضلع اوکاڑہ میں کل 85 فلاحی مراکز خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان مراکز کے قیام سے خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات اور خدمات کی فراہمی میں اضافہ ہوا اور افرادی قوت بڑھی جس سے محکمے کے طے کردہ اہداف کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

(ب) محکمہ کو سال 19-2018 میں 11,51,08,000 روپے بجٹ دیا گیا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ بہبود آبادی کے زیر استعمال بلڈنگز کی تعداد 89 ہے جن میں 3 محکمہ کی ہیں 16 رینٹ فری ہیں 70 کرایہ پر ہیں۔

(د) محکمہ بہبود آبادی کی بہتر کارکردگی کے لئے حکومت کی پالیسی درج ذیل ہے۔

(i) جدید خودکار مانیٹرنگ سسٹم متعارف کروانا۔

(ii) بہتر خدمات کی فراہمی کیلئے ملازمین کی تربیت۔

(iii) ادویات کی فراہمی کو بروقت بنانا۔

(iv) سہولیات کی فراہمی کو معیاری بنانا۔

سروس ڈیلیوری آؤٹ لٹس کی جیو فینسنگ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3036: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سروس ڈیلیوری آؤٹ لٹس کی جیو فینسنگ مکمل کر لی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کے تحت کام کرنے والے خاندانی منصوبہ بندی کے تمام سروس ڈیلیوری آؤٹ لٹس کی جیو فینسنگ مکمل ہو چکی ہے۔

نام	Mainپروگرام	ADPپروگرام	کل تعداد
فلاحی مراکز کی تعداد	1500	555	2055
فیملی ہیلتھ کلینکس کی تعداد	110	10	120

(ب) تفصیل جز الف میں بیان کر دی ہے۔

بہاولپور: محکمہ بہبود آبادی کا آبادی کنٹرول کرنے کے لئے مختص فنڈز و آگاہی مہم سے متعلقہ تفصیلات

* 3521: **ملک خالد محمود بابر:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی نے آبادی کنٹرول کرنے کی مہم پر کتنی رقم سال 2019 میں خرچ کی ہے؟

(ب) اس کے کتنے ملازمین نے عوام الناس کی آگاہی مہم کے پروگرام میں شمولیت کی ہے؟

(ب) اس وقت لاہور اور بہاولپور میں کتنے ملازمین اس آگاہی مہم میں حصہ لے رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) یا بہاولپور میں محکمہ ہذا نے جو ٹارگٹ سال 2017 اور 2018 میں آگاہی مہم اور دیگر عوامل کا مختص کیا تھا وہ محکمہ نے حاصل کیا تھا تو اس کی تفصیلات بتائیں؟

(ہ) بہاولپور میں محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) سال20-2019 میں محکمہ بہبودِ آبادی کا کل بجٹ7807.120 ملین روپے ہے جس کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آبادی کنٹرول کرنے کی مہم پر1023.406 جبکہ Awareness کے لئے267.922 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) عوام الناس کی آگاہی مہم کے پروگرام میں حصہ لینے والے محکمانہ ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عہدہ	تعداد
1۔ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر(DPWO)	36
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر(DY DPWO C&T)	36
3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر(Dy DPWOTech)	36
4۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر(TPWO)	114
5۔ سائیکالوجسٹ(Psychologist)	14
6۔ فیملی ویلفیئر ورکر(FWW)	1016
7۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد)FWA(M)	1221
8۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ(خاتون) FWA(F)	1188
9۔ سوشل موبلائزر مرد Social Mobilizer	1276
کل تعداد	4937

(ج) محکمہ بہبودِ آبادی لاہور اور بہاولپور کے اضلاع میں جو ملازمین آگاہی مہم میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ بہبود آبادی ضلع بہاولپور کی کارکردگی 2018 میں 2017 سے بہتر ہوئی دوران سال 2017 اور 2018 کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید بر آں آگاہی مہم کے سلسلے میں سال 2018 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ علماء کرام کی آگاہی کے ضلعی سطح پر چار سیمینار کرائے گئے

2۔ 11 جولائی کو عالمی یوم آبادی کے موقع پر پاپولیشن سیمینار کرایا گیا

3۔ 6عدد آگاہی مہم واک کروائی گئیں

4۔ آگاہی مہم کے سلسلے میں 10 بے بی شو کروائے گئے
5۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل کے سلسلے میں نوجوانوں میں شعور پیدا کرنے کے لئے 2 کرکٹ ٹورنامنٹ کروائے گئے۔
6۔ فلاحی مراکز بہبود آبادی کی سطح پر آگاہی مہم کے سلسلے میں 850 سے زائد خواتین گروپ میٹنگز کروائی گئیں۔
7۔ 1200 سے زائد مرد حضرات کی گروپ میٹنگز کا انعقاد کیا گیا۔

(ہ) بہاول پور میں محکمہ کے 341 ملازمین تعینات ہیں۔ ان ملازمین کی عہدہ اور گریڈ کے ساتھ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ کے ملازمین کو بھی آگاہی لیکچر دینے اور عملدرآمد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3522: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بہبود آبادی کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مدوار کتنا ہے آبادی کنٹرول کرنے اور لوگوں میں Awareness دینے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ب) محکمہ ہذا کے کتنے افسران اور اہلکاران ہیں جو کہ لوگوں کو آبادی کے بارے میں Awareness اور کنٹرول آبادی کے بارے لیکچر دیتے ہیں؟

(ج) کیا محکمہ نے اپنی ملازمین کو بھی کبھی آبادی کنٹرول کرنے اور دیگر امور پر Awareness دی ہے تو کن کن تاریخ کو تفصیل سال 2019 کی فراہم فرمائیں؟

(د) محکمہ کے جو ملازمین Awareness دیتے ہیں ان کے نام تعلیمی قابلیت مع تجربہ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ محکمہ ہذا کے اپنے ملازمین بھی ان کی ڈائریکشن پر عمل نہیں کر رہے اور ان کی اپنے فیملی ممبران کی تعداد پانچ سے دس افراد پر مشتمل ہوتی ہے اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کا کل بجٹ (4,824,129,082) چار ارب، بیاسی کڑور، اکتالیس لاکھ، انتیس ہزار بیاسی روپے ہے جس کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
جبکہ Awareness کے لئے Advertiesment / Publicity کی مد میں (16,800,000) سولہ کروڑ اسی لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور اسی طرح سمینارز کے لئے (10,00,000) دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں

(ب) محکمہ ہذا کے درج ذیل افسران اور اہلکار لوگوں کو Awareness اور آبادی کنٹرول کے بارے میں لیکچر دیتے ہیں۔

عہدہ	تعداد
1۔ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DPWO)	36
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DY DPWO C&T)	36
3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (Dy DPWOTech)	36
4۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (TPWO)	114
5۔ سائیکالوجسٹ (Psychologist)	14
6۔ فیملی ویلفیئر ورکر (FWW)	1016
7۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) FWA(M)	1221
8۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (خاتون) FWA(F)	1188
9۔ سوشل موبلائزر مرد Social Mobilizer	1276
کل تعداد	4937

(ج) جی ہاں! محکمہ کے ملازمین کے لیئے آبادی کنٹرول کرنے اور دیگر امور پر آگاہی کے تربیتی پروگرام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ کے 4937 ملازمین Awreness دیتے ہیں ان کے عہدے، تعلیمی قابلیت اور تجربہ درج ذیل ہے۔

عہدہ	تعلیمی قابلیت	تجربہ
1۔ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر	BA or MA or MSc	Year 2015 To
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر DY	MBBS	Year 1510 To

(DPWO C&T		
3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر Dy (DPWOTech	MA or MSc	Year 2015 To
4۔تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسرTPWO))	BA or MA	Year 2015 To
5۔ سائیکالوجسٹ (Psychologist))	MSc Psychology	Year 5
6۔ فیملی ویلفیئرورکر (FWW)	میٹرک سائنس24ماہ ڈپلومہ	Year 2510 To
7۔ فیملی ویلفیئراسسٹنٹ) مرد ((FWA(M	میٹرک	10 25 To Year
8۔فیملی ویلفیئراسسٹنٹ) خاتون FWA)) (F	میٹرک	10 25 To Year
9۔ سوشل موبلائزر مردSocial Mobilizer	Matric BA,MA	Year 10

(ہ) محکمہ بہبودِ آبادی کے تمام پروگرام آگاہی فراہم کرنے کے لئے ہیں ان کا مقصد عوام کو چھوٹے اور صحت مند خاندان، ماں اور بچہ کی صحت اور آبادی کے حوالے سے مفت مشورہ، خدمات کی فراہمی اور ترغیب وترویج ہے۔پاکستان کے کسی بھی قانون اور عالمی اداروں کے ساتھcommitmentsکے تحت کسی بھی فرد کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ خاندان کی تعداد پر حد متعین کرے لہٰذا محکمہ کے ملازمین میں سے ایسے افراد یقیناً ہوں گے جن کے خاندان کے افراد کی تعداد 5سے10 کے درمیان ہوگی مگر محکمہ اُن کو تعداد کی کمی پر مجبور نہیں کرسکتا کیونکہ ایسا کوئی قانون موجود نہ ہے۔تاہم بادی النظر میں محکمہ کے ملازمین کے ہاں خاندان کے افراد کی تعداد نسبتاً کم ہے۔

رحیم یارخان: محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے فلاحی مراکز ہیلتھ کلینکس اور موبائل یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3558: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یارخان میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی کے لئے کیااقدامات اٹھارہاہے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے فلاحی مراکز، ہیلتھ کلینکس اور موبائل یونٹ ہیں نیز موبائل یونٹس کون کونسی سہولیات فراہم کررہے ہیں؟

(ج) ضلع ہذامیں سال18-2017کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) کیاضلع ہذامیں دی جانے والی سہولیات کافی ہیں یامزید سروسز کی ضرورت ہے؟

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھارہا ہے:

1۔ فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات (کنڈوم، گولیاں، ٹیکہ جات) کی مفت فراہمی کی جارہی ہے۔

2۔ زنانہ آپریشن اور کاپر ٹی کی خدمات بھی بلا معاوضہ فراہم کی جارہی ہیں۔ حاملہ خواتین کا مفت چیک اپ کیا جاتا ہے دورانِ زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیا جاتا ہے۔

3۔ بعد ڈیلیوری زچہ وبچہ کا مفت چیک اپ ومشورہ دیا جاتا ہے

4۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر چھوٹے خاندان کی افادیت کے متعلق مختلف کالجز و یونیورسٹیز میں سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں اور آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

5۔ علماء کرام سے حلقہ مدارس میں آگاہی ورکشاپ کا انعقاد کیا جاتا ہے

6۔ شہر کے مخصوص اور زیادہ رش والی جگہوں پر معلوماتی اسٹال لگائے جاتے ہیں

7۔ ضلعی سطح پر ہر ماہ ضلعی معاون کمیٹی اور ضلعی ٹیکنیکل کمیٹی کی میٹنگ کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ باقی ادارے جو کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں کے ساتھ مل کر کام کیا جاسکے۔

8۔ صحت مند سرگرمیوں کے انعقاد کی مد میں کھیلوں و تقریری مقابلہ جات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے یونین کونسل کی سطح پر فلاحی مرکز کا قیام کر کے عوام کو اُن کے گھر کی دہلیز تک فیملی پلاننگ و مانع حمل ادویات و مفت مشورہ جات تک پہنچائے جاتے ہیں۔ فراہم کردہ سہولیات اور سرگرمیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 1۔ ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی 95 فلاحی مراکز 04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 04 ہی موبائل یونٹ کے ذریعے اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے۔

2۔ موبائل یونٹ کے ذریعے دور دراز کے علاقہ میں جا کر فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات (کنڈوم، گولیاں، ٹیکہ جات) جہاں فلاحی مرکز موجود نہ ہیں مفت فراہم کرتے ہیں۔

3۔ چھلہ (کاپر-ٹی) کی خدمات بھی بلامعاوضہ فراہم کی جارہی ہے حاملہ خواتین کا مفت چیک اپ کیا جاتا ہے دورانِ زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیا جاتا ہے بعد ڈیلیوری زچہ وبچہ کا مفت چیک اپ و مشورہ دیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی کو سال 18-2017 کے لیے -/82,490,932 روپے خرچ کئے گئے جس میں سے مبلغ -/73,570,884 روپے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں جب کہ دیگر رقم عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بنائے گئے فلاحی مراکز کے کرایہ جات اور یوٹیلیٹی بلز کی مد میں ادا کئے گئے۔

(د) ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی، ضلع کی آبادی ور قبہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر خدمات فراہم کرنے میں کوشاں ہیں تاہم ضلع ہذا میں تاحال کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پر ابھی تک محکمہ کی طرف سے فراہم کی جانے والی خدمات ناکافی ہیں ضلع ہذا میں مزید فلاحی مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام کو سہولیات فراہم کی جاسکیں۔

صوبہ میں فیملی پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کی کرایہ کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3578: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیملی پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری آفس اور ڈی جی آفس سے لے کر صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے دفاتر کرائے کی بلڈنگ میں بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ صوبہ بھر کے سب سے اہم محکمہ کے پاس کسی بھی سطح پر اپنی بلڈنگ موجود نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت فیملی پلاننگ جیسے اہم ادارہ کے لئے ہر سطح پر بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کرایہ کی مد میں ضائع ہونے والی رقم کے نقصان سے بچا جاسکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری آفس اور ڈی جی آفس سے لے کر صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے دفاتر (ماسوائے 129 فیملی ہیلتھ کلینکس، 2 ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس بمقام لاہور اور ملتان) کرائے کی بلڈنگ میں بنائے گئے ہیں۔

(ب) گزشتہ ادوار میں محکمہ بہبودِ آبادی اپنے دفاتر کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے وقتاً فوقتاً منصوبہ جات تجویز کرتا رہا ہے تاہم حکومتی سرپرستی نہ ہونے کے باعث یہ منصوبے منظور نہیں ہو سکے۔

(ج) محکمہ نے مالی سال 20-2019 میں ترقیاتی سکیم بنام کنسٹرکشن آف پاپولیشن ویلفیئر ہاؤس (Construction of Population Welfare House, Punjab) اپنے ترقیاتی منصوبہ جات میں شامل کر رکھی ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ اس سکیم کے تحت محکمہ کے سیکرٹری آفس، ڈی جی آفس، پاپولیشن ویلفیئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لاہور اور پروڈکشن اینڈ پرنٹنگ یونٹ کو اس بلڈنگ میں شامل کیا جائے گا۔ مزید برآں ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس ساہیوال اور فیصل آباد کی عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔ محکمہ کے دیگر دفاتر اور مراکز کے لئے فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیرِ غور نہیں ہے۔

راجن پور: محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3987: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکہ بہبود آبادی ضلع راجن پور کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) ضلع میں محکمہ کے کتنے سنٹر کہاں کہاں ہیں اور کتنے Unit Mobile ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ، گریڈ وار بتائیں کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز کتنے افراد سال 19-2018 اور 20-2019 میں بھرتی کئے گئے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع راجن پور کا سال19-2018اور20-2019 کے بجٹ کی مدوار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں محکمہ بہبودِ آبادی کے 43 فلاحی مراکز،04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 03 موبائل سروس یونٹس کام کررہے ہیں جن کی تفصیل(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور میں گریڈ ایک تا18 کے 342 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
جبکہ 38 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سال 19-2018 میں معذور افراد کے کوٹے پر ایک خاتون فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ BS.05 میں بھرتی کی گئی۔ اور سال 20-2019 میں ایک مرد فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ BS.05 کو 17 A / Rule کے تحت بھرتی کیا گیا۔

راجن پور: پی پی۔ 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے سنٹرز، ہسپتال اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***3988: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور پی پی۔ 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے سنٹر اور ہسپتال کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں تعینات ملازمین کے عہدہ، گریڈ اور نام سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان میں علاج کے لئے آنے والے مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) ان کے سال 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) مذکورہ ضلع میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی پر اور کون کونسی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) پی پی۔ 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے 03 فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں تفصیلات درج ذیل ہیں:۔

(الف) فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر1

(ب) فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر2

(پ) فلاحی مرکز کوٹلہ مغلان

(ب) فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر1

نام	عہدہ	گریڈ
عطیہ فرید	فیملی ویلفیئر ورکر	08
خالی	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ فی میل	05
محمد عالمگیر	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	05
محمد جہانگیر	چوکیدار	02
خالی	آیا	01

2۔فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر:

نام	عہدہ	گریڈ
خالی	فیملی ویلفیئر ورکر	09
خالی	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ فی میل	05
قاضی عارف	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	05
صابر حسین	چوکیدار	02
راشدہ بی بی	آیا	01

فلاحی مرکز کوٹلہ مغلان:

نام	عہدہ	گریڈ
خالی	فیملی ویلفیئر ورکر	09
شاہدہ اقبال	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ فی میل	05

حبیب اللہ	فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	05
خالی	چوکیدار	02
حسینہ بی بی	آیا	01

(ج) محکمہ بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں آنیوالے کلائنٹس کو پیدائش میں وقفہ کے حوالے سے مشورہ جات, مانع حمل ادویات, وعام ادویات,ودیگر خدمات مثلاً کنڈوم, چھلہ (کاپر-ٹی), وقفہ کے انجیکشن وغیرہ جیسی خدمات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) سال19- 2018 میں ان تین سنٹرز پر 2669014 روپے اور سال 20- 2019 میں 2890165روپے خرچ ہوئے۔اخراجات کی تفصیل۔ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4145: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یارخان میں محکمہ نے سال 18-2017 میں عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ضلع ہذامیں تعینات عملہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع ہذامیں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور کب تک پر کردی جائیں گی؟

وزیر بہبود آبادی(جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ بہبودِ آبادی نے سال19-2018 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات کی مفت فراہمی کی جارہی ہے۔حاملہ خواتین کامفت چیک اپ کیاجاتاہے اور دورانِ زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیاجاتاہے۔

بعد ڈیلیوری زچہ و بچہ کا مفت چیک اپ و مشورہ دیا جاتا ہے بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر چھوٹے خاندان کی افادیت کے متعلق تشہیری و آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔ فراہم کردہ سہولیات اور سرگرمیوں کی عددی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ بہبود آبادی 95 فلاحی مراکز 04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 04 موبائل یونٹس کے ذریعے اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے۔ ضلع کے دفاتر اور مراکز میں تعینات عملے کی تفصیل (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع رحیم یار خاں میں خالی اسامیوں کی تعداد 56 ہے۔ جن کی تفصیل (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں بہبود آبادی کے دفاتر، ملازمین کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***5086: جناب منیب الحق:** کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے دفاتر اور ملازم ہیں ان ملازمین کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز فراہم کریں؟

(ب) محکمہ ہذا ضلع اوکاڑہ کو مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈز فراہم کیے گئے تھے اور مالی سال 21-2020 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں تفصیل مد وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے کلینک، مراکز صحت اور ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں کتنی ایمبولینس ہیں اور کتنے موبائل یونٹ ہیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے؟

(ہ) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا کی مالی سال 20-2019 کی کارکردگی بتائی جائے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کے ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل دفاتر ہیں:

01 ضلعی آفس

03 تحصیل آفس

ان دفاتر اور ملازمین کی تفصیل بمع عہدہ اور گریڈ ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ کو فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

2019-20 میں 1,30,685,550 روپے

2020-21 میں 74,636,900 روپے

ان فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل مراکز تولیدی صحت موجود ہیں۔

03 فیملی ہیلتھ کلینک،

85 فلاحی مرکز

03 موبائل یونٹ ہیں

جن کی تفصیل ضمیمہ (C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع میں تسلی بخش حد تک سہولیات اور مانع حمل ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ اس ضلع کی مجموعی طور پر کارکردگی گزشتہ سال سے 22 فیصد زیادہ ہے۔ محکمہ کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

(ہ) محکمہ بہبود آبادی ضلع اوکاڑہ کی مالی سال 2019-20 کی کارگردگی ضمیمہ " D "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانیوال: پی پی۔209 میں بنائے گئے فیملی پلاننگ کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*7315: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔209 خانیوال میں تقریباً ہر یونین کونسل میں فیملی پلاننگ کے دفاتر بنائے گئے تھے؟

(ب) پی پی۔209 ضلع و تحصیل خانیوال میں کل کتنے فیملی پلاننگ کے دفاتر ہیں کتنے بند کر دیئے گئے اور کیوں بند کر دیئے گئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) چھوٹے فیملی پلاننگ کے ان دفاتر کو کون سا آفیسر چلا رہا ہوتا ہے اور کیا ضرورت کی تمام ادویات وگائیڈ لائن دی جاتی ہیں، کیا حکومت ان بنائے گئے فیملی پلاننگ کے دفاتر کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی کے دفاتر ضلعی اور تحصیل سطع پر کام کر رہے ہیں لہٰذا یہ درست نہیں ہے کہ پی پی۔209 خانیوال میں ہر یونین کونسل میں یہ دفاتر بنائے گئے تھے تاہم تقریباً ہر یونین کونسل میں خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز بنائے گئے ہیں۔

(ب) پی پی۔209 ضلع و تحصیل خانیوال میں خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کی فراہمی کے لئے کل پانچ (05) خاندانی فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

i۔ فلاحی مرکز چک نمبر 23/R-10

ii۔ فلاحی مرکز چک نمبر 80/R-10 (پیرووال)

iii۔ فلاحی مرکز چک نمبر 91/R-10

iv۔ فلاحی مرکز چک نمبر 166/R-10

v۔ فلاحی مرکز 67/L-15 وجھیانوالہ

پی پی۔209 میں کوئی فلاحی مرکز بند نہ کیا گیا ہے تاہم ایک فلاحی مرکز بمقام چک نمبر 78/L-15 تحصیل میاں چنوں سے بمقام چک نمبر 9/R-9 تحصیل خانیوال میں انتظامی بنیادوں پر شفٹ کیا گیا ہے۔

(ج) ان خاندانی فلاحی مراکز کو ضلعی آفیسر کی زیر نگرانی انچارج فیملی ویلفیئر ورکر (BS-9/11) چلاتی ہے۔ ان مراکز پر محکمے کی منظور شدہ سٹینڈرڈ لسٹ کے مطابق ادویات اور دیگر خدمات کی مفت فراہمی کی جاتی ہے یہ تمام مراکز محکمے کے پروگرام کا بنیادی حصہ ہیں اور حکومت ان کو آئندہ سالوں میں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے

سرگودھا اور گوجرانوالہ ڈویژن کے پاپولیشن سوشل ویلفیئر کے ملازمین کا نوکریوں سے برخاستگی سے متعلقہ تفصیلات

*7792: **میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا اور گوجرانوالہ ڈویژن میں سابقہ دور حکومت میں بھرتی کئے گئے پاپولیشن سوشل ویلفیئر محکمے کے ہزاروں افراد کو بغیر کسی وجہ سے نوکری سے برخواست کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت مذکورہ ملازمین کی جگہ نئی بھرتی کرنا چاہتی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں مستقل اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والے کتنے ملازمین کو نوکری سے برخواست کیا گیا ہر کیٹیگری کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت محکمہ پاپولیشن سوشل ویلفیئر کے ان تمام ملازمین کو بحال کر کے ان کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر):

(الف) یہ درست نہیں ہے کیونکہ سابقہ دورِ حکومت میں محکمہ بہبودِ آبادی میں بھرتی کئے گئے کسی بھی ملازم کو بغیر کسی وجہ کے برخواست نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) کسی بھی ملازم کو بغیر وجہ کے نوکری سے نہیں نکالا گیا ہے اور ان کی جگہ نئی بھرتی کا بھی کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں جنوری 2017 تا نومبر 2021 کے دوران جو ملازم نوکری سے برخواست ہوئے انکی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اور عہدہ	تاریخ تقرری	نوعیت تقرری	تاریخ برخواستگی	وجہ
1	فاروق صدیق، جونیئر کلرک	17-02-2015	مستقل	27-02-2018	ہراسگی
2	آفتاب افضل، سوشل موبیلائزر	10-05-2017	مستقل	07-09-2019	دوہری ملازمت

(د) محکمہ بہبودِ آبادی پنجاب کے کسی بھی ملازم کو بلاوجہ نوکری سے برخواست نہیں کیا گیا ہے۔البتہ حکومتِ پنجاب کی جانب سے تین سال مسلسل نوکری کرنے والے کنٹریکٹ ملازمین کو Punjab Regularization of Services, Act 2018 Amended 2019 کے تحت مستقل ملازمت دی جا رہی ہے۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میرا ایک زیرو آر نوٹس کافی عرصے سے pending چل رہا ہے۔ جب بھی اجلاس آتا ہے پتا نہیں میرا زیرو آر نوٹس کیوں نکال دیا جاتا ہے؟ وزیر متعلقہ نے خود میرے زیرو آر نوٹس کو pending کرایا تھا لیکن ابھی تک وہی حالات ہیں اُس کا کچھ پتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ابھی دیکھ لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 499۔ جناب سمیع اللہ خان کا ہے یہ پیش ہو چکا ہے۔ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 544۔ جناب صہیب احمد ملک کا ہے، پیش ہو چکا ہے وزیر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 557۔ جناب ناصر محمود کا ہے یہ زیرو آر نوٹس بھی پیش ہو چکا ہے متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 564۔ جناب محمد طاہر پرویز کا ہے، پیش ہو چکا ہے متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے ۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 566۔ چودھری وقار احمد چیمہ اور جناب محمد ارشد ملک کا ہے، متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 567۔ جناب محمد معظم شیر اور محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے، پیش ہو چکا ہے وزیر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 606۔ محترمہ شازیہ عابد کا ہے، پیش ہو چکا ہے وزیر صاحبہ نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 612۔ محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے یہ بھی پیش ہو چکا ہے، وزیر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 615۔ محترمہ خدیجہ عمر کا ہے پیش ہو چکا ہے، وزیر سکولز موجود

نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 641۔ جناب صہیب احمد ملک کا ہے پیش ہو چکا ہے، وزیر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے ۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 642۔ جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔

حلقہ پی پی۔104 ماموں کانجن کی آبادی طارق کالونی میں قائم گرلز مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-104(ضلع فیصل آباد) کے شہر ماموں کانجن کی آبادی طارق کالونی میں 1962 میں گرلز پرائمری سکول بنا تھا۔ پھر 1987 میں اس کو مڈل کا درجہ ملا لیکن مڈل کے بعد بچیوں کو ہائی درجہ کی تعلیم کے لئے تین میل کا فاصلہ طے کر کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 509 گ ب میں جانا پڑتا ہے۔ یہ سکول حکومت کی منظور شدہ upgradation کی شرائط پر پورا اُترتا ہے لہذا آئندہ مالی سال میں اس مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے اور بجٹ میں فنڈ مختص کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 658۔ محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

چکوال میں ہائر ایجوکیشن کی پراپرٹیز کو واپس کرنے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چکوال میں Higher Education Department کی properties کو HED کو واپس کیا جائے اور کالجز کا status as college بحال کیا جائے۔ اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر متعلقہ موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر660۔ جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

ساہیوال میں احساس پروگرام کے کیمپ میں خواتین کو مشکلات کا سامنا

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ساہیوال میں حکومتی احکامات کے باوجود احساس پروگرام کے لگائے گئے کیمپ میں آنے والی خواتین کو مالی امداد کے حصول میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جس پر ارباب اختیار کی فوری توجہ درکار تھی۔ ساہیوال میں احساس پروگرام اور بے نظیر پروگرام کے لگائے گئے کیمپ میں دور دراز سے آنے والی خواتین شدید پریشانی میں مبتلا اور در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں۔ اعلیٰ حکام سے نوٹس لینے کی اپیل پر بھی عمل درآمد نہ ہوا ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں respond کرتا ہوں۔ **جناب چیئرمین:** جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Chairman I will respond.

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ یہ جو احساس پروگرام اور بینظیر پروگرام کے تحت جو مالی امداد کا سلسلہ جاری ہے یہ غریب لوگوں کے لئے بہت اچھا اور بہت بہتر ہے لیکن اس وقت جو صورتحال ہے وہ نہایت ہی بدتر اور ابتر ہے۔ تحصیل لیول پر جو کیمپ لگائے گئے ہیں ان پر دور دراز سے لوگ آتے ہیں اور ایک تو کیمپوں کی تعداد بہت کم ہے اور فاصلہ بہت

زیادہ ہے۔پورے ڈسٹرکٹ سے خواتین نے آنا ہوتا ہے اور میری یہ تجویز ہے کہ اگر مہربانی فرمائیں کہ ہر یونین کونسل میں حکومت کا setup تو موجود ہے تو اسے احساس پروگرام کو اور بینظیر پروگرام کو یونین کونسل لیول پر کر دیا جائے تاکہ لوگوں کو آسانی ہو سکے اور جن کے پاس پہلے ہی afford کرنے کے لئے کچھ ہے ان کے پاس کرایہ ہے اور نہ ان کے پاس خرچہ ہے تو ان کے لئے یہ ایک بہتر امداد ہو جائے گی۔Doorstep نہ سہی پر یونین لیول پر ہی ان کو یہ opportunity ہو جائے گی اور دوسرا یہ کہ اس کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں یہ حکومت بہتر جانتی ہے کہ ساہیوال ضلع کے لئے انہوں نے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں۔میری یہ درخواست ہے کہ کیونکہ غریب لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔اس وقت لنگر خانے کُھل گئے ہیں اور وہاں پر جو ضرورت مند لوگ ہیں ان کے لئے جو امداد کا پروگرام ہے وہ ناکافی ہے اس لئے میں آپ کے توسط سے اور اس ہاؤس کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی غریب عوام کے لئے اور بالخصوص ساہیوال کی عوام کے لئے maximum فنڈز رکھے جائیں کیونکہ بے روزگاری بہت زیادہ ہے۔غربت،افلاس اور بھوک بہت زیادہ ہے اور مہنگائی کا عالم آپ دیکھ لیں۔ ضروریات زندگی کی جو چیزیں ہیں وہ پہنچ سے دور ہوتی جا رہی ہیں۔تو میں آپ کی توسط سے راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اس پر مہربانی فرمائیں گے اور اس پر کوئی ایسی پالیسی بنائیں گے جس سے غریب لوگ جن کے پاس پہلے ہی کرایہ نہیں ہے ان کو تحصیل ہیڈ کوارٹر نہ آنا پڑے اور ان کے لئے آسانی ہو۔ایک ضلع میں ایک گاؤں ایک بارڈر پر پڑتا ہے اور اس کے لئے بھی ان کو ہزاروں روپے خرچ کر کے اس کیمپ میں آنا پڑتا ہے لہٰذا اس کے لئے کوئی خاطر خواہ حکم صادر فرمائیں تاکہ غریب لوگوں کی حوصلہ افزائی اور داد رسی ہو سکے۔بہت شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس وقت احساس کفالت پروگرام کے تحت ساہیوال میں ہمارے دو کیمپ کام کر رہے ہیں اور ان دو کیمپس میں سے ایک گورنمنٹ ہائی سکول نگل امنین میں ہے اور دوسرا گورنمنٹ بٹالہ مسلم ہائی سکول ساہیوال میں ہے۔دونوں کیمپس میں اس وقت تقریباً 21 کاؤنٹرز کام کر رہے ہیں اور ان 21 کاؤنٹرز پر یومیہ تقریباً 459 خواتین دن میں پیسے نکلواتی ہیں اور یہ

22/11/21 کی figure ہیں جب یہ تحریک پیش کی گئی تھی ۔مقصد صرف اتنا ہے کہ جتنے beneficiaries ہیں وہ ایک دن میں نہیں آتے بلکہ روزانہ کی بنیاد پر آتے ہیں اور اس لئے زیادہ سنٹرز بھی قائم نہیں کئے جاسکتے۔ جس طرح معزز رکن نے فرمایا ہے کہ اس کو یونین کونسلز تک لے کر جایا جاسکے کیونکہ اس کے لئے سنٹرز کو باقاعدہ بنک کو بھی backup دینا پڑتا ہے اور نادرا کا بھی backup دینا پڑتا ہے اس لئے Full time تو یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کہ اس کو یونین کونسل کی سطح پر لے کر جایا جاسکے لیکن اس کے باوجود جس طرح معزز رکن نے فرمایا کہ ہم اس کا سروے ضرور کروائیں گے اور اگر کہیں ضرورت محسوس ہوئی کہ مزید سنٹرز بنائے جائیں تو انشاءاللہ اس کے لئے بھی recommendation وفاقی حکومت کو بھیجی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس نمبر 660 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! اس تحریک کو پیش کرنے سے پہلے میں ایک بات کرنا چاہوں گی کہ میری ایک تحریک پہلے بھی پیش ہوئی تھی جس کا نوٹس نمبر 612 ہے اور جب اس میں لکھا ہوتا ہے کہ پیش ہو چکا تو اس کو تین مہینے ہو چکے ہیں ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! جب منسٹر صاحب موجود ہوں گے تو اس کا جواب آجائے گا۔ ابھی آپ اپنا نیا زیرو آر نوٹس پیش کریں۔

لاہور کی 274 یونین کونسلز کے چیئرمینوں کو چیک بکس نہ ملنے کی وجہ سے نادرا میں ہزاروں کیس التواء کا شکار

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! اس کا جواب لے دیں کیونکہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ میرا زیرو آر نوٹس نمبر 669 ہے۔

> "میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 28 نومبر 2021 کی خبر کے

مطابق لاہور شہر کی 274 یونین کونسلز کے چیئرمینوں کو چیک بکس جاری نہ ہونے کے باعث نادرا کو ادائیگیاں نہ ہو سکیں۔ جس کی بنا پر یو سی سرٹیفکیٹ پیپرز نہ مل سکے ،طلاق ،پیدائش ،اموات اور نکاح کے 20 ہزار کیس سرٹیفکیٹ کی عدم فراہمی پر التواء کا شکار ہیں جن کا ڈیٹا نادرا میں آن لائن نہ ہو سکا۔اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی،منسٹر صاحب موجود نہیں ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین!اس کو بھی لکھ دیں گے کہ پیش ہو چکا پر جواب پھر نہیں آئے گا۔

جناب چیئرمین: جی،انشاءاللہ لاء منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے جواب آجائے گا۔اگلا زیرو آر نوٹس جناب طاہر پرویز کا ہے۔جی،جناب محمد طاہر پرویز!

لاہور محکمہ سکول ایجوکیشن میں AEOs فی میل کی تمام اسامیوں پر میل آفیسرز کی تعیناتی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔میرا زیرو آر نوٹس نمبر 677 ہے۔

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ لاہور محکمہ سکولز ایجوکیشن میں A.E.Os فی میل کی تمام اسامیوں پر میل آفیسرز کو تعینات کر دیا گیا ہے جنہوں نے گرلز سکولوں میں تعینات معلمات کو بلیک میل کرنا شروع کر رکھا ہے اور منتھلی وصول کر رہے ہیں۔اسی طرح اس ضلع میں C.E.O ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور کی سیٹ پر پچھلے پندرہ سال سے ایک ہی آفیسر کو بار بار تعینات کیا جارہا ہے جس سے اس دفتر میں رشوت کا بازار گرم ہے لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب موجود نہیں ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے لیکن میری یہ Chair سے commitment ہے جب بھی منسٹر صاحب آئیں گے تو میں ضرور بولوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل آپ بولیں گے۔ اس میں آپ پندرہ سال کی بات کر رہے ہیں اس میں آپ کا دور حکومت بھی آجاتا ہے۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب چیئرمین: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ چھٹی کی درخواستیں پڑھ لیں۔

جناب محمد لطیف نذر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد لطیف نذر، ایم پی اے، PP-114 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

مورخہ 14۔ ستمبر 2021 سے ایک ماہ کے لئے رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

آغا علی حیدر

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست آغا علی حیدر، ایم پی اے، PP-134 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 24۔ ستمبر تا یکم اکتوبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ صدیقہ صاحبداد خان، ایم پی اے، W-299 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ یکم ستمبر تا 12 اکتوبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شمیم آفتاب

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شمیم آفتاب، ایم پی اے، W-303 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 26 اکتوبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء، ایم پی اے، W-360 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 17 تا 23 نومبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب ابو حفص محمد غیاث الدین، ایم پی اے، PP-47 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 17 تا 23 نومبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری نثار علی خان

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست چودھری نثار علی خان، ایم پی اے، PP-10 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 17 تا 23 نومبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور و ریسرچ: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد الیاس، ایم پی اے، PP-94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ مورخہ 16 اور 17 دسمبر 2021 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔ میں وزیر قانون کو دعوت دیتا ہوں کہ ایوان میں آڈٹ رپورٹ پیش کریں۔ جی، وزیر قانون!

ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گوجرانوالہ، راولپنڈی، سیالکوٹ اور کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنی لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Waste Management Company Gujranwala, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Company Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha, for the Audit Year 2018-19.

MR CHAIRMAN: The Audit Report on the Accounts of Waste Management Company Gujranwala, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Company Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha, for the Audit Year 2018-19 has been laid and referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی فرانزک رپورٹ برائے سال 19-2018کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Forensic Audit Report on the Accounts of Lahore Waste Management Company Lahore for the Audit Year 2018-19.

MR CHAIRMAN: The Forensic Audit Report on the Accounts of Lahore Waste Management Company Lahore for the Audit Year 2018-19 has been laid and referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر21/478سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔۔۔دونوں ممبران موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر21/479جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔ آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

پی پی۔116نشاط آباد، فیصل آباد میں سیوریج لائن مکمل نہ کرنے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حلقہ PP-116فیصل آباد کے علاقہ نشاط آباد30فٹا بازار سے محلہ گارڈن کے نشاط ملز کالونی گیٹ تک مقامی محکمہ واسا کی طرف سے سیوریج کی نئی پائپ لائن بچھانے کا کام شروع ہوا تھا جو کہ گزشتہ کئی ماہ سے بند پڑا ہے جبکہ مشینری بھی موقع پر موجود ہے جس کی وجہ سے

مذکورہ بالا علاقوں کے ساتھ ساتھ غازی آباد، حیدر آباد، غوثیہ آباد و گرد و نواح میں سیوریج کے گندے پانی سے متذکرہ علاقوں کی گلیاں اور سڑکیں بھری پڑی ہیں جس سے مقامی مکینوں کا اپنے گھروں سے باہر نکلنا بھی محال بنا ہوا ہے۔ ایک طرف سیوریج کے کھڑے پانی سے تعفن، بدبو، مچھر اور مکھیاں پیدا ہو کر متعدد بیماریوں کا موجب بن رہے ہیں اور دوسری طرف نا صرف بچے سکولوں میں جانے سے محروم ہیں بلکہ عام آدمی بھی اپنے روزگار پر جانے کے لئے شدید مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں اور پیدل چلنا بھی انتہائی دشوار ہے۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ سیوریج کے پانی کی وجہ سے عوام کے قیمتی گھروں کو نقصان پہنچ رہا ہے جبکہ نماز کے لئے مساجد جانے میں بھی لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اعلیٰ حکام کو بھی بارہا اس حوالے سے آگاہ کیا جا رہا ہے لیکن تاحال یہ مسئلہ حل ہونے میں نہیں آ رہا اور متذکرہ بالا علاقوں میں سیوریج کے پانی نے مکینوں کا جینا محال بنایا ہوا ہے اور گزشتہ دنوں متاثرین علاقہ نے شیخوپورہ روڈ بھی بلاک کر کے احتجاج کیا مگر ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ محکمہ واسا کے اعلیٰ حکام کے اس روّیہ کی وجہ سے ان علاقوں کے مکینوں میں بالخصوص اور فیصل آباد شہر کے باسیوں میں بالعموم شدید غم و غصہ اور بے چینی کی لہر پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو جب منسٹر صاحب آئیں گے تو میں بات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 482/21 محمد مرزا جاوید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 483/21 بھی محمد مرزا جاوید کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 484/21 بھی محمد مرزا جاوید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار

نمبر 21/486 محترمہ ربیعہ نصرت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/488 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھیں۔

لاہور کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 29 نومبر 2021 کی خبر کے مطابق لاہور شہر کے 83 فیصد قبرستانوں میں بنیادی سہولتیں ناپید ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق لاہور شہر کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار ہے، کسی قبرستان کی چار دیواری نہیں تو بیشتر قبرستان بنیادی سہولیات سے ہی محروم ہیں۔ لوکل گورنمنٹ و ورلڈ بینک کی قبرستان گرانٹ غیر ترقیاتی اخراجات پر خرچ کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ 83 فیصد قبرستانوں کی تعمیر و بحالی، جناز گاہ، وضو خانہ، غسل خانہ و چار دیواری سے محروم ہیں۔ قبرستانوں میں نشیوؤں نے ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن کی قبرستان بحالی کمیٹیاں شہر خاموشاں کے لئے خاموش ہیں، قبرستان کے لئے محلہ کمیٹیاں بھی فعال نہ ہو سکیں۔ یونین کونسل ایک سے 35 میں 165 قبرستان میں بیشتر چار دیواری سے محروم ہیں۔ یونین کونسل 36 تا 70 میں 135 قبرستان میں بیشتر جناز گاہ، وضو خانہ سے محروم، یونین کونسل 71 سے 130 کے 170 قبرستانوں میں بیشتر تعمیر و مرمت کے کاموں سے محروم ہیں۔ یونین کونسلز 131 تا 200 کے 198 قبرستانوں میں داخلی گیٹ و راستے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ یونین کونسل 201 تا 240 کے 88 قبرستانوں میں سے بیشتر میں کتے اور گدھے موجود ہیں، یونین کونسل 241 تا 274 کے 89 قبرستانوں میں سہولیات کا فقدان ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: میاں محمود الرشید صاحب متعلقہ منسٹر ہیں وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔ مجھے اب اپنی تینوں تحاریک کا جواب چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/571 جناب افتخار حسین چھچھر صاحب کی ہے۔جی، چھچھر صاحب!

پنجاب میں کھاد ناپید ہونے کی وجہ سے کسان بدحالی کا شکار

جناب افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب چیئرمین! شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا مورخہ 14-12-2021 کی خبر کے مطابق پاکستان بالخصوص صوبہ پنجاب میں اس وقت کسان بڑی بدحالی کا شکار ہے۔ یوریا اور DAP کھاد مکمل طور پر ناپید ہے، کسان سخت پریشان اور بے یارومددگار ہیں۔ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔کسان کھاد کے لئے بھکاریوں کی طرح مارا مارا پھر رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اس وقت پورے پنجاب میں جہاں کچھ فصلیں تیاری کے مراحل میں ہیں اور کچھ فصلیں بوائی کے مراحل میں ہیں ان حالات میں جب اچھی اور بہتر فصل کے لئے کاشتکار کو کھاد اور ادویات کی سخت ضرورت ہوتی ہے صوبہ پنجاب میں زمینداروں کے لئے کھاد نایاب ہو چکی ہے۔DAP جس کا کچھ عرصہ پہلے سرکاری ریٹ 3300/3200 روپے تھا اب سرکاری ریٹ 8200 اور 8600 روپے پر پہنچ چکا ہے لیکن زمیندار کو بلیک میں 9000 روپے میں بھی فی بوری نہیں مل رہی۔اسی طرح یوریا کھاد کچھ عرصہ پہلے 1300/1200 روپے میں ملتی تھی۔ اب اس کا سرکاری ریٹ 1768 روپے مقرر ہے لیکن کسان کو بلیک میں 2300/2200 روپے میں بھی نہیں مل رہی۔ انتظامیہ مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے اور محکمہ زراعت پنجاب کہیں بھی نظر نہیں آ رہا۔ ہیومن سکیورٹی کے حوالے سے علاج عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکا ہے۔ ادویات میں آئے روز ہوش ربا اضافے اور روزمرہ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ اور کرونا کے بعد نظام تعلیم کا بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ اسی طرح پاکستان بالخصوص صوبہ پنجاب میں زراعت کا شعبہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور فوڈ سکیورٹی کا مکمل

انحصار زمیندار اور زراعت پر ہے۔ اس وقت پر کھادوں کا نایاب ہونا اور زرعی ادویات کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافے نے زمیندار کی کمر توڑ دی ہے جس کی وجہ سے عوام الناس میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا میری یہ تحریک باضابطہ منظور کر کے ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس حوالے سے گورنمنٹ اور اپوزیشن دونوں بنچوں سے میری humble request ہے کہ راجہ صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ایگریکلچر منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لیکن لاء منسٹر صاحب کی زیر صدارت سپیشل کمیٹی نمبر 12 کو یہ تحریک التوائے کار سپرد کی جاتی ہے۔ کمیٹی within two months اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کرے گی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

Now, the House is adjourned to meet on Monday 20th December 2021 at 1 p.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 20-دسمبر 2021

(یوم الاثنین، 15 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38: شمارہ 4

257

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ سائنسز، ڈیرہ غازی خان 2021
(مسودہ قانون نمبر 53 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ سائنسز، ڈیرہ غازی خان 2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2020 منظور کیا جائے۔

258

2۔ **مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور 2021 (مسودہ قانون نمبر 62 بابت 2021)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور 2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور 2021 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی، سیالکوٹ 2021 (مسودہ قانون نمبر 74 بابت 2021)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی، سیالکوٹ 2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی، سیالکوٹ 2021 منظور کیا جائے۔

259

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

سوموار،20-دسمبر 2021

(یوم الاثنین،15-جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 03 بج کر 11 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ
کَیْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَ اِلَی السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَ اِلَی
الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَ اِلَی الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾
فَذَكِّرْ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا
مَنْ تَوَلّٰی وَ كَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ
اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

سورۃ الغاشیہ، آیات نمبر 17 تا 26

تو کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کے کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں(17) اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا(18)اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں(19)اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی(20)پس اے نبی ﷺ تم تو نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو(21)تم ان پر داروغہ نہیں ہو(22) ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا(23)تو اللہ اُس کو بہت بڑا عذاب دے گا (24)بے شک ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے(25) پھر ہمارے ہی ذمے ان سے حساب لینا ہے(26)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الھم صلے علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصاحبہ وسلم
لب کیا ہلے زمیں سے خلا تک پہنچ گیا
لے کر نبی کا نام خدا تک پہنچ گیا
جنت بھی مجھ کو آپ کے روضے پہ مل گئی
روز جزا سے قبل جزا تک پہنچ گیا
جب استوار ہو گئے رحمت سے رابطے
تو ہاتھ خود بہ خود ہی دعا تک پہنچ گیا

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون غازی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف انجنیئرنگ اینڈ سائنسز، ڈیرہ غازی خان 2021

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم وقفہ سوالات لے رہے ہیں لیکن اس سے پہلے یہ legislation کر لیں یہ مختصر ہے۔

Now, we take up the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

> "That the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once." Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

> "That the Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون گرینڈ ایشین یونیورسٹی، سیالکوٹ 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the Grand Asian University, Sialkot Bill 2021. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Grand Asian University, Sialkot Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Grand Asian University, Sialkot Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Grand Asian University, Sialkot Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Grand Asian University, Sialkot Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Grand Asian University, Sialkot Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Grand Asian University, Sialkot Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اختر علی کا ہے سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: میرا سوال نمبر 6843 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔ 154 اور 155 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد
اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6843: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔154 اور 155 لاہور میں کتنے کالجز (بوائز و گرلز) کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے تفصیل کالج وائز بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ کالج وائز بتائیں؟

(د) ان کالجوں میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان کالجوں کی بلڈنگ کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں کتنی بلڈنگ ناقص اور ناقابل استعمال ہے لیبز کی تفصیل مع سہولیات بتائیں؟

(و) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تفصیل فراہم فرمائیں ان کے لئے جو سہولیات میسر ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) **پی پی-154**

1۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ۔

2۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپور۔

پی پی-155

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور۔

(ب) (1) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپور لاہور کو سال 21-2020 میں 129.572 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور کو سال 21-2020 میں 18.896 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور کو سال 2020-21 میں مبلغ22.139ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) **(1) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔**

تفصیل (1) سینئر برسر سکیل 17 (2) سپرٹینڈنٹ سکیل17 (3) ہیڈ کلرک سکیل 16(4) سینئر کلرک سکیل14 (5) لیکچرار سپروائزر سکیل14 (6)۲ سینئر لیکچرار اسسٹنٹ سکیل 10 (7) کیئر ٹیکر سکیل10 (8)۶لیبارٹری اٹینڈنٹ سکیل1 (9) ۲نائب قاصد سکیل1 (10)۲مالی سکیل1 (11) واٹرمین سکیل 1 (12) بلاوی سکیل1(13)۲چوکیدار سکیل1 (14) سوپر سکیل1

(2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ۔

تفصیل۔(2) چیف انسٹرکٹر سکیل19 میں ہیں 03 سینئر انسٹرکٹر 8 سکیل 18

نان ٹیچنگ سٹاف میں کل 13 ملازمین کام کر رہے ہیں

تفصیل درج ذیل ہیں:۔

01لائبریرین سکیل17

ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن سکیل17

01ہیڈ کلرک سکیل16 ،01 سینئر کلرک سکیل14،02 جونیئر کلرک سکیل11،

02مالی سکیل1

01مشین اٹینڈنٹ سکیل5،2چوکیدار سکیل02,1 سوپر سکیل1

(3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور۔

تفصیل۔08اسسٹنٹ پروفیسر سکیل18،11لیکچرار سکیل17،1ہیڈ کلرک سکیل 1،16 سینئر کلرک سکیل 14، 01جونیئر کلرک سکیل11، 1کیئر ٹیکر سکیل 9، 06 سینئر لیکچرار اسسٹنٹ سکیل7،کلاس فور14، سکیل01

(د) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور ٹوٹل خالی اسامیوں کی تعداد 11ہیں۔

تفصیل 2جونیئر کلرک بوجہ ٹرانسفر 2لیکچرار اسسٹنٹ 1 بوجہ ٹرانسفر 1 بوجہ ریٹائرمنٹ 1سینٹری سپروائزر دوسرے محکمہ بورڈ آفس چلا گیا ہے۔

1لائبریری کلرک بوجہ ٹرانسفر 2لائبریری اٹینڈنٹ بوجہ ٹرانسفر 2ڈرائیور 1بوجہ ٹرانسفر 1بوجہ ریٹائرمنٹ 1چوکیدار بوجہ ریٹائرمنٹ۔

(2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپور لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل 05اسامیاں خالی ہیں 01پرنسپل سکیل20، 01چیف انسٹرکٹر سکیل19، 02سینئر انسٹرکٹر سکیل 18، 01 انسٹرکٹر سکیل17۔

(3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور۔

02ایسوسی ایٹ پروفیسر سکیل19، 01لائبریرین سکیل17، 01سینئر کلرک سکیل14، 01جونیئر کلرک سکیل11، 01لائبریری کلرک 05/ لیکچرار اسسٹنٹ سکیل01، 7مالی سکیل1، 01چوکیدار سکیل1۔

(ہ) **(1) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔**

کالج میں ایف اے۔ ایف ایس سی۔ بی اے۔ بی ایس سی اور چار سالہ بی ایس کروایا جاتا ہے۔ کالج کا رقبہ 33 کنال 9مرلہ ہے بلڈنگ تسلی بخش ہے تمام لیبارٹریاں ورکنگ میں ہیں بچوں کو پریکٹیکل کی بہتر سہولیات دی جاتی ہیں۔

(2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔

کالج کا رقبہ 46 کنال ہے بلڈنگ تسلی بخش ہے 01 کمپیوٹر لیب ورکنگ میں ہے بلڈنگ کرایہ پر ہے۔

(3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور۔

06لیبارٹریاں ہیں بلڈنگ تسلی بخش ہے۔

(و) **(1) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔**

کالج میں ایف اے۔ ایف ایس سی۔ بی اے۔ بی ایس سی اور چار سالہ بی ایس کروایا جاتا ہے۔ تعداد طالبات1434:

میسر سہولیات: کلاس روم 28عدد، ملٹی پرپز ہال 01عدد، لیبارٹریز 06عدد، لائبریری 01عدد، کنٹین 01عدد اور بسیں 02عدد۔

(2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔

طالبات کی تعداد 170

میسر سہولیات: کلاس روم 06عدد، ہال 01عدد، کمپیوٹر لیب 01عدد، لائبریری 01عدد۔

(3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور۔

طالبات کی تعداد 979

میسر سہولیات: کلاس روم 12عدد، لیبارٹریز 07عدد، لائبریری 01عدد اور کنٹین 01عدد۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا موجودہ سوال 5۔مئی 2021 کے ایجنڈے پر بھی تھا اور آپ نے اس سوال کو میری request پر اس دن کے جوابات کی بناء پر pending فرمایا تھا۔ میرے حلقے کے ایک گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ 21-2020 کا بجٹ زیرو بتایا گیا تھا اور آج کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپور لاہور کو سال 21-2020 میں 129.572 ملین روپے فراہم کئے گئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے اگر آج کا جواب ٹھیک ہے تو وہ جواب جو کہ غلط دیا گیا اس پر کتنے لوگوں کے خلاف انکوائری کرکے ذمہ داران کو punish کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جو سوال آپ کے حکم پر pending کیا گیا تھا اس پر میں نے بھی agree کیا تھا کہ اس سوال کو pending فرمادیں کیونکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈیپارٹمنٹ کو اس حوالے سے تھوڑی غلط فہمی تھی۔ انہوں نے development budget or non-development budget کی figures میں فرق نہیں کیا۔ یہ جو بجٹ دیا

گیا یہ non-development budget ہے۔ اس وقت محکمہ نے یہ assume کیا کہ شاید یہ ADP سے متعلق سوال پوچھ رہے ہیں اس وجہ سے انہوں نے اس کا بجٹ زیرو لکھ دیا تھا کیونکہ اُس وقت معزز ممبر واقعی ٹھیک کہہ رہے تھے اور ان کا اعتراض درست تھا لہٰذا ہم نے پھر اس سوال کو pending کر دیا تھا لیکن اب محکمہ actual budget لکھ کر لے آیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا تو منسٹر صاحب سے بہت ہی سادہ سا سوال ہے کہ ہمارا ہاؤس ایک سپریم ادارہ ہے اس پارلیمنٹ میں اگر کوئی سیدھے سوال کا اُلٹا جواب دے تو اس پر کیا کوئی انکوائری نہیں بٹھائی جا سکتی کہ اس وقت انہوں نے جواب میں زیرو بجٹ کیوں لکھا اور آج 129 ملین کا بجٹ انہوں نے show کر دیا ہے آیا اس پر کوئی تو ایسا ایکشن ہونا چاہئے تاکہ منسٹر صاحب اس ڈیپارٹمنٹ کے جو ذمہ دار لوگ ہیں ان کو punish کریں، اس پر انکوائری بٹھائیں اور پتا کریں کہ یہ کیوں negligence ہوئی، کیوں اس کو drafting پر بھیجا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں نے اس پر محکمے کے خلاف نوٹس لیا تھا لیکن ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنی غلطی admit کی کہ ہم نے ADP کا بجٹ سمجھ کر لکھ دیا تھا تو غلطی انسان سے ہو جاتی ہے لہٰذا انہوں نے اس پر apologise کیا اور اپنی غلطی کو ٹھیک کر لیا۔ اگر آپ حکم کریں گے تو جو سزا قانون کے مطابق possible ہے وہ دی جا سکتی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے لئے منسٹر صاحب قابل احترام ہیں لہٰذا ان کا apologise کر لینا ہی میرے لئے کافی ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے حلقے میں ایک گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے طالبات ہے اور اس میں 170 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہ کالج 46 کنال کی بلڈنگ میں بنایا گیا ہے اور بلڈنگ کرایہ پر ہے کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ اس بلڈنگ کا کتنا کرایہ ہے کیونکہ 170 طالبات اس کالج میں زیر تعلیم ہیں اور 46 کنال محیط رقبے پر یہ بلڈنگ بنائی گئی ہے تو مجھے یہ بتائیں کہ گورنمنٹ آف پنجاب اس بلڈنگ کا کتنا کرایہ ادا کر رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Obviously on the top of my head مجھے کرائے کے بارے میں علم نہیں ہے۔ یہ نیا سوال کر لیں نہیں تو personally میں ان کو کرایہ پتا کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ایسے فوری طور پر کوئی غلط information تو نہیں دی جاسکتی یا تو اس سوال کو pending کر دیتے ہیں یا پھر آپ اس پر نیا سوال دے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ نیا سوال ہی بنتا ہے کیونکہ یہ new fact پوچھ رہے ہیں۔ اگر انہوں نے سوال میں کرایہ پوچھا ہوتا تو میں ان کو ضرور جواب دے دیتا۔ اگر یہ privately کرایہ جاننا چاہتے ہیں تو میں ان کو ابھی اسمبلی اجلاس کے بعد پتا کر کے بتا دیتا ہوں باقی جیسا آپ مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میرے خیال میں منسٹر صاحب ویسے ہی کرایہ پتا کر کے آپ کو inform کر دیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے خیال میں آپ بہت جہاں دیدہ ہیں یہ 46 کنال پر محیط بلڈنگ ہے اور اس میں 170 طالبات زیر تعلیم ہیں تو میرا حق بنتا ہے کہ میں ان سے پوچھوں کہ اس بلڈنگ کا کرایہ کیا ہے اور کیا یہ آئندہ اس کالج کو کسی گورنمنٹ بلڈنگ میں shift کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: پوچھنا آپ کا right ہے لیکن اس پر آپ کا سوال نہیں بنتا۔ سوال یہ ہے کہ یہ information آپ تک صحیح جانی چاہئے لیکن اس کے لئے ٹائم درکار ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال pending کیا جاتا ہے، منسٹر صاحب! جب آپ کے پاس اس کی information آجائے تو معزز ممبر کو بتا دینا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے--- محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 5917 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے--- لیکن معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 6307 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! یہ میرا سوال تھا اور میں ایوان میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: پھر آپ ذرا توجہ کریں۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7665 ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کون سا سوال پڑھا ہے؟

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر 7665 کا کہا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے جناب ممتاز علی کا نام لیا تھا اور ان کا سوال نمبر 6307 ہے اور یہ آپ کا سوال نہیں ہے، ابھی آپ تشریف رکھیں جب آپ کا سوال آئے گا تو پھر بات کرنا۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے لیکن ان کی طرف سے سوال pending کرنے کی درخواست آئی ہے لہٰذا ان کا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے--- لیکن معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 6872 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معظم شیر کا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7283 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: پی پی-84 ایم سی مٹھہ ٹوانہ اور ملحقہ آبادیوں میں بوائز و گرلز کالج کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*7283: **جناب محمد معظم شیر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ PP-84 خوشاب ایم سی مٹھہ ٹوانا اوراس کے ملحقہ آبادیاں بوتالہ، بجار، پنجہ اور 14 ایم بی شامل ہیں میں لڑکوں اور لڑکیوں کا کوئی کالج نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت ایم سی مٹھہ ٹوانہ اور ملحقہ آبادیاں جن کی آبادی تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہے میں لڑکوں اور لڑکیوں کا کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مالی سال 22۔2021 کے بجٹ میں ان آبادیوں میں کالجز بنانے کے لئے فنڈ مختص کرے گی اگر ہاں تو اس کی تفصیل فراہم فرمائیں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی-84 خوشاب ایم سی مٹھہ ٹوانہ اور اس کے ملحقہ آبادیوں میں لڑکوں کا کوئی کالج نہ ہے۔ جبکہ ADP-2021-22 میں Gr. Sr. No. 302 کے تحت لڑکیوں کا گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین مٹھہ ٹوآنہ خوشاب بنانے کی سکیم شامل کی گئی ہے۔

(ب) حکومت ایم سی مٹھہ ٹوانہ اور ملحقہ آبادیوں کے لئے لڑکیوں کے کالج کی منظوری دے چکی ہے۔ اور اس کا PC-1 برائے منظوری کمشنر دفتر بھیج دیا گیا جو کہ مورخہ 19.07.2021 کو approve کر دیا گیا۔

(ج) جی ہاں! حکومت نے مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں لڑکیوں کے کالج کے لئے 140.000 ملین کی رقم مختص کی ہوئی ہے اور اس کا (PC-1) برائے منظوری کمشنر دفتر بھیج دیا گیا ہے۔ جو کہ مورخہ 19.07.2021 کو approve کر دیا گیا ہے۔ اس پر کام جلد ہی شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! اس سوال کے ذریعے لڑکوں اور لڑکیوں کے دو کالجز کی بات تھی مٹھہ ٹوانہ ڈیڑھ لاکھ کی آبادی پر مشتمل میونسپل کارپوریشن ہے یہ بہت بڑا علاقہ ہے اور اس کے آس پاس بھی بڑی یونین کونسلز ہیں۔ محکمہ لڑکوں کے کالج کے حوالے سے کہہ رہا ہے کہ ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ حالانکہ ادھر کالج نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے نوجوان بچے اپنی ایجوکیشن کو آگے progress نہیں کر سکتے لیکن ان کے لئے محکمے کا جواب ہے کہ ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جہاں تک لڑکیوں کے کالج کی بات ہے اس سلسلے میں کہہ رہے ہیں کہ PC-I ساتویں مہینے میں منظور ہو چکا ہے لیکن حقائق یہ ہیں کہ وہاں پر زمین کی کوئی acquisition نہیں ہوئی، کوئی زمین نہیں خریدی گئی-ایک زمین کی نشاندہی کی گئی اس کا بھی کبھی اعلان ہوتا ہے کہ یہاں سپورٹس سٹیڈیم بنے گا، کبھی اعلان ہوتا ہے کہ یہاں بچیوں کا کالج بنے گا-میری عرض یہ ہے کہ جس زمین کی نشاندہی ہوئی ہے وہ سیلابی نالے کا راستہ ہے اگر دیکھا جائے تو اس کے PC-I منظور ہونے کے بعد ٹیکنیکلی ابھی تک اس میں کوئی progress نہیں ہوئی-وہاں کی بچیاں ایجوکیشن کے حصول کے معاملے میں تکلیف میں مبتلا ہیں انہیں جوہر آباد اور سرگودھا جا کر ہوسٹلوں میں دھکے کھانے پڑتے ہیں-اگر انہوں نے وہاں بچیوں کے کالج کا اعلان کیا ہے تو وہ ابھی تک اعلان کی حد تک ہی ہے لیکن اس پر کوئی practically steps نہیں لئے گئے-میری صرف یہی گزارش ہے کہ PC-I منظور ہوئے تو چھ ماہ ہو گئے ہیں لیکن وہاں ابھی تک زمین کی acquisition تک نہیں ہوئی تو یہاں کی بچیاں کہاں جائیں؟ وہ بچیاں تعلیم چھوڑ دیتی ہیں یا پھر ہوسٹلوں میں دھکے کھاتی ہیں، مٹھہ ٹوانہ سے سرگودھا کا تین سے چار گھنٹے کا سفر ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر درست کہہ رہے ہیں، obviously خواتین کا حق بنتا ہے کہ انہیں access ملے-گزشتہ دور میں بھی بہت سارے کالجز کی بلڈنگز مکمل ہو گئی تھیں لیکن دور دراز علاقوں میں ٹیچرز کی تعیناتی سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے، پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ٹیچرز آتے ہیں ہم نے پانچ ہزار ٹیچرز بھرتی کرنے کے لئے گزشتہ دو سال سے درخواست دی ہوئی ہے لیکن وہ بھرتی ابھی تک مکمل نہیں ہو سکی-جب یہ ٹیچرز بھرتی ہوتے ہیں تو پھر ان کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ لاہور، فیصل آباد یا راولپنڈی میں رہیں اور مٹھہ ٹوانہ نہ جائیں اور یہ ہر حلقے میں مسئلہ ہے اس لئے اصل میں point یہ ہے کہ صرف خالی بلڈنگز بنانے کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہے-معزز ممبر جس بلڈنگ کی بات کر رہے ہیں obviously یہ PC-I میں آچکی ہے اور یہ بنے گی، اس میں بورڈ آف ریونیو کے ساتھ کچھ issue تھا جسے ہم نے last week میں take up کیا ہوا ہے، میرا خیال ہے کہ یہ issue بھی sort out ہو گیا ہوگا

اس کا notice لیا تھا اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے کالجز تھے جن کا کام شروع نہیں ہو سکا۔ چونکہ SMBR کے والد صاحب فوت ہو گئے تھے اب وہ واپس آ گئے ہیں اگر یہ issue بورڈ آف ریونیو والا ہے تو hopefully within few days it will be sorted اور اس پر C&W کام شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر: معظم شیر صاحب! منسٹر صاحب within few days کا کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹا سا ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! میرے معزز وزیر نے فرمایا ہے کہ ٹیچرز مٹھ ٹوانہ نہیں جانا چاہتے۔ وہاں ایسا کیا مسئلہ ہے؟ وہ تو ایک historical city ہے۔ کیا مسئلہ ہے کہ ٹیچرز وہاں نہیں جانا چاہتے اور باقی سارے پنجاب میں چلے جاتے ہیں؟ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ بتائیں کہ اسے کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور جیسے باقی پنجاب میں ٹیچرز چلے جاتے ہیں وہاں بھی جائیں گے۔ مٹھ ٹوانہ ایک بہت بڑا historical علاقہ ہے اور خوشاب کا سنٹر اور دل ہے لہٰذا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے، انشاء اللہ وہاں پر ٹیچرز آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں نے قطعاً یہ نہیں کہا کہ ٹیچرز specifically مٹھ ٹوانہ نہیں جانا چاہتے میں نے تو صرف یہ عرض کی تھی کہ چھوٹے شہروں میں جن میں چکوال کے بھی بہت سارے چھوٹے شہر ہیں جہاں عام طور پر ٹیچرز جانے سے reluctant ہوتے ہیں اور نہیں جاتے۔ بہت ساری شکایات آتی ہیں کہ ان کی گورنمنٹ میں بگھوال میں کالج بن گیا لیکن وہاں پر کوئی بھی جانے کو تیار نہیں ہے اور یہ general issue ہے not specific to one college بہر حال جس طرح میں نے پہلے کہا انشاء اللہ کالج بنے گا اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن اپنا طریق کار تبدیل کرے اور ضلع وار hiring کرے جیسے آپ نے سکولز میں کیا تھا۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اگر کیبنٹ سے اس کی منظوری ہو جاتی ہے تو میرا خیال ہے اس کا best solution یہی ہو گا۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7306 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کوٹ مومن میں تدریسی عملہ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***7306: محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں تدریسی عملہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کالج ہذا میں عملے کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ج) کالج میں درجہ چہارم کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ درجہ چہارم کے ملازمین کالج میں ڈیوٹی دینے کی بجائے بااثر افراد کے ڈیروں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں تدریسی عملہ کی تعداد:-

منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
22	11	11

(ب) تدریسی عملہ کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
22	11	11

(ج) کالج میں درجہ چہارم کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
17	17	00

(د) جی، یہ درست نہیں: تمام درجہ چہارم کے ملازمین کالج میں با قاعدہ حاضری دیتے ہیں اور اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کوٹ مومن میں ایک عرصہ سے بہت سی اسامیاں خالی ہیں۔ یہاں پر ہزاروں کی تعداد میں طالب علم ہیں اور اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے انہیں سرگودھا شہر کے کالجوں اور یونیورسٹی میں جانا پڑتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسامیاں پچھلے تین سال سے کیوں fill نہیں کی جا رہیں اور کب تک fill ہو جائیں گی؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! معزز ممبر کا سوال بہت valid ہے۔ ابھی میں نے گزشتہ سوال کے جواب میں بھی عرض کیا ہے کہ یہ بھرتیاں محکمہ ہائر ایجوکیشن نہیں بلکہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کرتا ہے۔ ہم نے دو سال پہلے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو پانچ ہزار خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے requisition بھجوائی ہوئی ہے لیکن ابھی تک صرف 1376 اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں۔ ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کے ذریعے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ایک reminder بھجوایا تھا کہ مہربانی کر کے بھرتیوں کا process تیز کریں جس کا جواب آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ گزشتہ سال کورونا کی وجہ سے ٹیسٹ اور انٹرویو نہیں کئے اور اس سال وہ بھرتی کا process تیزی سے مکمل کریں گے۔ انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اس تعلیمی سال کے آخر تک ان پانچ ہزار اساتذہ کی تعیناتیاں ہو جائیں گی۔ محکمہ ہائر ایجوکیشن میں کل 9 ہزار اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ درجہ چہارم کے ملازمین کالج میں ڈیوٹی دینے کی بجائے با اثر افراد کے ڈیروں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ غلط ہے۔ میری بات غلط نہیں بلکہ ٹھیک ہے۔ جب

میں نے یہ سوال جمع کروایا تو اس کے بعد یہ ملازم اس ڈیرے سے واپس آئے ہیں۔ یہ مالی تھا اور اب وہ کالج میں کام کر رہا ہے۔ محکمہ کی طرف سے میرے سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ لوکل کالج ہے اور obviously انہوں نے غلط کہا ہو گا۔ محترمہ اگر specifically شکایت کر دیتیں کہ یہ ملازم کالج کی بجائے فلاں شخص کے ڈیرے پر کام کر رہا ہے تو زیادہ آسانی ہو جاتی اور ہم اس کے خلاف باقاعدہ ایکشن لے لیتے۔ جب محکمہ سوال بھیجتا ہے تو وہ alert ہو جاتے ہیں۔ جس طرح محترمہ شمیم آفتاب فرما رہی ہیں کہ اب وہ واپس اپنی ڈیوٹی پر آ گیا ہے۔ معزز ممبر نے ایک چیز کو point out کیا ہے تو probably ایسا ہی ہو گا لیکن بہتر تھا کہ معزز رکن اس کے خلاف specifically ایک درخواست دے دیتیں تاکہ ہم اس بابت انکوائری کر لیتے اور اس کے خلاف ایکشن لے لیتے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 7345 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔ میں ایک بہت ہی اہم بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: No Point of order آغا علی حیدر! تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7555 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں خواتین کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم سے آراستہ یونیورسٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7555: **محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

اس وقت صوبہ کے کون کون سے شہروں میں خواتین کے لئے علیٰحدہ یونیورسٹیاں قائم ہیں نیز مذکورہ یونیورسٹیوں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لئے علیٰحدہ شعبے موجود ہیں اگر ہاں تو ایسی یونیورسٹیوں کی علیٰحدہ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

اس وقت صوبے کے جن شہروں میں خواتین کے لئے علیٰحدہ یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز مذکورہ یونیورسٹیوں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لئے جو علیٰحدہ شعبے موجود ہیں ان کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! میرے سوال کے جواب میں مجھے جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ پورے پنجاب میں خواتین کے لئے آٹھ یونیورسٹیاں ہیں۔ آپ سب کو علم ہے کہ صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ آٹھ یونیورسٹیاں کم نہیں ہیں اور کیا حکومت وومن یونیورسٹیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! معزز رکن بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ یونیورسٹیوں کی تعداد بڑھانا از حد ضروری ہے لیکن co-education والی یونیورسٹیوں میں بھی خواتین کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہ آٹھ یونیورسٹیاں تو وہ ہیں جو کہ صرف خواتین کے لئے مخصوص ہیں۔ اب ہم ڈیرہ غازی خان اور راولپنڈی میں ایک ایک یونیورسٹی بنا رہے ہیں۔ وسائل میسر ہونے کے ساتھ ساتھ یونیورسٹیوں کی تعداد لازمی طور پر بڑھائی جائے گی۔ ہمارے دور حکومت میں کافی یونیورسٹیاں بن رہی ہیں اور حکومت مزید یونیورسٹیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن resources مہیا ہونے کی بناء پر ہی ایسا ممکن ہو سکے گا۔

محترمہ نسرین طارق: جناب چیئرمین! وزیر ہائر ایجوکیشن نے بہت حوصلہ افزاء بات کی ہے۔ میں ساؤتھ پنجاب کے حوالے سے بات کروں گی کہ وہاں پر صرف دو یونیورسٹیاں ہیں۔ صوبے میں

عورتوں کی تعداد 52 فیصد کے قریب ہے جبکہ ان کے لئے یونیورسٹیاں بہت کم ہیں۔ساؤتھ پنجاب ایسا علاقہ ہے کہ بچیوں کے والدین شاید co-education کو prefer نہ کریں اس لئے میری گزارش ہے کہ اس علاقے میں وومن یونیورسٹیوں کی تعداد بڑھائی جائے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! پہلے ہی ڈیرہ غازی خان میں وومن یونیورسٹی کے قیام کے لئے Bill منظوری کے لئے گیا ہوا ہے اور امید ہے کہ انشاءاللہ اسی مالی سال میں یہ یونیورسٹی بن جائے گی۔ میں معزز رکن کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ resources available ہونے پر منحصر ہے۔معزز رکن ایک اور بات نوٹ کر لیں کہ اکثر co-education والی یونیورسٹیوں میں خواتین کی تعداد زیادہ ہے۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں female enrollment زیادہ ہے حالانکہ وہاں پر وومن یونیورسٹی بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7643 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سول سیکرٹریٹ میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے افسران واہلکاران کی تعداد و عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*7643: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن سول سیکرٹریٹ لاہور میں کس کس گریڈ کے کتنے افسران واہلکاران کب سے تعینات ہیں ان میں کتنے کب سے ڈیپوٹیشن پر کام کررہے ہیں ان کے نام اور عہدہ، گریڈ وائز مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان میں کتنے ایس او اور ڈپٹی سیکرٹری ہیں اوروہ کون کون سے شعبوں کو ڈیل کر رہے ہیں اور کتنے کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے ایک ہی جگہ پر تعینات رہنے والے ملازمین نے اجارہ داری قائم کرر کھی ہے اور وہ عوام کے جائز کام بھی نہیں کرتے اور کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ماہ تک سائیلان کو دفتروں کے چکر لگواتے ہیں؟

(د) اگر مذکورہ بالا تفصیلات درست ہیں تو کیا سیکرٹری ہائرایجوکیشن مذکورہ بالا ملازمین کو فوری طور پر یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن میں 112 افسران و اہلکار کام کر رہے ہیں۔06 ڈپٹی سیکرٹری اور پندرہ سیکشن آفیسر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہیں اور 04 ڈپٹی سیکرٹری، 10 سیکشن آفیسر محکمہ کے ذیلی دفاتر سے تعلق رکھتے ہیں۔تا ہم ان میں سے کوئی آفیسر بھی ڈیپوٹیشن پر کام نہیں کر رہا ہے۔تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں دس ڈپٹی سیکرٹری ہیں اور پچیس سیکشن آفیسرز ہیں۔تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے ۔ محکمہ میں تعینات تمام افسران و اہلکاران بڑی جانفشانی سے اپنے فرائض منصبی سر انجام دے رہے ہیں۔ محکمہ خاص ذمہ داری کی ادائیگی اور اپنی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً ذیلی دفاتر سے افسران کی خدمات مکمل طور پر عارضی بنیادوں پر مستعار لیتا رہتا ہے اور مخصوص اسائنمنٹ کی تکمیل کے بعد ان افسران کی خدمات متعلقہ دفاتر کو واپس کر دی جاتی ہیں۔ مزید برآں محکمہ نے محکمہ S&GAD کو بھی خالی اسامیوں پر افسران کی تعیناتی کے لئے درخواست کی ہوئی ہے تاکہ خالی اسامیوں پر مستقل افسران کی تعیناتی ہو جائے۔

(د) سٹاف کی کمی کی وجہ سے محکمہ نے اپنے ذیلی دفتر سے کچھ افسران اور اہلکاران کی خدمات مستعار لی ہوئی ہیں۔ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے افسران و اہلکاران کی تعیناتی پر متعلقہ سٹاف اپنے اپنے دفاتر کو واپس کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! منسٹر ہائر ایجوکیشن نے بڑا اچھا اور تفصیل سے جواب دیا ہے۔ میں اس کے لئے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد کاظم پیرزادہ کا ہے۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7665 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: پی پی۔247 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد، ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***7665: جناب محمد کاظم پیرزادہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔247 بہاولپور میں کون کون سے بوائز و گرلز کالج کس کس قصبہ اور شہر میں ہیں؟

(ب) ان میں طالب علموں اور اساتذہ کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ج) ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(د) ان کالجوں میں اساتذہ کرام اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل علیحدہ علیحدہ کالج وائز بتائیں؟

(ہ) ان کالجوں کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اور اس سے ان میں کون کون سے کام کروائے جائیں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔247 خیر پور ٹامیوالی میں ایک بوائز اور ایک گرلز کالج ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین خیر پور ٹامیوالی

2۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، خیر پور ٹامیوالی

(ب) مندرجہ بالا کالجز میں طالبات اور اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین خیر پور ٹامیوالی میں طالبات کی تعداد987ہے۔

نمبر شمار	پوسٹ کانام	گریڈ	تعداد
1۔	لیکچرار	(BS-17)	09
2۔	اسسٹنٹ پروفیسر	(BS-18)	06

2۔گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، خیر پور ٹامیوالی، میں طالبات کی تعداد593ہے۔

نمبر شمار	پوسٹ کانام	گریڈ	تعداد
1	لیکچرار	(BS-17)	06
2	اسسٹنٹ پروفیسر	(BS-18)	03

(ج) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین خیر پور ٹامیوالی میں عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

کلاس رومز14عدد، لیبز05عدد، ہال01عدد، کھیل کا میدان01عدد،

مندرجہ بالا کالج کی عمارت کی حالت اچھی ہے اور طالبات کی تعلیمی ضروریات کے مطابق ہے۔

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، خیر پور ٹامیوالی میں عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

کلاس رومز06عدد، لیبز04عدد، ہال01عدد، کھیل کا میدان01عدد،

متذکرہ بالا کالج کی عمارت کی حالت C&Wڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق ناگفتہ بہ ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ کالج ہذا کی بلڈنگ کو فوری طور پر خالی کروانے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں اور طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے عارضی بنیادوں پر لائبریری ہال میں کلاس رومز کا انتظام کر دیا گیا ہے۔مذکورہ کالج کی نئی بلڈنگ بنانے کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں ترجیحاتی بنیادوں پر منصوبہ کی تجویز دی جائے گی۔

(د) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین خیر پور ٹامیوالی میں کل منظور شدہ تدریسی عملہ کی اسامیاں 21 ہیں، جن میں سے لیکچرار (BS-17) کی 03 اور اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18) کی 02 اسامیاں خالی ہیں جبکہ غیر تدریسی عملہ کل منظور شدہ اسامیاں 28 ہیں ان میں سے سینئر کلرک 01 (BS-14)، لیکچرر اسسٹنٹ 05 (BS-07)، (BS-04) کی 01 اور (BS-01) کی 05 اسامیاں خالی ہیں۔

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج ، خیر پور ٹامیوالی میں کل منظور شدہ تدریسی عملہ کی اسامیاں 29 ہیں، ان میں سے لیکچرار 14 (BS-17)، اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18) 05 اور ایسوسی ایٹ پروفیسر 01 (BS-19) خالی ہیں جبکہ غیر تدریسی عملہ کل منظور شدہ اسامیاں 31 ہیں ان میں سے ہیڈ کلرک 01 (BS-16)، سینئر کلرک 01 (BS-14)، جونیئر کلرک 01 (BS-11) ، کیئر ٹیکر 01 (BS-09)، لیکچرر اسسٹنٹ (BS-07) 04 اور (BS-01) کی 02 اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین خیر پور ٹامیوالی میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں موجودہ مالی سال 22-2021 میں 20.000 ملین روپے کی لاگت سے آڈیٹوریم تعمیر کیا جائے گا۔ اور غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں اس کالج کو پہلی سہ ماہی میں 10.344 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس کو کالج ہذا کے عملہ کی تنخواہوں اور کالج کے دیگر امور پر خرچ کیا جائے گا۔

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خیر پور ٹامیوالی میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں موجودہ مالی سال برائے 22-2021 میں 13.356 ملین روپے کی لاگت سے 05 کلاس رومز مع فرنیچر مختص کئے گئے ہیں جبکہ غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں کالج ہذا کو پہلی سہ ماہی میں 11.642 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس کو کالج ہذا کے عملہ کی تنخواہوں اور کالج کے دیگر امور پر خرچ کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب چیئرمین! جواب کے جز (ج) میں محکمہ نے کہا ہے کہ متذکرہ بالا کالج کی عمارت کی حالت C&W ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق ناگفتہ بہ ہے۔ یہ کالج حال ہی میں بنا تھا یعنی تقریباً چار یا پانچ سال پہلے بنایا گیا تھا لیکن اس کالج کی جو main entrance ہے اس کے لینٹر میں کریک آیا ہوا ہے۔ بے شک انہوں نے بچوں کے لئے متبادل انتظام کر دیا ہے لیکن اس کی مرمت کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ میری درخواست ہے کہ اس کی انکوائری ہونی چاہئے کہ نئی عمارت کی حالت اتنی جلدی کیسے ناگفتہ بہ ہو گئی ہے اور قومی وسائل کیوں ضائع کئے گئے ہیں؟ یہ بہت افسوسناک امر ہے۔ اس کالج کی عمارت کی حالت صرف ناگفتہ بہ نہیں بلکہ انتہائی خطرناک ہے۔ وہ main entrance ہے۔ بے شک وہاں پر کلاس روم نہیں لیکن بچے وہیں سے گزرتے ہیں۔ اس بارے میں منسٹر ہائر ایجوکیشن کوئی خصوصی توجہ فرمائیں۔ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ اس کالج کی تعمیر و مرمت کے لئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں سفارش کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اس کالج کی تعمیر و مرمت اسی مالی سال میں کرنے کے لئے کوئی گنجائش نکالی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! معزز رکن نے دو باتیں فرمائیں ہیں۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ اس عمارت پر سرکاری خزانے کا پیسا ضائع کیا گیا ہے اس کی تحقیق ہونی چاہئے اور میں وزیر اعلیٰ صاحب کو request بھجواؤں گا کہ اس کی تحقیقات کی جائیں کہ محکمہ C&W نے کیوں sub-standard کام کیا ہے؟ یقیناً یہ کام previous tenure میں ہوا ہو گا لیکن اس کے خلاف تحقیقات کی جائیں گی۔ معزز رکن نے اس عمارت کو repair کرنے کا کہا ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ بلاک ایلوکیشن سے اس کی فوری طور پر repair کروا دی جائے۔ میں محکمہ سے کہتا ہوں لیکن اگر فوری طور پر یہ ممکن نہ ہو سکا تو اگلے مالی سال کے ADP میں اس کو شامل کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل اس عمارت کی maintenance ہونی چاہئے۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کے اس جواب سے مطمئن ہوں کہ انہوں نے انتہائی اعتماد کے ساتھ کہا ہے کہ یہ کالج پچھلی حکومت نے ہی بنوایا ہو گا۔ میں یہ کہوں گا

کہ جس محکمہ نے بھی یہ عمارت بنائی ہے اس کے خلاف انکوائری کی جانی چاہئے۔منسٹر صاحب جب اس کی انکوائری کروائیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ ان کی تسلی او تشفی ہو جائے گی۔منسٹر صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ بلاک ایلوکیشن سے اس عمارت کی maintenance کروائی جائے گی۔میرا سوال ہے کہ کب تک اس عمارت کی مرمت بلاک ایلوکیشن سے کروائی جائے گی؟ مجھے اس کا کوئی time frame دے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! میں محکمہ سے پوچھ کر تحریری طور پر اسمبلی سیکرٹریٹ کو آگاہ کر دوں گا۔اگر اس مالی سال میں ممکن ہو سکا تو اسی سال میں اس کی مرمت کروادی جائے گی اور اگر اس سال ممکن نہیں تو ہم اس کو اگلے مالی سال میں انشاءاللہ تعالیٰ لازماً اس عمارت کو ٹھیک کروائیں گے۔میں محکمہ سے تحریری طور پر exact جواب لے کر اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دوں گا۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب چیئرمین! آپ منسٹر صاحب سے کوئی time لے لیں کہ کب تک وہ اس کا جواب تحریری طور پر دے دیں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! اگر تسلی بخش جواب نہ ہوا تو معزز ممبر دوبارہ سوال جمع کروا سکتے ہیں لیکن امید ہے کہ ہم ان کو satisfactory جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! اس کا تسلی بخش جواب آنا چاہئے۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب چیئرمین! میں تو یہ درخواست کروں گا کہ منسٹر صاحب اس پر عملدرآمد کا وعدہ فرمادیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جی، ٹھیک ہے۔انشاءاللہ

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! کیا آپ ایک مہینے تک اس کا positive جواب دیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ کوئی issue نہیں ہے میں اس کا ایک ہفتے میں جواب دے دوں گا۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 7666 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 7673 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں سیکرٹری بورڈ کی قواعد وضوابط کے برعکس تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

7673*: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تعلیمی بورڈ کے موجودہ سیکرٹری تعیناتی پنجاب بورڈ کمیٹی آف چیئرمین کے قواعد وضوابط کے خلاف ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری لاہور بورڈ کی تعیناتی تین ماہ کے لئے عارضی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین ماہ عارضی تعیناتی کے بعد توسیع وزیر اعلیٰ کے ایگزیکٹو آرڈر کے بغیر نہیں ہوتی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری لاہور بورڈ کی تعیناتی میں توسیع کے لئے رولز پر عمل نہیں کیا گیا؟

(ہ) اگر مذکورہ بالا جز کے جواب درست ہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اگر درست نہیں تو اب تک سیکرٹری بورڈ کیوں تا حال تعینات ہے وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین (PBCC) کی میٹنگ مورخہ 10.11.2017 جو کہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کی زیر صدرات منعقد ہوئی کی

روئیداد کی شق نمبر 3 کے تحت PBCC سیکرٹریٹ مستقل طور پر لاہور بورڈ میں قائم کر دیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ سیکرٹری لاہور بورڈ بطور Ex-officio سیکرٹری برائے PBCC اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں گے نیز اسی روئیداد کی شق نمبر 4 کے تحت PBCC کی صدارت/چیئرمین شپ قانون کے مطابق (By Rotation) بحال کرنے کی منظوری بھی دی گئی۔(Minutes آف میٹنگ فلیگ "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) یہ درست ہے کہ مسٹر اویس سلیم ہمایوں، اسسٹنٹ پروفیسر آف انگریزی (بی ایس-18) گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز، رائے ونڈ، لاہور کو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن، گورنمنٹ آف دی پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(Boards)12-4/2020 مورخہ 31.10.2020 کو ایڈیشنل چارج برائے سیکرٹری، بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور تین ماہ یا ریگولر آفیسر کے آنے تک سونپا گیا (نوٹیفکیشن فلیگ "B" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) لیکن بعد میں ان کی توسیع سیکرٹری ہائر ایجوکیشن، گورنمنٹ آف دی پنجاب کے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(Boards)12-4/2020/P مورخہ 02.02.2021 کو اگلے تین ماہ کے لئے ہوئی۔(نوٹیفکیشن فلیگ "C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ مزید برآں اس مدت کی میعاد ختم ہونے سے قبل چیئرمین لاہور بورڈ نے بذریعہ چٹھی نمبر CH/P-09 مورخہ 07.04.2021 سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو درخواست کی کہ آنے والے سیکنڈری سکول/ہائر سیکنڈری سکول سالانہ امتحانات 2021 کے انعقاد کے سلسلے میں بورڈ کے معاملات بغیر کسی تعطل کے چلانے کے لئے مسٹر اویس سلیم ہمایوں کو بطور سیکرٹری مزید عرصہ کے لئے کام کرنے کی اجازت دی جائے۔(چٹھی کی کاپی فلیگ "D" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ جس کے جواب میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب کے مختلف بورڈز میں سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کے عہدوں پر ایڈیشنل چارج پر کام کرنے والے افسران بشمول مسٹر اویس سلیم ہمایوں کی مدت میں توسیع تین ماہ کے لئے بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 28.04.2021 کر دی (نوٹیفکیشن فلیگ "E" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے بعد ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے دوبارہ بذریعہ

نوٹیفکیشن مورخہ 30.07.2021 کو ان افسران کے عرصہ میں مزید تین ماہ کی توسیع کر دی(نوٹیفکیشن فلیگ "F" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، وزیر اعلیٰ کی قائم کردہ سرچ کمیٹی جس کے کنونیئر ایڈیشنل چیف سیکرٹری، پنجاب ہیں کی سربراہی میں تمام اہل امیدواران کے انٹرویو کے بعد سمری چیف منسٹر پنجاب کو بھیجتا ہے اور اہل امیدوار کی تعیناتی نامزد بورڈ اور سیٹ پر تین سال کے لئے ڈیپوٹیشن پر کی جاتی ہے۔

(د) ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب نے بورڈ کے معاملات اور امتحانات کو بااحسن طریقے سے چلانے اور مستقل طور پر سیکرٹری لاہور بورڈ کی تعیناتی تک ایڈیشنل چارج رولز کے مطابق دیا ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ایڈیشنل چیف سیکرٹری، پنجاب / چیئرپرسن سرچ کمیٹی کی ٹرانسفر کی بناء پر مستقل طور پر سیکرٹری اور کنٹرولرز کی تعیناتی نہ ہو سکی ہے۔مزید یہ کہ نئے ایڈیشنل چیف سیکرٹری، پنجاب / چیئرمین سرچ کمیٹی نے انٹرویوز کی تاریخ جو کہ 12,13 اور 18 اکتوبر 2021 مقرر کی ہیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔اگلا سوال جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔میرا سوال نمبر 7743 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: کالجز اور یونیورسٹی کے لئے مختص کردہ رقم اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*7743: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر کے کالجز اور یونیورسٹی کے لئے سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) اس سال کے دوران ہر کالج اور یونیورسٹی کیمپس کو کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی مد وار تفصیل دی جائے؟

(ج) ان کالجوں اور یونیورسٹی میں کون کون سی سہولیات اس مالی سال کے دوران فراہم کی گئی؟

(د) اس سال کس کس کالج کی بلڈنگ یا کمرے تعمیر کئے گئے ان کے نام مع خرچ کردہ رقم وکام کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) ان کالجوں کے لئے مالی سال 22-2021 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے تفصیل کالج وائز فراہم فرمائیں ان میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور دیگر کون کون سا کام سرانجام دیا جائے گا۔ تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کالجز کی 12 تعداد ہے ان کالجز کو سال 21-2020 میں غیر ترقیاتی فنڈز کی مد میں 315.914 ملین روپے فراہم کئے گئے۔ مزید برآں 2 کالجز کے لئے سال 21-2020 میں ترقیاتی فنڈز کی مد میں 75.00 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی تاہم سال 21-2020 میں ترقیاتی فنڈز کی مد میں یونیورسٹی کیمپس کے لئے کوئی رقم مختص نہ تھی۔

(ب) ترقیاتی فنڈز کی مد میں 2 کالجز کو سال 21-2020 میں فراہم کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز سیٹلائیٹ ٹاؤن کو فراہم کردہ رقم 45.00 ملین روپے تھی۔

2۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن کو فراہم کردہ رقم 30.00 ملین روپے تھی۔

(ج) مندرجہ بالا کالجز میں سال 21-2020 میں عدم دستیاب سہولیات کی مد میں پوسٹ گریجویٹ/بی ایس بلاک کی تعمیر اور کالج بلڈنگ کی مرمت کے کام کئے گئے۔

(د) مندرجہ بالا کالجز میں سال 21-2020 میں کئے گئے کام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز سیٹلائیٹ ٹاؤن میں پوسٹ گریجویٹ بلاک اور پرنسپل رہائش گاہ کی تعمیر اور کمروں کی مرمت کا کام جاری ہے جس پر اس سال 45.00 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

2۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن میں بی ایس بلاک کی تعمیر کا کام جاری ہے جس پر اس سال 30.00 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

(ہ) مندرجہ بالا 2 کالجز کے لئے سال 22-2021 میں ترقیاتی فنڈز کی مد میں 158.29 ملین کی رقم فراہم کی گئی ہے۔اس ضمن میں رقم اور کام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز سیٹلائیٹ ٹاؤن کے لئے مختص کردہ رقم 41.709 ملین روپے ہے جس سے پوسٹ گریجویٹ بلاک کی تعمیر اور کالج بلڈنگ کی تعمیر کا منصوبہ اس سال مکمل کیا جائے گا۔ مزید برآں 2.321 ملین روپے سے کلاس رومز کے لئے فرنیچر فراہم کیا جائے گا۔

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائیٹ ٹاؤن کے لئے مختص کردہ رقم 95.172 ملین روپے ہے جس سے بی ایس بلاک کی تعمیر کا منصوبہ اس سال مکمل کیا جائے گا مزید برآں 19.088 ملین روپے سے کلاس رومز کے لئے فرنیچر اور دیگر ضروری سامان فراہم کیا جائے گا۔اس کے علاوہ ترقیاتی بجٹ 22-2021 کے منصوبہ 430 کے تحت ایسوسی ایٹ کالجز میں ضرورت کی بنیاد پر لیب ایکوپمنٹ فراہم کیا جائے گا اور منصوبہ 407 کے تحت 500.00 ملین روپے رکھے گئے جس سے ان کالجز کو ضرورت کے مطابق سہولیات ترجیحاتی بنیادوں پر فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکج کے تحت مقامی سطح پر اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کے لئے یونیورسٹی آف گوجرانوالہ بنانے کا اعلان کیا ہے جس کے لئے 3000.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! میرے سوال کے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے میں اس سے satisfied ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6872 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فار وومن فیصل آباد میں تنزلی کے یکساں نوعیت کے کیس میں دہرا معیار اپنانے سے متعلقہ تفصیلات

*6872: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں کام کرنے والے چھ ملازمین کو نوکری سے نکال دیا گیا کیونکہ وہ جس پوسٹ پر کام کر رہے تھے اس کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت پر پورا نہ اترتے تھے مطلوبہ تعلیمی قابلیت سولہ سالہ ڈگری فرسٹ ڈویژن تھی جبکہ متعلقہ ملازمین سیکنڈ ڈویژن کے حامل تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی طرح ڈپٹی رجسٹرار کی تعلیمی قابلیت پورا نہ کرنے والے محمد اقبال کو ڈپٹی رجسٹرار گریڈ 18 کے عہدہ پر تعینات کیا ہوا ہے موصوف جو کہ ڈپٹی رجسٹرار کی پوسٹ کے اہل نہ ہے کیونکہ ڈپٹی رجسٹرار کے لئے تعلیمی قابلیت سولہ سالہ ڈگری یا ایم بی اے سیکنڈ ڈویژن / بی گریڈ شرط ہے جبکہ موصوف کی تعلیمی قابلیت سولہ سالہ ڈگری ایم بی اے سی گریڈ ہے جبکہ اس معاملہ پر یونیورسٹی انتظامیہ انکوائری بھی کروا چکے ہے جس کے مطابق موصوف ڈپٹی رجسٹرار کی تعلیمی قابلیت جو کہ یونیورسٹی نے اخبار اشتہار میں دی اس پر پورا نہ اترتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سب کے باوجود یونیورسٹی نے امتیازی سلوک برتتے ہوئے مذکورہ ڈپٹی رجسٹرار کو یونیورسٹی سے نہ نکالا ہے جبکہ گریڈ 16 پر کام کرنے والے

ملازمین کو نکال دیا ہے ڈپٹی رجسٹرار موصوف اور یونیورسٹی سے نکالے جانے والے چھ ملازمین کا کیس ایک جیسا ہے؟

(د) کیا حکومت اس بابت اعلیٰ سطح کی انکوائری کروانے کے لئے تیار ہے کہ ڈپٹی رجسٹرار کو ابھی تک یونیورسٹی سے کیوں فارغ نہ کیا گیا ہے اور ان کی ماہانہ تنخواہ کو روک کر دوبارہ کس کے حکم کے تحت جاری کیا گیا ہے جبکہ متعلقہ آفیسر کو لاہور ہائی کورٹ نے بھی ریلیف فراہم نہ کیا ہے اور سنڈیکیٹ کو اس آفیسر کے متعلق قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کا کہا؟

(ہ) کیا انتظامیہ یونیورسٹی اور سنڈیکیٹ، ہائی کورٹ کی ڈائریکشن پر قانون کے مطابق اس ڈپٹی رجسٹرار کے بارے میں فیصلہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی، یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں کام کرنے والے چھ ملازمین کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ وہ جس پوسٹ پر کام کر رہے تھے ان کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت پر وہ پورا نہ اترتے تھے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ محمد اقبال حسین ڈپٹی رجسٹرار کی پوسٹ پر کام کر رہے ہیں اور وہ مطلوبہ تعلیمی قابلیت پر پورا نہیں اُترتے۔

(ج) فارغ کئے جانے والے چھ ملازمین کو سنڈیکیٹ نے S&GAD کی ایڈوائس پر فارغ کیا تھا جبکہ موجودہ کیس میں سنڈیکیٹ نے لاء ڈیپارٹمنٹ سے ایڈوائس لینے کا فیصلہ کیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سنڈیکیٹ یونیورسٹی کی فیصلہ ساز ایگزیکٹو باڈی ہے۔

(د) یونیورسٹی نے سنڈیکیٹ کے فیصلے کی روشنی میں یہ کیس محکمہ تعلیم کو بھیجا تھا کہ لاء ڈیپارٹمنٹ سے رائے لے کر دی جائے (ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ محکمہ نے یہ کیس واپس یونیورسٹی کو بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اس کیس میں کوئی ایسی قانونی پیچیدگی نہیں ہے۔ سنڈیکیٹ چونکہ مجاز اتھارٹی ہے اس لئے وہی فیصلہ کرے (ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ہ) یونیورسٹی اس کیس کو سینڈیکیٹ کی اگلی میٹنگ میں پیش کرے گی اور اس کے متعلق حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے جز (د) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ حکومت اس بابت اعلیٰ سطح کی کوئی انکوائری کرانے کے لئے تیار ہے؟ ڈپٹی رجسٹرار کو بھی ابھی تک یونیورسٹی سے فارغ کیوں نہیں کیا گیا ہے اور اس کی ماہانہ تنخواہ کو روک کر دوبارہ کس کے حکم کے تحت جاری کیا گیا ہے جب کہ متعلقہ آفیسر کو لاہور ہائی کورٹ نے بھی relief فراہم نہ کیا ہے اور syndicate کو بھی اس آفیسر سے متعلق قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کا کہا۔ اس کے بارے میں وزیر موصوف کیا فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ممبر موصوف کی شکایت کے حوالے سے ہم نے cognizance لی تھی۔ Syndicate نے اس معاملے پر رائے لانے کے لئے محکمہ قانون کو یہ کیس بھیجا۔ محکمہ قانون نے کہا کہ اس کا فائنل فیصلہ Syndicate نے ہی کرنا ہے لیکن ان کو اُس پوسٹ سے ہٹا دینا چاہئے۔ Syndicate کی previous meeting کا ایجنڈا check کیا ہے اُس میں انہوں نے یہ معاملہ نہیں رکھا تھا تو میں نے verbal instructions دی ہیں کہ coming Syndicate meeting میں اس معاملے کو رکھیں۔ معزز ممبر نے غیر قانونی طور پر تنخواہ جاری کرنے کی جو شکایت کی ہے میں اس کی انکوائری بھی رکھوا دیتے ہیں we will find out کہ اتنا delay کیوں ہوا ہے اور اس معاملہ کو Syndicate میں کیوں نہیں لے کر آئے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے ارادے نیک ہی لگ رہے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ یہ قانون کے مطابق ضرور کارروائی کریں گے۔ میں اس تھوڑا سا مزید add کرنا چاہتا ہوں کہ جب قانون کے مطابق انکوائری مکمل ہو چکی تھی تو Syndicate کی کچھ دن پہلے ہونے والی میٹنگ میں اس معاملے کو رکھ دینا چاہئے تھا لیکن اس

معاملے کو VC یا یونیورسٹی کے رجسٹرار نے ایجنڈا پر کیوں نہیں رکھا تو وزیر موصوف on the floor of the House یہ commitment دیں کہ اُن کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر موصوف نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس معاملے کو Syndicate کی next meeting میں رکھ دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! وزیر موصوف کی commitment تو بالکل ٹھیک ہے کہ Syndicate کی next meeting یہ معاملہ آ جائے گا لیکن آپ دیکھیں کہ پنجاب اسمبلی کا House کسی معاملے میں involve ہوتا ہے اور اُس کی reporting کرتا ہے تو پھر مجھے یہ بتائیں کہ اس کے باوجود جو لوگ اُس سے آگے نکلنے کی کوشش کریں تو اُن کے خلاف کیا کارروائی بنتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! میں نے ممبر موصوف سے already agree کیا ہے کہ Syndicate کی last meeting میں اس معاملے کو نہیں رکھا گیا اور جب میرے علم میں یہ بات آئی کہ اس معاملے کا اسمبلی سے pertaining question بھی تھا تو پھر میں نے محکمہ سے کہا کہ اس کا نوٹس لیں کہ یہ معاملہ Syndicate کی میٹنگ میں کیوں نہیں رکھا گیا اور کس نے یہ کیا؟ وہاں پر نئے رجسٹرار آئے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ یہ معاملہ اُن کے نوٹس میں نہ ہو Let us find out اگر یہ کوئی negligence تھی تو next Syndicate meeting میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور اگر malafide intention تھی اور انکوائری میں بات سامنے آئی تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں on the floor of the House وزیر موصوف کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ Syndicate کے اندر اُن لوگوں کو بھی بھرتی کیا جا رہا ہے جو محکمہ ہائر ایجوکیشن کی پالیسی پر پورا نہیں اُترتے۔ میں نے وزیر موصوف کو انکوائری کے لئے personally WhatsApp کیا تھا لیکن ان کے ساتھ میرا رابطہ نہیں ہو سکا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ وزیر موصوف previous Syndicate meeting کی کارروائی کو منگوا کر ضرور

دیکھیں گے اور اُس میں جو بھی فیصلے ہوئے ہیں اُن پر نظر ثانی کرتے ہوئے قانون کے مطابق اُن کو complete کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6565 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اور ڈین کی تعیناتی کی تفصیلات

***6565: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین یونیورسٹی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اور ڈین کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی پُر اور کون کون سی خالی ہیں؟

(ب) موجودہ VC نے اپنی تعیناتی سے آج تک کون کون سے H.O.D اور ڈین کی تعیناتی کی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیم اور تجربہ نیز وہ کس کس Field کا تجربہ رکھتے ہیں اور ان کی تعیناتی کس کس فیلڈ یا شعبہ میں کی گئی ہے؟

(ج) ان کی تعیناتی کے لئے کیا قواعد وضوابط، پالیسی اور قانون ہیں کیا ان کی تعیناتی قاعدہ / قانون / پالیسی کے تحت ہوئی ہیں اور سنڈیکیٹ سے منظوری لی گئی ہے سنڈیکیٹ کی میٹنگ کب ہوئی تھیں ان کو کون کون سی سہولیات حاصل ہیں اور VC کو کون کون سی سہولیات سرکاری طور پر مل رہی ہیں۔ گاڑیوں کے اخراجات رہائشوں کے اخراجات اور دفاتر کے اخراجات بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی، فیصل آباد میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ (چیئر پرسن) کی کُل 31 اسامیاں ہیں جن میں سے 22 خالی ہیں۔ جبکہ ڈین کی کُل 4 اسامیاں ہیں اور

چاروں خالی ہیں۔یونیورسٹی میں کوئی یونیورسٹی پروفیسر موجود نہ ہے جس کی وجہ سے ڈین کی پوسٹیں خالی ہیں۔

(ب) موجودہ وائس چانسلر نے اپنی تعیناتی سے آج تک 17 شعبہ جات میں چیئرپرسن/انچارج کی تقرری کی ہے۔تفصیلات ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چیئرپرسن اور ڈین کی تعیناتی کے لئے باقاعدہ قواعدوضوابط یونیورسٹی کے سٹیچوٹس بننے کے بعد اس کی روشنی میں تیار کئے جائیں گے۔تاہم ان کی تعیناتی سنیارٹی کی بناء پر کی جاتی ہے۔جن شعبہ جات میں ایسوسی ایٹ پروفیسر یا پروفیسر موجود نہ ہو وہاں پر انچارج لگائے جاتے ہیں۔چیئرپرسن کی تعیناتی سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس مورخہ 13۔ستمبر 2017اور یکم اکتوبر 2019کو کی ہے۔چیئرپرسن اور ڈین کو کوئی سہولیات حاصل نہیں ہے۔وائس چانسلر کو حاصل سہولیات میں ایک گاڑی اور کیمپ آفس کی سہولت میسر ہے۔کیمپ آفس میں رہائش کی منظوری سنڈیکیٹ نے دی ہے۔گاڑیوں اور دفتر کے اخراجات،5مرلہ کے سرکاری کیمپ آفس کے بجلی،پانی اور گیس کے بل یونیورسٹی خود ادا کرتی ہے۔دفتر کے اخراجات اوسط19ہزار روپے ماہانہ ہیں۔گاڑی کا 2020کا سالانہ خرچہ 440596روپے ہے۔یونیورسٹی کے انتظامی شعبہ جات کے مالی سال 20-2019کے کل اخراجات234764روپے ہیں جبکہ مالی سال 21-2020(جاری) کے اب تک کے کل اخراجات 244558روپے ہیں۔تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد میں Head of the Department and Dean کی کتنی اسامیاں ہیں؟اس کی تفصیل وزیر موصوف نے بتائی ہے۔جز(الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ یونیورسٹی کے اندر کچھ senior deans, junior deans کے ماتحت ہیں۔وزیر موصوف تو ماشاءاللہ ہر چیز پر بڑی اچھی نظر رکھتے ہیں اور ہر معاملے پر ان کی بڑی گرفت

ہوتی ہے لیکن یہاں پر ایسا کیوں ہے، کیا وزیر موصوف کے نوٹس میں کچھ ایسے کیس آئے ہیں کہ junior deans کو senior deans پر تعینات کر دیا گیا ہو؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کا شکر گزار ہوں کہ یہ بڑی اچھی چیزوں کی طرف نشاندہی کرتے ہیں اور ہم نے ان کی باتوں کو کبھی negative نہیں لیا اور اپنی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے جو شکایات آئیں اُن پر تحقیقات بھی کرائی جائیں۔ جہاں تک فیصل آباد یونیورسٹی کا تعلق ہے میں نے previous Syndicate کو خود chair کیا تھا۔ وہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ وہاں full professors نہیں ہیں کیونکہ اُس کے statutes پہلے پاس نہیں ہوئے ہوئے تھے ابھی 7/6 ماہ پہلے approve ہوئے ہیں تو اب full professors کی hiring process چل رہا ہے کیونکہ dean appoint ہونے کے لئے full professor ہونا ضروری ہے۔ ایک تو ہم نے کہا ہے کہ VC خود کسی ڈیپارٹمنٹ کا charge نہ لے اور acting charge کو جلد از جلد ختم کر کے مستقل deans لگائے جائیں۔ معزز ممبر کی نظر میں کوئی specific معاملہ ہے جس میں قانون کی کوئی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو یہ identify کر دیں ہم اُنہیں نوٹس بھیج دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! فیصل آباد یونیورسٹی کے 3 ڈیپارٹمنٹس میں junior لوگوں کو senior لوگوں کے اوپر تعینات کر دیا گیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس سے درخواست بازی شروع ہوتی ہے اور پھر یونیورسٹی کی performance میں جب issue آتا ہے تو پھر بہت زیادہ مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں وزیر موصوف کا ایک تو شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے service statutes کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں اور بہت زیادہ محنت کر کے اس یونیورسٹی کے service statutes بنوائے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ service statutes بننے کے بعد جس رفتار کے ساتھ کام ہو رہا تھا اُس رفتار کو روکا جا رہا ہے۔ جب service statutes بن چکے ہیں تو پوری یونیورسٹی کی ایک لسٹ بنتی ہے جو رجسٹرار کے پاس موجود ہوتی ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ ایسے فیصلے کئے جا رہے ہیں جس سے senior لوگوں کی دلآزاری بھی ہو رہی ہے اور یونیورسٹی کی performance میں بھی فرق آ رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن! اس مسئلے کو دیکھیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! جی، اس مسئلے کو میں دیکھ لیتا ہوں اور دوسرا اس بات کو بھی دیکھنا پڑے گا کہ یونیورسٹی کا لاء کیا کہتا ہے کیونکہ کچھ یونیورسٹیز کے لاء کے مطابق کیس کو چانسلر کے پاس بھجوانا ضروری ہوتا ہے اور diligence ہو جاتی ہے on the way to the Chancellor اور کچھ یونیورسٹیز کے syndicate نے ہی final کرنا ہوتا ہے۔ میرے علم کے مطابق تو اس یونیورسٹی نے بھی کوئی permanent ڈین تعینات نہیں ہے اس کا صرف چارج دیا ہو گا۔ بہرحال جو یہ کہہ رہے ہیں میں ان سے ان تمام کے نام نوٹ کر لیتا ہوں اور we look into it.

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال نمبر 7811 dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔ جی، چوہان صاحب!

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 7744 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ پی پی۔55 میں کالجز کی تعداد، سہولیات، خالی اسامیاں اور مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

7744* جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔55 گوجرانوالہ میں کون کون سے کالج ہیں ان کے نام مع طالب علموں کی تعداد اور ان کی بلڈنگ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان کالجوں میں کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

(ج) ان کے لئے موجودہ مالی سال 22-2021 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے تفصیل کالج وائز بتائیں؟

(د) ان کالجوں میں کون کون سی سہولیات اس سال مہیا کی جائیں گی؟

(ہ) ان کالجوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز بتائیں اوران کو پُر نہ کرنے کی وجوہات بھی بتائیں؟

(و) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے مطابق اس میں مزید کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔55 گوجرانوالہ میں فی الوقت کوئی کالج نہ ہے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) ایضاً۔

(د) ایضاً۔

(ہ) ایضاً۔

(و) پی پی۔55 کے 5 کلو میٹر ریڈیس کے اندر مندرجہ ذیل کالجز موجود ہیں۔

1۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین صغیر شہید پارک نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ۔

2۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ۔

3۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین کالج روڈ گوجرانوالہ۔

4۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین کالج روڈ گوجرانوالہ۔

5۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کامرس نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ۔

جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ مندرجہ بالا 5 کالجز اس حلقہ سے 5-10 کلو میٹر فاصلے پر موجود ہیں جو اس حلقہ کی آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔ مزید برآں اس حلقے میں نئے کالج کے قیام کے لئے اگلے مالی سال میں feasibility اور فنڈز کی فراہمی کی بنیاد پر تجویز دے دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین!میں نے سوال کیا تھا کہ پی پی۔55 گوجرانوالہ میں کون کون سے کالج ہیں ان کے نام مع طالب علموں کی تعداد اوران کی بلڈنگ کی تفصیل دی جائے؟اور اس کے جواب میں محکمہ نے یہ پانچ کالجز کے نام لکھے ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی کالج ایسا نہیں ہے جو میرے حلقے میں ہو۔اس کے بعد جز(ب)میں انہوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ پی پی۔55 گوجرانوالہ میں کوئی کالج نہ ہونے کی وجہ سے سہولیات کی تفصیل نہ ہے۔اس کے ساتھ جز(ج)میں پی پی۔ 55 گوجرانوالہ میں بھی کالجز نہ ہونے کی وجہ سے مالی سال 22/2021 کی رقم کی تفصیل نہ ہے۔اس کے بعد اگلے جز میں بھی یہی بات کہہ رہے ہیں کہ پی پی۔55 گوجرانوالہ میں کوئی بھی کالجز نہ ہونے کی وجہ سے اس سال کوئی بھی سہولت مہیا نہیں کی جائے گی۔اگلے جز میں بھی اسی طرح کہا گیا ہے کہ پی پی۔55 گوجرانوالہ میں کوئی بھی کالجز نہ ہونے کی وجہ سے خالی اسامیوں کی تعداد نہ ہے۔میں اس کو کیا سمجھوں کہ جو سوال میں نے کیا ہے کیا مجھے اس کا جواب مل گیا ہے؟منسٹر صاحب!مجھے بتایا جائے کیونکہ مجھے تو لگتا ہے کہ انہوں نے گھر بیٹھے ہی اس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی،منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین!ان کے سوال میں پوچھا گیا تھا کہ پی پی۔55 میں کوئی کالج ہے کہ نہیں ہے؟جب وہاں کالج ہی نہیں ہے تو پھر obviously تمام سوالوں کا یہی جواب بنتا ہے اور اس سوال کے آخری جز میں پوچھا گیا ہے کہ اس کے پانچ کلومیٹر کے اندر کون کون سے کالجز موجود ہیں؟تو میں اس پر عرض کر دوں کہ یقیناً جب کالجز بنائے جاتے ہیں تو constituency کو دیکھ کر نہیں بنائے جاتے بلکہ ایک تحصیل کو اور ایک ضلع کو دیکھ کر بنائے جاتے ہیں لہٰذا اس میں ابھی تک تو کوئی کالج نہیں بنا اور اگر future میں ان کی constituency میں کوئی سکیم آئی جو کہ مجھے نہیں لگتا کہ اس گورنمنٹ میں آئے گی کیونکہ ہمارا tenure ختم ہونے والا ہے۔میں یہاں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی نئی سکیم حکومت کے شروع میں ہی آتی ہے اس وقت تو کوئی ایسی سکیم نہیں آرہی۔میں نے جو جواب دینا ہوتا ہے وہ situation کو دیکھ کر ہی دینا ہوتا ہے لہٰذا اس وقت تو کوئی کالج نہیں ہے۔میرے پاس تو اس کا یہی جواب ہے۔

جناب چیئرمین: اس وقت وہاں پر کوئی کالج موجود نہیں ہے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین!اس سوال کے آخر میں محکمہ نے خود لکھا ہے کہ اگر حکومت ارادہ رکھتی ہو تو پی پی۔55 میں نیا کالج کھولا جا سکتا ہے۔ان کی بات پر یقین کروں یا ان کے جواب پر یقین کروں کیونکہ انہوں نے جواب کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ پی پی۔55 میں درج ذیل سکول واقع ہیں اس میں انہوں نے تین نام لکھے ہیں۔میرا پورا حلقہ رولر اور اربن دونوں علاقوں پر مشتمل ہے اور کم از کم ساڑے چار اور پانچ لاکھ کی آبادی ہے وہاں پر ایک ہائی سکول خیالی میں ہے جس میں چھوٹے بچوں کو شام کو بلایا جاتا ہے اور بڑے بچوں کو صبح میں بلایا جاتا ہے اور اس طرح دو shifts میں ان بچوں کو پڑھایا جا رہا ہے کیا یہی طریق کار ہے؟اسی طرح ہمارے ہاں ایسے rural areas ہیں جہاں سے کالج کا فاصلہ 15 کلومیٹر سے بھی زیادہ ہے تو کیا ان کو اسی طرح ignore کیا جائے گا کہ ساڑھے تین سال گزر جانے کے بعد بھی ان کو خیال نہیں آیا۔اس سے پچھلی حکومت میں ہم نے ان سکولوں کو upgrade بھی کروایا اور یہ سکول مڈل سے ہائی سکول ہو چکے ہیں لیکن اب وہاں پر ساڑھے چار پانچ لاکھ کی آبادی ہونے کے بعد ہماری چھوٹی چھوٹی بچیاں کہاں جائیں گی، کہاں پڑھیں گی اور کہاں سے تعلیم حاصل کریں گی۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کر لیں یہ تو آپ کے remarks ہیں۔آپ اپنا سوال کر لیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین!محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اسی کا مجھے ان سے جواب لے دیں جو انہوں نے خود کہا ہے کہ اگر حکومت ارادہ رکھتی ہو تو پی پی۔55 میں نیا کالج کھولا جا سکتا ہے۔مجھے یہی بتا دیں کہ ان کا ارادہ ہے کہ نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین!میں نے تو پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ابھی تو یقینی طور پر کوئی ارادہ نہیں ہے۔یہ اپنی جگہ درست فرما رہے ہیں کہ ہر حلقے میں سکول اور کالج ہونے چاہئے لیکن 380 حلقوں کے قریب حلقے ہیں اور تمام حلقوں میں کالجز نہیں ہے کچھ میں ہیں مگر زیادہ تر میں نہیں ہیں۔پچھلی حکومت نے بہت سارے projects رکھے ہوں گے اور جن میں بہت سارے بنے بھی ہوں گے۔ہر حکومت میں کچھ نہ کچھ بنتا ہے اسی طرح ہماری حکومت میں بھی بہت سارے کام کئے ہیں۔آپ نے priorities set کرنی ہوتی ہیں there are

limited resourcesاگر توunlimited resourcesہوں تو شاید ہر حلقے میں کالجز بن جائیں لیکنstep by stepہی بنتے ہیں تو اس حکومت میں جو ہم نے کالجز بنانے تھے ان تمام پر کام ہو رہا ہے اور وہtenureکے آخر تک مکمل بھی ہو جائیں گے اور ان کا کالج تو اب اگلے دور حکومت میں ہی بنے گا اس بار تو نہیں بن سکتا۔

جناب چیئرمین: جی، ابھی ان کا ارادہ نہیں ہے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! میں معذرت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ ٹھیک ہے جو انہوں نے کہا میں وہ مان لیتا ہوں لیکن انہیں یہ الفاظ واپس لینا چاہئے کہ ہم کالج بنانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ میری یہ ان سے گزارش ہے کہ یہ ان الفاظ کو واپس لے لیں تو میں مطمئن ہو جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چوہان صاحب! اس جواب سے تو آپ کو حلقے میں فائدہ ہو گا۔ اگلا سوال جناب محمد معظم شیر کا ہے۔ جی، معظم صاحب!

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 7828 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: گورنمنٹ گرلز کالج روڈہ کی عمارت کی حوالگی اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

7828*جناب محمد معظم شیر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز کالج روڈہ ضلع خوشاب کی تعمیر سال 2018 میں مکمل ہوئی تھی؟

(ب) اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی تھی کتنے عرصہ میں مکمل ہوئی تھی؟

(ج) یہ عمارت اب کس کے پاس ہے؟

(د) کیا متعلقہ محکمہ سے یہ عمارت محکمہ ہائر ایجوکیشن لینے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بلڈنگ کے Handover نہ ہونے کی وجہ سے یہ بلڈنگ بند پڑی ہے اور سرکاری خزانہ سے خرچ کردہ لاکھوں روپے کے برباد ہونے کا خدشہ ہے؟

(و) کیا حکومت یہ عمارت محکمہ ہائرایجوکیشن کے handover کرنے اس کی S.N.E منظور کرنے اور کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائرایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج روڈہ ضلع خوشاب کی بلڈنگ سال 2021 میں مکمل ہوئی۔

(ب) گورنمنٹ گرلز کالج روڈہ ضلع خوشاب کی بلڈنگ پر کل لاگت 117.918 ملین روپے ہوئی نیز بلڈنگ کی تعمیر 2017 میں شروع ہوئی اور 2020 میں مکمل ہوئی، تاہم بلڈنگ کی finishing کا کام ابھی جاری ہے۔

(ج) اس عمارت میں ابھی بجلی کا کام جاری ہے اس لئے یہ عمارت ابھی تک بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔

(د) جی ہاں! PC-IV کے مکمل ہونے کے بعد یہ بلڈنگ محکمہ ہائرایجوکیشن کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ہ) نہیں یہ بات درست نہ ہے۔ بلڈنگ کے مکمل ہونے کے بعد جیسے ہی محکمہ عمارات اور ڈائریکٹر کالجز PC-IV جمع کروائیں گے بلڈنگ کا تدریسی مقاصد کے لئے استعمال شروع ہو جائے گا۔

(و) جی ہاں! جیسے ہی بلڈنگ Handover ہوتی ہے SNE منظوری کے لئے بھجوا دی جائے گی اور سال 2022 میں کلاسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ ہمارے حلقہ کا ایک بہت بڑا موضع روڈہ ہے اس کی بہت زیادہ آبادی ہے۔ یہاں پر 2017 میں ایک گورنمنٹ گرلز کالج بننا شروع ہوا تھا اس کو مکمل کب تک کیا جائے گا؟ اس پر انہیں کے محکمے نے تین چار مختلف جوابات دیئے ہیں پہلے

جواب میں کہا گیا کہ یہ کب مکمل ہوا، بعد میں کہا گیا کہ اس کو دوبارہ لیا گیا ہے پھر contradict کیا گیا اور آخر میں اب نہیں ہوا۔ میں معزز منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ کو میرے سوال کے جواب کی سمجھ آگئی ہے کہ محکمہ کیا کہنا چاہ رہا ہے کیا یہ کالج مکمل ہوا ہے؟ کیونکہ وہاں کی بچیوں کے لئے یہ ایک اہم کالج ہے اور صرف اس کالج کے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ہزاروں بچیاں تعلیم سے محروم ہو رہی ہیں۔ یہ ایک massive project ہے۔ منسٹر صاحب! آپ بتا دیں آپ کو جواب سمجھ میں آیا کہ یہ مکمل ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! اس project کے مختلف processes ہیں اور مختلف محکمے اس میں اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ اس project میں building کی finishing کا کام C&W کر رہی ہے۔ ان کے سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ یہ منصوبہ 2017 میں شروع ہوا اور 2020 میں اس کی بلڈنگ کا کام مکمل ہو گیا۔ اب اس میں بلڈنگ کے کام سے مراد اس کی construction کا کام ہے جو کہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس سے اگلے جز میں یہ بجلی کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ بجلی کا کام ابھی رہتا ہے۔ اس project کا جو infrastructure ہے وہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پوچھا ہے کہ عمارت محکمہ ہائر ایجوکیشن لینے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟ تو اس پر میں کہنا چاہوں گا کہ جی ہاں PC4 کے مکمل ہونے کے بعد یہ بلڈنگ محکمہ ہائر ایجوکیشن کے حوالے کر دی جائے گی۔ جیسے ہی بجلی لگ جائے گی تو یہ HED کے پاس آجائے گی۔ اس سال تو کلاسز کا آغاز نہیں ہوا لیکن اگلے Fall Semester سے انشاءاللہ ہو جائے گا جس کا مطلب ہے کہ اگست 2022 میں ان کی کلاسز کا آغاز ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اگست 2022 میں کلاسز لگیں گی۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! جز (الف) میں یہ کہتے ہیں کہ 2021 میں مکمل ہوا، جز (ب) میں کہتے ہیں کہ 2020 میں ابھی کام جاری ہے، اوپر کہتے ہیں کہ کام مکمل ہو گیا ہے اور بعد میں کہتے ہیں کہ مکمل ہو جائے گا ابھی کچھ کام رہتا ہے۔ اس کے بعد جز (د) میں کہتے ہیں کہ یہ مکمل ہو جانے کے بعد ہائر ایجوکیشن کے حوالے کر دیا جائے گا، اس کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا لیکن میری گزارش یہ ہے

کہ عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ یہ پراجیکٹ 2017 کا ہے اس کو زیادہ سے زیادہ 2019 میں مکمل کر کے وہاں کلاسز کا اجراء کیا جانا تھا۔ اگر یہ عمارت 2021 میں بھی مکمل ہوئی ہے تو آپ خود سوچیں بلکہ میں معزز ایوان کو بھی کہوں گا کہ سوچے کہ بچیوں کی تعلیم کے لئے ایک کالج ہے جو دو سال میں مکمل ہونا تھا اس کو پانچ سال ہو گئے ہیں۔ وہاں پر ڈیڑھ سال سے بجلی کا issue چل رہا ہے کہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ بجلی آئے گی تو پھر کلاسز لگیں گی اور پھر PC-IV کا process شروع ہو گا۔ میری آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے درخواست ہو گی کہ آپ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیں اور خود take up کریں۔ آپ حکم دیں کیونکہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ بھی گورنمنٹ کا ہے۔ اگر یہ نااہلی ہے تو یہ گورنمنٹ کی ہے۔ آپ انہیں حکم دیں۔

جناب چیئرمین: معظم شیر صاحب! منسٹر صاحب نے on the floor of the House commitment دی ہے کہ fall 2022 میں کلاسز لگیں گی۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! اگر یہ commitment پوری ہو جاتی ہے تو یہ بہت بڑی بات ہو گی لیکن یہ ہونی نہیں کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک وہاں بجلی کا مسئلہ ہی حل نہیں ہو سکا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے اب on the floor of the House commitment دے دی ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! اگر commitment ہے تو ہم بھی دیکھ لیں گے اور عوام بھی دیکھے گی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7870 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7870 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ریسرچ ورک کے معیار کو جانچنے کے لئے ادارے کے سربراہ کی تعلیمی قابلیت پی ایچ ڈی ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7870: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحقیقی کام (ریسرچ ورک) کو بین الاقوامی معیار پر جانچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر شعبے اور ادارے کا سربراہ اور ہر Faculty کا Dean خود پی ایچ ڈی ہو جو خود تحقیقی کام کے پورے عمل سے گزر چکا ہو؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹرز، نان ڈاکٹرز کی ماتحتی میں کام کرتے ہوئے احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں نیز نان ڈاکٹرز تحقیقی کام کی بہتر طور پر نگرانی بھی نہیں کر سکتے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب یونیورسٹی انتظامیہ مذکورہ ضرورت پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تحقیقی کام (ریسرچ ورک) کو بین الاقوامی معیار پر جانچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر شعبے اور ادارے کا سربراہ اور ہر Faculty کا Dean خود پی ایچ ڈی ہو جو خود تعلیمی کام کے پورے عمل سے گزر چکا ہو۔ تاہم لاء اینڈ آرٹ اینڈ ڈیزائن کے شعبوں میں ایچ ای سی کی پالیسی کے مطابق پروفیسرز کے لئے پی ایچ ڈی ڈگری لازم نہیں ہے۔

(ب) تمام شعبوں ماسوائے لاء اینڈ آرٹ اینڈ ڈیزائن میں تحقیقی کام کی نگرانی ڈاکٹرز ہی کرتے ہیں۔ نیز پی ایچ ڈی کے تحقیقی کام کی نگرانی ڈاکٹرز ہی کرتے ہیں لہٰذا احساس محرومی کا تصور ہی نہیں ہے۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں لاء اینڈ آرٹ اینڈ ڈیزائن کے علاوہ دیگر تمام شعبہ جات کے سربراہان پی ایچ ڈی ڈگری ہولڈرز ہیں اور پنجاب یونیورسٹی قواعد و قوانین کے مطابق شعبہ جات کے سربراہان کی تعیناتی سنڈیکیٹ متعلقہ شعبہ کے سینئر پروفیسرز یا ایسوسی ایٹ پروفیسرز میں سے کرتی ہے لہٰذا سینئرز کی موجودگی میں کوئی احساس محرومی کا شکار کیسے ہو سکتا ہے۔ مزید برآں لاء اینڈ آرٹ اینڈ ڈیزائن میں HEC کی پالیسی کے مطابق سربراہان لگائے گئے ہیں جو کہ سینئر ترین ہیں لہٰذا احساس محرومی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 7872 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گورنمنٹ کالجز (بوائز و گرلز) کی تعداد، فنڈز اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7872: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کون کون سے سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں کے لئے مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) ان مالی سالوں کے دوران ان کالجوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئیں اور ان کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں؟

(د) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(و) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات طالب علموں کے لئے کافی ہیں مزید کہاں کہاں عمارت تعمیر کرنے کی ضرورت ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع لاہور کے سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) 62 ہیں۔ ان کالجز میں سے 09 کالجز خود مختار ہیں جبکہ 05 کامرس کالجز ہیں۔

(ب) مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں ان کالجز کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	غیر ترقیاتی بجٹ
2018-19	5157.464 ملین روپے
2019-20	5368.256 ملین روپے

2020-21 5521.054 ملین روپے

(ج) مذکورہ بالا تین مالی سال کے دوران ضلع لاہور کے 12 کالجوں کو ترقیاتی بجٹ کی مد میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کی گئیں جن کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	تعداد کالج	فراہم کی گئی رقم
1۔	2018-19	03	172.107 ملین روپے
2۔	2019-20	06	460.121 ملین روپے
3۔	2020-21	03	288.014 ملین روپے
کل رقم			920.242 ملین روپے

(College-wise) مہیا کی گئی مسنگ فسیلٹیز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور کے کالجز میں (سکیل 01 تا سکیل 04) کی کل 260 اسامیاں 2018 سے ہیں اور (سکیل 05 تا سکیل 16) کی کل 331 اسامیاں 2009 سے خالی ہیں جن کے خالی ہونے کی وجہ حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر لگائی گئی پابندی ہے۔ تاہم امسال حکومت پنجاب نے محکمہ اعلیٰ تعلیم کو سکیل 05 سے 15 میں 1305 خالی اسامیوں پر بھرتی کی اجازت دے دی ہے جس پر بھرتی کا عمل جلد شروع کیا جا رہا ہے۔

(ہ) ضلع لاہور میں مرد اور خواتین کی 476 اسامیاں خالی ہیں ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پورے پنجاب میں 2450 لیکچرار کی ریگولر بھرتی کا عمل شروع کیا ہوا ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں مزید 3423 لیکچرار بھرتی کرنے کی ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہے ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن میں سے 1731 خالی اسامیوں کا اشتہار کمیشن نے مورخہ 02-12-21 کو شائع کر دیا ہے اس کے ساتھ پنجاب کے کالجز میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے گورنمنٹ نے حال ہی میں CTIs (کالج ٹیچنگ انٹرنیز) کی بھرتی کا عمل بھی شروع کیا ہوا ہے جو تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(و) ان کالجوں میں سے زیادہ تر کی عمارات تسلی بخش حالت میں ہیں، تاہم جن کالجوں میں عمارات کی اشد ضرورت تھی وہ اسی سال مہیا کی جا رہی ہیں، جن کی تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید بر آں جہاں جہاں عمارات کی تعمیر و توسیع کی ضرورت ہے ان کو ترجیحاتی بنیادوں پر فنڈز کی فراہمی کے مطابق آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں تجویز کیا جائے گا۔ ان کی تفصیلات ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 7879 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 7896 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! اگر کوئی سوال رہ گیا ہے تو اس کو ایوان کے میز پر رکھا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی سوال نہیں رہا سارے ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب یونیورسٹی میں زراعت اور زرعی مارکیٹنگ سے متعلقہ کورسز یا ڈگری کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*5917: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں زراعت سے متعلقہ کون سے کورس یا ڈگری دی جاتی ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا پنجاب یونیورسٹی میں زرعی مارکیٹنگ کے متعلق بھی کوئی ڈگری یا ڈپلومہ کرایا جاتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب یونیورسٹی شعبہ ایگریکلچر سائنسز میں زراعت سے متعلقہ درج ذیل کورسز یا ڈگری دی جاتی ہیں۔

1۔ پلانٹ پیتھالوجی (Plant Pathology)

2۔ اینٹامالوجی (Entomology)

3۔ ہارٹیکلچر (Horticulture)

4۔ فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (Food Science & Technology)

5۔ ایگرونومی (Agronomy)

6۔ پی ایچ ڈی (زرعی سائنسز) Agricultural Science(Ph.D)

(ب) پنجاب یونیورسٹی میں تاحال ایگریکلچرل مارکیٹنگ میں کوئی ڈگری / ڈپلومہ نہیں کروایا جاتا۔ تاہم مستقبل قریب اس قسم کی ڈگری / ڈپلومہ کے اجراء کا امکان ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔265،264اور266میں گرلز کالج کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6307: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264،265اور266میں گرلز کالجز کی تعداد کیا ہے حلقہ وائز تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ان کالجز میں تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت ان خالی اسامیوں پر کب تک بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) حلقہ پی پی۔ 264،265اور266میں گرلز یا بوائز کالجز واقع نہیں ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 265،264اور266میں گرلز یا بوائز کالجز واقع نہیں ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔ 265،264اور266میں گرلز یا بوائز کالجز واقع نہیں ہے۔

پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں ٹیچنگ کیڈر کی منظور شدہ اسامیاں اوران پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*7345: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیرہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر،ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں نیز بالترتیب ان کی Qualification اور تعیناتی کا کیا criteria ہے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ اقرباپروری کے تحت درج بالا اسامیوں پرایسے بندوں کونوازا گیا ہے جن کی نہ qualification پوری ہے اور نہ ہی طے شدہ criteria fulfill کیا گیا ہے؟

(ج) اگرجز(ب)کا جواب درست ہے تو ایسے کتنے لوگوں کو غیر قانونی طور پر نوازا گیا ہے نیزان نوازے گئے اور نوازنے والوں کے خلاف کیاکارروائی کی گئی ہے؟

وزیرہائرایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کی(17)،ایسوسی ایٹ پروفیسر کی(5) اور پروفیسر کی بھی(5) منظور شدہ اسامیاں ہیں۔بجٹ کی تفصیل ضمیمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان تدریسی اسامیوں پر تقرری کے لئے ہائرایجوکیشن کمیشن کی تجویز کردہ شرائط برائے اہلیت لاگو کی گئی ہیں۔مذکورہ شرائط / معیار برائے اہلیت ضمیمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہیں۔پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں کی جانے والی تمام تقرریاں میرٹ پر کی گئی ہیں جو کہ ہائرایجوکیشن کمیشن کے مقرر کردہ معیار کے عین مطابق ہیں۔اس سلسلے میں کسی بھی قسم کا قانون سے انحراف نہیں کیا گیا۔

(ج) جز(ب)میں جواب ملاحظہ فرمائیں۔

شیخوپورہ پی پی۔141 میں بوائز اور گرلز کالجز کی تعداد، سہولیات کی فراہمی اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7666: **جناب محمود الحق:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔141 مانانوالہ ضلع شیخوپورہ میں کتنے کالجز بوائز و گرلز ہیں ان کے نام، اوران میں طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ب) ان کالجوں کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور مالی سال 22-2021 میں کتنی رقم ان کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) مالی سال 21-2020 میں ان کالجوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئیں اور موجودہ مالی سال 22-2021 میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(د) ان کالجوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اوران کو پُرنہ کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

(و) کیا حکومت ان کالجوں کی تمام مسنگ فسلٹیز فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔141 مانانوالہ ضلع شیخوپورہ میں صرف ایک ہی کالج ہے جس کا نام گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین بھیکی ہے۔کالج میں 650 طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

(ب) مالی سال 21-2020 میں غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں 141.924 ملین روپے مختص کئے گئے۔ جبکہ موجودہ مالی سال 22-2021 میں پہلی سہ ماہی (جولائی تا ستمبر) 8.850 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ان فنڈز کے ذریعے اساتذہ اور دیگر کالج ہذا کے عملہ کی تنخواہیں اور کالج کے دیگر اخراجات کو مکمل کیا جاتا ہے۔

(ج) مالی سال 21-2020 میں طالبات کے لئے فرنیچر، کھیلوں کا میدان اور پینے کے لئے صاف پانی کی سہولیات میسر کی گئیں اور موجودہ مالی سال 22-2021 میں کالج کی دیوار تعمیر کی گئی۔

(د) متذکرہ بالا کالج میں تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل برائے تدریسی عملہ:-

نمبر شمار	اسامی کا نام	گریڈ	منظور شدہ	پُر شدہ	خالی اسامیاں
1۔	لیکچرار	17	08	01	07
2۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	03	00	03
کل تعداد	11	01	10		

تفصیل برائے غیر تدریسی عملہ:-

نمبر شمار	اسامی کا نام	گریڈ	منظور شدہ	پُر شدہ	خالی اسامیاں
1۔	ہیڈ کلرک	16	01	00	01
2۔	جونیئر کلرک	11	02	00	02
3۔	کیئر ٹیکر	09	01	00	01
4۔	لیکچرار اسسٹنٹ/لائبریری	07	03	00	03
5۔	کلرک لیب اٹینڈنٹ/خاکروب	01	07	05	02
کل تعداد	14	05	09		

(ہ) 10 تدریسی اور 09 غیر تدریسی عملہ کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل برائے تدریسی عملہ:-

اسامی کا نام گریڈ	مضمون	کب سے خالی ہے
لیکچرار (BS-17)	فزکس	22.12.2018
لیکچرار (BS-17)	ریاضی	29.8.2018
لیکچرار (BS-17)	ایجوکیشن	07.9.2016
لیکچرار (BS-17)	اسلامیات	24.1.2019
لیکچرار (BS-17)	فزیکل ایجوکیشن	11.8.2014
لیکچرار (BS-17)	پولیٹیکل سائنس	13.4.2019
لیکچرار (BS-17)	اردو	04.12.2020
اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	انگریزی	27.4.2018
اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	اردو	01.9.2015

اسسٹنٹ پروفیسر(BS-18) نفسیات 23.8.2016

تفصیل برائے غیر تدریسی عملہ:-

نمبر شمار	اسامی کا نام	گریڈ	خالی اسامیاں	کب سے خالی ہیں
1۔	ہیڈ کلرک	BS-16	01	29.2.2020
2۔	جونیئر کلرک	BS-11	02	24.4.2015اور 11.11.2019
3۔	کیئر ٹیکر	BS-09	01	17.1.2015
4۔	لیکچرار اسسٹنٹ /لائبریری کلرک	BS-07	03	24.4.2015
5۔	لیب اٹینڈنٹ/خاکروب	BS-01	02	10.8.2021اور 06.7.2021

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ کالج Hard Area میں موجود ہے جہاں پر خواتین کی آمدورفت کے بہت مسائل ہیں تاہم طلباء کی تدریسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر سال مقامی سطح پر CTIs کو بھرتی کیا جاتا ہے جس سے طلباء کا تعلیمی حرج نہیں ہوتا۔

(و) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین بھیکی کی عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔کلاس روم 12عدد 2۔لیبارٹریز 06عدد 3۔ کھیل کا میدان 01عدد

اس کالج میں مزید کمپیوٹر لیب اور ملٹی پرپز ہال کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے موجودہ مالی سال 22-2021 میں 500 ملین روپے کی مالیت کا ایک بلاک مختص کیا گیا ہے جس سے اس کالج کی ضروریات کو ترجیحاتی بنیادوں پر پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مزید برآں کالجز میں تدریسی عملہ کی بھرتی کا عمل پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن کی سفارشات موصول ہو رہی ہیں اور خالی اسامیوں پر بھرتی جلد ہی مکمل کر لی جائے گی۔

پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے اساتذہ کے لئے تربیتی اکیڈمی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7811: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہائر ایجوکیشن کی جانب سے اساتذہ کے لئے تربیتی اکیڈمی کے قیام کے منصوبے کا آغاز نہیں ہو سکا اگر ہاں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا تربیتی اکیڈمی کے لئے کل کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے نیز کیا اکیڈمی کے قیام کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جا چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن نے ایم او یو کے تحت یونیورسٹی آف ایجوکیشن میں عارضی اکیڈمی قائم کی اگر ہاں تو اس سے متعلقہ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست نہیں ہے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اساتذہ کی تربیت کے لئے "سنٹر فار کالج فکلٹی ڈویلپمنٹ" پر پی سی ون بنا دیا گیا ہے جو کہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے منظور ہو گیا ہے

(ب) 550 ملین کی لاگت کا "سنٹر فار کالج فکلٹی ڈویلپمنٹ" پی سی ون منظور ہے جس کے لئے مالی سال 22-2021 میں سے 90 ملین بجٹ اکیڈمی کے قیام کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

(ج) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن (پی ایچ ای سی) نے حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 17-2016 کی سکیم کے منصوبے "پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن سٹاف ڈویلپمنٹ اکیڈمی" کی عملداری کے لئے یونیورسٹی آف ایجوکیشن کے ساتھ ایک ایم او یو کے تحت پراجیکٹ کے پی سی ون کے مطابق اکیڈمی قائم کی۔ اس اکیڈمی نے تین سال کے عرصہ میں انفراسٹرکچر اور سہولیات کی فراہمی کے علاوہ 33 تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا جس میں کل 1898 اساتذہ کرام نے شرکت کی۔ جبکہ پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن نے کورونا وباء کے دوران اپنے بجٹ سے کل 125 آن لائن تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا جس میں کل 6847 اساتذہ نے شرکت کی۔

صوبہ بھر کی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات کا ڈگری ویریفکیشن میں مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

*7879: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیز بھی گومگو کا شکار ہیں کہ وہ پاکستان ہائر ایجوکیشن یا پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے احکامات پر عمل کریں؟

(ب) صوبہ بھر کی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کہ وہ ڈگریز تعلیمی قابلیت کس ادارے سے ویریفکیشن کروائیں؟

(ج) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن محکمہ کی کل کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی فل اور کتنی Vacant ہیں کتنے ڈیپوٹیشن پر ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ پر کام کر رہے ہیں تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان اپنے اپنے دائرہ اختیار میں واضح اختیارات کے تحت کام کرتے ہیں۔ تمام یونیورسٹیز، پرائیویٹ و پبلک سیکٹر ماسوائے ڈگریوں کی تصدیق و پروگرامز کی افلیشن کے دیگر تمام امور میں پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کو جواب دہ ہیں۔

(ب) ملک کے تمام اعلی تعلیمی اداروں کی ڈگریوں کی تصدیق کا دائرہ اختیار ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کے پاس ہے۔

(ج) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی کل 104 اسامیاں منظور شدہ ہیں جس میں سے 44 اسامیوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں اور 60 اسامیاں خالی ہیں۔ پنجاب ایچ ای سی میں کوئی بھی ملازم ڈیپوٹیشن پر نہیں ہے۔ تفصیل ملازمین "ضمیمہ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں سکالرشپ کے تحت تعلیم کے حصول کے لئے بیرون ممالک طلباء کو بھجوائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*7896: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 19-2018 تا مالی سال 22-2021 میں اب تک کتنے طلباء وطالبات کو سکالرشپ دی گئی ہیں؟

(ب) کتنے طلباء کو بیرون ممالک سکالرشپ کے تحت اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بھیجا گیا ہے؟

(ج) مالی سال 19-2018 تا 22-2021 میں سکالرشپ کی مد میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے اور اب تک کتنے خرچ ہوئے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) مالی سال 19-2018 تا 22-2021 کے دوران PEEF اور اس کے تحت دوسرے مختلف سکالرشپ پراجیکٹ کی طرف سے فراہم کردہ سکالرشپ کی تفصیلات درج ذیل ہے:-

طلبہ تعداد طالبات	طلباء تعداد	کل تعداد	سال
27,852	4,226	32,078	2018-19
9,051	5,048	14,099	2019-20
15,123	8,484	23,067	2020-21
38,280	11,287	49,567	2021-22

امسال 22-2021 میں مختص کردہ وظائف کے اجراء اور ترسیل کا عمل ابھی جاری ہے۔

(ب) بیرون ملک سکالرشپ کے تحت اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بھیجے گئے طلباء کی تفصیل:-

طلبہ تعداد طالبات	طلباء تعداد	کل تعداد	سال
14	12	26	2018-19
02	02	4	2019-20

2020-21	15	10	05
2021-22	18	12	06
کل تعداد طلباء	63	36	27

(ج) گزشتہ چار سالوں میں حکومت پنجاب کی طرف سے مختلف سکالرشپ پراجیکٹ کے لئے مختص کردہ رقم، پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) کی بینک آف پنجاب میں کی گئی سرمایاکاری سے قابل استعمال آمدن اور انٹرنیشنل ڈونر کی گرانٹ کی تفصیل (ملین روپے) اور کل خرچ شدہ رقم درج ذیل ہے:-

سال	حکومت پنجاب کی مختص کردہ رقم	PEEF انڈومنٹ فنڈ آمدن	انٹرنیشنل ڈونر	کل مختص کردہ رقم	کل خرچ
2018-19	3000	1036.53	344.47	4,381.00	4,420.53
2019-20	865	1672.80	533.45	3,071.25	2,454.58
2020-21	1032	1259.00	------	2,291.00	2,476.03
2021-22	1899	1100.00	850.00	3,849.00	3,640.40

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

کرسچئن ملازمین کو Christmas سے قبل تنخواہوں کی ادائیگی کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے بڑے اہم issue پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ یہ میری خوش بختی ہے کہ معزز وزیر قانون راجہ بشارت صاحب بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میں سب سے پہلے ان کا شکرگزار ہوں کہ دو چار دن پہلے ایک معاملہ ہوا کہ کچھ لوگوں کا گھر جلایا گیا تھا تو اِنہوں نے بہت ذمہ داری کے ساتھ اس معاملے کو take up کیا اور اب بھی پوری نگرانی کر رہے ہیں۔ میں ان کا انتہائی مشکور ہوں۔ اس معاملہ پر چیف منسٹر صاحب نے بھی notice لیا۔ معلوم نہیں Human Rights and Minority Affairs کا وزیر کون

ہے؟ میں جب وزیر تھا تو ہمارے پاس فنڈ ہوتا تھا کہ جب اس طرح کا کوئی واقعہ ہو تو اس خاندان جس کی ہر چیز اور گھر جلا دیا گیا ان کی مدد کی جائے۔ ان منسٹر صاحب کو کہا گیا تو وہ کہتے ہیں کہ چیف منسٹر تو notice لے ہی لیتے ہیں لیکن میں راجہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں یہ سینئر منسٹر ہیں یہ ان کو سمجھائیں کہ ان کے اپنے محکمہ Human Rights and Minority Affairs میں بہت فنڈ ہوتا ہے۔ ایسے واقعات میں دس لاکھ روپے کا specimen یا slandered رکھا ہوا ہے جو دیا جاتا ہے کہ ان بے چارے لوگوں کا جو نقصان ہوا ہے وہ پورا ہو جائے۔ وہ تو بعد میں دیکھا جائے گا کہ مقدمے کا کیا بنا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آج ایک اور بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف شہروں میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کام کر رہی ہے اور بالخصوص فیصل آباد میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں چار ہزار ملازمین ہیں۔ ان میں کرسچئن ملازمین کی تعداد 3317 ہے اور 902 مسلم بھائی ہیں۔ یہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں بطور سینٹری ورکرز کام کرتے ہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ پر آپ تو عید مناتے ہیں لیکن یہ ملازمین ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ میری جناب چیئرمین کی وساطت سے راجہ صاحب سے درخواست ہے کہ پچھلے تین سالوں سے ایسا ہو رہا ہے I don't know what is the mysterious mystery کہ یہاں سے نوٹیفکیشن جاری ہو جاتا ہے۔ چیف منسٹر کی طرف سے اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی نوٹیفکیشن ہو جاتا ہے۔ راجہ صاحب ہمیشہ اس پر بڑا deep concern لیتے ہیں یہ نوٹیفکیشن ہوا تھا کہ 20۔دسمبر تک ان کو تنخواہ دیں گے لیکن آج جب وہ تنخواہ لینے گئے تو ان کو کہا گیا کہ آپ کو کرسمس کے بعد 29۔دسمبر کو تنخواہ ملے گی۔ وہ لوگ بے چارے جو سارا دن کام کرتے ہیں اور صفائی کرتے ہیں اگر ان کو وقت پر خاص طور پر عید یا کرسمس کے موقع پر بھی تنخواہ نہ ملے تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ پچھلے سال بھی ایسے ہی ہوا تھا اور پھر راجہ صاحب نے ذاتی طور پر indulge کیا تھا اور ان بے چاروں کو تنخواہ مل گئی تھی۔ میری آپ کے توسط سے راجہ صاحب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کو دیکھیں اور وہاں کے ڈپٹی کمشنر کو کہیں یا جس نے بھی یہ کرنا ہے ان لوگوں کو کرسمس سے پہلے تنخواہ دلوا دیں تاکہ وہ چار ہزار خاندان بھی اپنی گڑیا کے لئے گڑیا خرید سکیں اور اپنے کرسمس کی خوشیاں منا سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز رکن نے جو issue highlight کیا ہے تو ان کا فرمانا بالکل درست ہے کہ پچھلے سال بھی یہ مسئلہ سامنے آیا تھا لیکن اس کو حل کر لیا گیا تھا۔ اس وقت متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں میں ان سے بھی request کر لوں گا اور چیف منسٹر صاحب سے بھی request کر لوں گا۔ We will try to resolve it before Christmas.

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

جناب سجاد حیدر ندیم: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سجاد حیدر!

گورنمنٹ ڈگری کالج خواتین فاروق آباد کے باہر بیٹھے لوگوں کو جلد از جلد ہٹانے کا مطالبہ

جناب سجاد حیدر ندیم: جناب چیئرمین! گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، فاروق آباد، شیخوپورہ کے باہر کچھ لوگوں نے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ میں نے آج ہی وہاں visit کیا ہے۔ وہ نامعلوم سے لوگ ہیں۔ مجھ سے انتظامیہ نے کہا ہے کہ ان کو وہاں سے ہٹایا جائے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر ہائر ایجوکیشن سے گزارش کرتا ہوں کہ as soon as possible انہیں وہاں سے ہٹایا جائے اس سے قبل کہ وہاں کوئی mishap ہو۔ اس کے ساتھ ہی کالج کے راستے کی مرمت ہونے والی ہے اور وہاں صاف پانی کا بھی مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! جو معاملہ انتظامیہ سے متعلق ہے وہ ڈپٹی کمشنر صاحب سے میں بات کر لیتا ہوں کہ ان لوگوں کو وہاں سے ہٹائیں۔ اگر پرنسپل نے وہاں ان کو بٹھایا ہے تو پھر ہم خود ہی ان کو ہٹا دیں گے۔ اگر وہ ویسے وہاں آ کر بیٹھ گئے ہیں تو پھر انتظامیہ ان کو ہٹا دے گی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! وہ گرلز کالج ہے اس لئے sensitivity کو ضرور دیکھیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! میں وہاں کے ڈپٹی کمشنر سے بات کر لیتا ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا نوٹس نمبر 955 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

لاہور مغلپورہ نامعلوم افراد کی فائرنگ سے عارف نامی شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ " پاکستان" مورخہ 12۔دسمبر 2021 کی خبر کے مطابق لاہور مغلپورہ کے علاقے کینال روڈ پر نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں 45 سالہ عارف نامی شہری موقع پر جاں بحق ہو گیا جبکہ ملزمان ہوئی فائرنگ کرتے ہوئے موقع سے فرار ہو گئے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے تو کس تھانہ اور کن دفعات کے تحت نیز اس واقعہ میں ملوث کتنے افراد کو اب تک گرفتار کیا گیا ہے، اس واقعہ کی اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جواب یہ ہے کہ:

(الف) یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا۔

(ب) اس کا مقدمہ نمبر 21/2646 مورخہ 2021-12-11 بجرم 34/302 ت پ تھانہ مغلپورہ، لاہور درج ہوا اور مقتول ملزمان کا سگا چچا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس وقوعہ کے حوالے سے تھوڑا سا background بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا family dispute تھا۔ مقتول نے پہلے ملزمان کے والد کو قتل کیا تھا۔ وہ ضمانت پر رہا ہو کر آیا تھا تو ملزمان نے اس کو قتل کر دیا۔ پولیس CDR حاصل کر کے

ملزمان کے قریب پہنچ چکی ہے۔اس مقدمہ کے حقائق تھوڑے سے مختلف ہیں۔پولیس indirectlyملزمان سے رابطہ میں آچکی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ گرفتار بھی ہوں گے لیکن ان کا مؤقف یہ ہے کہ یہ FIR درست طور پر درج نہیں کرائی گئی۔حقیقت میں ایک ملزم تھا لیکن چار کو نامزد کر دیا گیا ہے۔اس پر ہمارا ان سے indirectly رابطہ بحال ہو چکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان کو شامل تفتیش کر کے جو حقائق ہیں ان کے مطابق مقدمہ کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ہم اس وقوعہ کو تقریباً resolve کر چکے ہیں۔ان کا مؤقف سننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ملزمان کو گرفتار بھی کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی،اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر958 محترمہ عائشہ اقبال اور محترمہ عظمیٰ کاردار کی طرف سے ہے۔جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر958 ہے۔

رحیم یارخان: کوٹ سمابہ میں ماں سمیت تین بیٹیوں کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 7۔دسمبر 2021 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق رحیم یار خان تھانہ سمابہ کے علاقہ میں بھائیوں نے ماں سمیت تین بہنوں کو غیرت کے نام پر قتل کر دیا؟

(ب) اس بابت ایف آئی آر کی کاپی نیز اس کیس کی موجودہ مکمل صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔جز(الف) کے جواب میں عرض ہے کہ یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا اور اس میں چار کس خواتین قتل ہوئیں۔مقتولین کے نام نعیمہ بی بی، سلمیٰ بی بی، ثمن بی بی اور سدرہ بی بی ہیں۔جز(ب) کی بابت عرض ہے کہ اس کیس میں چھ ملزمان کو نامزد کیا

گیا جن میں سے چار کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ایک ملزم ضمانت پر ہے اور ایک ملزم کی گرفتاری بقایا ہے لہٰذا اس کو بھی اِنشاءاللہ گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کیس میں ایک خاتون ہی مضروبہ تھی جس کا علاج معالجہ کروا کر اسے دارالامان میں admit کروا دیا ہے تاکہ اُس پر کوئی غیر ضروری pressure نہ ڈالا جا سکے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس مضروبہ کا دفعہ 164 کے تحت بیان لے لیا گیا ہے، ہم چالان مکمل کر رہے ہیں اور اِنشاءاللہ جلد اس کو عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (جناب محمد شفیق): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری محمد شفیق!

زمینداروں کو کھاد کنٹرول ریٹ پر فراہم کرنے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے زکوٰۃ و عُشر (جناب محمد شفیق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ یہاں منسٹر زراعت بیٹھے ہیں اس لئے میں اُن کی موجودگی میں کہنا چاہوں گا کہ اس وقت زمینداروں کو بلیک ریٹ پر کھاد مل رہی ہے لہٰذا میں ان سے request کروں گا کہ وہ بتائیں کہ زمینداروں کو یوریا کھاد کس طرح کنٹرول ریٹ پر مل سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اگر یہ کسی جگہ پر بلیک کھاد کی نشاندہی کریں گے تو اس پر ہم کارروائی کریں گے۔ پہلے بھی بلیک کھاد کی نشاندہی ہوئی تھی تو ہم نے وہاں پر چھاپے بھی مارے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے ایک portal بنا دیا ہے جس پر پنجاب کی

فیکٹریوں سے آنے والی مکمل کھاد رجسٹر ہو جاتی ہے اور ہم supervise طریقے سے کھاد کی sale کو دیکھ رہے ہیں لہٰذا شروع میں جو شکایات آئی تھیں اس حوالے سے ہم نے لوگوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے کچھ لوگوں کو جرمانے کئے تھے اور کچھ لوگوں پر FIRs بھی درج ہوئی تھیں۔ چونکہ اب portal پر سارا ریکارڈ سامنے ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی شخص کھاد کی distribution کو چیک کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! یہ پورے پنجاب کی شکایت ہے اور اس حوالے سے ایک تحریک التوائے کار بھی سپیشل کمیٹی نمبر 12 کے پاس under discussion ہے جس کو راجہ بشارت صاحب head کریں گے لہٰذا آپ بھی اس کمیٹی میں تشریف لے آیئے گا۔ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے کیونکہ ہم کاشتکار ہیں اور یہ پورے پنجاب کی آواز ہے لہٰذا آپ کو اس میں active role play کرنا پڑے گا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! دراصل issue یہ ہے کہ پنجاب کا جو حصہ بنتا تھا اس سے کم سپلائی فیکٹری سے آتی رہی ہے جس کی وجہ سے مارکیٹ میں stress آیا تھا لیکن جیسے ہی اب سپلائی بہتر ہوئی ہے تو اس میں بہتری آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اجازت دیں تو میں تھوڑی عرض کرتا ہوں۔ Speculation یہ ہے کہ کھاد کے ریٹس بڑھ رہے ہیں اور جیسے جیسے کھاد کے ریٹس بڑھیں گے تو hoarding inevitable ہے لہٰذا مہربانی کر کے hoarding کو ختم کروائیں کیونکہ مارچ اپریل تک کھاد کے ریٹس بڑھیں گے۔ ڈی اے پی کھاد کا ریٹ 10 ہزار روپے تک جائے گا لہٰذا جب تک آپ hoarding کو کنٹرول نہیں کریں گے تب تک کاشتکار گندم کا بہتر result آپ کو کیسے دیں گے کیونکہ یہ ہمارا staple food ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اس hoarding کو کنٹرول کرنے کے لئے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ ماشاءاللہ خود بھی اس بات کو سمجھتے ہیں اور ہمارے بھائی منسٹر ایگریکلچر خود کاشتکار اور زمیندار بھی ہیں۔ پورے پنجاب میں اس بات کی دُہائی پڑی ہوئی ہے کہ کھاد بلیک ہو رہی ہے۔ پہلے ڈی اے پی کھاد بلیک ہوتی رہی ہے اور اب یوریا کھاد بھی ہو رہی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس پر کارروائی کی ہے لیکن شاہ صاحب نے اب تک کیا کیا ہے؟ بڑا افسوس ہے کہ منسٹر صاحب کے ہوتے ہوئے کاشتکار کو اتنا نقصان ہو رہا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ یہ بڑا sensitive معاملہ ہے اور یقینی طور پر زراعت کے پیشہ سے منسلک ہمارے ممبران اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں طے کیا تھا کہ ہم ایک دن ایگریکلچر پر discussion رکھیں گے۔ چونکہ ایگریکلچر منسٹر صاحب پچھلے دنوں یہاں پر موجود نہیں تھے تو ان کی وجہ سے ہم نے delay کر دیا تھا۔ اپوزیشن کے Chief Whip سے میں مشاورت کر کے آئندہ کسی دن اِنشاءاللہ اس پر بحث کر لیتے ہیں اور یہ ساری باتیں ہم طے کر لیں گے۔ دوسرا آپ نے فرمایا کہ تحریک التوائے کار بھی اس حوالے سے pending ہے تو ہم اسے کمیٹی میں take up کریں گے اور منسٹر صاحب سے کمیٹی میں باقاعدہ input بھی لیں گے لہٰذا میں استدعا کروں گا کہ general discussion اور تحریک التوائے کار کا تھوڑا انتظار کر لیا جائے تو اِنشاءاللہ تعالیٰ اس کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! آپ سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی میٹنگ جلد convene فرمالیں کیونکہ گندم کا سیزن ہے اور سب کاشتکاروں کا یہ بڑا مسئلہ ہے۔ جناب اویس دریشک ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پرسوں ہی اس کی میٹنگ رکھ لیتے ہیں۔

میاں جلیل احمد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! میں نے اُن کو floor دے دیا ہے اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

میاں جلیل احمد: جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس میٹنگ کو emergency base پر رکھ لیں کیونکہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب سردار محمد اویس دریشک قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، سردار صاحب تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سردار محمد اویس دریشک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعدِ انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی انکم ٹیکس میں پرانے قانون کے مطابق واجبات کی وصولی میں چھوٹ دینے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعدِ انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی انکم ٹیکس میں پرانے قانون کے مطابق واجبات کی وصولی میں چھوٹ دینے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! ووٹ تو اُن کے حق میں آیا ہے اور ابھی ویسے بھی وہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت لے رہے ہیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعدِ انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی انکم ٹیکس میں پرانے

قانون کے مطابق واجبات کی وصولی میں چھوٹ دینے کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

زرعی انکم ٹیکس میں چھوٹ پرانے قانون کے مطابق دینے کا مطالبہ

سردار محمد اویس دریشک: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی انکم ٹیکس کی بنیادی چھوٹ 80ہزار روپے سالانہ اور ٹیکس ریٹس 2001 میں متعین کئے گئے تھے اور اُس وقت یہ چھوٹ اور ریٹس وفاقی انکم ٹیکس کے مطابق تھے۔ بعد ازاں 2001 سے 2019 تک بنیادی چھوٹ اور ٹیکس ریٹس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جبکہ اس دوران وفاقی انکم ٹیکس کی بنیادی چھوٹ 4لاکھ روپے سالانہ کر دی گئی تھی۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ زرعی انکم ٹیکس کی وصولی میں پرانے قانون کے مطابق واجبات پر چھوٹ دی جائے جیسا کہ وفاقی حکومت پہلے کئی بار ٹیکس ایمنسٹی سکیم لا کر چھوٹ دے چکی ہے جس میں ٹیکس ریٹ دو سے پانچ فیصد تک تھا۔ یہ کہ متعلقہ وزارت کو اس امر کی ہدایت کی جائے کہ اسی طرز کی ایمنسٹی سکیم متعارف کروائے اور چھوٹ دینے کے احکامات صادر فرمائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی انکم ٹیکس کی بنیادی چھوٹ 80ہزار روپے سالانہ اور ٹیکس ریٹس 2001 میں متعین کئے گئے تھے اور اُس وقت یہ چھوٹ اور ریٹس وفاقی انکم ٹیکس کے مطابق تھے۔ بعد ازاں 2001 سے 2019 تک

بنیادی چھُوٹ اور ٹیکس ریٹس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جبکہ اس دوران وفاقی انکم ٹیکس کی بنیادی چھُوٹ 4 لاکھ روپے سالانہ کر دی گئی تھی۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ زرعی انکم ٹیکس کی وصولی میں پرانے قانون کے مطابق واجبات پر چھُوٹ دی جائے جیسا کہ وفاقی حکومت پہلے کئی بار ٹیکس ایمنسٹی سکیم لا کر چھُوٹ دے چکی ہے جس میں ٹیکس ریٹ دو سے پانچ فیصد تک تھا۔ یہ کہ متعلقہ وزارت کو اس امر کی ہدایت کی جائے کہ اسی طرز کی ایمنسٹی سکیم متعارف کروائے اور چھُوٹ دینے کے احکامات صادر فرمائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی انکم ٹیکس کی بنیادی چھُوٹ 80 ہزار روپے سالانہ اور ٹیکس ریٹس 2001 میں متعین کئے گئے تھے اور اُس وقت یہ چھُوٹ اور ریٹس وفاقی انکم ٹیکس کے مطابق تھے۔ بعد ازاں 2001 سے 2019 تک بنیادی چھُوٹ اور ٹیکس ریٹس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جبکہ اس دوران وفاقی انکم ٹیکس کی بنیادی چھُوٹ 4 لاکھ روپے سالانہ کر دی گئی تھی۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ زرعی انکم ٹیکس کی وصولی میں پرانے قانون کے مطابق واجبات پر چھُوٹ دی جائے جیسا کہ وفاقی حکومت پہلے کئی بار ٹیکس ایمنسٹی سکیم لا کر چھُوٹ دے چکی ہے جس میں ٹیکس ریٹ دو سے پانچ فیصد تک تھا۔ یہ کہ متعلقہ وزارت کو اس امر کی ہدایت کی جائے کہ اسی طرز کی ایمنسٹی سکیم متعارف کروائے اور چھُوٹ دینے کے احکامات صادر فرمائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

سرگودھا میں دوران ڈیوٹی وفات پانے والے ندیم مسیح کے بچوں کو ریلیف پیکج دینے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! شکریہ۔میں نے پچھلے اجلاس میں بھی adjournment Motion کے through یہ معاملہ اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن somehow وہ ایجنڈے میں شامل نہیں ہو سکا۔ندیم مسیح جو ایک Sanitary Worker تھا اس کی اکتوبر کے آخری ہفتہ سرگودھا میں وفات ہو گئی تھی۔وہ manhole میں without any protective covering کے گیا جس کی وجہ سے اس کی وفات ہو گئی تھی۔اس کی بیوہ مریم مسیح کے چھ بچے ہیں۔وہ بے چاری بہت غریب ہے ان کے چھ کے چھ بچے سکول سے باہر نکال دیئے گئے ہیں۔غربت کی وجہ سے وہ اس وقت سکول جانے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ان کے لئے DCO سرگودھا نے compensation package بنا کر بھیجا تھا لیکن اس کا ابھی تک کوئی اتا پتا نہیں ہے تو please compassionate grounds پر اس ایوان کے through اگر ان کو compensation package بھجوا دیا جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی کفالت کرنے کے قابل ہو سکیں.Thank you so much

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں محترمہ سے جو particulars ہیں وہ لے لیتا ہوں۔اگر تو DCO نے جو relief package بنا کر بھجوایا ہے۔I assure you sir کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس کو release کروا دیا جائے گا لیکن اگر نہیں بھی آیا ہو تو پھر بھی I will ask DCO کہ وہ مریم مسیح کا relief package بنا کر بھجوائیں تاکہ ہم ان کو relief package فراہم کر سکیں یہ واقعہ مجھے ذاتی طور پر یاد ہے۔یہ واقعہ بھی ہوا تھا اور

compensation package بھی announce ہوا تھا لیکن پتا نہیں compensation package کیوں نہیں ابھی تک فراہم کیا گیا۔ I will ensure اس پر جلد عملدرآمد ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! چیف منسٹر صاحب کی طرف سے Human Rights Ministry کے پاس بہت زیادہ فنڈز ہیں۔ راجہ صاحب جس طرح آپ کام کرتے ہیں اور چودھری ظہیر صاحب کام کرتے ہیں ان کو بھی کہہ دیجئے کے آپ بھی کام کر لیا کریں۔ Human Rights Ministry صرف title تو نہیں ہے اس میں کام بھی کرنا ہوتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، thank you very much اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/133 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ موجودہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں انہوں نے آج تشریف لانا تھا منسٹر صاحب کی آج کی commitment تھی۔ یہ تحریک التوائے کار دو مرتبہ pending ہو چکی ہے۔ راجہ صاحب اس میں کل تک کا ٹائم رکھ لیتے ہیں۔ کل متعلقہ سیکرٹری اور منسٹر صاحب تشریف لائیں گے لہٰذا اس کو ایک دن کے لئے extend کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں نے آخری اجلاس میں بھی جو جناب کا حکم تھا اس کو convey کر دیا تھا آج پھر میں سیکرٹری اور منسٹر صاحب کو convey کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کا نمبر 19/332 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/870 محترمہ مہوش سلطانہ کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/194 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار

20/307 محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جو Home Department سے متعلقہ تحاریک التوائے کار ہیں وہ take up کر لیں تاکہ میں ان کا جواب دے دوں اور وہ dispose of ہو جائیں اور جو باقی pending ہیں وہ بعد میں کر لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! باقی منسٹر تو آتے ہی نہیں ہیں جو راجہ صاحب کے متعلقہ تحاریک التوائے کار ہیں وہ تو take up کر لیں تاکہ وہ تو جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ہم sequence سے چل رہے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/308 سید حسن مرتضیٰ کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/309 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/373 چودھری افتخار حسین چھچھر کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/427 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے move ہو چکی ہے متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں۔ جی، ملک محمد انور صاحب!

لاہور ڈویژن میں ٹیکس ڈیوٹی میں کروڑوں روپے کی خورد برد کا انکشاف (۔۔۔جاری)

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب چیئرمین! اس پر ابھی department کا جو view آیا ہے میں نے دیکھا تھا مگر اس میں جہاں جو حقائق ساہیوال ڈویژن کے بارے میں لکھے گئے ہیں اس میں جو بھی آدمی کرپشن میں involved تھے ان کے تمام کے خلاف کارروائی ہوئی ہے اور ان کے کیسز Anti Corruption کو بھیجے گئے ہیں اس وقت کوئی بھی کیس pending نہیں ہے جہاں پر corruption میں کوئی آدمی پکڑا گیا ہو اور اس کے خلاف کوئی کارروائی initiate نہ کی گئی ہو۔

جناب چیئرمین: جی، تحریک التوائے کار نمبر 427/20 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 429/20 محترمہ ام البنین علی کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 435/20 چودھری افتخار حسین چھچھر کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 433/20 چودھری افتخار حسین چھچھر کی طرف سے move ہو چکی ہے متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں۔۔۔جی، منسٹر صاحب!

مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے زمینداروں کو مشکلات کا سامنا (۔۔۔جاری)

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! چھچھر صاحب نے تحریک التوائے کار move کی تھی جس کے جواب میں ان کو میں نے یقین دہانی کروائی تھی کہ بصیرپور کی مارکیٹ کمیٹی کو بحال کر دیا جائے گا تو اس حوالے سے نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے جس کی کاپی اگر فاضل ممبر کو نہیں پہنچی تو میں انہیں پہنچا دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: چھچھر صاحب! آپ نوٹیفکیشن کی کاپی منسٹر صاحب سے لے لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں chair کی وساطت سے وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے on the floor of the House commitment کی تھی کہ "بصیرپور کی مارکیٹ کمیٹی کو ختم کر کے وہاں کے عوام کے ساتھ ایک زیادتی کی گئی تھی" تو اب اس کی بحالی کا نوٹیفکیشن ہو گیا ہے جس پر میں اپنی اور اپنے دوستوں کی طرف سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح سب کو توفیق دے کہ floor پر جو commitment ہو وہ پوری ہو جائے۔ Thank you very much

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کی طرف سے move ہو چکی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 436 محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے محکمہ ہاؤسنگ سے متعلق ہے لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے لیکن وزیر بلدیات میاں محمود الرشید موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محکمہ محنت وانسانی وسائل سے متعلق ہے لیکن متعلقہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 754/20 صحت سے متعلقہ ہے لیکن وزیر صحت موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 755/20 مشترکہ طور پر جناب عبداللہ وڑائچ، محترمہ خدیجہ عمر اور میری طرف سے محکمہ صحت سے متعلقہ ہے لیکن وزیر صحت محترمہ یاسمین راشد موجود نہیں ہیں تو اس کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1/21 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے لیکن متعلقہ وزیر جناب محمد تیمور خان موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب صفدر شاکر کی مواصلات سے متعلقہ ہے لیکن وزیر مواصلات تشریف نہیں رکھتے تو اس کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے لیکن متعلقہ وزیر سید صمصام علی بخاری تشریف نہیں رکھتے اس لئے اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ حنا پرویز بٹ کی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے لیکن وزیر صحت موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 70/21 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوار کار نمبر 71/21 سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ ہے لیکن متعلقہ وزیر ڈاکٹر مراد راس نہیں ہیں تو اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 102/21 شیخ علاؤالدین کی move ہو چکی ہے لیکن منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد ارشد ملک کی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے ہے لیکن متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے لیکن متعلقہ وزیر سید صمصام علی بخاری موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ

نیلم حیات ملک کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہ ہونے کی وجہ سے اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد ارشد اور چودھری مظہر اقبال کی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے لیکن وزیر صحت موجود نہ ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 175/21 جناب منیب الحق کی مواصلات کے حوالے سے ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب کی عدم موجودگی کی بناء پر اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔

لاء منسٹر صاحب! وزیر مواصلات سردار محمد آصف نکئی کی بھی کافی تحاریک التوائے کار pending ہیں تو انہیں بھی کل کے لئے پابند کر دیا جائے کہ وہ آ کر جواب دے دیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 177/21 جناب ساجد احمد خان کی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے لیکن وزیر صحت موجود نہ ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 214/21 پیر اشرف رسول کی ہے لیکن وزیر بلدیات کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 319/21 چودھری افتخار حسین چھچھر کی مواصلات سے متعلقہ ہے لیکن وزیر مواصلات کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 321/21 بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کی محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہے۔ جی، راجہ صاحب!

حکومت پنجاب کی جانب سے ٹریفک چالانوں کی مد میں ہوشربا اضافہ سے غریب عوام کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ ہے کیونکہ معزز ممبر نے اپنی تحریک التوائے کار میں چالان کے شیڈول کی بات کی تھی جسے بڑھایا جا رہا ہے چونکہ پولیس چالان کرتی ہے اس لئے ہمیں refer ہو گئی تھی۔ اس حوالے سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ہماری جو recent Cabinet meeting ہوئی تھی اس میں چالان کے نئے شیڈول کی approval دے دی گئی ہے تو میں معزز ممبر سے یہ گزارش کروں گا کہ جو revise schedule Cabinet نے منظور کیا ہے اسے ذرا دیکھ لیں اور اگر اس سے مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے وگرنہ ایک نئی تحریک التوائے کار لے آئیں یا پھر amended Bill لے آئیں تاکہ ان کے concerns کا

ازالہ کیا جا سکے۔ محکمہ نے جو شیڈول دیا ہے اس کی ہماری Cabinet meeting میں approval ہو گئی ہے تو میری معزز ممبر سے گزارش ہو گی کہ وہ ذرا شیڈول دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آ گیا ہے تو اسے dispose of کرتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں اس شیڈول کو دیکھ لیتا ہوں اور امید ہے کہ اس حوالے سے مزید کوئی ضرورت پیش نہیں آئے گی کیونکہ راجہ صاحب بھی محسوس کرتے ہیں کہ آج کل حالات نہیں ہیں تو اگر کوئی مزید معاملہ ہوا تو پھر میں دوبارہ تحریک التوائے کار پیش کر دوں گا۔ شکریہ، راجہ صاحب!

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/324 ملک ندیم کامران صاحب کی طرف سے move ہو چکی ہے جس کا جواب لاء منسٹر صاحب نے دینا ہے۔ جی، راجہ صاحب!

ساہیوال شہر میں ڈکیتی کی وارداتوں میں روز بروز اضافہ (---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ، معزز ممبر اس وقت تشریف نہیں رکھتے لیکن انہوں نے ساہیوال میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کی ہے اور کچھ cases کو انہوں نے یہاں highlight کیا تھا کہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے فلاں فلاں ڈکیتیاں اور چوریاں سرزد ہوئیں۔ اس حوالے سے میں نے ساری تفصیل دے دی ہے کہ جو جو واقعہ ہوا ہے اس پر پولیس نے پرچہ بھی درج کیا ہے اور ملزمان کو گرفتار بھی کیا ہے اور recoveries بھی کی ہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں گے تو میں اس کی کاپی معزز ممبر کو دے دوں گا۔ اگر ان کے grievances address ہو جاتے ہیں تو ٹھیک ہیں نہیں تو جو ان کے خدشات ہوں گے اس کے مطابق مزید انشاءاللہ تعالیٰ کارروائی کروں گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب آ گیا ہے تو اسے dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار 21/326 جناب طاہر پرویز کی pending ہے جو کہ میاں محمود الرشید کے محکمہ سے متعلقہ ہے تو منسٹر صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 21/328 چودھری مظہر اقبال کی لاء منسٹر سے متعلق ہے۔ جی، راجہ صاحب!

ہارون آباد شہر میں ڈکیتی
کی وارداتوں میں روز بروز اضافہ (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ ضلع ہذا کے تھانہ سٹی ہارون آباد میں مورخہ 29۔اگست 2021 کو مسمی انصر علی ولد افضل قوم راجپوت سکنہ بلدیہ کالونی ہارون آباد نے تحریری درخواست تھانہ میں پیش کی کہ چار کس نامعلوم مرد و خواتین ملزمان" سیف اور الماریوں" کے تالے توڑ کر سامان طلائی اور نقدی کل مالیتی 10 لاکھ روپے لے جانے کے بعد الماریوں کو آگ لگا کر چلے گئے۔ اس پر پولیس نے باقاعدہ پرچہ بھی درج کیا اور اس کے بعد پولیس نے گرفتاریاں بھی کیں۔ مدعیاں نے باقاعدہ بیان حلفی دیا ہے کہ جن لوگوں کو پولیس نے گرفتار کیا ہے یہ ان کے متعلقہ نہیں ہیں اور یہ ان کے چور نہیں ہیں جس کے بعد انہیں چھوڑ دیا گیا ہے اور ان کا معاملہ طے ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے یہاں 5۔اگست 2021 کو ایک دوسرے واقعہ کے متعلقہ نشان دہی کی تو اس حوالے سے گزارش کروں گا کہ ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان کی شناخت پریڈ کروائی گئی۔ اس کی برآمدگی بھی کی گئی اور ملزمان کو گرفتار بھی کیا گیا جبکہ اس مقدمہ کا چالان بھی پیش ہو چکا ہے۔ تیسرے واقعہ میں انہوں نے 8۔اگست 2021 کے حوالے سے نشاندہی کی تھی جس میں ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے، ملزمان کی شناخت بھی ہوئی ہے اور گرفتار بھی ہوئے ہیں جن کا باقاعدہ جسمانی ریمانڈ لیا گیا ہے۔ برآمدگی مال مسروقہ کے بعد ان کا چالان مکمل کر کے عدالت میں انشاءاللہ تعالیٰ پیش کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد معظم شیر کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس کے جواب کے لئے متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اسے pending کرتے ہیں۔

The House is adjourned to meet on Tuesday 21st December 2021 at 1:00 p.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 21۔دسمبر 2021

(یوم الثلاثہ، 16 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 5

343

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آرنوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصّہ اول

(مسودات قانون)

1. The National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 76 of 2021).

MR EHSAN-UL-HAQUE: to move that the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

MR EHSAN-UL-HAQUE: to move that the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed.

....

344

2. The Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2021.

AGHA ALI HAIDER: MS SHAHIDA AHMAD: MR MUNEEB-UL-HAQ: MS UZMA KARDAR:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2021.
AGHA ALI HAIDER: MS SHAHIDA AHMAD: MR MUNEEB-UL-HAQ: MS UZMA KARDAR:	to introduce the Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2021.

3. The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MS NEELUM HAYAT MALIK:	to move that leave be granted to introduce the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021.
MR SAJID AHMED KHAN: MS NEELUM HAYAT MALIK:	to introduce the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021.

4. The University of Rawalpindi Bill 2021

MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD LATASOB SATTI: MS NEELUM HAYAT MALIK: MS UZMA KARDAR: MR SAJID AHMED KHAN:	move that leave be granted to introduce the University of Rawalpindi Bill 2021.
MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD LATASOB SATTI: MS NEELUM HAYAT MALIK: MS UZMA KARDAR: MR SAJID AHMED KHAN:	to introduce the University of Rawalpindi Bill 2021.

5. The University of Arts & Sciences Bill 2021.

MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to move that leave be granted to introduce the University of Arts & Sciences Bill 2021.
MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to introduce the University of Arts & Sciences Bill 2021.

345

6. The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

MS MOMINA WAHEED: MR SAJID AHMED KHAN: MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021.
MS MOMINA WAHEED: MR SAJID AHMED KHAN: MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER:	to introduce the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

7. The Salar International University Bill 2021.

MS MOMINA WAHEED: MS KHADIJA UMER: MS UZMA KARDAR:	to move that leave be granted to introduce the Salar International University Bill 2021.
MS MOMINA WAHEED: MS KHADIJA UMER: MS UZMA KARDAR:	to introduce the Salar International University Bill 2021.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 23۔نومبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

1۔ شیخ علاؤالدین:
(6۔مئی کو پیش ہو چکی ہے)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7٪ غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11٪ تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1٪ اور پاکستانی کرنسی پر 3٪ سے 4٪ دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35٪ تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10٪ لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

346

2۔ سید عثمان محمود:
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30 ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہٰذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

3۔ رانا مشہود احمد خان:
(30۔ ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

347

4- **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** (ابھی پیش ہونی ہے)
پنجاب کا یہ ایوان کھادوں خاص طور پر ڈی اے پی کی قیمتوں میں ظالمانہ اضافے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ ڈی اے پی کھاد کی بوری اس وقت مارکیٹ سے 8 ہزار روپے کی دستیاب ہے اور گندم کی کاشت کے لئے یہ سب سے زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ یہ کسان پر بہت بڑا ظلم ہے دیگر اشیاء خوردونوش کی قیمتوں میں اضافے کی طرح کھادوں کی قیمتوں میں اضافے سے کاشتکار کو گندم اور دیگر اجناس کی کاشت میں بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے سے گندم کی فصل کم کاشت ہو گی جس سے مستقبل میں گندم اور آٹے کا بحران پیدا ہونے کے خدشات بڑھ جائیں گے۔ پہلے ہی پچھلے دو سال سے صوبے کو آٹے کے بحران کا شدید سامنا ہے۔ پنجاب کا یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مستقبل میں گندم کی کمی، آٹے کے بحران سے بچنے اور زرمبادلہ بچانے کے لئے کھادوں خاص طور پر ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں میں کمی کی جائے یا کسان کو زیادہ سے زیادہ اس مد میں سبسڈی دی جائے۔

5- **چودھری افتخار حسین چھچھر:** (ابھی پیش ہونی ہے)
ایک تولہ سونا میں 12 ماشہ ہوتے ہیں، جب کوئی شخص سونے کے زیورات خرید کرتا ہے تو 12 ماشہ کی پوری قیمت ادا کرتا ہے اور جب ضرورت پڑنے پر اسی سنار کو زیور فروخت کرتا ہے تو وہ ایک تولہ میں سے 3 ماشہ کٹوتی کرتا ہے۔ پاکستان میں سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے کوئی قانون نہیں ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے قانون سازی کی جائے تاکہ عوام سنار کی لوٹ مار سے محفوظ رہ سکیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- **چودھری افتخار حسین چھچھر:**
اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کالونی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ملازمین کی رہائشی کالونی بنانے کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں۔

2- **جناب محمد مرزا جاوید:**
اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی اور ملاوٹ شدہ دودھ کا کاروبار زور و شور سے جاری ہے، مصنوعی دودھ بیچنے والے انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ لہٰذا جعلی دودھ کی فروخت میں شامل انسانیت دشمن عناصر کے خلاف فی الفور سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

3- **محترمہ خدیجہ عمر:**
صوبہ بھر کے بہت سے پرائیوٹ اداروں اور فیکٹریوں میں لیبر کے لئے نماز کے اوقات میں وقفہ نماز نہیں کیا جاتا اور بہت سے ایسے نجی ادارے اور فیکٹریاں ہیں جہاں نماز ادا کرنے کے لئے نہ تو مساجد اور نہ ہی کوئی مخصوص جگہ ہے جہاں ملازمین نماز کا فریضہ ادا کر سکیں جس کی وجہ سے ملازمین سمیت صوبہ بھر کی عوام میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت فی الفور صوبہ بھر کے تمام نجی اداروں اور فیکٹری مالکان کو پابند کرے کہ نماز کے وقت نجی اداروں اور فیکٹریوں میں نماز کا وقفہ کیا جائے اور جن نجی اداروں اور فیکٹریوں میں نماز ادا کرنے کی جگہ نہ ہے وہاں فی الفور نماز ادا کرنے کی جگہ مخصوص کی جائے۔

348

4۔ **شیخ علاؤالدین:** ایک حالیہ فیصلے کے مطابق (LDA) نے زرعی زمینوں کی (Conversion Fees) کی شرح نصف کر دی ہے۔ لہٰذا یہ معزز ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ زرعی زمینوں کی رہائشی اور تجارتی مقاصد کے لئے تباہی کو فوری روکا جائے۔ لاہور جیسے شہر کے ارد گرد اوکاڑہ تک اور اُدھر وزیر آباد تک زرعی زمینیں نایاب ہوتی جا رہی ہیں۔ پلاٹ مافیا لاکھوں کی کروڑوں اور کروڑوں کی زمینیں اربوں میں بیچ رہا ہے۔ مزید ظلم یہ کہ رہائشی علاقوں میں انہی شرائط پر کمرشل تعمیرات کی اجازت دی جا رہی ہے۔ لاہور کے انتہائی اہم رہائشی علاقے بھی اس کمرشل مافیا کی زد میں آ چکے ہیں۔ بے ہنگم تعمیرات اور آبادی کے بے پناہ بہاؤ کے ساتھ ساتھ ان مافیا کو آہنی ہاتھوں سے فوری نمٹنا ضروری ہے ورنہ آنے والی نسلیں معاف نہ کریں گی۔

5۔ **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان قہقہے بکھیرنے والے عمر شریف کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ پنجاب کا یہ ایوان لوگوں کے چہروں پر ہنسی بکھیرنے والے عمر شریف کو اُن کی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُن کی مغفرت کے لئے دُعا گو ہے۔

349

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

منگل ،21۔دسمبر 2021

(یوم الثلاثہ،16 جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 39 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي
أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾
وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

سورہ الم نشرح آیات نمبر 1 تا 8

اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کھول نہیں دیا۔اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ بھی اتار دیا۔جس نے تمہاری کمر جھکا دی تھی۔اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کیا۔سو یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔سو جب تم فارغ ہوا کرو تو عبادت میں محنت کیا کرو۔اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیامبر عظیم تر ہے کمال خلاق ذات اس کی
جمال ہستی حیات اس کی بشر نہیں عظمت بشر ہے
شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم اور عمل کی حد بھی ازل بھی اس کا اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا رہبر ہے
وہ شرح احکام حق تعالیٰ وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآں خود ہی قاری وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
بس اک مشکیزہ اک چٹائی ذرا سے جو ایک چار پائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحر و بر ہے
میرا پیامبر عظیم تر ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی کے سوالات ہیں لیکن پہلے قانون سازی take up کر لیتے ہیں اس کے بعد سوالات لے لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر آبپاشی نظر نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی ایوان میں موجود ہیں۔ آج پرائیویٹ ممبرز بل ہیں پہلے وہ take up کرتے ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس 2021

MR SPEAKER: First reading starts.Now, we take up the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021. Mr Ehsan-ul-Haque may move the motion for consideration of the Bill.

MR EHSAN-UL-HAQUE: Mr Speaker! I move:

> "That the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021, as

recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once".

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once".

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 5

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Ehsan-ul-Haque!

MR EHSAN-UL-HAQUE: Mr Speaker! I move:

"That the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the National College of Business Administration & Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021. Ms Uzma Kardar may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted)

MR SPEAKER: Ms Uzma Kardar may introduce the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021 has been introduced. Now, Ms Uzma Kardar may move the motion for the suspension of the rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of the Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of the Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the

said rules for immediate consideration of the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021.

Now, the question is:

"That the requirements of the Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules for immediate consideration of the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021.

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, Uzma Kardar may introduce the motion for the consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب عوامی نمائندگان قوانین 2021

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 7

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Uzma Kardar may move the motion for the passage of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for leave of the Assembly.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted)

MR SPEAKER: Mr Sajid Ahmed Khan may introduce the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I introduce the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit it, s report within two months.

مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Rawalpindi Bill 2021. Ms Khadija Umer may move the motion for leave of the Assembly.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the University of Rawalpindi Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the University of Rawalpindi Bill 2021."

The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the University of Rawalpindi Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted.)

MR SPEAKER: Ms Khadija Umer may introduce the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I introduce the University of Rawalpindi Bill 2021.

MR SPEAKER: The University of Rawalpindi Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit it, s report within two months.

مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز2021

MR SPEAKER: Now, we take up The University of Arts & Sciences Bill 2021. Mr Muhammad Abdullah Warraich may move the motion for leave of the Assembly.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the University of Arts & Sciences Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the University of Arts & Sciences Bill 2021."

The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the University of Arts & Sciences Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted.)

MR SPEAKER: Now, Mr Muhammad Abdullah Warraich may introduce the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I introduce the University of Arts & Sciences Bill 2021.

MR SPEAKER: The University of Arts & Sciences Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on

Higher Education with the direction to submit it,s report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور2021

MR SPEAKER: Now, we take up the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021. Ms Momina Waheed may move the motion for leave of the Assembly.

MS MOMINA WAHEED: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted.)

MR SPEAKER: Now, Ms Momina Waheed may introduce the Bill.

MS MOMINA WAHEED: Mr Speaker! I introduce the Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit it's report within two months.

مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021

MR SPEAKER: Now, we take up the Salar International University Bill 2021. Ms Uzma Kardar may move the motion for leave of the Assembly.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Salar International University Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Salar International University Bill 2021."

The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the Salar International University Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted.)

MR SPEAKER: Now, Ms Uzma Kardar may introduce the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I introduce the Salar International University Bill 2021.

MR SPEAKER: The Salar International University Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit it,s report within two months.

جناب سپیکر: یہ ایک بڑی important قرارداد ہے۔ یہ محترمہ خدیجہ عمر اور جناب ساجد احمد خان کی طرف سے ہے۔ آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تبلیغی جماعت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تبلیغی جماعت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تبلیغی جماعت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ اپنی قرارداد پڑھ دیں۔

تبلیغی جماعت اسلام کی دعوت دینے والی منظم اور عالمی جماعت

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس بات کی تائید کرتا ہے کہ تبلیغی جماعت دنیا میں اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے والی واحد منظم اور عالمی جماعت ہے۔ تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے وہ قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ تبلیغی جماعت کا دہشت گردی سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہ لوگ آج تک کبھی کسی ایسے کام میں ملوث نہیں رہے۔ یہ تو اسلام اور امن کے سفیر ہیں اور پاکستان کے لئے قابل فخر اثاثہ ہیں جو پوری دنیا میں تبلیغ اسلام سے پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ یہ ایسی جماعت ہے جس میں تمام طبقات کے لوگ شامل ہیں۔ تبلیغی جماعت میں غریب اور امیر کی تفریق ختم کر کے بھائی چارے کا عملی ثبوت دیا ہے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس بات کی تائید کرتا ہے کہ تبلیغی جماعت دنیا میں اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے والی واحد منظم اور عالمی جماعت ہے۔ تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے وہ قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ تبلیغی جماعت کا دہشت گردی سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہ لوگ آج تک کبھی کسی ایسے کام میں ملوث نہیں رہے۔ یہ تو اسلام اور امن کے سفیر ہیں اور پاکستان کے لئے قابل فخر اثاثہ ہیں جو پوری دنیا میں تبلیغ اسلام سے پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ یہ ایسی جماعت ہے جس میں تمام طبقات کے لوگ شامل ہیں۔ تبلیغی جماعت میں غریب اور امیر کی تفریق ختم کر کے بھائی چارے کا عملی ثبوت دیا ہے۔"

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہم اس قرارداد کو oppose نہیں کر رہے ہیں لیکن ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں کہ ایک معزز ممبر قرارداد لے کر آتا ہے لیکن

وہ دیگر ممبران کو on board نہیں لیتا اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ واحد جماعت ہے۔ پاکستان کی کوئی بھی مذہبی جماعت انتہا پسند نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے ان الفاظ سے یہ مطلب کیسے نکال لیا ہے کیونکہ اس میں باقی مذہبی جماعتوں کا تو ذکر ہی نہیں ہے۔ اس قرارداد میں کسی اور جماعت کے حوالے سے کوئی ایسی بات کہیں mention ہوئی ہے؟ اس میں کون سی بات غلط ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ تبلیغی جماعت دہشت گرد نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ باقی جماعتوں کے حوالے سے کوئی قرارداد لے آئیں ناں! آپ کوئی ایسی قرارداد لے کر آئیں گے تو ہم اُس کو بھی کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہر جماعت میں اچھے اور بُرے لوگ ہوتے ہیں۔ تبلیغی جماعت واحد مذہبی جماعت نہیں ہے۔ ہم سب تبلیغی جماعت کا احترام دل کی گہرائیوں سے کرتے ہیں لیکن جب آپ ایک جمہوری ہاؤس کے سامنے ایک قرارداد پاس کریں گے اور اُس میں یہ mention ہو گا کہ یہ واحد جماعت ہے تو پھر دوسری مذہبی جماعتوں کی حوصلہ شکنی ہو گی۔ میری گزارش ہے کہ اگر اس قرارداد کو متفقہ کر دیا جائے اور اس میں ہماری طرف سے بھی amendment ڈال دی جائے کہ تمام مذہبی جماعتیں شر پسندی اور دہشت گردی میں ملوث نہیں ہیں اور حُب الوطن ہیں۔ اس قرارداد میں سے [***********] کا لفظ نکال دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں۔ اس پر بات ہو جاتی ہے۔ اس قرارداد میں سے [***********] کا لفظ نکال دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے اس قرارداد کے مندرجات پر قطعاً قطعاً قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے اور سید حسن مرتضیٰ سے لفظ "واحد" کو نکالنے کی بات کی تو آپ نے وہ

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کر دیا ہے لیکن میں اس قرارداد کو تھوڑا سا نا مکمل سمجھ رہا ہوں اُس کی وجہ یہ ہے کہ میری بہن جو محرک ہیں مجھے اس قرارداد کو لانے کے پس منظر کا اندازہ کیا ہے اور میں وہ بیان بھی کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! ایک ہفتہ پہلے سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی عائد کی گئی ہے اور سعودی حکومت نے تبلیغی جماعت کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑا ہے۔ اس وقت پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش میں سعودی حکومت کے اس فیصلے کے حوالے سے ایک بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ یقیناً یہ ایک sensitive issue ہے اور ہمارے خطے کی تینوں حکومتیں سعودی حکومت کے اس فیصلے کو بڑے غور سے دیکھ رہی ہیں۔ یہ ایک مذہبی مسئلہ بھی ہے اور ایک سفارتی مسئلہ بھی ہے۔ میرا ذاتی یقین ہے کہ میری بہن نے یہ جو قرارداد پیش کی ہے اُس کے پیچھے یہی ایک خیال ہے کہ اس ہاؤس کو آج یہ گواہی دینے کی ضرورت پڑ گئی کہ تبلیغی جماعت دہشت گرد نہیں ہے۔ آپ سے بھی میری استدعا ہے کہ میں میڈیا میں دیکھتا ہوں کہ سعودی عرب کے خادمین اور حکمرانوں کے ساتھ آپ کے ذاتی تعلقات ہیں تو قرارداد تو ہو گئی اور سید حسن مرتضیٰ نے ایک حد تک اُس کی تصحیح کر دی لیکن سعودی حکومت کا جو فیصلہ ہے کہ تبلیغی جماعت ایک دہشت گرد جماعت ہے اور اس کو سعودی عرب میں تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے اپنی بات کر لی ہے میں اس پر آپ کو تھوڑا سا brief کر دوں۔ اس دفعہ تبلیغی جماعت کے اجتماع میں 72 ملکوں کے لوگ آئے تھے اُس میں سعودی عرب سے لوگ آئے تھے۔ قطر کے حکمرانوں میں سے بھی ایک صاحب خود تشریف لائے تھے اور 72 ممالک کے مسلمان اس اجتماع میں آئے تھے۔ 72 ممالک کے حکمران سعودی عرب کے سفیروں کو بلا کر message دے رہے ہیں کہ اُن کو جا کر سمجھائیں کیونکہ یہ غلط ہو گیا ہے۔ یہ ہر جگہ پر ہو رہا ہے۔ ابھی بھی OIC کی میٹنگ کے دوران background میں ایک میٹنگ ہو چکی ہے اور آج بھی بہت بڑے level پر ایک میٹنگ ہو چکی ہے۔ سعودی سفیر نے خود کھانے پر ان کو بلا کر position clear کی کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ کیسے ہو گیا ہے ہم خود بھی فکرمند ہیں کیونکہ ساری دنیا کے مسلمان ممالک سے یہ آوازیں آ رہی ہیں۔ میں اس بات کو کارروائی کا حصہ نہیں بناؤں گا اس کو حذف سمجھئے کیونکہ یہ صرف اس معزز ہاؤس کی information کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: اس کو ہم نے احسن طریقے سے کرنا ہے تاکہ سعودی عرب کے ساتھ ہمارے تعلقات خراب نہ ہوں اور آپ سب بہتر جانتے ہیں کہ ان کے ساتھ تعلقات کو خراب کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا لیکن اس کی صلاح کی جا سکتی ہے اور اس کی صلاح ہو بھی رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب اس حوالے سے جلد ہی آپ کو progress بھی نظر آئے گی۔ یہ قرارداد انہی کے مشورے سے آئی ہے تو اس لئے اس قرارداد کو ہم سب متفقہ طور پر پاس کریں تاکہ اس کے اثرات آئیں۔ اس میں ایک چیز تو واضح ہے کہ ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ نہ تو سیاسی جماعت ہیں اور نہ ہی یہ سیاست میں حصہ لیتے ہیں بلکہ تمام سیاسی جماعتوں کے لوگوں کا ان سے تعلق بھی ہے کیونکہ وہ غیر سیاسی جماعت ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ایک متفقہ massage دیں تاکہ اس کا ایک اچھا impact جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ایک متفقہ قرارداد ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ کی بات بھی آگئی ہے۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات تو بالکل درست ہے کہ اس قرارداد کے جو contents ہیں اس پر کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور اسلام کی تبلیغ اور اسلام کی خدمت کے لئے جو یہ جماعت کام کر رہی ہے اس پر پورا ہاؤس متفق ہے لیکن اس میں جو ابھی بات کی گئی اور آپ نے اس پر شفقت بھی فرمائی اور اس قرارداد میں آپ نے واحد کے لفظ کو حذف کر دیا مگر میری اس میں گزارش ہے کہ اس کو ہم specific کرنے کی بجائے generalize کر لیں اور اس کے آخر میں ہم ایک فقرے کا اضافہ کر لیں کہ "مزید بر آں جو دیگر جماعتیں اسلام کی خدمت کے لئے اور تبلیغ کے لئے کام کر رہی ہیں ہم ان کے کردار کو بھی سراہتے ہیں" then it will become general اور میرے خیال میں اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل راجہ صاحب! اس کو کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، شکریہ۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: راجہ صاحب!اس کو پھر اس طرح کر لیتے ہیں اور جو آپ نے کہا ہے اور جو سید حسن مرتضیٰ نے کہا ہے آپ دونوں کی باتوں کو اس قراداد میں شامل کر لیتے ہیں۔ محترمہ! اب آپ اپنی ترمیم شدہ قرارداد پڑھیں:

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ترمیم شدہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس بات کی تائید کرتا ہے کہ تبلیغی جماعت دنیا میں اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے والی منظم اور عالمی جماعت ہے۔ تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے وہ قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ تبلیغی جماعت کا دہشت گردی سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہ لوگ آج تک کبھی کسی ایسے کام میں ملوث نہیں رہے۔ یہ تو اسلام اور امن کے سفیر ہیں اور پاکستان کے لئے قابل فخر اثاثہ ہیں جو پوری دنیا میں تبلیغ اسلام سے پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ یہ ایسی جماعت ہے جس میں تمام طبقات کے لوگ شامل ہیں۔ تبلیغی جماعت میں غریب اور امیر کی تفریق ختم کر کے بھائی چارے کا عملی ثبوت دیا ہے مزید برآں جو دیگر جماعتیں اسلام کی خدمت کے لئے اور تبلیغ کے لئے کام کر رہی ہیں ہم ان کے کردار کو بھی سراہتے ہیں۔"

جناب سپیکر: ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس بات کی تائید کرتا ہے کہ تبلیغی جماعت دنیا میں اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے والی منظم اور عالمی جماعت ہے۔ تبلیغ کا جو کام ہو رہا ہے وہ قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ تبلیغی جماعت کا دہشت گردی سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہ لوگ آج تک کبھی کسی ایسے کام میں ملوث نہیں رہے۔ یہ تو اسلام اور امن کے سفیر ہیں اور پاکستان کے لئے قابل فخر اثاثہ ہیں جو پوری دنیا میں تبلیغ اسلام سے پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ یہ ایسی جماعت ہے جس

میں تمام طبقات کے لوگ شامل ہیں۔ تبلیغی جماعت میں غریب اور امیر کی تفریق ختم کر کے بھائی چارے کا عملی ثبوت دیا ہے مزید بر آں جو دیگر جماعتیں اسلام کی خدمت کے لئے اور تبلیغ کے لئے کام کر رہی ہیں ہم ان کے کردار کو بھی سراہتے ہیں۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور پہلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔جی،رانا صاحب!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ۔میرا سوال نمبر 5451 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: نالہ ڈیک پر بند کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

5451*‌ **رانا محمد افضل:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا نالہ ڈیک سیالکوٹ پر بند کا کام مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) اس بند کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ج) جو اراضی Acquire کی گئی کیا اس کا معاوضہ زمینداروں کو ادا کر دیا گیا اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) محکمہ ہذا نالہ ڈیک شر قپور تا ایم آر لنک تک چینلائزیشن کروا رہا ہے۔اس پر کام جاری ہے جو کہ جون 2022 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) اس پراجیکٹ کی کل لاگت 6030.614 ملین روپے ہے۔

لاگت سول ورک 2814.511 ملین روپے ہے۔

لاگت لینڈ ایکوزیشن 3216.103 ملین روپے ہے۔

(ج) لینڈ ایکوزیشن کا کام جاری ہے۔ اب تک گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ 2684.66 ملین روپے وصول ہوئے ہیں جس میں سے مبلغ 2534.66 ملین روپے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کینال اینڈ ڈرینج فیصل آباد کو ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں تاکہ زمینداران کو ادائیگی بمطابق ڈسٹرکٹ پرائس اسسمنٹ کمیٹی ہو سکے اور لاہور ہائی کورٹ لاہور کے فیصلے (writ petition No.11937/2010) کی روشنی میں مبلغ 0.407 ملین روپے محمد مشتاق کو کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں 531.443 ملین روپے تاحال موصول نہیں ہوئے۔ جس دیہہ کا لینڈ ایکوزیشن پراسس مکمل ہوا ہے ان کے زمینداران کو ایکوائر شدہ زمین کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ جو کہ مبلغ 686.203 ملین روپے ہے جو کہ کل رقم کا 27.072 فیصد بنتا ہے۔ جبکہ ماندہ دیہہ کی زمین کی ایکوزیشن، سیکشن 4- و سیکشن 5- مختلف ڈپٹی کمشنرز آفس میں زیر غور ہے۔ جو کہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کینال اینڈ ڈرینج فیصل آباد کی کاوشوں کی منتظر ہے۔ لینڈ ایکوزیشن پراسس مکمل ہونے پر زمینداران کو ان کی زمینوں کی ادائیگیاں بذریعہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کینال اینڈ ڈرینج فیصل آباد ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 11 اگست 2020 میں کیا تھا اور اس کا جواب مجھے 16۔دسمبر 2021 کو ملا ہے جس میں محکمہ نے جز (الف) میں یہ کہا ہے کہ محکمہ ہذا نالہ ڈیک شرقپور تا ایم آر لنک تک چینلائزیشن کروا رہا ہے اس پر کام جاری ہے جو کہ جون 2022 تک مکمل ہو جائے گا تو میرا ان سے ضمنی سوال ہے کہ اب تو 2021 بھی ختم ہونے والا ہے تو کیا اس پر کام ختم ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی latest position کا بتا دیں کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست سے گزارش کروں گا کہ یہ scheme on going ہے اس میں land

acquisition کا issue تھا اس وجہ سے اس پراجیکٹ میں رکاوٹ تھی وہ ہم نے محکمہ ریونیو کو payment کر دی ہے اور امید ہے انشاءاللہ 2022 تک یہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ 2022 تک اس کو مکمل کر دیں گے۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ جب یہ سوال میں نے کیا تھا تو اس وقت بھی انہوں نے یہی کہا تھا کہ پہلے دن سے پیسے آچکے ہیں سکیم مکمل ہو چکی ہے acquisition کا process مکمل ہے پیسے موجود ہیں لیکن لوگوں کو پیسے نہیں دیئے جا رہے۔ یہ صحیح طور پر نا تو ان کا جواب ہے اور ناہی یہ دینا چاہتے ہیں ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ سیکشن 4- و سیکشن 5- مختلف ڈپٹی کمشنرز آفس میں زیر غور ہے حالانکہ اس کو تو Gazette Notification بھی ہو چکا ہے لہٰذا میں منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ جو جواب محکمہ نے دیا ہے وہ غلط دیا ہے یا اب latest position کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں نے اپنے بھائی سے یہی درخواست کی ہے کہ land acquisition کی وجہ سے محکمہ ریونیو کو payment ہو چکی ہے ہمارا محکمہ ان کو payment کر چکا ہے آگے اس کا process جاری ہے جیسے ہی payment land owner کو جائے گی تو کام مکمل ہو جائے گا۔ اس کی main وجہ تو یہی ہے اور ہم نے اس کی payment کر دی ہے ان کو اب محکمہ ریونیو نے کرنی ہے وہ انشاءاللہ جلد ہو جائے گی۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہی تو عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ payment کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ land acquisition کی وجہ سے رہتی تھی اب انہوں نے وہ payment کر دی ہے اور land acquisition ہو گئی ہے اور اب انہوں نے on the floor of the house commitment کی ہے کہ ہم اس پراجیکٹ کو 2022 تک مکمل کر لیں گے۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ ایک سال پہلے بھی یہی صورتحال تھی۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو انہوں نے latest position بتائی ہے۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ان لوگوں کی مہربانی ہے کہ ان لوگوں نے اپنی زمینوں کو بغیر کوئی پیسے لئے دیا صرف اس یقین دہانی پر کہ ان کو پیسے دیئے جائیں گے اور پیسے

بھی موجود تھے۔ان لوگوں کو کس چیز کی سزا دی جا رہی ہے کہ چار سال سے پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے اور پیسے حکومت کے پاس پڑے ہوئے ہیں لیکن لوگوں کو ادا نہیں کئے جا رہے۔جب کہ ایک سال پہلے اجلاس میں بھی انہوں نے کہا تھا کہ پیسے مل جائیں گے اور ان کو ابھی اصل صورتحال کا بھی نہیں پتا یہ کہتے ہیں کہ ابھی land acquisition کا عمل جاری ہے لیکن اب صرف لوگوں کو ادائیگیاں کی جانی ہیں تو اس کے لئے کیا حل ہے کہ کتنے دنوں میں یہ ادائیگیاں ہوں گی اور کون اس کی ذمہ داری لے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ محکمہ ریونیو کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے ان کے پاس تو یہی معلومات ہے اور یہ تو محکمہ ریونیو والے بتائیں گے اور یہ ان سے پوچھ کر ہی بتا سکتے ہیں کیونکہ آج تو صرف سیکرٹری آبپاشی آئے ہیں۔آپ کیا چاہتے ہیں کہ اس سوال کو pending کر دیں۔اس سوال کو pending کر لیتے ہیں اور اب اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے ---معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال نمبر 4699 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی رانا منور حسین کا ہے---معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال نمبر 4700 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے---معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال نمبر 5386 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔--معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال نمبر 5770 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔جی، منیب الحق صاحب!

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6145 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: چک پیر کے رقبہ کی سیرابی اور موگہ کی منتقلی کے حکمنامہ کو منسوخ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6145: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور انہار ڈویژن کے تحت راجباہ لالو گڈر سے بر جی نمبر 80 سے موگہ نمبر 857/80/R نکلتا ہے جو دو مواضعات واں سڑک والی اور چک پیر کی ریونیو حدود میں واقع رقبہ کو سیراب کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ موگہ تقریباً پچاس ساٹھ سال کے عرصہ سے زمینوں کی سیرابی کر رہا ہے اگر ہاں تو کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے قبل چک پیر کا کچھ اور رقبہ بھی اسی سے سیراب ہوتا تھا جس کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ موگہ بنا دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے قبل اس موگہ کے بارے میں کبھی کسی موضع جو اس میں شامل ہیں کے زمینداروں نے شکایت نہ کی تھی اگر ہاں تو اس کی برجی 81 پر منتقلی کا حکم دیتے وقت اس موگہ کے شروع میں واقعہ رقبہ کی نہری پانی سے محرومی کو کیوں نظر انداز کیا گیا؟

(د) کیا حکومت اس موگہ کی برجی نمبر 81 پر منتقلی کے حکمنامہ بروئے مراسلہ نمبر 4967/76-W مورخہ 2019-10-31 ازاں سپرنٹنڈنگ انجینئر دیپالپور کینال سرکل کو منسوخ کرنے اور اس کی ابتدائی جگہ پر منتقلی کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) موگہ کے حقداران نے تحریری درخواست برائے تبدیلی ہیڈ گزاری تھی اور موگہ کے شروع کا رقبہ 4/5 ایکڑ ہے جس کی آبپاشی منقطع نہ کی گئی ہے کھال موقع پر موجود ہے۔

(د) موگہ کی منتقلی حسب ضابطہ اور قانونی طور پر کی گئی ہے سپرنٹنڈنگ انجینئر دیپالپور کینال سرکل نے از خود موقعہ ملاحظ کیا ہے موگہ کا کل رقبہ 184 ایکڑ ہے اور تقریباً 174 ایکڑ ر رقبہ موجودہ جگہ سے درست آبپاش نہ ہو رہا تھا۔ آبپاشی کی بہتری کے لئے موگہ تبدیل کیا گیا ہے موگہ کے شروع میں 4/5 ایکڑ رقبہ کی آبپاشی بھی جاری رہے گی جس کے لئے کھال موقعہ پر موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! جز(ج) کا جواب درست نہ ہے۔ زمینداروں نے اپنے رقبے سے موگہ منتقل کرنے سے انکار کیا تھا کیا یہ بات درست ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! زمینداروں نے بالکل اعتراض کیا تھا لیکن اس موگہ کو ان کی concern سے shift کر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک چیز بڑی clear ہے کہ اس پر کمیٹی بنی، اس میں وہ گئے اور کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ جس زمیندار کا رقبہ تھا اس کا دو گھنٹے پانی بڑھا دیا گیا ہے۔ وہ مطمئن ہو کر چلا گیا ہے اور میرے فاضل دوست اب سوال کر رہے ہیں۔ اس وقت زمیندار مطمئن ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ سوال 15۔دسمبر 2020 کو کیا گیا تھا۔ اب پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا موقف ہے کہ زمیندار مطمئن ہے تو ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ زمینداروں کو اعتراض تھا۔ اس کے بعد یہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی بنی تھی لیکن کمیٹی کے باوجود وہ اعتراض وہیں کا وہیں کھڑا ہے۔ اس وقت تک زمیندار مطمئن نہیں ہیں۔ اس فیصلے سے تیس سے پینتیس ایکڑ اراضی کی آبپاشی کا نقصان ہو رہا ہے۔ یہ فیصلہ وہاں کے مقامی لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ کسی ایک بندے کو فائدہ پہنچانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اگر وہ زمیندار مطمئن نہیں ہے اور ان کا command area ہے تو وہ آجائیں۔ یہ ان کا حق ہے ان کو یہ حق ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب منیب الحق! آپ اُن کو اِن کے پاس بھیج دیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6168 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: نہروں کی بھل صفائی پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***6168: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ نہروں کی بھل صفائی کا کام ایک سال میں کتنی بار سرانجام دیتا ہے اوراس پر کتنی رقم خرچ آتی ہے مکمل بتائیں؟

(ب) مالی سال 21۔2020 میں بھل صفائی مہم کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیا اور محکمہ کے پاس بھل صفائی کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے کتنی مشینری پرائیویٹ طور پر استعمال کی گئی ہے اس پر کتنا خرچہ آیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت محکمہ کو نہروں کی بھل صفائی کے لئے درکار شدہ مشینری جو پرائیویٹ طور پر استعمال کی جاتی ہے فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ نہر کی بھل صفائی کا کام سال میں ایک ہی مرتبہ بندی کے دوران سرانجام دیا جاتا ہے تاہم شہری علاقوں کی ریچ میں ضرورت پڑنے پر خصوصی اجازت کے ساتھ ایک سے زائد مرتبہ بھی بھل صفائی کی جا سکتی ہے۔ ہر سال ضرورت کے مطابق کام کی مقدار کے حساب سے رقم خرچ کی جاتی ہے۔

(ب) مالی سال 21-2020 میں بھل صفائی کے لئے محکمہ کی طرف سے 16.650 ملین روپے کی رقم جاری کی گئی، اور محکمہ کے پاس بھل صفائی کے لئے ذاتی کوئی مشینری نہ ہے اور بھل صفائی کا سارا کام بذریعہ ٹینڈر ٹھیکیدار، مشینری ڈویژن سے کروایا جاتا ہے مکمل خرچہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ساہیوال کینال ڈویژن ایل بی ڈی سی میں نہروں کی بھل صفائی سالانہ بندی کے مختصر عرصے میں سرانجام دی جاتی ہے چند دنوں کے لئے بھاری مشینری کی بڑی تعداد کی خریداری پر کروڑوں روپے کے اخراجات درکار ہیں۔ علاوہ ازیں اس مشینری کے خاص

عملہ اور پورا سال مرمت کے اخراجات علیٰحدہ سے درکار ہوں گے لہذا(cost / benefit ratio) کو مدنظر رکھتے ہوئے تاحال اس طرح کا کوئی منصوبہ ساہیوال کینال ڈویژن ایل بی ڈی سی میں زیر غور / زیر عمل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ نہر کی بھل صفائی کا کام سال میں ایک ہی مرتبہ بندی کے دوران سرانجام دیا جاتا ہے تاہم شہری علاقوں کی ریچ میں ضرورت پڑنے پر خصوصی اجازت کے ساتھ ایک سے زائد مرتبہ بھی بھل صفائی کی جاسکتی ہے۔ ہر سال ضرورت کے مطابق کام کی مقدار کے حساب سے رقم خرچ کی جاتی ہے؟اس سوال کی جو تفصیل آئی ہے میں وہ آپ سے share کرنا چاہتا ہوں اور آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ:

8- Desilting /Berm Cutting of 1L/9L Minor

9- Desilting /Berm Cutting of 9L Distributary

10- Desilting /Berm Cutting of 2L/9L Minor

11- Desilting /Berm Cutting of 9L Distributary

12- Desilting of 6R Distributary

19- Improving tail of 1L/9L Minor

20- Improving tail of 2L/9L Minor

اسی طرح انہوں نے Gugera Distributary اور Bhawani کا ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو رقم بتائی ہے اور جو خرچ بتایا ہے۔ میں on the floor of the House آپ کو یہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس سوال کے جواب سے اختلاف کرتا ہوں۔ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ یہ نہریں میرے حلقہ کی نہریں ہیں۔ محکمہ وہاں پر زمینداروں کے خلاف پرچے کروا رہا ہے۔ زمینداروں کو پانی میں ان کا حق نہیں مل رہا۔ انہوں نے نہروں کی صفائی کے اتنے خرچے ڈالے ہوئے ہیں۔ یہاں پر کسی جگہ پر

کوئی صفائی نہیں ہوئی۔ میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے غلط جواب کیوں دیا ہے؟ آپ اس پر مہربانی فرمائیں اور اس پر کوئی کمیٹی بنائیں تاکہ میں وہاں پر visit کرواسکوں اور دکھاسکوں کہ محکمہ زمینداروں اور کسانوں کو پانی سے محروم کرکے ان کا استحصال کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے دوست نے کہا ہے کہ ان Distributaries کی بھل صفائی نہیں ہوئی۔ بھل صفائی کا ایک سسٹم ہے، سالانہ بھل صفائی ہوتی ہے اور بھل صفائی M&R کا حصہ ہے۔ محکمہ M&R کے لئے پہلے estimate بناتا ہے اور اس کے بعد third party---

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ میری بات سنیں۔ عموماً بھل صفائی فروری میں ہوتی ہے۔ پہلے نہروں کی صفائی بڑے جوش و خروش سے ہوا کرتی تھی۔ اب معلوم نہیں وہ جوش ہی نہیں رہا اور اس طرح کے اقدامات نظر نہیں آتے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ مرحوم غلام حیدر وائیں صاحب نے بھل صفائی کے حوالے سے شروع شروع میں بہت کام کیا تھا۔ اس کے بعد جو بھی حکومتیں آئیں وہ اس کو follow کرتی رہیں لیکن اب غالباً اس طرف توجہ کم ہے کہ اُس طرح کا نہ زور نظر آتا ہے اور نہ جوش نظر آتا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے، کیا کوئی پالیسی ہی نہیں ہے یا M&R کے پیسے لوگوں کو نہیں مل رہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ M&R کے پیسے بھی ہیں۔ محکمہ کا متعلقہ ایکسئن جو demand بھیجتا ہے third party اس کو vet کرتی ہے۔ یہاں M&R کے پیسے کا issue نہیں ہے بھل صفائی کی رقم کا کوئی issue نہیں ہے۔ حکومت اسی وقت رقم دے دیتی ہے وہاں پر executing agencies کی کوئی negligence ہے تو اس کو دیکھا جا سکتا ہے لیکن اس میں حکومت کی کوئی negligence نہیں ہے۔ ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ routine میں M&R کا پیسا بہت زیادہ ہے اور ہم ہر جگہ پر سالانہ بھل صفائی کرتے ہیں اور جہاں چھ ماہ کی requirement ہے وہاں بھی کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہی ایک ضمنی سوال ہے اور میں آپ کے حکم کے مطابق اس سے آگے نہیں جاؤں گا۔ یہاں جتنے بھی پارلیمنٹیرین حضرات بیٹھے ہیں ان میں سے زیادہ کا تعلق دیہاتی علاقوں سے ہے۔ آپ ان میں سے کسی سے پوچھ لیں بلکہ آپ کے حلقہ میں بھی دیہاتی علاقہ ہے۔ میں on the floor of the House گارنٹی سے کہہ سکتا ہوں۔ یہ پارلیمانی سیکرٹری پنجاب کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں جبکہ میں اس علاقہ کا نمائندہ ہوں اور میرا ساہیوال میں حلقہ نمبر PP-198 ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے 16.650 ملین روپے کی رقم خرچ کی ہے۔ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں کہ میرے حلقہ کی نہروں 1L/9L, 2L/9L, 5R Bhawani, 6R اور Gugera پر کہیں بھی کوئی پیسا نہیں لگا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج محکمہ آبپاشی والے میرے کسانوں اور زمینداروں پر FIRs درج کروا رہے ہیں۔ انہوں نے جب tail تک معاملہ clear کر دیا ہے تو پھر کسانوں کو تو پانی ملنا چاہئے تھا لیکن آج یہ FIRs ہمیں انعام میں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ خصوصی طور پر ساہیوال کے کسانوں، زمیندروں اور عمومی طور پر پورے پنجاب کے کسانوں اور زمینداروں کے وسیع تر اور دیرپا مفاد کے لئے اس معاملہ کی انکوائری کروالیں اور ہاؤس آرڈر کر دے تو پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہاں پر کیا کیا فراڈ ہو رہے ہیں اور آبپاشی کے حوالے سے ہمارے پیسے کا غبن کیسے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے دوست نے کہا ہے کہ فراڈ ہو رہا ہے اور FIRs درج ہو رہی ہیں۔ اگر FIRs غلط درج ہو رہی ہیں تو بالکل ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہونی چاہئیں لیکن اگر پانی چوری ہو رہا ہے اور اس پر FIRs درج ہو رہی ہیں تو وہ ہونی چاہئیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کمیٹی کی بات کی ہے تو 31 نہریں ہیں جب یہ مطمئن ہونا چاہیں تو ان کو محکمہ موقع بھی دکھا سکتا ہے اور third party بھی دِکھا سکتی ہے کہ پنجاب حکومت نے جو payment کی ہے اس سے کام ہوا ہے۔ اس پر allegation نہیں لگایا جا سکتا ہم اس کے proves دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہاں بات تو یہ ہو رہی ہے کہ بھل صفائی ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔ معزز رکن اپنے علاقہ کے حوالے سے بہتر جانتے ہیں کیونکہ زمیندار آ کر شکایت کرتے ہیں کہ بھل صفائی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی۔ آپ کو معلوم ہے کہ بھل صفائی نہ ہو تو اس کا کتنا نقصان ہوتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ خود معزز رکن کے ساتھ جا کر visit کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ہم معزز ممبر کو visit کرا دیتے ہیں اور ان کی تسلی کرا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ سیکرٹری آبپاشی یا ان کا کوئی نمائندہ بھی ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ وہاں کے لوکل آفیسرز بھی ساتھ ہونے چاہئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں ملک ارشد صاحب سے coordinate کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک ارشد صاحب! یہی بہتر رہے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے۔ میں اسے مانتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے فائدے کا حکم ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مہربانی فرمائیں۔ آپ نے غلام حیدر وائیں مرحوم کے دور کا ذکر کیا ہے کہ اس دور میں بھل صفائی ہوئی تو آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت سڑکیں بند ہو جاتی تھیں کہ نہروں سے بڑی مقدار میں بھل نکلتی تھی اور جب کوئی بندہ وہاں سے گزرتا تھا تو پتا چلتا تھا کہ بھل صفائی ہوئی ہے۔ میرا یہ بڑا valid point ہے۔ میں پنجاب کی بات نہیں بلکہ اپنے حلقہ کے متعلق specifically عرض کر رہا ہوں۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اسے کمیٹی کے سپرد فرمائیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ میری بات سنیں۔ تسیں ہر گل دی کمیٹی نہ پایا کرو کیونکہ تہاڈی کمیٹی نکلنی ای نئیں۔ کمیٹی پادیو کمیٹی پادیو و آلی گل نہ کرو۔ جو کام ہو رہا ہے وہ خود جا کر کرا رہے ہیں یا پھر آپ specific ہی بتائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کسے پاسے ساڈی کمیٹی وی پا دیو۔

جناب سپیکر: تہاڈی کمیٹی نئیں نکلنی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ساریاں دی نکلدی اے تے میری وی کڈھ دیوو۔ تہاڈے خزانے اچ کی فرق پیناں اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہاں نے سارے محلے دیاں کمیٹیاں لے کے نس جانا اے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اس میں آپ کو فائدہ رہے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6278 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد محکمہ آبپاشی کے دفاتر، اراضی ناکارہ مشینری اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6278: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ کی کتنی اراضی کہاں کہاں ہے؟

(ج) فیصل آباد شہر میں محکمہ ہذا کی کون کون سی ناکارہ مشینری کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے، یہ کب سے پڑی ہوئی ہے ان کو نیلام کرنے میں کیا امر مانع ہے؟

(د) اس شہر کی حدود میں واقع دفتر کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(ہ) ان کا آڈٹ کس کس سال میں ہوا ہے اور کس کس سال کا آڈٹ ہونا ضروری ہے؟

(و) کیا حکومت ان دفاتر کا سپیشل آڈٹ کروانے اور محکمہ انٹی کرپشن سے اس کی تصدیق کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے کل 14 دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

چیف انجینئر اریگیشن فیصل آباد:

1۔ راشد عزیز، چیف انجینئر اریگیشن فیصل آباد گریڈ۔20

2۔ راجہ سہیل حیدر، ایکسیئن (آپریشن) اریگیشن فیصل آباد گریڈ۔18

3۔ سید ریاض حسین شاہ، کینال کلکٹر اریگیشن فیصل آباد گریڈ۔18

ایل سی سی ویسٹ سرکل فیصل آباد:

4۔ محمد راشد عزیز، ایس ای ایل سی سی ویسٹ سرکل فیصل آباد گریڈ۔19

5۔ راناکاشف علی، ایکسیئن حافظ آباد ڈویژن ایل سی سی ویسٹ فیصل آباد گریڈ۔18

6۔ شہباز طالب، ایکسیئن فیصل آباد ڈویژن ایل سی سی ویسٹ فیصل آباد گریڈ۔18

ایل سی سی ایسٹ سرکل فیصل آباد:

7۔ رانا مقبول، ایس ای ایل سی سی ایسٹ سرکل فیصل آباد گریڈ۔19

8۔ محمد عمیر صداقت، ایکسیئن لوئر گوگیرہ ڈویژن ایل سی سی ایسٹ فیصل آباد گریڈ۔18

9۔ حافظ محمد عمر، ایکسیئن برالہ ڈویژن ایل سی سی ایسٹ فیصل آباد گریڈ۔18

ڈرینج سرکل فیصل آباد:

10۔ سید قلب عباس، ایس ای ڈرینج سرکل فیصل آباد گریڈ۔19

11۔ ذیشان اشرف، ایکسیئن فیصل آباد ڈرینج ڈویژن فیصل آباد گریڈ۔18

12۔ شوکت حیات ورک ایکسیئن سمندری ڈرینج ڈویژن فیصل آباد گریڈ۔18

13۔ طالب حسین، ایکسیئن خیر والہ ڈرینج ڈویژن فیصل آباد گریڈ۔18

14۔ حافظ محمد علی ایکسیئن ایگز کیویٹر ڈویژن فیصل آباد گریڈ۔18

(چیف انجینئر ڈویلپمنٹ زون لاہور کی زیر نگرانی میں ہے)

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ آبپاشی کا کل رقبہ 589.56 کنال ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیف انجینئر اریگیشن فیصل آباد زون کے زیر نگرانی:

1۔ آفیسر کوٹھیاں 90 کنال (یہ کوٹھیاں ایم اے جناح روڈ، مال روڈ، بلال روڈ، سول لائن اور سرگودھا روڈ پر واقع ہیں۔)

2۔ کینال آفس 110.70 کنال (ایم اے جناح روڈ بلمقابل اسٹیٹ بنک آف پاکستان فیصل آباد پر واقع ہے۔)

3۔ کالونی کوارٹر 187.25 کنال (ایم اے جناح روڈ، سول لائن روڈ، مال روڈ اور بلال روڈ پر واقع ہیں۔)

4۔ مساجد 3.50 کنال (ایم اے جناح روڈ اور دفتری حدود میں واقع ہیں)

5۔ پلے گراؤنڈ 64.35 کنال (دفتری حدود میں واقع ہے۔)

6۔ گراسی پلاٹ 39.65 کنال (دفتری حدود میں واقع ہے بالمقابل دفتر چیف انجینئر اور دفتر ایکسیئن فیصل آباد ڈویژن فیصل آباد)

ایگز کیویٹر ڈویژن فیصل آباد (چیف انجینئر ڈویلپمنٹ زون کے زیر نگرانی):

(1) 56 کنال 11 مرلہ دفتر بمع کالونی بمقام ایگز کیویٹر ڈویژن فیصل آباد بالمقابل مسلم ٹاؤن نمبر ایک سرگودھا روڈ فیصل آباد۔

(2) 38 کنال بالمقابل ریجنسی پلازہ نیو سول لائن مال روڈ فیصل آباد۔

(ج) **سمندری ڈرینج ڈویژن فیصل آباد:**

مندرجہ ذیل ناکارہ مشینری محکمہ کے پاس موجود ہے جو کہ واپڈا سکارپ ڈویژن نے 1997 میں اس محکمہ کو ٹرانسفر کی تھی جو کہ ڈرینج 4 مکنیکل سب ڈویژن مکو آنہ ورک شاپ جڑانوالہ میں پڑی ہے جس کی نیلامی 2021-2-2 کو ہونی تھی جو کہ ٹیکنیکل وجوہات کی بناء پر کینسل کر دی گی تھی۔ اب اس مشینری کی نیلامی Reserve Price دوبارہ مقرر ہونے کے بعد ہو گی۔

(i) i۔ ٹریکٹر بمعہ فورڈن ٹریلر (ii) ہائیڈ رولک ایگز کیویٹر پریسٹ مین وی سی نمبر 1 (iii) ہائیڈ رولک ایگز کیویٹر پریسٹ مین وی سی نمبر 3 (iv) ہائیڈ رولک ایگز کیویٹر پریسٹ مین وی سی نمبر 4 (v) گریول ٹریکٹر بمع ٹرالی میسی فورگوسن 290- (vi) ٹریکٹر ڈیگر لوڈر

(vii) ٹریکٹر لوڈر ڈوزر ٹائپ(viii)اینگل ڈورزر ٹریک مارشل D-7 (ix)اینگل ڈوزرٹریک مارشل d-18

ایگزیکویٹر ڈویژن فیصل آباد:

1۔ (i) 6-CD (Case Dozer) 2015 سے ناکارہ کھڑا ہے (ii) D-7 2000 (Crane) سے ناکارہ کھڑی ہے۔(iii) IFT-3 (Tractor) 2004 سے ناکارہ کھڑا ہے(iv) IFT-4 (Tractor) 2002 سے ناکارہ کھڑا ہے۔یہ تمام مشینری فیصل آباد ہیڈکوارٹرپر کھڑی ہے۔نیلامی کے لئے سروے رپورٹس under process ہیں۔

2۔ (i) 3-CD (Case Dozer) 1998 سے ناکارہ کھڑا ہے۔ (ii) D-ICT-3 (Cat Dozer) 20088 سے ناکارہ کھڑا ہے۔(iii) TD-ICT-6 & ICT-7 (25-IH International) 2008 سے ناکارہ کھڑے ہیں۔ اس مشینری کی نیلامی 3-2-2021 کو ہونی تھی جو کہ ٹیکنیکل وجوہات کی بناء پر کینسل کر دی گی تھی۔اب اس کی نیلامی دوبارہ مقرر ہونے کے بعد ہو گی۔

(د) دفاتر کے نان سیلری اخراجات کی تفصیل مد وائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ دفتر چیف انجینئر (تنخواہ = 27.884 ملین اور دیگر اخراجات 3.556 ملین) کل اخراجات 31.440 ملین روپے

2۔ دفتر (ماتحت) لوئر چناب کنال ایسٹ سرکل: (تنخواہ= 123.578 ملین اور دیگر اخراجات 4.059 ملین) کل اخراجات 127.637 ملین روپے۔

3۔ دفتر (ماتحت) لوئر چناب کنال ویسٹ سرکل: (تنخواہ 18.905 ملین اور دیگر اخراجات 1.090 ملین) کل اخراجات 19.995 ملین روپے۔

4۔ دفتر (ماتحت) ڈرینج سرکل : (تنخواہ 147.219= ملین اور دیگر اخراجات 3.777 ملین) کل اخراجات 150.996 ملین روپے

5۔ ایگزیکویٹر ڈویژن فیصل آباد دفتر ہذا کا (A013- Repair & Maintenance) کا سالانہ خرچہ 0.73 ملین روپے ہے۔

(ہ) محکمے کا آڈٹ کرنا آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور وہ اپنے شیڈول کے مطابق آڈٹ کرتے ہیں۔ مزید دفاتر کے آڈٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیف آفس کا آڈٹ سال 14-2013 کے بعد نہ ہوا ہے۔

ایس ای ویسٹ سرکل کا آڈٹ سال 15-2014 کے بعد نہ ہوا ہے۔

ایس ای ایسٹ سرکل کا آڈٹ سال 17-2016 کے بعد نہ ہوا ہے۔

حافظ آباد ڈویژن کا آڈٹ سال 15-2014 کے بعد نہ ہوا ہے۔

فیصل آباد ڈیژن کا آڈٹ سال 16-2015 کے بعد نہ ہوا ہے۔

لوئر گوگیرہ ڈویژن کا آڈٹ سال 17-2016 کے بعد نہ ہوا ہے۔

برآلہ ڈویژن کا آڈٹ سال 17-2016 کے بعد نہ ہوا ہے۔

ڈرینج سرکل فیصل آباد آڈٹ سال 16-2015 کے بعد نہ ہوا ہے۔

فیصل آباد ڈرینج ڈویژن آڈٹ سال 17-2016 کے بعد نہ ہوا ہے۔

سمندری ڈرینج ڈویژن آڈٹ سال 16-2015 کے بعد نہ ہوا ہے۔

ایگزکیوٹیو ڈویژن فیصل آباد ہر سال آڈٹ ہوتا ہے۔

(و) سپیشل آڈٹ کسی شکایت کی صورت میں ہوتا ہے۔

ایگزکیوٹیو ڈویژن فیصل آباد دفتر ہذا کا سپیشل آڈٹ مارچ 2020 کو ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: محترم ڈپٹی سپیکر! آپ preside کر لیں تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! آپ دو منٹ کے لئے میری بات سُن لیں۔

جناب سپیکر: ڈپٹی سپیکر صاحب آ گئے ہیں تو وہ آپ کی بات سنتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ "فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور ان کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں" اس میں انہوں نے کافی لمبی چوڑی تفصیل دی ہے۔ اس کے علاوہ جز (ب) میں پوچھا تھا

کہ "فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ کی کتنی اراضی کہاں کہاں ہے"؟ اس حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ مجھے بتائیں کہ شہر میں اراضی کہاں کہاں پر واقع ہے اور کتنی رہائش گاہیں موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے دوست نے پوچھا ہے کہ کتنی اراضی ہے اور کہاں کہاں ہے۔ یہ اراضی فیصل آباد میں ہے جو جواب میں mention ہے۔ یہ اراضی محکمے کے استعمال میں ہے جبکہ کسی پرائیویٹ بندے کے استعمال میں نہیں ہے۔ جواب clear ہے لیکن اِس وقت میں location-wise نہیں بتا سکتا کہ فلاں location پر یہ اراضی ہے۔ اس کی لمبی تفصیل ہے لیکن ہر ایکڑ کے بارے نہیں بتا سکتا۔ البتہ اِن کو تفصیل چاہئے تو میں ان کو written دے دوں گا لیکن یہ اراضی فیصل آباد میں موجود ہے اور محکمے کے ہی استعمال میں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ اِن کی seriousness کا اندازہ لگالیں کیونکہ میں نے آپ کے توسط سے جز(ب) میں گزارش کی ہے کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ کی کتنی اراضی کہاں کہاں پر ہے؟ میں نے جز(ب) میں specific پوچھا ہے، اگر یہ پڑھیں تو ساری سمجھ آجائے گی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا یہ جواب ہے کہ اب میں یہ نہیں بتا سکتا لیکن میرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ نہیں بتا سکتے تو پھر کس نے بتانا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے specific اور detail میں پوچھا ہے کہ کہاں کہاں پر اراضی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس کی detail ہم ان کی table پر بھیج دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس کی تفصیل ابھی آپ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ابھی موجود نہیں ہے لیکن میں اِن کو فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی تفصیل منگوا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): میں ابھی تفصیل منگوا کر اِن کو دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طاہر پرویز صاحب! وہ آپ کو مکمل detail فراہم کر دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کو pending فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ ابھی آپ کو تفصیل دے دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں جب اگلا ضمنی سوال کروں گا تب ٹائم گزر چکا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اگلا ضمنی سوال پہلے کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! خصوصی طور پر میرے حلقے میں جو علاقہ آتا ہے وہاں پر محکمہ انہار کی رہائش گاہیں اور نرسریاں موجود ہیں جو ایکڑوں پر محیط ہیں۔ اب فیصل آباد شہر کے گھنٹہ گھر کے قریب اِن کے دفاتر، رہائش گاہیں اور نرسریاں ہیں جہاں پر ایک ایک مرلہ کی قیمت تین، چار، پانچ کروڑ روپے ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ایک ایک بندے کے رہنے کے لئے بارہ بارہ ایکڑ کی رہائش گاہیں رکھنا مناسب ہے کیونکہ پاکستان ایک غریب ملک ہے جبکہ معاشی حالات آپ کے سامنے ہیں؟ اب بارہ ایکڑ کو سنبھالنے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے لوگ چاہئیں، بجلی کی repair کے لئے کتنے لوگ چاہئیں اور سالانہ maintenance کے لئے کتنے لوگ چاہئیں لہٰذا وہاں پر ایک ایکسیئن یا ایس ای صاحب رہتے ہیں تو مجھے بتائیں کہ گریڈ 20 کے آفیسر کو بارہ ایکڑ کا گھر دینا مناسب بات ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میرے دوست نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن میں بات کروں گا تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔ ہمیں تین سال ہوئے

ہیں لیکن یہ pattern تب سے چلا آ رہا ہے جب سے پاکستان بنا ہے اور اس سے پہلے کی یہ رہائش گاہیں بنی ہوئی ہیں۔ اگر یہ اِن کی رائے ہے تو ہم اس پر غور کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر پہلے سے یہ pattern چلتا آ رہا ہے تو آپ pattern کو change کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس کے لئے اسمبلی میں رولز کا آنا ضروری ہے تب ہی pattern change ہو گا اور ہر کوٹھی کو change کیا جائے گا کیونکہ یہ پورے پنجاب کا issue ہے صرف فیصل آباد کا ہی نہیں ہے۔ اس میں further اِنشاءاللہ دیکھا جائے گا لیکن کوٹھیاں گورنمنٹ کے استعمال میں ہیں جبکہ پرائیویٹ استعمال میں نہیں ہیں۔ میں بس یہی request کروں گا کہ اس کو change کرنے کے لئے رولز بدلنے پڑیں گے کیونکہ اس میں پورا پنجاب شامل ہے اور اس میں اِن کی رائے لی جا سکتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی یہ چاہتا ہوں کہ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی دل آزاری کروں۔ میرے خیال میں ایک کنال یا دس مرلے کی رہائش گاہ ہی کافی ہوتی ہے۔ مجھے بتائیں کہ اگر اس ملک میں کوئی کام خراب ہوئے ہیں یا کوئی نشاندہی کر رہا ہے تو کیا اس کے لئے ساڑھے تین سال کا عرصہ کافی نہیں تھا۔ جیسے انہوں نے کافی دعوے کئے تھے اور یہ بھی کہا تھا کہ ہم گورنر ہاؤس کو گرا کر یونیورسٹی بنائیں گے لیکن آج تک وہ نہیں بن سکی۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ فیصل آباد کی قیمتی اراضی ہے اور یہ بات میں راجہ صاحب کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں کہ پانچ کروڑ روپے فی مرلہ وہ جگہ ہے اور بارہ بارہ ایکڑ پر نرسریاں بنی ہوئی ہیں لیکن وہاں سے ایک روپیہ بھی گورنمنٹ کے کھاتے میں نہیں آ رہا۔ محکمہ کے افسران نے وہاں مالی رکھے ہوئے ہیں جو وہاں پر پودے اگاتے ہیں اور اُس کی کمائی اپنی جیبوں میں ہی ڈالتے ہیں لیکن گورنمنٹ کے کھاتے میں کوئی پیسہ نہیں جا رہا۔ اگر نرسری ہی بنانی ہے تو کینال روڈ پر اِن کی کافی جگہ پڑی ہے وہاں پر جتنی مرضی نرسریاں بنائیں اور لوگوں کو ٹھیکے پر دیں تاکہ لوگ اپنا کام بھی کریں کیونکہ لوگ already بے روزگاری سے مَر رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب گھما پھرا کر بات اُدھر ہی لے آتے ہیں لیکن میری یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے

اس پر سوچیں کیونکہ وہاں پر بارہ بارہ ایکڑ کے گھروں میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور اگر ایکسیئن کے عہدے کا آدمی بارہ ایکڑ میں بیٹھا ہو گا تو پھر اس پنجاب کا کیا حال ہو گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں اس پر کچھ عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے بھائی طاہر پرویز صاحب نے جو بات کی ہے یہ اُن کے نکتہ نگاہ سے بجا ہے لیکن جس وجہ سے یہ کوٹھیاں معرضِ وجود آئی تھیں اور اب تک موجود ہیں اس پر کچھ لوگوں کا اپنا point of view ہے بہر حال اس کے پیچھے ایک فلسفہ بھی ہے۔ جیسے انہوں نے فرمایا کہ ایک ایک کنال گھر میں بھی رہا جا سکتا ہے تو بالکل رہا جا سکتا ہے کیونکہ میں خود کرائے کے گھر میں رہتا ہوں جو ایک کنال کا ہی ہے۔ ساری دنیا میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ open spaces are the lungs of the city اگر وہاں پر کھلی جگہ ہے، چیڑ، پائنز اور اس طرح کے بے شمار درخت لگے ہوئے ہیں جو pollution کو کم کرنے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں تو اس کی جگہ پر concrete forest کھڑا کر کے نقصان ہو گا۔ اِس وقت وہاں پر بارہ ایکڑ کی کوٹھیاں نہیں ہیں لیکن پانچ چھ ایکڑ کی کوٹھیاں ضرور موجود ہیں۔ 1965 میں ملک کرم داد ڈپٹی کمشنر تھے تو انہوں نے سیشن ہاؤس اور اریگیشن کی کوٹھیوں کو کاٹ کر auction کر دیا اور وہاں پر دو دو کنال کے گھر بن گئے یعنی انہوں نے سیشن ہاؤس کو بھی squeeze کر دیا تھا۔ اس چیز سے یہ کام ہوا کہ کنکریٹ کی buildings بن گئیں جو کرائے پر چڑھ رہی ہیں۔ وہاں پر کوآپریٹو سوسائٹی کی بارہ ایکڑ میں ایک کوٹھی تھی جو ہوٹل والے کو دے دی گئی لیکن وہاں پر تقریباً ایک ہزار درخت تھے جو سارے کاٹ دیئے گئے اور اس جگہ پر دو ہوٹلز اور بڑی بلڈنگ بنا دی گئی۔ یہ بات بجا ہے کہ قیمتی چیزیں ہوتی ہیں جیسے ہماری مسجد شہداء ہے وہ جگہ پانچ کروڑ روپے فی مرلہ سے بھی زیادہ ہے لیکن ہر چیز کو ہم پیسے کی صورت میں evaluate نہیں کر سکتے۔ یہ بات فاضل ممبر کی بجا ہے کہ ایکسیئن وغیرہ کو ایک یا دو کنال کا گھر بنا دیا جائے لیکن اُس جگہ کو بچایا نہ جائے کیونکہ وہ جگہ پارک کی طرح ہے اور اس جگہ نے فیصل آباد کو بچایا ہوا ہے۔ صرف وہی جگہیں کھلی

ہیں اس کے علاوہ کوئی کھلی جگہ نہیں ہے۔ وہاں پر یونیورسٹی کی بڑی grounds ہیں اس لئے اللہ کا شکر ہے کہ وہاں پر کوئی اور چیز نہیں بنتی۔

جناب سپیکر! ہم شہر کے لوگ یہی چاہتے ہیں کہ اس شہر کو forest concrete بننے سے بچایا جائے اور میں یہ نہیں کہتا آفیسرز کو وہاں ضرور رکھا جائے ان کے لئے چھوٹی کوٹھیاں بنا دی جائیں لیکن اس کے متبادل بھی کوئی چیز دی جائے اس کو کسی طرح green park یا afforestation ground بنایا جائے جس سے لوگ لطف اندوز ہو سکیں۔ دوسری بات یہ کسی نے نہیں کہا تھا کہ گورنر ہاؤس گرا دیا جائے گا۔ اس کی دیواروں کی جگہ جنگلہ لگانے کا کہا گیا تھا لیکن جب وہ کام شروع ہوا تو کورٹ سے stay order آ گیا۔ اس کا مقصد یہ ہی تھا کہ باہر سے view نظر آئے۔ ایک پرانی بلڈنگ کو کسی نے ختم نہیں کرنا تھا اور نہ ہی کسی نے یہ ہونے دینا تھا۔ ہر پرانی جگہ کو جو بیچنے کے ارادہ کے بجائے اس کی heritage اور کب وہ معرض وجود میں آئی ان سے لوگوں کے لئے چھوٹے چھوٹے pleasure منسلک ہوتے ہیں جناب محمد طاہر پرویز کے خیالات کی قدر کرتے ہوئے یہ گزارش کی ہے وہاں پر لوگ پانچ پانچ منزل بلڈنگ بنانے کے لئے اور پیسے دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن درختوں کی جگہ forest concrete نہ بنایا جائے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب ڈپٹی سپیکر! چودھری صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے بہت ہی اچھا مشورہ دیا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ اس جگہ کو sale کر دیں میں تو یہ بتا رہا ہوں کہ اس جگہ کی مالیت اور قیمت کیا ہے۔ وہاں پر مسئلہ یہ ہے اگر وہاں پر درخت لگیں یا کوئی پارک بنے کوئی public interest کے لئے کوئی کام ہو پھر تو وہ ٹھیک ہے۔ اگر تو ہم نے صرف وہاں پر مالی رکھ کر پودے فروخت کرنے ہیں۔ چودھری صاحب اس کے سامنے آپ کا کاروبار بھی ہے وہاں پر سوائے نرسریوں کے اور رہائشگاہوں کے کوئی درخت نہیں لگا ہوا۔ میری request یہ ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر assurance دے دیں وہاں پر یہ تو کوئی پارک بنا دیں یہ کوئی ground بنا دیں یہ بچوں کا کوئی play area بنا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب ڈپٹی سپیکر! جی، ان کا idea اچھا ہے انشاءاللہ ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔جی!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب والا! میرا سوال نمبر 6473 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیہ گریٹر تھل کینال چوبارہ منصوبہ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*6473: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گریٹر تھل کینال چوبارہ ضلع لیہ کا منصوبہ کب مکمل ہو گا؟

(ب) اس منصوبہ سے کتنی اراضی سیراب ہو گی اور اس منصوبہ پر کتنی لاگت آئے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز-II جو کہ چوبارہ برانچ کینال سسٹم پر مشتمل ہے اس منصوبے کے متعلق ایشین ڈویلپمنٹ بنک (ADB) کے ساتھ مالی امداد کے سلسلے میں بات چیت جاری ہے اور منصوبے کی تکمیل کے حوالے سے کچھ عرض کرنا قبل از وقت ہو گا۔

(ب) اس منصوبہ کی بدولت تھل دوآب کے مشرقی حصہ میں موجود اضلاع خوشاب، بھکر اور لیہ میں پھیلی ہوئی دو لاکھ چورانوے ہزار ایک سو دس ایکڑ اراضی سیراب ہو گی مزید برآں، منصوبہ ھذا کا مفصل ڈیزائن اور PC-1 ترامیم کے مراحل میں ہیں لہٰذا منصوبہ پر آنے والی لاگت کے متعلق فی الحال حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب والا! میرا پہلا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز-II جو کہ چوبارہ برانچ کینال سسٹم پر مشتمل ہے اس منصوبے کے متعلق ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے ساتھ مالی امداد کے سلسلے میں بات چیت جاری ہے۔تو مجھے اس منصوبے کے متعلق اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب ڈپٹی سپیکر! جی، یہ ADP کا حصہ تھا لیکن اب یہ ECNEC میں چل رہا ہے۔ اس منصوبے پر سندھ گورنمنٹ کو اعتراض تھا۔ جب کمیٹی بیٹھے گی تو اعتراض ختم ہو گئے تو یہ approve ہو جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب ڈپٹی سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب ڈپٹی سپیکر! بہت شکریہ۔ ایک جواب تو انہوں نے ٹھیک دیا ہے کہ اس پر سندھ حکومت کو اعتراض تھے لیکن اس سوال کے حوالے سے جز (الف) اور (ب) میں بڑی vague statement وہ اگر آپ بھی پڑھے تو ADB کے حوالہ سے کہا گیا ہے ان کے ساتھ مالی امداد کے سلسلے میں بات چیت جاری ہے، منصوبے کی تکمیل کے حوالے سے کچھ عرض کرنا قبل از وقت ہو گا، منصوبہ ھذا کا مفصل ڈیزائن اور PC-1 ترامیم کے مراحل میں ہیں، لٰہذا منصوبہ پر آنے والی لاگت کے متعلق فی الحال حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ چار sentence میں نے پڑھے ہیں جو جز (الف) اور (ب) میں ہیں مجھے یہ لگتا ہے۔ کہ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے وہ ہی درست ہے۔ اس پر میں ضمنی سوال کے حوالے سے جاننا چاہوں گا کہ سندھ حکومت نے اسی سال ایک سندھ اسمبلی نے resolution pass کی جس کے الفاظ یہ تھے کہ سندھ اسمبلی کا ایوان چوبارہ برانچ کینال پراجیکٹ گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز-II کی تعمیر پر شدید تحفظات کا اظہار کرتا ہے یہ وہاں کی اسمبلی کی resolution کے الفاظ تھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو سندھ حکومت کے اعتراضات ہیں اس کے حوالے سے پنجاب حکومت کا مؤقف کیا ہے۔ جو کہ اس منصوبے سے کوئی ایک دو ہزار ایکڑ نہیں پنجاب کی دو لاکھ چورانوے ہزار ایکڑ زمین نے سیراب ہونا ہے۔ اس کے اوپر پنجاب کے تین اضلاع لیہ، بھکر اور خوشاب کی سب سے زیادہ زمینوں نے سیراب ہونا ہے۔ اس کا 2001 میں فیز 1 آیا وہ مکمل ہو گیا دس لاکھ روپے سے یہ فیز 2 جو ہے یہ سندھ کے اعتراضات اور ان کی سندھ اسمبلی کی resolution کے حوالے سے مجھے یہ لگتا ہے اور میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں پنجاب حکومت میں پنجاب کا مقدمہ سندھ کے ساتھ لڑنے والا پنجاب میں کوئی نہیں ہے۔ پنجاب پانی کے issue پر لاوارث ہے نہ پنجاب کا Irrigation

Ministerاس پر واضح بات کرتا ہے نہ ہی پنجاب کاCMاس پر واضح بات کرتا ہے۔ آبپاشی یقیناً ہماری شہ رگ ہے ہماری agriculture land کے حوالے سے تو یہاں واضح جواب دیا جائے اگر یہ میں نے چارsentenceشروع میں پڑھے تھے کوئی اس میں واضح بات نہیں کی گئی کیا یہ سندھ حکومت کا جو دباؤ ہے ECNEC اور دوسرے اداروں کے اوپر اس کی وجہ سے اس ہاؤس کو اس کی صحیح pictureپیش نہیں کی جارہی یا کہ کوئی اور وجہ ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری) ہاؤس میں تشریف لائے)

یعنی میں سندھ کے اعتراض کے پس منظر میں ان کا گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز-II کے حوالے سے ان کا جواب جاننا چاہتا ہوں۔ انہوں نے خود ہی اس کا اشارہ ٹھیک کیا تھا میں نے پہلے بھی کہا سندھ کو اس پر تحفظات ہیں تو پنجاب کا اس پر کیا مؤقف ہے پنجاب کا مقدمہ کیا ہے ECNECکے اندر اس ایوان کو اس سے آگاہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! تاخیر کی معذرت کہ آج وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں جنوبی پنجاب کے issues پر ایک میٹنگ تھی اور میں وہیں سے ابھی آرہا ہوں۔ میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہا کہ وہ آج اسمبلی questionsکے جوابات دیں۔ مجھے نہیں پتا کہ اس وقت کون سا سوال discussہو رہا ہے لیکن میں جب اس معزز ایوان میں داخل ہوا تو سمیع اللہ خان صاحب کہہ رہے تھے کہ گریٹر تھل کینال کے اوپر ہمارا مؤقف کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمیع اللہ خان صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت ہی اہم issueکوtouchکیا۔ "گریٹر تھل کینال" بنی تھی کیونکہ ہر صوبے کو وفاقی حکومت نے نہریں بنا کر دینی تھیں۔ بلوچستان کو اس کے حصے کا پانی دینے کے لئے ہمارے علاقے سے جو "کچھی کینال" گزر کر جارہی ہے اس کے لئے physical infrastructureدیا جارہا ہے تاکہ بلوچستان کو اس کے حصے کا پانی ملے۔ اسی طرح سندھ کے اندر "رینی کینال" بنا کر دی گئی ہے جو کہ صوبہ سندھ کے لوگوں کو ان کے حصے کا پانی دیتی ہے۔ اسی طرح "گریٹر تھل کینال" پنجاب کے حصے میں تھی جو پنجاب میں بنا کر دینی تھی جبکہ خیبر پختونخوا کے لئے "چشمہ رائٹ بنک کینال" ہے۔ "گریٹر تھل

کینال" کا Phase-I بنا اور Phase-II پر اتنے عرصے سے کوئی کام نہیں ہو رہا تھا۔ جب ہماری حکومت آئی کیونکہ مجھے ذرا تھوڑا سا اس چیز کا شوق ہوتا ہے اور میں پڑھتا رہتا ہوں اور دیکھتا رہتا ہوں تو مجھے یہ چیز نظر آئی کہ ہمارے پانی کا جو allocated حصہ ہے ہم اسے اس لئے نہیں لے سکے کہ ہمارے پاس اپنے حصے کا پانی لینے کے لئے physical infrastructure نہیں ہے تو ہم نے Phase-II جو کہ وفاقی حکومت نے بنا کر دینا تھا، میں پھر سے ایک دفعہ واضح کر دوں کہ 2005 میں Phase-I کے بعد Phase-II کے اوپر کام نہیں ہوا جو کہ وفاقی حکومت نے بنا کر دینی تھی۔ جب اس پر کام نہیں ہو رہا تھا تو ہم نے اس کے لئے اپنے وسائل، ہم نے اس کے لئے خود funding arrange کی اور اس پر ہم نے کام کرنا شروع کیا۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بڑے فخر سے یہاں کہوں گا کہ پنجاب واحد صوبہ ہے جو اپنے water resource development کے اوپر کام کر رہا ہے چاہے وہ پوٹھوہار کے اندر سمال ڈیمز ہوں یا کوہ سلیمان کے اندر سمال ڈیمز ہوں تو ہم اپنی کینال نیٹ ورک کے اوپر کام کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم اپنے حصے کے پانی جس کی approval بھی 1991 کے accord کے اندر allocated بھی ہے تو ہم اپنے حصے کا وہ پانی لینے کے لئے اپنے physical means بنا رہے ہیں۔ جہاں تک ہمارے سندھ کے بھائیوں کے اعتراض کا تعلق ہے تو ہمارے سندھ کے بھائی ہر ڈویلپمنٹ جو کہ River Indus کے ساتھ associated ہوتا ہے، اس کے اوپر وہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ آپ پرانی history اٹھا کر دیکھ لیں اور 1920 سے شروع کر دیں جس وقت بھی پنجاب میں کوئی بھی Irrigation Department کا کام ہونا شروع ہوتا ہے تو سندھ کے بھائی اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے ہاں ایک perception یہ ہے، ایک دن قومی اسمبلی کی Water Committee کے اندر مجھے سندھ کے ایک معزز ایم این اے صاحب نے بھی کہا کہ آپ لوگ River Indus سے پانی کیوں لیتے ہو کیونکہ River Indus تو ہمارا ہے یعنی دریائے سندھ تو ہمارا ہے۔

جناب سپیکر! وہ پانی پاکستان کا ہے اور سب کا ہے کیونکہ اس پانی کی ایک allocation ہوئی ہوئی ہے اور سب کی اپنی ایک allocation ہے۔ رحیم یار خان کے ہمارے بھائی یہاں بیٹھے ہیں، ان

کو "تونسہ پنجند لنک کینال" سے پانی دیتے ہیں یعنی تونسہ سے پانی لیتے ہیں اور پنجند میں لے کر جاتے ہیں اور رحیم یار خان والوں کو پنجند بیراج سے پانی ملتا ہے۔ اسی طرح سے "چشمہ جہلم کینال" سے ہم دریائے سندھ کا پانی چشمہ کے مقام سے لیتے ہیں جسے دریائے جہلم میں لے کر آتے ہیں جہاں سے تریموں بیراج سے آگے 8 / 7 اضلاع کو پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ان نہروں پر بھی ہمارے سندھ کے بھائیوں کو ہر وقت ایک اعتراض ہوتا ہے کہ دریائے سندھ سے تم پانی کیوں نکال رہے ہو؟ اسی طرح اب "گریٹر تھل کینال" کے لئے بھی ان لوگوں کا وہی اعتراض ہے لیکن میں پھر واضح کر دوں کہ اس کا پانی 1991 کے accord کے اندر نام کے ساتھ allocated ہے اور باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ اس کا اتنا پانی ہے۔ اس کی Council of Common Interest سے بھی approval ہے۔ اس کے لئے ہمارے پاس "ارسا" کا NOC ہے کہ پنجاب اپنے ہی حصے کا پانی استعمال کر رہا ہے اور ہم کسی کا پانی نہیں لے رہے۔

جناب سپیکر! مجھے کہتے ہوئے تو یہ عجیب لگ رہا ہے کہ ایک political point scoring اور ایک issue بنانے کے لئے ہمارے سندھ والے بھائی، بجائے اس کے کہ بات کو کسی جگہ logically بیٹھ کر discuss کیا جائے تو وہ الزام تراشی اور نعرہ بازی وغیرہ کے اوپر لے کر جاتے ہیں جس کا مجھے افسوس ہوتا ہے۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ان سخت باتوں کا جواب کبھی سخت لفظوں میں نہ دیا جائے کیونکہ اس سے یہ ہوگا کہ اس فیڈریشن کے لوگوں کے درمیان نفرتوں کے بیج بوئیں گے جبکہ ضرورت محبت کی ہے، ہمیں ساتھ مل کر چلنے کی ضرورت ہے اور جہاں کوئی misunderstanding یا کوئی issue آتا ہے تو اسے اعداد و شمار کے ساتھ اور حقائق کے ساتھ بیٹھ کر ہمیں address کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک سندھ اسمبلی کا تعلق ہے اور آپ بتا رہے تھے کہ وہاں پر کوئی قرارداد پاس ہوئی ہے تو ان کا یہ اختیار ہی نہیں ہے۔ ہم یہاں سے قرارداد پاس کر سکتے ہیں کہ "رینی کینال" کو نہیں چلانا۔ ہم نے کبھی کہا ہے کہ بلوچستان کی "پٹ فیڈر کینال" کو نہ چلایا جائے۔ بھئی ہمارے حصے کا پانی ہے اور ہم اپنے حصے کو جیسے استعمال کرنا چاہیں کریں کیونکہ ہمیں 1991 کا accord باقاعدہ اجازت دیتا ہے اور اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ہر صوبہ اپنے حصے کے پانی کو جس طرح مرضی چاہے وہاں استعمال کر سکے۔ Simply میں آپ کو سمجھانے کی مثال دوں کہ اگر میں

آپ کو 100 روپے دیتا ہوں تو آپ دس روپے اس جیب میں رکھ لیں 20 روپے دوسری جیب میں رکھ لیں، 40 روپے اُس جیب میں رکھ لیں اور یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ اُسے کیسے کریں تو پنجاب اپنے حصے کے پانی کو جہاں استعمال کرنا چاہے ہم اپنا وہ پانی استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس ہاؤس کے توسط سے اپنے سندھ کے بھائیوں سے بھی ایک گزارش ہو گی کہ بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کے خلاف قراردادیں پاس کی جائیں اور آپس میں ہماری بدمزگیاں اور divisions ہوں تو ہمیں ایک دوسرے کو ساتھ ملانے اور محبت کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل لغاری صاحب! آپس میں مل بیٹھ کر معاملات حل کرنے کی ضرورت ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! آپ کی بھی بہت ساری قوم سندھ میں بیٹھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میری بھی بہت ساری قوم سندھ میں بیٹھی ہے بلکہ پنجاب سے زیادہ ہماری قوم سندھ میں بیٹھی ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اشرف رند صاحب کی بھی بہت ساری قوم سندھ میں بیٹھی ہے۔ جنوبی پنجاب کے بلوچ قبائل کی آدھی آدھی قومیں اِدھر اُدھر بارڈر کے اوپر بیٹھی ہوئی ہیں تو ایسی باتیں کر کے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف انتشار اور سخت الفاظ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اس بات کی بالکل فکر نہ کریں کیونکہ ہم ہر قانونی طریقے سے اپنے حقوق کے لئے issue کو raise کرتے ہیں۔ ہاں، ہم زیادہ شور مچانے کی بجائے جو appropriate forums ہیں، "ارسا" کا فورم ہے اور قومی اسمبلی کی کمیٹی کے اندر یہ بات ہوتی ہے جبکہ Council of Common Interest ہے تو ہر جگہ پر ہم اپنے اعداد و شمار اور statistics and legal point کے حساب سے اپنی چیزیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ ہم اپنے water rights کے اوپر بہت زیادہ vigilant ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، لغاری صاحب! آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ ہمیں بتایا اور یقیناً تمام صوبوں کو ساتھ مل کر چلنا پڑے گا اور ہمیں ایک دوسرے کی respect کرنی پڑے گی۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6480 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پوٹھوہار ریجن میں نئے ڈیموں کی تعداد اور پانی جمع کرنے کی گنجائش سے متعلقہ تفصیلات

*6480: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پوٹھوہار ریجن میں کتنے نئے ڈیم موجود ہیں ہر ڈیم کی پانی جمع کرنے کی گنجائش بیان کی جائے؟

(ب) حکومت پوٹھوہار ریجن میں مزید کتنے ڈیم تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) پوٹھوہار ریجن میں کُل 70 ڈیمز ہیں جن میں سے 14 زیر تعمیر ہیں۔ تعمیر شُدہ ڈیموں میں 196978 ایکڑ فٹ پانی جمع کرنے کی گنجائش ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب پوٹھوہار ریجن میں 8 نئے ڈیمز تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلقہ ہے کہ جو 14 ڈیمز انہوں نے mention کئے ہیں کہ زیر تعمیر ہیں تو ان کی تعمیر کب کب شروع ہوئی ہے اور کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! ان کا کام almost 70 سے 80 فیصد تک complete ہو گیا ہے اور جو سکیم almost 70 سے 80 فیصد تک complete ہو جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ almost complete ہونے کے قریب ہوتی ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جب منسٹر صاحب ہاؤس میں موجود ہوں تو ان کے ہوتے ہوئے پارلیمانی سیکرٹری سوالات کے جواب دیں تو یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ یا تو منسٹر صاحب جواب دیں یا پھر وہ اس معزز ایوان سے باہر چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے سوالات کے جواب دینے ہیں تو پھر آپ اس ایوان سے باہر چلے جائیں تاکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سوالات کے جواب دے سکیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری ایوان سے باہر چلے گئے)

آوازیں: شیم شیم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں شیم کی کیا بات ہے What is shame? صرف بیٹھ کر slogan اور شیم شیم مناسب نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس میں دو ڈیم تقریباً 92 فیصد complete ہیں، ایک 73 فیصد مکمل ہے اور یہاں پر over all 70 فیصد کام ہو چکا ہے۔ باقی آٹھ نئے ڈیمز کی feasibility پر کام جاری ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں اپنا سوال repeat کرتی ہوں کہ میں نے یہ سوال کیا ہے کہ ان ڈیمز کی تعمیر کب کب شروع ہوئی اور 70 فیصد کام تو ہو گیا لیکن اس "نئے پاکستان میں" پتا نہیں اب ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ 70 فیصد کتنا ہوتا ہے جسے آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی

جانتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کب کب ان ڈیمز کی تعمیر شروع ہوئی اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! حتمی تاریخ بتائیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جب آپ ایک پراجیکٹ لگاتے ہیں تو اس کی مکمل ہونے کی کوئی تاریخ ہوتی ہے ناں تو کب تک اندازہ ہے کہ یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کب ان ڈیمز کی تعمیر شروع ہوئی اور کب تک یہ مکمل ہو جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! بالکل valid question ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جو کام 70 فیصد ہوا ہے۔ یہ دو سال پہلے کے کام شروع ہوئے ہیں اور اس کی feasibility already بنی ہوئی تھی اور completion date کیونکہ سائٹ پر جو feasibility بنائی جاتی ہے اس حساب سے کوئی land issue، کوئی construction کے issue اور فنڈز کے issue آجاتے ہیں تو میں نے پہلے بھی اپنی بہن کو کہا ہے کہ انشاءاللہ 70 فیصد almost کام ہو چکا ہے اور باقی ہم کر دیں گے۔ Time frame اس لئے نہیں دے سکتے کہ سائٹ کی پوزیشن ایسی ہوتی ہے جو ہم اسمبلی فورم پر کہہ دیں کہ سائٹ پر یہ پوزیشن ہے تو انہیں جلد ہی مکمل کر لیں گے۔ انشاءاللہ

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! دوبارہ وہی سوال کہ 70 فیصد کام تین سالوں میں ہوا ہے تو باقی 30 فیصد کام رہ گیا ہے تو کیا الیکشن سے پہلے پہلے ہو جائے گا یا پھر اس میں مزید وقت لگے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس میں الیکشن کا issue نہیں ہے کیونکہ یہ public interest کا issue ہے تو ہماری پوری کوشش ہے کہ الیکشن سے پہلے مکمل ہو جائے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، محترمہ! آپ کے تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ چلیں، one more کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے جواب میں تحریر کیا ہے کہ حکومت 8 نئے ڈیمز تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ 8 ڈیمز کون کون سی جگہوں پر تعمیر ہوں گے کیونکہ اس کے جواب میں وہ جگہیں mention نہیں کی گئیں نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ان پر کوئی ورکنگ بھی کی گئی ہے یا نہیں اگر ہوئی ہے تو اس پر کتنے فیصد کام ہو چکا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! اس کی feasibility بنائی جا رہی ہے۔ ان کے نام پنڈ سویا کام ڈیم، جھنگی ڈیم، سونجھ ڈیم، چونا ڈیم، گھمبیر ڈیم، لاوا ڈیم، ٹنیانا ڈیم اور چھنگو ڈیم ہیں۔ یہ میں نے اپنی بہن کو بتا دیا ہے، ان کی feasibility بن رہی ہے جب کام شروع ہو گا تو میری بہن کو پتا چل جائے گا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! یہ نام کہاں mention ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ محترمہ کو لسٹ دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں ان کو ابھی لسٹ دے دیتا ہوں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! کیا ان پر ورکنگ شروع ہو گئی ہے، اگر ہو گئی ہے تو کتنے percent کام ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی(جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! جب ورکنگ شروع ہوتی ہے تو feasibility شروع ہوتی ہے۔ ان کی feasibility بن رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ کام شروع ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6527 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال: محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز کی تعداد اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*6527: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چکوال میں محکمہ آبپاشی کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان کی سالانہ آمدنی کتنی ہے؟

(ج) ان کو پرموٹ کرنے کے لئے اور ٹورازم کے ساتھ لنک کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) وہاں کتنے اوسطاً ٹورسٹ آتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) ضلع چکوال میں محکمہ آبپاشی کا کوئی ریسٹ ہاؤس موجود نہ ہے۔ صرف آفیسرز کی انسپکشن کے لئے انسپکشن ہٹس (Inspection Huts) موجود ہیں۔

(ب) چونکہ ضلع چکوال میں محکمہ آبپاشی کے پاس کوئی ریسٹ ہاؤس موجود نہ ہے اس لئے ان کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔

(ج) ڈھوک ٹاہلیاں، دھرابی اور اٹھوال لکھوال ڈیمز کے انسپکشن ہٹس محکمہ ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب کو مورخہ 01.08.2020 دے دیئے گئے ہیں۔

(د) چونکہ ڈھوک ٹاہلیاں، دھرابی اور اٹھوال لکھوال ڈیمز کے انسپکشن ہٹ محکمہ ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب کو دے دیئے گئے ہیں اس لئے ٹوریسٹ کی معلومات متعلقہ محکمہ ہی فراہم کر سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ ضلع چکوال میں محکمہ آبپاشی کے کوئی ریسٹ ہاؤسز نہیں ہیں بلکہ Inspection Huts موجود ہیں جو Tourism Department کو دے دیئے ہیں۔ کیا یہ مجھے بتائیں گے کہ انہوں نے یہ Huts tourism department کو لیز پر دیئے ہیں یا rent پر دیئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! Tourism گورنمنٹ کا وہ ادارہ ہے جو کمرشل ہے۔ ہم نے یہ huts ان کو اس لئے دیئے ہیں کہ revenue generate ہو کیونکہ ہمارا محکمہ ان huts کو rent پر چڑھانے سے اتنا revenue generate نہیں کر سکتا جتنا Tourism Department کر سکتا ہے۔ ہم نے یہ huts ان کو لیز پر دیئے ہیں اور ان سے جو ریونیو حاصل ہو گا اس میں ہمارا بھی share ہو گا۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کتنے عرصے کا لیز ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! یہ اس میں mention نہیں ہے میں ان کو next question میں بتا دوں گا۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6541 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاول واہ کینال بہاولپور کا منظور شدہ پانی اور نہر کے پشتوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*6541: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاول واہ کینال بہاولپور کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اس میں اس وقت کتنا پانی چھوڑا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکتوبر/نومبر 2020 میں اس نہر کے ٹوٹنے اور Over Flow کرنے کی وجوہ سے اس کے ارد گرد کے علاقہ جات جونا بستی، ٹبی، آر بی وموضع دام والا بستی چٹھہ کی تین سوایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دس سال سے محکمہ نے اس نہر اور وہاں سے نکلنے والے مائنر/راجباہ کی کبھی بھی مرمت، پشتوں وغیرہ کی نہ کی ہے؟

(د) کیا حکومت اس بابت تحقیقات کروانے اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند)

(الف) بہاول واہ کینال بہاولپور کا منظور شدہ پانی 320 کیوسک ہے یہ Non-Perennial نہر ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ یہ نہر اکتوبر/ نومبر 2020 میں Over Flow ہوئی تھی۔ یہ Non-Perennial نہر ہے جو کہ 16-اپریل سے 15-اکتوبر تک چلتی ہے اس نہر کو گندم کی بجائی کے لئے پانی دیا گیا تھا۔ یہ نہر دسمبر کے مہینے میں Over Flow ہوئی اور بروقت کنٹرول کرنے کی وجہ سے ارد گرد کے علاقہ جات اور آبادی میں پانی کے پھیلاؤ کی وجہ سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ پچھلے دس سالوں میں بہاول واہ نہر و دیگر نہروں کی بھل صفائی اور پشتوں کی مرمت کا کام ہوتا رہا ہے اور اس نہر کے پُشتے ڈیزائن کے مطابق ہیں اور وہاں سے نکلنے والے مائنر/ راجباہ کے پُشتوں کی بوقت ضرورت باقاعدگی سے مرمت کی جاتی ہے۔

(د) اس ضمن میں ضروری کارروائی عمل میں لائی گئی ڈویژن ہذا کے فیلڈ عملہ کو متنبہ کیا گیا کہ وہ مستقبل میں اس سے محتاط رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ علاقہ جات میں زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ اس حوالے سے زیرو آر نمبر 432 بھی تھا۔ میں نے خود موقع کا وزٹ کیا تھا۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتادیں کہ "زیادہ نقصان نہیں ہوا" اس کا کیا مطلب ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! زیادہ نقصان ہو یا تھوڑا نقصان ہو نقصان تو نقصان ہوتا ہے۔ وہاں کینال breach ہوئی ہے اور ہم اس کو مانتے ہیں کہ نقصان ہوا ہے۔ جس کی negligence ثابت ہوگی اس کو ضرور punishment ہوگی لیکن یہ واضح ہے کہ نقصان نقصان ہی ہوتا ہے تھوڑا ہو یا زیادہ۔ میں یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ نقصان زیادہ نہیں ہوا جب نہر breach ہوئی تو اس کی وجہ سے نقصان ہوا ہے اور وہ کنکریٹ کی نہر نہیں تھی مٹی کی تھی۔ کسی وجہ سے یہ نہر overflow ہوئی جس کی وجہ سے وہاں نقصان ہوا اور ہم یہ مانتے ہیں کہ نقصان ہوا ہے لیکن یہ قدرتی طور پر ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں محکمے کی غفلت نہیں ہے۔ اگر یہ disaster management ہے تو ہم اس کا ازالہ کردیں گے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں وہاں گیا تھا لیکن ان کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے وہاں کوئی عملہ نہیں تھا۔ وہاں پر کئی سو ایکڑ فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ یہ مجھے بتادیں کہ انہوں نے کیا ازالہ کیا؟ وہاں عملہ موجود ہی نہیں تھا، میری ایکسیئن سے بات ہوئی، ایس ڈی او سے بات ہوئی اور سب انجینئر سے بات ہوئی لیکن سارا دن وہاں کوئی بھی نہیں پہنچا۔ نہر کا پانی چلتا رہا جس کی وجہ سے کئی موضع جات میں کئی سو ایکڑ پر کھڑی فصل تباہ ہوگئیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ میں نے ایک سال پہلے سوال کیا تھا اور زیرو آر بھی بھیجا تھا لیکن مجھے بتادیں کہ محکمہ نے عملہ کے خلاف کیا کارروائی کی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی انکوائری کرائی جائے، اس کی detailed report پیش کی جائے اور اس میں جو بھی شامل ہو اس کو سزا دی جائے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بھی بتا دیں کہ وہاں پر جن زمینداروں کی فصلیں تباہ ہوئیں، ان کے مکانات اور دیواریں گری ان کے لئے حکومت نے کیا کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی انکوائری کروا کر پوری detail فراہم کریں گے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے کہ ہم پشتوں کی مرمت کا کام دس سالوں سے کر رہے ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ انہوں نے 20-2019 اور 21-2020 میں اس نہر پر کتنا کام کیا اور کتنے روپے کا کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ آئندہ اجلاس میں اس کی انکوائری رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں گے نیز اس میں یہ بھی بتایا جائے کہ کس طرح لوگوں کو compensate کیا گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 6542 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 6694 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 6758 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 6785 dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں ان کا سوال نمبر 6810 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مسعود احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 6931 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 7013 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7014 بھی ان ہی کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید خاور علی شاہ کا ہے موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 7233 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 7298 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال سید خاور علی شاہ کا ہے۔

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 7233 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: محکمہ آبپاشی کا دریائے راوی کے پشتوں کی تعمیر و مرمت اور اخراجات سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

*7233: **سید خاور علی شاہ:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ آبپاشی نے سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران دریائے راوی کے پشتوں کی تعمیر اور مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) یہ کام کن کن ٹھیکیداروں سے کروایا گیا ہے؟

(ج) ان کے پشتوں کے کاموں کی تھرڈ پارٹی سے verification کروائی گئی ہے؟

(د) کس کس کا کام غیر معیاری پایا گیا اور اس کے ذمہ دار کون کون ملازمین ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) سال 19-2018

1۔ مضبوطی بنک اور سلوپ لیفٹ مارجنل بند برجی نمبر 000+53 تا 000+57 سدھنائی ہیڈ ورکس سدھنائی 2244205= Rs-

2۔ مہیا کرنا شیننگ لیفٹ مارجنل بند برجی نمبر 000+0 تا 000+5 = Rs-1777420

سال 20-2019 کوئی کام نہ کیا گیا۔

سال 21-2020

3 ۔ مضبوطی بنک جے ہیڈ سپر برجی نمبر 000+38 لیفٹ مارجنل بند 000+1 تا 000+5 = Rs-439043

(ب) سال 19-2018 میں کام نمبر 1 ایگزیکٹو انجینئر مشینری ڈویژن ملتان اور کام نمبر 2 M/S حسنین حیدر ٹریڈرز نے کیا۔

سال 21-2020 میں کام نمبر 3 M/S حسنین حیدر ٹریڈرز نے کیا ہے۔

(ج) جی ہاںverificationہوئی ہے

(د) کوئی بھی کام غیر معیاری نہ پایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! میںsupplementary questionمیں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو تھرڈ پارٹی سےverificationکرائی ہے اس کی رپورٹ کب ہوئی اور کون سی پارٹی تھی جس نے اس کیverificationکی کیونکہ کامsatisfactoryنہیں تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر!M&Rکا جو بھی کام ہوتا ہے جسyearکا ہوتا ہے اسی ٹائم میں تھرڈ پارٹیvetکرتی ہے اس کے بعد اس کی paymentہوتی ہے۔ میرے دوست نے پوچھا ہے تو جوdate of completionہے وہی date of verificationہوگی اور اسیyearمیں ہوا ہوگا۔ اب جو اِن کی تسلی کرانے والی بات ہے کہ موقع پر کام نہیں ہوا اور تھرڈ پارٹی نےvetکر دیا ہے، تھرڈ پارٹی کون سی تھی؟ تھرڈ پارٹی consultantہوتی ہے وہ کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ میں اس میںclearنہیں کر سکتا کہ تھرڈ پارٹی کا نام کیا ہے۔ ہمارے ہاںopen tenderہوتا ہے اس میں تھرڈ پارٹیز آتی ہیں اس ایریا میں کون سی پارٹی تھی وہ ابھی مجھے کنفرم نہیں ہے میں ان کو بتا دوں گا باقی تھرڈ پارٹی کیbillپرvetting کوconfirmاورensureکرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! میں نے نیسپاک اور دوسری پارٹی کو دیکھا ہے لیکن شاید ہمارے اکثر ممبر سمجھتے ہیں کہ خاص کر اریگیشن کا کام اچھا اورstandardنہیں ہوتا۔ اگر اُسthird partyکا نام بتا دیں جس نےverificationکی ہے یا اس کو دوبارہverifyکسی اور سے کروا لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! اس پر انکوائری کروا لیں؟

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ملک صاحب کے سوال کے ساتھnextاس کی بھی انکوائری کروا کر رپورٹ پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے انکوائری کروا کر اس کی رپورٹ پیش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 7300 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7303 بھی انہی کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال نمبر 7320 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معظم شیر کا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7360 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب موضع کدھی کی آبادیوں کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے سے متعلقہ تفصیلات

***7360: جناب محمد معظم شیر:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کے موضع کدھی کی آبادیوں کو دریائے جہلم کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے پتھروں کے بند بنانے کا کام شروع کیا گیا تھا۔ یہ کب شروع کیا اور یہ منصوبہ کتنے کا تھا؟

(ب) اس منصوبہ پر آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے موقعہ پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا کام باقی ہے؟

(ج) اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے کتنی رقم مزید درکار ہے اور کب تک یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب میں دریائے جہلم کے بائیں کنارے کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے دو سالڈ سٹون سٹڈوں کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔

1. Protection of Grave yard at village Jaura Kalan on right bank of River Jhelum in District Khushab یہ کام مورخہ 10.02.2020 کو شروع کیا گیا اور اس منصوبہ کی تخمینہ لاگت 12.622 ملین روپے تھی۔

2. Protection of village Hassan Pur Tiwana on right bank of River Jhelum in District Khushab یہ کام مورخہ 14.09.2018 کو شروع کیا گیا اور اس منصوبہ کی تخمینہ لاگت 7.584 ملین روپے تھی۔

(ب) 1. Protection of Grave yard at village Jaura Kalan on right bank of River Jhelum in District Khushab اس کام پر 12.622 ملین روپے رقم خرچ ہوئی ہے۔

2. Protection of village Hassan Pur Tiwana on right bank of River Jhelum in District Khushab اس کام پر 7.584 ملین روپے رقم خرچ ہوئی ہے۔

(ج) یہ دونوں منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور مزید رقم درکار نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں کیونکہ انہوں نے اس سوال کے بعد کام مکمل کر لیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! جی، Question Hour ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ: قلعہ میاں سنگھ مائنیز کی تعمیری لاگت اور اس میں جاری پانی سے متعلقہ تفصیلات

*7467: **جناب محمد توفیق بٹ:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا گوجرانوالہ میں قلعہ میاں سنگھ مائیز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اوراس کی تعمیر کس سال شروع ہوئی تھی اوراس پر کتنی لاگت آچکی ہے؟

(ب) کیا قلعہ میاں سنگھ مائیز میں نہری پانی چل رہاہے یا کہ گندا سیوریج کا پانی ہی چل رہاہے؟

(ج) کیا کبھی کسی محکمے نے اس مائیز کا سروے کرکے اس کی موجودہ حالت چیک کی ہے؟

(د) کیااس میں نہری پانی سے فصلیں سیراب ہوتی ہیں یانہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) گوجرانوالہ قلعہ میاں سنگھ مائیز کی لائننگ کا کام دسمبر 2015 میں شروع ہوا۔ اس سکیم کی ٹوٹل لاگت 96.67 ملین منظور کی گئی۔ 2018,2017,2016 اور 2019 میں کام ہوتا رہا۔ جو فنڈز کی فراہمی کے مطابق جاری تھا۔ کسی بھی سال اس سکیم کے فنڈ بغیر استعمال واپس نہیں بھیجے گئے۔ ہر سال جو بھی فنڈز ریلیز کئے گئے اس کے مطابق موقع پر کام ہوتا رہا۔ اب تک جو فنڈز دیئے گئے اور جو اخراجات ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	فنڈ	خرچہ
2015-16	40.00	36.93
2016-17	49.00	31.35
2017-18	17.50	17.50
2018-19	--	--
2019-20	---	--

جبکہ 22-2021 میں یہ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام سے ہی ختم کر دی گئی جس کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے۔ اس سکیم کو دوبارہ ADP میں شامل کروانے اور سکیم کے بقایا فنڈز مہیا کرنے کی Request پہلے ہی بھیجی جا چکی ہے۔ جیسے ہی فنڈ ملتے ہیں کام مکمل ہو جائے گا۔

(ب) قلعہ میاں سنگھ مائیز میں WASA نے اپنے Sewer ڈالے ہوئے ہیں جس کے لئے باقاعدہ Pumping Station بنائے گئے ہیں لیکن 2016 میں جب قلعہ میاں سنگھ

کی لائننگ کا کام شروع ہوا تو WASA کے Sewer بند کر دیئے گئے ۔ جس کے reaction میں WASA نے ضلع انتظامیہ، اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور متعلقہ سیاسی نمائندوں کے ذریعے اس معاملہ کو Takeup کیا تا کہ Sewerage کی Disposal کا کوئی حل نکالا جا سکے اور اس کے لئے توفیق بٹ صاحب جو اس وقت بھی علاقہ کے MPA تھے حلقہ PP-56 سے اور ضلع انتظامیہ کے تعاون سے WASA نے قلعہ میاں سنگھ مائیز کے ساتھ ساتھ پختہ ڈرین بنائی جو کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے Right of Way میں بنائی گئی لیکن ابھی اس کے Final Disposal Point کی Finalization کا معاملہ زیر بحث تھا کہ WASA نے گندے نالے کا پانی قلعہ میاں سنگھ مائیز میں Dispose کر دیا۔ اس Disposal کی وجہ سے نہر بہت سی جگہوں سے بند ہو گئی۔ پھر جب نہر کی حالت اس گندے پانی سے خراب ہوئی تو WASA کے پانی کو Dispose کرنے کے لئے نہری پانی کے نیچے Syphon ڈیزائن کیا گیا۔ اب یہ Syphon موقع پر نصب ہے جس کی بدولت نہر کا پانی اوپر سے گزرے گا اور گندا نالہ نیچے سے۔

(ج) اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے کئی دفعہ اپنے اس مائیز کا سروے بھی کروایا ہے اور لوگوں کو Notices بھی بھیجے گئے ہیں کہ نہر میں گندا پانی نہ پھینکا جائے اور اپنے گندے پانی کے پائپ ختم کئے جائیں اور نہر کو کچرا کنڈی نہ بنایا جائے ورنہ قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی کیونکہ یہ نہر لائننگ کے کام کی وجہ سے بند رہی ہے اس لئے اس نہر میں گندا پانی اور کوڑا جمع ہو گیا ہے۔ جس کی صفائی اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کروا رہا ہے اور دوبارہ سے نہری پانی اس میں چھوڑ دیا گیا ہے۔

(د) جو علاقے قلعہ میاں سنگھ مائیز کے Command ایریا میں شامل ہیں ان کو نہری پانی لگتا ہے۔

بہاولپور: نہر سلطان واہ کے لنک پر داف ختم ہونے سے نہر خیر مائیز کے پانی کے بہاؤ میں کمی سے متعلقہ تفصیلات

* 7471: **ملک خالد محمود بابر**: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نہر خیر مائیز کہاں واقع ہے اس کی لمبائی اور چوڑائی کیا ہے یہ کس نہر سے لنک کرتی ہے؟

(ب) کیا اس نہر کو پختہ کیا گیا ہے اگر ہاں تو کب کن افسران کی نگرانی میں یہ کام ہوا ہے پختہ کرنے کے بعد کیا اس کی اونچائی میں فرق پڑا ہے اگر ہاں تو کتنے فٹ کا فرق پڑا ہے؟

(ج) نہر خیر مائیز میں بھرتی ڈالنے سے کیا پانی کے بہاؤ میں کوئی فرق پڑا ہے کیا نہر سلطان واہ کے لنک پر قبل ازیں داف موجود تھا اگر موجود تھا تو اس کو کیوں ختم کیا گیا ہے کس اتھارٹی کی اجازت سے ختم کیا گیا اجازت نامہ کی کاپی فراہم کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ داف ختم ہونے سے نہر خیر مائنز میں پانی نہیں آرہا ہے جس کی وجہ سے نہر خیر مائنز کے آبنوشان اپنی فصلوں کو پانی لگانے سے محروم ہیں اور پانی نہ لگانے سے ان کی فصلیں سوکھ گئی ہیں؟

(ہ) نہر سلطان واہ کے لنک پر داف ختم ہونے کے بعد نہر خیر مائنز کے پانی کی کمی یا بہاؤ کو کس آفیسر نے چیک کیا ہے اور اپنی رپورٹ اعلیٰ افسران کو بھجوائی؟

(و) کیا محکمہ خیر مائنز کے آبنوشان کی اس محرومی کو ختم کرنے اور نہر سلطان واہ کے لنک پر دوبارہ داف لگانے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ نہر خیر مائنز میں پانی کا بہاؤ پورا ہو سکے اور آبنوشان اپنی فصلوں کو بروقت کاشت کر سکیں اگر جواب نفی میں ہے تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) نہر خیر مائیز سلطان واہ کی بر جی نمبر 24264 کے بائیں طرف سے نکلتی ہے یہ نہر موضع ماندھل سے شروع ہو کر موضع کوٹلہ سلطان احمد، موضع پلولی تک ختم ہوتی ہے اس کی لمبائی 17004 فٹ ہے۔ اس کی چوڑائی 3.50 فٹ سے شروع ہو کر 1.75 فٹ پر ختم ہوتی ہے۔ یہ نہر سلطان واہ نہر سے لنک کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! اس نہر کو پختہ کیا جارہاہے۔ یہ سب انجینئر، سب ڈویژنل آفیسر، متعلقہ ایکسئین اور نیسپاک کے عملے کی نگرانی میں کام ہو رہا ہے۔ نہر خیر مائنیز کو پختہ کرنے سے اس کے بیڈ کی اونچائی میں 0.28 فٹ کا فرق پڑا ہے۔ نہر پختہ ہونے سے پانی کے بہاؤ میں مزید بہتری آجائے گی۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ نہر خیر مائنیز میں بھرتی ڈالنے سے پانی کے بہاؤ میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ مزید برآں خیر مائنیز کو پختہ کرنے سے losses کم ہو جائیں گے اور پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال عمل میں لایا جائے گا۔ دفتری ریکارڈ کے مطابق نہر سلطان واہ پر ڈاف موجود ہے۔ جس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔ نہر خیر مائنیز میں پانی اس کے حق کے مطابق پانی دیا جارہا ہے اور اس کی ٹیل پر اس کے حق کے مطابق پانی پہنچ رہا ہے۔ جس کو چیف مانیٹرنگ PMIU لاہور کے عملے نے کئی بار چیک کیا ہے۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے نہر خیر مائنیز میں پانی اس کے حق کے مطابق دیا جارہا ہے۔ اور اس کی ٹیل پر اس کے حق کے مطابق پانی پہنچ رہا ہے۔ نہر کے پانی کے بہاؤ کو گاہے بگاہے آفیسران چیک کرتے رہتے ہیں۔

(و) جی ہاں! یہ درست ہے۔ محکمہ انہار خیر مائنیز کے آبنوشان کو ان کے حق کے مطابق پانی پہنچا رہا ہے۔ نہر سلطان واہ پر موجود ڈاف کے ڈیزائن میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں کیا گیا ہے۔ نہر خیر مائنیز کو پختہ کرنے کے بعد اس کا پانی ٹیل پر مزید بہتر ہو جائے گا اور زمیندار اپنی فصلیں مزید بہتر طور پر کاشت کر سکیں گے۔

رحیم یار خان: ڈاس برانچ کے ایریا میں کھال توڑنے کے واقعات نیز روتی مائنیز کے کھالہ جات کو توڑنے والے افراد کے خلاف ایف آئی آر درج نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 7491: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان ڈاس برانچ کے ایریاز میں کتنے کھال توڑنے کے کیس متعلقہ ایس ڈی اوز اور ایکسئین کے پاس رپورٹ ہوئے ان کھالوں کے نمبر مع موضع جات کے نام بتائیں اور جن افراد نے یہ کھال توڑے ان کے نام، پتا جات مع ولدیت اور کھال توڑنے کی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) متعلقہ افسران نے کھال توڑنے والے افراد کے خلاف کیا کارروائی کی کتنے افراد کے خلاف تھانہ جات میں پرچے اور ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔اوران پر کون سی دفعات لاگو کی گئیں تمام ایف آئی آرز کی نقول فراہم کی جائیں؟

(ج) کتنے ملزمان کے خلاف کھال توڑنے کے باوجود ان کے خلاف F.I.R درج نہیں کروائی گئیں ان کی تفصیل مع نام ملزمان اور ایف آئی آر نہ درج کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) محکمہ ان کھال توڑنے والے افراد کے خلاف سخت کارروائی کرنے اور جن ملزمان کے خلاف تا حال F.I.R درج نہیں کی گئی ان کے خلاف اندراج مقدمات درج کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) روتی مائینز کے کن کن کھالہ جات کو کن کن افراد نے یکم اپریل 2021 سے آج تک توڑا ہے ان افراد کے نام، پتا جات مع ولدیت بتائیں ان کھالہ جات توڑنے والے افراد میں سے کن کن کے خلاف F.I.R محکمہ نے درج کروائی ہیں ان کے نام، پتا جات بتائیں اگر ان کے خلاف پرچہ درج نہیں ہوا تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) سال 21-2020 میں ڈاس کینال ڈویژن رحیم یار خان میں کل چھ عدد کھال توڑنے کی درخواستیں متعلقہ سب ڈویژنل کینال آفیسرز کو موصول ہوئی ہیں جن افراد نے یہ کھال توڑے ان کے نام، پتا مع ولدیت اور کھال توڑنے کی تاریخ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نیز کھال توڑے جانے سے متعلق کیس کی سماعت کے اختیارات صرف متعلقہ سب ڈویژنل آفیسر کے پاس ہیں اور وہی مجاز اتھارٹی ہیں۔

نام	موضع	تاریخ آگاہی	تاریخ فیصلہ
فقیر بخش ولد احمد بخش قوم انڈہڑ	رحیم آباد	16.04.2021	24.06.2021
محمد اسلم ولد فتح محمد قوم آرائیں	مٹھ ڈنڈام	12.12.2020	02.04.2021
اللہ وسایا ولد واحد بخش قوم سویترہ	راجڑری	09.03.2021	20.03.2021
محمد ارشد جاوید ولد محمد طفیل قوم آرائیں	روتی شریف	19.05.2021	12.06.2021
پیراں دتہ ولد عبدالکریم کھمبڑا	روتی شریف	01.07.2021	28.07.2021
محمد اکرام ولد عبدالستار قوم کمبوہ	راجن پور خورد	28.07.2021	زیر سماعت

(ب) کھال توڑنے کے متعلق کارروائی زیر دفعہ 68-A کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 ترمیم شدہ 2016 کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔ جس کے تحت موقع پر کھال بحال کرایا جاتا ہے۔اگر نقص امن کا خطرہ ہو تو امداد پولیس حاصل کی جاتی ہے تاہم اگر کوئی لڑائی نقصان جھگڑا ہو تو سائل کی درخواست پر متعلقہ تھانہ کارروائی کرتا ہے۔لہذا محکمہ نے کوئی ایف آئی آر درج نہ کروائی ہے۔

(ج) بحالی کھالہ جات کے دوران ایسا کوئی نقص امن کا وقوع پیش نہ آیا اور نہ ہی محکمہ ہذا نے کوئی ایف آئی آر درج کروائی ہے۔

(د) احداثی کھال کی کارروائی زیر دفعہ 68-A کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 ترمیم شدہ 2016 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ جسکے تحت کھال بحال کر دیا جاتا ہے۔ صرف نقص امن کی صورت میں بذریعہ امداد پولیس احداثی کھال کی کارروائی کی جاتی ہے۔ محکمہ ہذا نے کوئی ایف آئی آر درج نہ کروائی ہے۔

(ہ) روتی مائنر کے یکم اپریل 2021 تک کھال توڑنے کے دو عدد وقوعہ جات کی درخواستیں متعلقہ سب ڈویژنل آفس کو موصول ہوئی ہیں جن افراد نے کھالہ جات کو توڑا انکی تفصیل درج ذیل ہے۔

	موضع	موگہ نمبر	راجباہ/نہر کا نام
محمد ارشد جاوید ولد محمد طفیل قوم آرائیں	روتی شریف	11450/T.L	روتی مائنر
پیراں دتہ ولد عبدالکریم کھمبڑا	روتی شریف	11440/L	روتی مائنر

شمار نمبر 1 اور شمار نمبر 2 موقع پر احداث ہو چکے ہیں۔ مزید بحالی کھالہ جات کے دوران کوئی نقص امن وقوعہ پیش نہیں آیا اور نہ محکمہ نے کوئی ایف آئی آر درج کروائی ہے۔

میانوالی: نالہ برچ اور راکا تاحال چینلائز نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7560: **جناب عبدالرحمٰن خان:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

نالہ بروچ اور راکا (پی پی 85 میانوالی) کو ابھی تک چینلائز کیوں نہیں کیا گیا ہے حالانکہ کئی بار یہ معاملہ جناب وزیر اعلیٰ اور سیکرٹری آبپاشی کے نوٹس میں بھی لا چکا ہوں حکومت کو اقتدار میں آئے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے محکمہ کے پاس اس مقصد کے لئے فنڈز بھی موجود ہیں لیکن ان کو ابھی تک درست استعمال میں نہیں لایا گیا اور اس وجہ سے فصلوں کے ساتھ ساتھ دیہاتوں کی مقامی آبادی بھی متاثر ہو رہی ہے کیا محکمہ ان کو جلد از جلد چینلائز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

نالہ بروچ اور نالہ راکھا گورنمنٹ پنجاب کی منظور شدہ سکیمیں ہیں۔ جس کے تحت دونوں برساتی نالہ جات کو چینلائز کر کے دریائے سندھ میں ڈالنا ہے۔ منظور شدہ روٹ پر علاقے کی عوام کو شدید تحفظات ہیں جس کا اظہار عوام نے مختلف فورمز پر کیا۔ جس کی وجہ سے محترم سیکرٹری آبپاشی پنجاب نے مزید تحقیقات کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی، کمیٹی نے 24.08.2021 کو تمام علاقے کا تفصیلی دورہ کیا اور عوام کی رائے بھی حاصل کی۔ تحقیقاتی کمیٹی کی تفصیلی رپورٹ کا انتظار ہے۔ رپورٹ کے مندرجات کے مطابق کام شروع کر دیا جائے گا۔

خوشاب: دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے Converted Hocky Stud سکیم کے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*7596: **جناب محمد معظم شیر:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع جوڑاکلاں ضلع خوشاب کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے Converted Hocky Stud کی سکیم Approve ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کی منظوری Cabinet سے بھی ہوئی ہے مگر اس سکیم پر ابھی تک موقع پر کام شروع نہیں ہوا ہے؟

(ج) اس سکیم کے لئے فنڈز جاری نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ اس سکیم سے 20/25 ہزار کی آبادی کو فائدہ ہونا تھا اور دریا کے کٹاؤ کو روکنا تھا؟

(د) کیا حکومت اس سکیم کے فنڈز جاری کرنے اور اس سکیم پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے اس کی اصولی منظوری Cabinet Committee on Disaster Management سے مورخہ 16.06.2021 کو ہو چکی ہے تاہم یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ فنڈنگ کے طریقہ کا تعین چیف سیکرٹری، ریلیف کمشنر، چیئرمین پی اینڈ ڈی اور سیکرٹری فنانس کی مشاورت سے کریں گے۔

(ج) ابھی تک فنڈز جاری نہیں ہوئے کیونکہ فنڈنگ کے طریق کار کا تعین چیف سیکرٹری، ریلیف کمشنر، چیئرمین پی اینڈ ڈی اور سیکرٹری فنانس کی مشاورت سے کرنا ہے اس کے بعد فنڈز جاری ہوں گے۔

(د) محکمہ کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن یہ کام فنڈز کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی سے مشروط ہے۔

شیخوپورہ پی پی۔141 میں سیم نالوں کی صفائی ستھرائی پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*7621: **جناب محمود الحق:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔141 شیخوپورہ میں سیم نالے کتنے ہیں ان سیم نالوں کے نام مع لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سیم نالوں کی صفائی پر سال 2018، 2019 اور 2020 میں کتنی رقم خرچ کی گئی تھی؟

(ج) ان سیم نالوں کی صفائی کن کن افسران و ملازمین کی نگرانی میں کی گئی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سیم نالوں کی صفائی نہ ہونے سے بدبو، تعفن پھیلا ہوا ہے مانانوالہ شہر کی حدود میں ان کی حالت بہت خراب ہے مانانوالہ قصبہ کی حدود میں جو نالے ہیں ان کے نام اور ان کی صفائی پر خرچ کردہ رقم تین سالوں کی علیٰحدہ علیٰحدہ دیں؟

(ہ) کیا حکومت پی پی-141 اور قصبہ مانانوالہ کے سیم نالوں کی صفائی ستھرائی از سرنو کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) حلقہ پی پی-141 شیخوپورہ کی حدود میں جو سیم نالے آتے ہیں۔ اُن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام سیم نالہ	لمبائی
1-	مانانوالہ برانچ ڈرین	(20.5 کینال میل)
2-	جاتری برانچ ڈرین	(11.60 کینال میل)
3-	سچا سوداڈرین	(1.74 کینال میل)
4-	ڈھلواں برانچ ڈرین	(2.80 کینال میل)
5-	مادہ ڈرین	(3.23 کینال میل)
6-	ڈھلواں ٹرائی ڈرین	(0.30 کینال میل)
7-	منگو کی ڈرین	(8.4 کینال میل)
8-	شیخوپورہ ڈرین	(6.2 کینال میل)
9-	بھکھی ڈرین	(2.0 کینال میل)

(ب) ان سیم نالوں میں جو رقم خرچ کی گئی تھی وہ درج ذیل ہے۔

نالوں کے نام	2018	2019	2020
مانانوالہ ڈرین	41,50,000/-	9,10,000/-	-
جاتری ڈرین	13,84,338/-	15,75,726	-

سچاسوداڈرین	-	-	-
ڈھلواں ڈرین	-	-	-
مادہ ڈرین	-	-	-
ڈھلواں ٹرائی ڈرین	-	-	-
منگوکی ڈرین	-	-	-
شیخوپورہ ڈرین	-	-	-
بھکھی ڈرین	-	-	474500/-

(ج) ان سیم نالوں کی صفائی درج ذیل افسران کی نگرانی میں کی گئی ہے۔
سال 2018 میں مرزا عبدالقیوم (سب ڈویژنل آفیسر) اور غلام عباس (سب انجینئر)
سال 2019 میں مرزا عبدالقیوم (سب ڈویژنل آفیسر) اور غلام عباس (سب انجینئر)
سال 2020 میں علی اکبر ڈوگر (سب ڈویژنل آفیسر) اور غلام عباس (سب انجینئر)
سال 2020 میں محمد اکرم (ایگزیکٹیو انجینئر) ہارون شبیر خان (سب ڈویژنل آفیسر) اور قیصر فاروق (سب انجینئر) کی نگرانی میں ہوئی۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ جب بھی ڈرین کی صورت حال خراب ہوتی ہے تو فی الفور اس کی صفائی کا تخمینہ لگایا جاتا ہے تاکہ انہیں مکمل طور پر آپریشنل بنایا جاسکے۔ مانانوالہ قصبہ کی حدود میں آنے والے نالوں اور ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل جز (ب) میں دے دی گئی ہے۔

(ہ) پی پی۔141 اور قصبہ مانانوالہ کے سیم نالوں کی صفائی ستھرائی کا کام موجودہ رواں مالی سال 2021-22 میں شامل کیا گیا ہے۔

صوبہ میں پانی چوروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***7644: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ آبپاشی نے سال 2020 کے دوران کل کتنے پانی چوروں کے خلاف مقدمات درج کروائے مکمل تفصیل ضلع وار فراہم فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے لوگوں کو جرمانہ، سزائیں اور وارننگ دی گئی ان کی ضلع وار مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی طرف سے پانی چوری کے کیسز متعلقہ تھانے میں بھجوائے گئے لیکن متعلقہ پولیس کے عدم تعاون کی وجہ سے صوبہ بھر میں پانی چوروں کے خلاف کارروائی عمل میں نہ لائی جا سکی آخر کیوں اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ آبپاشی نے سال 2020 کے دوران 16326 پانی چوری کے واقعات محکمہ پولیس کو مقدمات کے اندراج کے لئے بھجوائے۔ ان کی تفصیل (Flag-"A")۔ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2020 کے دوران محکمہ پولیس کو بھجوائے گئے 16326 پانی چوری کے وقوعہ جات میں سے 3059 پانی چوری میں ملوث افراد کے خلاف FIR کا اندراج محکمہ پولیس کی طرف سے کیا گیا اور 923 پانی چوری میں ملوث افراد کو گرفتار کیا گیا جن کی ضلع وار تفصیل (Flag-"A") میں ہے۔

(ج) پانی چوروں کے خلاف کارروائی عمل میں نہ لانے کی وجوہات محکمہ پولیس سے متعلقہ ہے۔ تاہم 2020 میں محکمہ آبپاشی کی طرف سے 16326 پانی چوری کے واقعات محکمہ پولیس کو مقدمات کے اندراج کے لئے بھجوائے گئے جن میں سے محکمہ پولیس کی طرف سے 3059 وقوعہ جات کا اندراج ہو سکا۔

صوبہ میں دریاؤں کے پانی کی پیمائش سے متعلقہ تفصیلات

*7646: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کے دریاؤں کے پانی کی پیمائش کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) ان دریاؤں پر گیجز کو لگائے ہوئے کتنے سال ہو گئے ہیں؟

(ج) صوبہ بھر میں جو دریا داخل ہوتے ہیں کیا کوئی ایسا نظام موجود ہے جو بتائے کہ کتنا پانی داخل ہو رہا ہے؟

(د) صوبہ بھر میں جو دریا ہیں کیا ان کا کوئی سروے کیا گیا ہے کہ Maximum کتنا پانی Carry کرسکتے ہیں تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ہ) جب سیلاب آتا ہے تو دریاؤں کی Capacity بڑھانے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

(و) کس کس دریا کی Capacity بڑھائی گئی ہے تاکہ سیلاب سے بچاؤ کے لئے بند بنائے جائیں نیز کہاں پر بند بنائے گئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) دریاؤں کے پانی کی پیمائش ڈسچارج ٹیبلنز اور انجینئرنگ فارمولا کی مدد سے کی جاتی ہے۔

(ب) مختلف دریاؤں پر بیراجز کے مقام پر لگائی گئی Gauges کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(i) دریائے سندھ پر کالاباغ کے مقام پر 1968 میں

(ii) دریائے جہلم پر رسول بیراج کے مقام پر 1968 میں

(iii) دریائے چناب پر مرالہ بیراج کے مقام پر 1968 میں

(iv) دریائے راوی ہیڈ بلوکی کے مقام پر 1915 میں

(v) دریائے ستلج پر ہیڈ سلیمانکی کے مقام پر 1962 میں

مزید برآں یہ Gauges وقتاً فوقتاً چیک ہوتی رہتی ہیں آیا کہ یہ ڈسچارج درست دے رہی ہیں یا نہیں اور آخری مرتبہ سال 2021 میں ڈسچارج ٹیبل بنائے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! بالکل موجود ہے انجینئرنگ فارمولا اور ڈسچارج ٹیبل کی مدد سے دریاؤں کے پانی کو صوبہ میں داخل ہوتے وقت ماپا جاتا ہے۔

(د) ملک بھر کے دریاؤں کی Maximum پانی Carry کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دریائے سندھ 11 لاکھ کیوسک کالاباغ کے مقام پر

دریائے کابل 2 لاکھ کیوسک نوشہرہ کے مقام پر

دریائے جہلم 8.5 لاکھ کیوسک رسول بیراج کے مقام پر

دریائے چناب 11 لاکھ کیوسک مرالہ بیراج کے مقام پر

دریائے راوی 1.5 کیوسک جسٹر کے مقام پر۔

(ہ) دُنیا بھر میں دریاؤں کی Capacity کو بڑھانے کا کوئی نظام موجود نہیں ہے ہاں البتہ دریاؤں کی قدرتی Capacity کو بحال رکھنے کے لئے مختلف مقامات پر بند بنا کر مضبوط کیا جاتا ہے تا کہ دریا کی Flood Limit کا پانی دریا کی حدود میں سے بآسانی گزارا جا سکے۔

(و) جواب جز(ہ) میں بیان کر دیا گیا ہے۔البتہ بندوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب نوابزادہ وسیم خان بادوزئی ایک رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم) پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! شکریہ۔ The Punjab Regularization of Service Amendment Bill 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7491 تھا kindly اگر اس کو pending کر دیں کیونکہ میں سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال lay ہو چکا ہے لہٰذا ابھی pending نہیں ہو گا آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کافی دنوں سے منسٹر صاحب نہیں آ رہے ان کا کل کا وعدہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! یہ ہمارے بہت سارے زیرو آر نوٹسز pending پڑے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں منسٹر صاحبان اسمبلی کے سیشن کو serious نہیں لیتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ میں بارہا colleagues کے سامنے برا بھی بنتا ہوں جب یہ چیز point out کرتا ہوں لیکن ایک sense of responsibility ہونی چاہئے۔ میں آپ سے یہی استدعا کر سکتا ہوں کہ ان سب کے لئے کوئی ایک time limit کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی time limit نہیں ہے۔ کل انہوں نے یہاں پر آ کر جواب دینا ہے in any case, you call them tomorrow انہوں نے آ کر جواب دینا ہے ورنہ ان کے خلاف سخت ایکشن لیں گے۔ This is very wrong.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کر دوں کہ یہ صرف ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے بلکہ جتنے ڈیپارٹمنٹس ہیں کل کے لئے سب ڈیپارٹمنٹس کو پابند کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں بہت سارے ڈیپارٹمنٹس ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور دوسرے ڈیپارٹمنٹس شامل ہیں۔ کل کے سیشن میں ان کو آنا چاہئے All ministers should be here tomorrow. It's an order from the Chair. (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد افضل کا سوال نمبر 5451، جناب محمد توفیق بٹ کا سوال نمبر 7467، ملک خالد محمود کا سوال نمبر 7471 اور محترمہ عظمٰی کاردار کا سوال نمبر 7491 pending کئے جاتے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ باقی آپ نے سارے زیرو آر کل کے لئے pending فرما دیئے ہیں لیکن جو ایک زیرو آر جو میرے متعلقہ ہے اگر آپ اس کو take up کر لیں تو وہ زیرو آر dispose of ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو پھر کل ہی لے لیتے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے آپ فرمائیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب آپ سے request کر رہے ہیں۔ please آپ ان کی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کے کہنے پر لے لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! یہ زیرو آر لے لیتے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد طاہر پرویز کا زیرو آر نمبر 645 ہے یہ پہلے بھی دو دفعہ پیش ہو چکا ہے میں نے اس کا جواب دیا تھا لیکن اس میں تھوڑی سی confusion آ رہی تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ کا زیرو آر نمبر 679 ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا زیرو آر dispose of ہوا۔ جی، اگلا زیرو آر محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ چلیں! ان کو کل ہی take up کر لیتے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہ تقریباً 99 فیصد اس وقت منسٹرز موجود نہیں ہیں so یہ سارے زیرو آر نوٹسز pending کر لیں۔ ایک میں موجود ہوں تو میرا متعلقہ زیرو آر نمبر 645 ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زیرو آر نوٹس نمبر 645 میرے پاس نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ زیرو آر نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ زیرو آر نوٹس تین دفعہ پیش ہو چکا ہے اور اس میں معاملہ حل ہو چکا ہے لیکن اس میں کوئی تھوڑا سا confusion آ رہا تھا۔ میرے خیال میں اسمبلی سیکرٹریٹ اس میں تحریری طور پر ہم سے ثبوت چاہتا تھا تو مدعی نے affidavit لکھ کر دے دیا ہے کہ اس کا معاملہ حل ہو چکا ہے۔ اس کو رقم بھی عدالت کی سپرداری سے مل چکی ہے اور مدعی کا بیان حلفی میرے پاس موجود ہے so اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس زیرو آر نوٹس کو dispose of فرما دیں۔ یہ معاملہ طے ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، زیرو آر نوٹس نمبر 645 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ باقی سارے زیرو آر نوٹسز کل کے لئے pending کر لیتے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے زیرو آر نوٹسز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ اپنا زیرو آر نوٹس پیش کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا زیرو آر نمبر 606 ہے میں اسے take up نہیں کرنا چاہتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرے پاس تو آپ کا زیرو آر نمبر 680 ہے۔ یہ آپ نے پڑھنا ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جی، یہ زیرو آر 680 میں نے پڑھنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پڑھیں۔

ضلع راجن پور کے مواضع میں پینے کے صاف پانی کی قلت، فلٹریشن پلانٹس کی بحالی کا مطالبہ

محترمہ شازیہ عابد : جناب سپیکر !شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ " نئی بات "مورخہ 5۔دسمبر 2021 کی خبر کے مطابق ضلع راجن پور کے علاقوں جام پور، محمد پور، دیوان، فاضل پور، داجل، کوٹلہ مغلاں، آدھیوالہ، سلیم آباد میں پینے کے صاف پانی کی قلت سرکاری سطح پر اکلوتے واٹر فلٹریشن پلانٹ ٹاؤن کمیٹی محمد پور دیوان میں نصب ہے جس کے پانی کا معیار، صفائی اور نگرانی کا مستند نظام نہ ہونے کی وجہ سے محمد پور دیوان کی 80 فیصد سے زائد آبادی زہر آلودہ پانی پینے پر مجبور ہے۔ حکومت فوری طور پر ضلع بھر میں واٹر پلانٹس بحال کرے تاکہ شہری صاف ستھرے پاک پانی سے مستفید ہو سکیں۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی، کل اس کا جواب لے لیتے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد : جناب سپیکر !شکریہ

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب تحاریک التوئے کار لیتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار جناب منان خان کی ہے۔جناب منان خان تشریف فرما ہیں ؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر !میری تحریک التوائے کار 436/21 ہے۔ میری تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے اس کو dispose of نہ کیا جائے۔۔۔

قراردادیں

(مفادعامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم مورخہ 23۔نومبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التوا کی گئی پہلی قرار داد لیتے ہیں یہ قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے قرارداد پیش ہو چکی ہے اس کے متعلقہ وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ متعلقہ وزیر تشریف فرما نہیں ہیں۔ لہٰذا اسے pending کیا جاتا ہے۔دوسری زیر التواء قرار داد سید عثمان محمود، سید حسن مرتضیٰ اور خواجہ سلمان رفیق کی طرف سے ہے یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اس قرار داد پر متعلقہ منسٹر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن محترمہ یاسمین راشد نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ حکومتی مؤقف پیش کریں۔ محترمہ تشریف فرما نہیں ہیں۔ تیسری زیر التواء قرار داد رانا مشہود احمد خان کی ہے اس قرار داد پر متعلقہ وزیر، وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا تو وہ حکومتی مؤقف پیش کریں، متعلقہ وزیر تشریف فرما نہیں ہیں۔ چوتھی زیر التواء قرار داد محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔ محترمہ عنیزہ فاطمہ! تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں یہ قرار داد dispose of ہوئی۔پانچویں زیر التواء قرار داد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔جی، چودھری صاحب!

سونے کی خرید و فروخت کے بارے میں قانون سازی کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! شکریہ۔میری قرار داد ہے کہ:

> "ایک تولہ سونا میں 12 ماشہ ہوتے ہیں جب کوئی شخص سونے کے زیورات خرید کرتا ہے تو 12 ماشہ کی پوری قیمت ادا کرتا ہے اور جب ضرورت پڑنے پر اسی سنار کو زیور فروخت کرتا ہے تو وہ ایک تولہ میں سے 3 ماشہ کٹوتی کرتا ہے۔پاکستان میں سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے قانون سازی کی جائے تا کہ عوام سنار کی لوٹ مار سے محفوظ رہ سکیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک تولہ سونا میں 12 ماشہ ہوتے ہیں جب کوئی شخص سونے کے زیورات خرید کرتا ہے تو 12 ماشہ کی پوری قیمت ادا کرتا ہے اور جب ضرورت پڑنے پر اسی سنار کو زیور فروخت کرتا ہے تو وہ ایک تولہ میں سے 3 ماشہ کٹوتی کرتا ہے۔ پاکستان میں سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے قانون سازی کی جائے تاکہ عوام سنار کی لوٹ مار سے محفوظ رہ سکیں۔"

جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اس کو کسی نے oppose نہیں کیا ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک تولہ سونا میں 12 ماشہ ہوتے ہیں جب کوئی شخص سونے کے زیورات خرید کرتا ہے تو 12 ماشہ کی پوری قیمت ادا کرتا ہے اور جب ضرورت پڑنے پر اسی سنار کو زیور فروخت کرتا ہے تو وہ ایک تولہ میں سے 3 ماشہ کٹوتی کرتا ہے۔ پاکستان میں سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ سونے کے زیورات کی خرید و فروخت کے حوالے سے قانون سازی کی جائے تاکہ عوام سنار کی لوٹ مار سے محفوظ رہ سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم آج کے ایجنڈے کی موجودہ قرار دادیں لیتے ہیں پہلی قرار داد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صحافی کالونی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ملازمین کی رہائشی کالونی بنانے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میری یہ قرارداد ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کالونی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ملازمین کی رہائشی کالونی بنانے کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کالونی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ملازمین کی رہائشی کالونی بنانے کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کالونی کی طرز پر صوبائی اسمبلی پنجاب کے ملازمین کی رہائشی کالونی بنانے کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد جناب محمد مرزا جاوید کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ جناب محمد مرزا جاوید تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا یہ قرارداد dispose of ہوئی۔ تیسری قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ محترمہ خدیجہ عمر تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا یہ قرارداد dispose of ہوئی۔ چوتھی قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ شیخ علاؤالدین صاحب تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا یہ قرارداد dispose of ہوئی۔ پانچویں قرارداد محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا یہ قرارداد dispose of ہوئی۔

The House is adjourned to meet on Wednesday 21st December 2021 at 1 pm.

INDEX

PAGE NO.

A

AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Hazrat Kelanwala to head Qadirabad *(Question No. 3826*)* 44
-Construction and repair of road from Jalalpur Chattha to Head Qadirabad, Gujranwala *(Question No. 3825*)* 44
ABDUL RAUF, MIAN
QUESTION regarding-
-Details about employees terminated from service in Population Welfare Sargodha and Gujranwala division *(Question No. 7792*)* 239
ABDUL REHMAN KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Details about not channelize Nala Burch and Nala Raka in Mianwali *(Question No. 7560*)* 414
ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS-UD-DIN, MR.
-Leave of absence 248
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety in people due to high increase in head of traffic Challans 337
-Delay in rehabilitation of graveyards programme in 274 Union Councils of Lahore 252
-Embezzlement of million rupees in tax duty in Lahore division 334
-Increase in dacoity incidents day by day in city Haroonabad 339
-Increase in dacoity incidents day by day in city Sahiwal 338
-Miserable condition of farmer due to non availability of fertilizer in the province 253
-Problems faced by farmers due to merge of Market Committee Baseerpur into Market Committee Hujra Shah Muqeem 335
-Problems faced by people due to non completion of sewerage line in PP-116 Nishatabad, Faisalabad 250
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-15th December, 2021 3
-16th December, 2021 69
-17th December, 2021 185
-20th December, 2021 257
-21th December, 2021 343
AKHTAR ALI, CHAUDRY
QUESTIONS regarding-
-Construction and completion of sports complexes in area of Lahore *(Question No. 2949*)* 74
-Estimated cost, allocated funds and construction of Sports Complex Tajpura, Lahore *(Question No. 2972*)* 79

PAGE NO.

-Number of vacant posts in colleges of PP-154 and 155, Lahore *(Question No. 6843*)* 268

ALI HAIDAR, AGHA

-Leave of absence 246

ALI HAIDER GILANI, SYED

QUESTION regarding-

-Details about employees and area of Shah Shams Park Multan *(Question No. 5146*)* 129

ANEEZA FATIMA, MS.

QUESTIONS regarding-

-Allocated budget for water supply and sewerage schemes in PP-77 Sargodha *(Question No. 3782*)* 108

-Details about posting of Secretary BISE Lahore against the rules and regulations *(Question No. 7673*)* 289

ASAD ALI, MALIK (*Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Allocated budget for changing sewerage pipes in PP-156, Lahore *(Question No. 4454*)* 113

-Allocated budget for water supply and sewerage schemes in PP-77 Sargodha *(Question No. 3782*)* 108

-Allocated funds for sewerage and water filtration plants in PP-150, Lahore *(Question No. 5102*)* 129

-Budget of Public Health Engineering Department and estimated cost of water supply schemes in Bahawalnagar *(Question No. 4745*)* 119

-Cost incurred upon new installed water filtration plants in PP-150 Lahore *(Question No. 5101*)* 128

-Cost incurred upon new installed water filtration plants in PP-172 Lahore *(Question No. 4838*)* 121

-Desilting and repair of bridges and sidewall of Shalamar disposal drain in Lahore *(Question No. 4210*)* 111

-Details about construction of underpass Gulberg Road Firdous Market Lahore *(Question No. 5054*)* 125

-Details about employees and area of Shah Shams Park Multan *(Question No. 5146*)* 130

-Details about employees, offices and completed projects in Gujranwala Development Authority *(Question No. 5259*)* 134

-Details about government housing schemes in PP-189, Okara *(Question No. 5093*)* 127

-Details about installation of water filtration scheme by World Bank *(Question No. 2180*)* 106

-Details about launching Housing Society for lawyers in Okara *(Question No. 5092*)* 126

-Details about posting period of LDA Officers at same seat *(Question No. 4415*)* 112

PAGE NO.

-Details about projects of Public Health Engineering in tehsils Bhera and Bhalwal in 2019-20 *(Question No. 4886*)* 122
-Details about sewerage and water supply schemes in Rajanpur *(Question No. 5152*)* 131
-Details about water supply schemes in city Faisalabad *(Question No. 2932*)* 107
-Expenses upon purchase of flowerpots fixed on the pillars of Metro Bus Track in Multan *(Question No. 4625*)* 115
-Laying of new pipe line of water supply in Toba and Lillah district Jhelum *(Question No. 4559*)* 114
-Number and functional condition of water filtration plants in Union Councils of Shahdara Division Lahore *(Question No. 4759*)* 120
-Number and types of fruit trees besides of canal Lahore *(Question No. 4995*)* 124
-Number of members of board of Directors of PHA and MDA Multan *(Question No. 4626*)* 116
-Provision of toilet facility for women in rural areas of province *(Question No. 3923*)* 110
-Repair and completion of G-3 roads in Jouhar Town Lahore *(Question No. 4907*)* 123
-Running projects and budget of Gujranwala Development Authority in the year 2019-20 *(Question No. 5255*)* 132

ASIA AMJAD, MS.

REPORTS *(Laid in the House)* regarding-

-The Ghazi National Institute of Engineering and Sciences Dera Ghazi Khan Bill 2021 (Bill No. 53 of 2021) 14
-The Grand Asian University Sialkot Bill 2021 (Bill No. 74 of 2021) 14
-The Lahore Institute of Science and Technology Lahore Bill 2021 (Bill No. 62 of 2021) 14
-The National College of Business Administration and Economics Lahore Amendment Bill 2021 (Bill No. 76 of 2021) 14
-The Thal University Bhakkar 2021 (Bill No. 23 of 2021) 15

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AYSHA IQBAL, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about budget of Family Planning *(Question No. 3913*)* 198
-Details about controlling over population *(Question No. 6218*)* 216
-Installation of heavy machinary on roof top of Auriga Centre Gulbarg Lahore *(Question No. 3664*)* 87

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

QUESTION regarding-

-Steps taken for controlling over population *(Question No. 1237*)* 222

PAGE NO.

B

BILLS-
-The Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 261-263
-The Grand Asian University, Sialkot Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 265-267
-The Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 263-265
-The National College of Business Administration and Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 351-353
-The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 360
-The Punjab Irrigation, Drainage and Rivers Bill 2021 *(Introduced in the House)* 56
-The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 58-59
-The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 355-357
-The Salar International University Bill 2021 *(Introduced in the House)* 361
-The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 59-61
-The Thal University Bhakkar Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 62-63
-The University of Arts and Science Bill 2021 *(Introduced in the House)* 359
-The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 357
-The University of Rawalpindi Bill 2021 *(Introduced in the House)* 358

C

CABINET-
-Of the Punjab 5
CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Details about firing by retired police officers in marriage ceremony in Faisalabad 137
-Details about murder of Arif named person by firing of unknown persons in Mughalpura Lahore 324
-Details about murder of Malik Arab named person in village Sadhandi tehsil Choa Saidan Shah 135
-Details about murder of mother and three daughters in Kot Samaba Rahim Yar Khan 325
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds for widening of Kharwala Chowk, Mubarikpur to Noushehra Jadeed Road, Bahawalpur *(Question No. 4721*)* 49

PAGE NO.

-Construction and repair of road from Abdullah Pur to Sher Pur, Jhelum *(Question No. 4733*)* 50
-Construction and repair of road from Bhera to Malikwal in Sargodha *(Question No. 3727*)* 43
-Construction and repair of road from Hatiji to Kotla Musa Khan in Bahawalpur *(Question No. 4720*)* 48
-Construction and repair of road from Hiran Minar Interchange to Garmula Virkan Sheikhupura *(Question No. 4882*)* 52
-Construction and repair of road from Hazrat Kelanwala to head Qadirabad *(Question No. 3826*)* 44
-Construction and repair of road from Jalalpur Chattha to Head Qadirabad, Gujranwala *(Question No. 3825*)* 44
-Construction and repair of road from Ratokala Station to Dhoori in Sargodha *(Question No. 3726*)* 42
-Construction and widening of roads in Bhera and Bhalwal *(Question No. 3725*)* 41
-Construction of inter district roads in Bahawalnagar and bridge on Satluj river *(Question No. 5339*)* 35
-Cost incurred upon construction and upgradation of road from Karyal Kalaan to Garmula Virkaan, Gujranwala *(Question No. 4883*)* 53
-Cost incurred upon construction of road from Chak Umer Sukha Ladhoka to Atari in Okara *(Question No. 1418*)* 39
-Details about withdrawal of funds after completion of schemes in district Chiniot *(Question No. 4875*)* 30
-Expenses and allocated funds for construction and repair of roads and buildings in PP-186, Okara *(Question No. 4774*)* 51
-Issuance of funds and cost incurred upon construction of road from Haweli to Pir Ghani, Okara *(Question No. 4717*)* 47
-Issuance of funds for construction and repair of roads in district Sargodha in year 2019-20 *(Question No. 3724*)* 40
-Making dual road from Tandlanwala to Comprehensive Chowk Sahiwal via bridge Qutab Shahana *(Question No. 4986*)* 32
-Reconstruction of road from Pindi Rawan to Chak 50, Mandi Bahauddin *(Question No. 4576*)* 45
-Reconstruction of road from Pindi Rawan to Miana Gondal, Mandi Bahauddin *(Question No. 4577*)* 46
-Reconstruction of roads linked with motorway Interchange in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 4657*)* 23
-Repair and construction of Faisalabad Chiniot road and Chiniot Pindi Bhattian Road *(Question No. 4874*)* 26
-Repair of bridge from 119 Morr to 58 South in PP-79 Sargodha *(Question No. 4694*)* 18

PAGE NO.

CONDOLENCE-
-One Minute silence for death of a Srilankan citizen in Sialkot 13

D

DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 148

E

EHSAN-UL-HAQUE, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The National College of Business Administration and Economics, Lahore (Amendment) Bill 2021 351

F

FATEHA KHWANI *(Condolence)-*
-On sad demice of Famous Dr. Abu ul Hassan, Martyrs of APS and fall of Dhaka 73

H

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and facilities provided to colleges and universities in Gujranwala *(Question No. 7743*)* 291
-Details about adopting dual standard in downgrading of similar type of cases in GC University for Women faisalabad *(Question No. 6872*)* 294
-Details about colleges in PP-247 Bahawalpur *(Question No. 7665*)* 284
-Details about courses related with agriculture and issuance of degree in Punjab University Lahore *(Question No. 5917*)* 312
-Details about handing over the building of Government Girls College Roda to Higher Education Department and start of classes therein Khushab *(Question No. 7828*)* 305
-Details about Ph.D criteria for head of institutes for monitoring the research work *(Question No. 7870*)* 308
-Details about posting of Dean and Head of Department in Government College for Women University Faisalabad *(Question No. 6565*)* 298
-Details about posting of Secretary BISE Lahore against the rules and regulations *(Question No. 7673*)* 289
-Details about problems faced by students about verification of degree *(Question No. 7879*)* 319
-Details about sendig students abroad under scholarship *(Question No. 7896*)* 320
-Details about teaching staff and vacant posts in Government Girls Degree College Kot Momin Sargodha *(Question No. 7306*)* 278

	PAGE NO.
-Details about technical universities for women in the province *(Question No. 7555*)*	280
-Establishment of training academy for teachers by Punjab Higher Education Department *(Question No. 7811*)*	318
-Non availability of college in PP-84 Mitha Tiwana, Khushab *(Question No. 7283*)*	274
-Number of government colleges, allocated funds and vacant posts in Lahore *(Question No. 7872*)*	310
-Number of colleges, allocated funds,vacant posts and available facilities in PP-55 Gujranwala *(Question No. 7744*)*	301
-Number of colleges, vacant posts and available facilities in PP-141 Sheikhupura *(Question No. 7666*)*	315
-Number of girls colleges in PP- 264,265 and 266 Rahim Yar Khan *(Question No. 6307*)*	313
-Number of vacant posts in colleges of PP-154 and 155, Lahore *(Question No. 6843*)*	268
-Posting period and number of officers and officials in Higher Education Department Civil Secretariat Lahore *(Question No. 7643*)*	282
-Sanctioned posts of teaching cadre in Punjab University Law College Lahore *(Question No. 7345*)*	314
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Details about murder of Arif named person by firing of unknown persons in Mughalpura Lahore	324
QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for changing sewerage pipes in PP-156, Lahore *(Question No. 4454*)*	113
-Details about Ph.D criteria for head of institutes for monitoring the research work *(Question No. 7870*)*	308
-Immoral advertisement on pillars of Metro Bus and Orange Trains Service in Lahore *(Question No. 4446*)*	103
-Number of government colleges, allocated funds and vacant posts in Lahore *(Question No. 7872*)*	310
-Reconstruction of road from Pindi Rawan to Chak 50, Mandi Bahauddin *(Question No. 4576*)*	45
-Reconstruction of road from Pindi Rawan to Miana Gondal, Mandi Bahauddin *(Question No. 4577*)*	46
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated budget for changing sewerage pipes in PP-156, Lahore *(Question No. 4454*)*	113
-Allocated budget for water supply and sewerage schemes in PP-77 Sargodha *(Question No. 3782*)*	108

	PAGE NO.
-Allocated funds for sewerage and water filtration plants in PP-150, Lahore *(Question No. 5102*)*	129
-Budget of Public Health Engineering Department and estimated cost of water supply schemes in Bahawalnagar *(Question No. 4745*)*	118
-Construction and completion of sports complexes in area of Lahore *(Question No. 2949*)*	74
-Cost incurred upon new installed water filtration plants in PP-150 Lahore *(Question No. 5101*)*	128
-Cost incurred upon new installed water filtration plants in PP-172 Lahore *(Question No. 4838*)*	120
-Desilting and repair of bridges and sidewall of Shalamar disposal drain in Lahore *(Question No. 4210*)*	111
-Details about construction of homes project for homeless poeples *(Question No. 4332*)*	98
-Details about construction of underpass Gulberg Road Firdous Market Lahore *(Question No. 5054*)*	124
-Details about employees and area of Shah Shams Park Multan *(Question No. 5146*)*	129
-Details about employees, offices and completed projects in Gujranwala Development Authority *(Question No. 5259*)*	134
-Details about government housing schemes in PP-189, Okara *(Question No. 5093*)*	126
-Details about installation of water filtration scheme by World Bank *(Question No. 2180*)*	106
-Details about launching Housing Society for lawyers in Okara *(Question No. 5092*)*	125
-Details about posting period of LDA Officers at same seat *(Question No. 4415*)*	112
-Details about projects of Public Health Engineering in tehsils Bhera and Bhalwal in 2019-20 *(Question No. 4886*)*	121
-Details about sewerage and water supply schemes in Rajanpur *(Question No. 5152*)*	130
-Details about water supply schemes in city Faisalabad *(Question No. 2932*)*	106
-Estimated cost, allocated funds and construction of Sports Complex Tajpura, Lahore *(Question No. 2972*)*	79
-Expenses upon purchase of flowerpots fixed on the pillars of Metro Bus Track in Multan *(Question No. 4625*)*	115
-Immoral advertisement on pillars of Metro Bus and Orange Trains Service in Lahore *(Question No. 4446*)*	103
-Installation of heavy machinary on roof top of Auriga Centre Gulbarg Lahore *(Question No. 3664*)*	87
-Installation of sewerage pipeline in street No. 6 Ghulam Muhammad Bhatti Colony Lahore *(Question No. 4148*)*	91
-Laying of new pipe line of water supply in Toba and Lillah district Jhelum *(Question No. 4559*)*	114

	PAGE NO.
-Mixing of used water of factories in sewerage system of WASA in Faisalabad *(Question No. 4298*)*	94
-Number and functional condition of water filtration plants in Union Councils of Shahdara Division Lahore *(Question No. 4759*)*	119
-Number and types of fruit trees besides of canal Lahore *(Question No. 4995*)*	124
-Number of members of board of Directors of PHA and MDA Multan *(Question No. 4626*)*	116
-Poor condition of sewerage system in PP-264, RahimYar Khan *(Question No. 3415*)*	81
-Provision of toilet facility for women in rural areas of province *(Question No. 3923*)*	110
-Repair and completion of G-3 roads in Jouhar Town Lahore *(Question No. 4907*)*	123
-Running projects and budget of Gujranwala Development Authority in the year 2019-20 *(Question No. 5255*)*	132
-Widening of Ek Moriya and Do Moriya Bridge Lahore *(Question No. 3800*)*	88
-Working condition of water filtration plants in district RahimYar Khan *(Question No. 3422*)*	84
HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED *(Minister for Agriculture)*	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Problems faced by farmers due to merge of Market Committee Baseerpur into Market Committee Hujra Shah Muqeem	335
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand to provide fertilizer at control price	326
I	
IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Miserable condition of farmer due to non availability of fertilizer in the province	253
QUESTION regarding-	
-Details about sendig students abroad under scholarship *(Question No. 7896*)*	320
RESOLUTIONS regarding-	
-Demand for launching residential colony for employees of Punjab Assembly as per Sahafi Colony	426
-Demand for legislation about sale and purchase of gold	425
IRRIGATION DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Action against water theft in the province *(Question No. 7644*)*	417
-Completion of Band constructed on Nala Daik Sialkot *(Question No. 5451*)*	368
-Completion of Layyah greater thal canal project Choubara *(Question No. 6473*)*	389

PAGE NO.

-Cost incurred upon construction of Qila Mian Singh minor *(Question No.7467*)* 407
-Details about cancellation of shifting orders of outlet in Chak Peer, Okara *(Question No. 6145*)* 371
-Details about measurement of water in rivers *(Question No. 7646*)* 418
-Details about not channelize Nala Burch and Nala Raka in Mianwali *(Question No. 7560*)* 414
-Details about offices, useless machinary and land of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 6278*)* 379
-Details about safety of population from erosion of river in mouza Kadhi, Khushab *(Question No. 7360*)* 406
-Expenditures incurred upon desilting of canals in Sahiwal *(Question No. 6168*)* 374
-Expenditures incurred upon desilting of Saim Nala in PP-141, Sheikhupura *(Question No. 7621*)* 415
-Expenditures incurred upon repair of banks of Ravi river *(Question No.7233*)* 404
-Incidents of breakage of watercourse and details about not launching FIR against responsible persons *(Question No. 7491*)* 411
-Issuance of funds for Converted Hocky Stud to protect Population from erosion of river in Khushab *(Question No. 7596*)* 414
-Number of dams and capacity of water therein Potohar Region *(Question No. 6480*)* 395
-Number of rest houses of Irrigation Department and details about income of them *(Question No. 6527*)* 399
-Reduction in flow of water in canal Khair minor due to removal of duff at link of Sultan Wah Bahawalpur *(Question No. 7471*)* 410
-Sanctioned water of Bahawal Canal and details about repair of bank of this canal *(Question No. 6541*)* 400

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
QUESTION regarding-
-Desilting and repair of bridges and sidewall of Shalamar disposal drain in Lahore *(Question No. 4210*)* 111
KHADIJA UMER, MS.
BILL *(Discussed upon)*-
-The University of Rawalpindi Bill 2021 358
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 362
RESOLUTION regarding-
-Admiration of Tableeghi Jamaat 362
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and awareness campaign for controlling over Population Welfare department in Bahawalpur *(Question No. 3521*)* 225

PAGE NO.

-Allocated funds for widening of Kharwala Chowk, Mubarikpur to Noushehra Jadeed Road, Bahawalpur *(Question No. 4721*)* 49
-Construction and repair of road from Hatiji to Kotla Musa Khan in Bahawalpur *(Question No. 4720*)* 48
-Details about delivering awareness lectures for employees of Population Welfare Department *(Question No. 3522*)* 227
-Reduction in flow of water in canal Khair minor due to removal of duff at link of Sultan Wah Bahawalpur *(Question No. 7471*)* 410
-Sanctioned water of Bahawal Canal and details about repair of bank of this canal *(Question No. 6541*)* 400

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Details about firing by retired police officers in marriage ceremony in Faisalabad 137
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 153
POINT OF ORDER regarding-
-Demand to pay salaries to Christian employees before the Christmas 321

KHAWAR ALI SHAH, SYED
QUESTION regarding-
-Expenditures incurred upon repair of banks of Ravi river *(Question No.7233*)* 404

L

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Abu Hafas Muhammad Ghayas-ud-Din, Mr. 248
-Ali Haidar, Agha 246
-Nisar Ali Khan, Ch. 248
-Muhammad Ilyas, Mr. 248
-Muhammad Latif Nazar, Mr. 246
-Sadiqa Sahibdad Khan, Ms. 247
-Shamim Aftab, Ms. 247
-Zaib-un-Nisa, Ms. 247

M

MAHMOOD UL HAQ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Expenditures incurred upon desilting of Saim Nala in PP-141, Sheikhupura *(Question No. 7621*)* 415
-Number of colleges, vacant posts and available facilities in PP-141 Sheikhupura *(Question No. 7666*)* 315

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
QUESTIONS regarding-
-Budget of Public Health Engineering Department and estimated cost of water supply schemes in Bahawalnagar *(Question No. 4745*)* 118

PAGE NO.

-Construction of inter district roads in Bahawalnagar and bridge on Satluj river *(Question No. 5339*)* 35

MEHWISH SULTANA, MS.

CALL ATTENTION NOTICE regarding-

-Details about murder of Malik Arab named person in village Sadhandi tehsil Choa Saidan Shah 135

QUESTION regarding-

-Number of rest houses of Irrigation Department and details about income of them *(Question No. 6527*)* 399

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Demand for giving back the property to Higher Education Department 241

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar

MINISTER FOR CONSOLIDATION OF HOLDINGS AND WILDLIFE & FISHERIES

-See under Sumsam Ali Shah Bukhari, Syed

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION

-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-See under Asad Ali, Malik

MINISTER FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR POPULATION WELFARE

-See under Muhammad Hashim Dogar, Mr.

MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION

-See under Zaheer ud Din, Ch.

MINISTER FOR REVENUE

-See under Muhammad Anwar, Malik

MOMINA WAHEED, MS.

BILL *(Discussed upon)-*

-The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 360

QUESTION regarding-

-Repair and completion of G-3 roads in Jouhar Town Lahore *(Question No. 4907*)* 123

MOTIONS regarding-

-Leave of granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021 353

-Suspension of rules for presentation of a resolution 56,144, 329,354,362

PAGE NO.

MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The University of Arts and Science Bill 2021 359
MUHAMMAD AFZAL, MR.
QUESTION regarding-
-Details about installation of water filtration scheme by World Bank *(Question No. 2180*)* 106
MUHAMMAD AFZAL, RANA
QUESTION regarding-
-Completion of Band constructed on Nala Daik Sialkot *(Question No. 5451*)* 368
MUHAMMAD ANWAR, MALIK *(Minister for Revenue)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Embezzlement of million rupees in tax duty in Lahore division 334
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Aims and objects and steps taken for welfare of people by Population Welfare Department in district Sahiwal *(Question No. 2062*)* 202
-Cost incurred upon construction of road from Chak Umer Sukha Ladhoka to Atari in Okara *(Question No. 1418*)* 39
-Expenditures incurred upon desilting of canals in Sahiwal *(Question No. 6168*)* 374
-Making dual road from Tandlanwala to Comprehensive Chowk Sahiwal via bridge Qutab Shahana *(Question No. 4986*)* 32
-Number of Population Welfare centres in Sahiwal and details about expenses and funds provided in 2019-20 *(Question No. 5113*)* 207
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Problems faced by women in Ahsas Program Camp Sahiwal 242
MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Completion of Band constructed on Nala Daik Sialkot *(Question No. 5451*)* 368
-Completion of Layyah greater thal canal project Choubara *(Question No. 6473*)* 390
-Details about cancellation of shifting orders of outlet in Chak Peer, Okara *(Question No. 6145*)* 372
-Details about offices, useless machinary and land of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 6278*)* 380
-Details about safety of population from erosion of river in mouza Kadhi, Khushab *(Question No. 7360*)* 406
-Expenditures incurred upon desilting of canals in Sahiwal *(Question No. 6168*)* 374
-Expenditures incurred upon repair of banks of Ravi river *(Question No.7233*)* 404

	PAGE NO.
-Number of rest houses of Irrigation Department and details about income of them *(Question No. 6527*)*	399
-Sanctioned water of Bahawal Canal and details about repair of bank of this canal *(Question No. 6541*)*	401

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Allocated funds for widening of Kharwala Chowk, Mubarikpur to Noushehra Jadeed Road, Bahawalpur *(Question No. 4721*)*	49
-Construction and repair of road from Abdullah Pur to Sher Pur, Jhelum *(Question No. 4733*)*	50
-Construction and repair of road from Hiran Minar Interchange to Garmula Virkan Sheikhupura *(Question No. 4882*)*	52
-Construction of inter district roads in Bahawalnagar and bridge on Satluj river *(Question No. 5339*)*	36
-Cost incurred upon construction and upgradation of road from Karyal Kalaan to Garmula Virkaan, Gujranwala *(Question No. 4883*)*	53
-Cost incurred upon construction of road from Chak Umer Sukha Ladhoka to Atari in Okara *(Question No. 1418*)*	40
-Construction and repair of road from Bhera to Malikwal in Sargodha *(Question No. 3727*)*	43
-Construction and repair of road from Hatiji to Kotla Musa Khan in Bahawalpur *(Question No. 4720*)*	48
-Construction and repair of road from Hazrat Kelanwala to head Qadirabad *(Question No. 3826*)*	45
-Construction and repair of road from Jalalpur Chattha to Head Qadirabad, Gujranwala *(Question No. 3825*)*	44
-Construction and repair of road from Ratokala Station to Dhoori in Sargodha *(Question No. 3726*)*	43
-Construction and widening of roads in Bhera and Bhalwal *(Question No. 3725*)*	41
-Details about withdrawal of funds after completion of schemes in district Chiniot *(Question No. 4875*)*	31
-Expenses and allocated funds for construction and repair of roads and buildings in PP-186, Okara *(Question No. 4774*)*	51
-Issuance of funds and cost incurred upon construction of road from Haweli to Pir Ghani, Okara *(Question No. 4717*)*	47
-Issuance of funds for construction and repair of roads in district Sargodha in year 2019-20 *(Question No. 3724*)*	41
-Making dual road from Tandlanwala to Comprehensive Chowk Sahiwal via bridge Qutab Shahana *(Question No. 4986*)*	33
-Reconstruction of road from Pindi Rawan to Chak 50, Mandi Bahauddin *(Question No. 4576*)*	45
-Reconstruction of road from Pindi Rawan to Miana Gondal, Mandi Bahauddin *(Question No. 4577*)*	46
-Reconstruction of roads linked with motorway Interchange in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 4657*)*	23

PAGE NO.

-Repair and construction of Faisalabad Chiniot road and Chiniot Pindi Bhattian Road *(Question No. 4874*)* 27
-Repair of bridge from 119 Morr to 58 South in PP-79 Sargodha *(Question No. 4694*)* 19

MUHAMMAD AWAIS DRISHAK, SARDAR
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 329
RESOLUTION regarding-
-Demand for granting wave of agricultural income tax as per previous law 330

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs,Cooperatives)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety in people due to high increase in head of trafic Challans 337
-Increase in dacoity incidents day by day in city Haroodabad 339
-Increase in dacoity incidents day by day in city Sahiwal 338
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Ghazi National Institute of Engineering and Sciences, Dera Ghazi Khan Bill 2021 261
-The Grand Asian University, Sialkot Bill 2021 265
-The Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021 263
-The Punjab Irrigation, Drainage and Rivers Bill 2021 56
-The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021 58
-The South Punjab Institute of Science and Technology, Dera Ghazi Khan Bill 2020 59
-The Thal University Bhakkar Bill 2021 62
CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Details about firing by retired police officers in marriage ceremony in Faisalabad 137
-Details about murder of Arif named person by firing of unknown persons in Mughalpura Lahore 324
-Details about murder of Malik Arab named person in village Sadhandi tehsil Choa Saidan Shah 136
-Details about murder of mother and three daughters in Kot Samaba Rahim Yar Khan 325
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 148
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 56, 144
ORDINANCE *(Laid on the table of the House)*
-The Punjab Local Government Ordinance 2021 55
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for granting relief package to Nadeem Masih died during duty in Sargodha 332

PAGE NO.

PRIVILEGE MOTION regarding-
-Propegenda and attempt to damage the reputation of honorable MPA by staff and doctors of DHQ Khushab 140
REPORTS *(Laid in the House)* regarding-
-The Audit Report on the Accounts of Waste Management Company Gujranwala, Rawalpindi and Sialkot and Cattle Market Management Company Lahore, Gujranwala, Rawalpindi and Sargodha for the Audit Year 2018-19 249
-The Forensic Audit Report on the Accounts of Lahore Waste Management Company Lahore for the Audit Year 2018-19 250
-The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021 (Bill No.32 of 2021) 14
RESOLUTION regarding-
-Expression of grief about incident of Sialkot 146
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Problems faced by women in Ahsas Program Camp Sahiwal 243
MUHAMMAD HASHIM DOGAR, MR. *(Minister for Population Welfare)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Aims and objects and steps taken for welfare of people by Population Welfare Department in district Sahiwal *(Question No. 2062*)* 202
-Allocated budget and number of employees in Population Welfare Department Rajanpur *(Question No. 3987*)* 233
-Allocated funds and awareness campaign for controlling over Population Welfare department in Bahawalpur *(Question No. 3521*)* 226
-Completion of geofencing of service delivery outlets of Population Welfare Department *(Question No. 3036*)* 226
-Details about achieving target set about size of family planning under Population Communication and Education Programme *(Question No. 6438*)* 219
-Details about available facilities in Mobile units and hospitals working under Social Welfare Department in Khushab *(Question No. 5269*)* 213
-Details about budget of Family Planning *(Question No. 3913*)* 198
-Details about controlling over population *(Question No. 6218*)* 216
-Details about delivering awareness lectures for employees of Population Welfare Department *(Question No. 3522*)* 228
-Details about employees terminated from service in Population Welfare Sargodha and Gujranwala division *(Question No. 7792*)* 239
-Details about mobile service units of Social Welfare Department in Faisalabad *(Question No.2183*)* 192
-Details about Mobile Units, Health Clinics and Population Welfare Centres in Rahim Yar Khan *(Question No. 3558*)* 230
-Details about offices of family planning in PP-209 Khanewal *(Question No. 7315*)* 238
-Details about progress of Population Welfare Department *(Question No. 1264*)* 224

PAGE NO.

-Number of employees and vacant posts in Population Welfare Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 4145*)* 235
-Number of employees, hospitals and population welfare centre in PP-294 Rajanpur *(Question No. 3988*)* 234
-Number of Population Welfare centres in Sahiwal and details about expenses and funds provided in 2019-20 *(Question No. 5113*)* 207
-Number of Social Welfare centres in the province *(Question No. 2164*)* 189
-Offices, employees and allocated budget of Population Welfare Department district Okara *(Question No. 5086*)* 236
-Offices of family planning working in buildings on rent *(Question No. 3578*)* 232
-Steps taken for controlling over population *(Question No. 1237*)* 222
-Usage and allocation of Punjab Population Innovation Fund in 2020-21 *(Question No. 5120*)* 210

DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 174

MUHAMMAD ILLYAS, MR.
-Leave of absence 248

QUESTIONS regarding-
-Details about withdrawal of funds after completion of schemes in district Chiniot *(Question No. 4875*)* 30
-Repair and construction of Faisalabad Chiniot road and Chiniot Pindi Bhattian Road *(Question No. 4874*)* 26

MUHAMMAD KAZIM PEERZADA, MR.
QUESTION regarding-
-Details about colleges in PP-247 Bahawalpur *(Question No. 7665*)* 284

MUHAMMAD LATIF NAZAR, MR.
-Leave of absence 246

MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.
QUESTIONS regarding-
-Cost incurred upon new installed water filtration plants in PP-172 Lahore *(Question No. 4838*)* 120
-Details about posting period of LDA Officers at same seat *(Question No. 4415*)* 112

MUHAMMAD MOAZZAM SHER, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about handing over the building of Government Girls College Roda to Higher Education Department and start of classes therein Khushab *(Question No. 7828*)* 305
-Details about safety of population from erosion of river in mouza Kadhi, Khushab *(Question No. 7360*)* 406
-Issuance of funds for Converted Hocky Stud to protect Population from erosion of river in Khushab *(Question No. 7596*)* 414
-Non availability of college in PP-84 Mitha Tiwana, Khushab *(Question No. 7283*)* 274

	PAGE NO.
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Action against water theft in the province *(Question No. 7644*)*	418
-Cost incurred upon construction of Qila Mian Singh minor *(Question No. 7467*)*	408
-Details about measurement of water in rivers *(Question No. 7646*)*	419
-Details about not channelize Nala Burch and Nala Raka in Mianwali *(Question No. 7560*)*	414
-Expenditures incurred upon desilting of Saim Nala in PP-141, Sheikhupura *(Question No. 7621*)*	416
-Incidents of breakage of watercourse and details about not launching FIR against responsible persons *(Question No. 7491*)*	412
-Issuance of funds for Converted Hocky Stud to protect Population from erosion of river in Khushab *(Question No. 7596*)*	415
-Number of dams and capacity of water therein Potohar Region *(Question No. 6480*)*	395
-Reduction in flow of water in canal Khair minor due to removal of duff at link of Sultan Wah Bahawalpur *(Question No. 7471*)*	410
MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds and facilities provided to colleges and universities in Gujranwala *(Question No. 7743*)*	291
-Details about employees, offices and completed projects in Gujranwala Development Authority *(Question No. 5259*)*	134
-Number of colleges, allocated funds,vacant posts and available facilities in PP-55 Gujranwala *(Question No. 7744*)*	301
-Running projects and budget of Gujranwala Development Authority in the year 2019-20 *(Question No. 5255*)*	132
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Demand for upgradation of Government Girls Middle School Tariq Colony PP-104 Mamu Kanjan	241
MUHAMMAD SHAFIQ, MR. *(Parliamentary Secretary for Zakat & Ushr)*	
POINT OF ORDER regrding-	
-Demand to provide fertilizer at control price	326
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Problems faced by people due to non completion of sewerage line in PP-116 Nishatabad, Faisalabad	250
QUESTIONS regarding-	
-Construction and repair of road from Hiran Minar Interchange to Garmula Virkan Sheikhupura *(Question No. 4882*)*	52
-Cost incurred upon construction and upgradation of road from Karyal Kalaan to Garmula Virkaan, Gujranwala *(Question No. 4883*)*	53
-Details about adopting dual standard in downgrading of similar type of cases in GC University for Women faisalabad *(Question No. 6872*)*	294

PAGE NO.

-Details about mobile service units of Social Welfare Department in Faisalabad *(Question No.2183*)* 192
-Details about offices, useless machinary and land of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 6278*)* 379
-Details about water supply schemes in city Faisalabad *(Question No. 2932*)* 106
-Details about posting of Dean and Head of Department in Government College for Women University Faisalabad *(Question No. 6565*)* 298
-Mixing of used water of factories in sewerage system of WASA in Faisalabad *(Question No. 4298*)* 94

ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Posting of male officers on post of female AEOs in School Education Department Lahore 245

MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT, MR.
QUESTION regarding-
-Cost incurred upon construction of Qila Mian Singh minor *(Question No. 7467*)* 407

MUMTAZ ALI, MR.
QUESTION regarding-
-Number of girls colleges in PP- 264,265 and 266 Rahim Yar Khan *(Question No. 6307*)* 313

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
QUESTION regarding-
-Repair of bridge from 119 Morr to 58 South in PP-79 Sargodha *(Question No. 4694*)* 18

MUNEEB-UL-HAQ, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about cancellation of shifting orders of outlet in Chak Peer, Okara *(Question No. 6145*)* 371
-Details about government housing schemes in PP-189, Okara *(Question No. 5093*)* 126
-Details about launching Housing Society for lawyers in Okara *(Question No. 5092*)* 125
-Details about progress of Population Welfare Department *(Question No. 1264*)* 223
-Offices, employees and allocated budget of Population Welfare Department district Okara *(Question No. 5086*)* 236

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-15th December, 2021 12
-16th December, 2021 72
-17th December, 2021 188
-20th December, 2021 260
-21th December, 2021 350

PAGE NO.

NASEER AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 176
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for holding discussion in the House on Dangerous Smog in Central Punjab 64
QUESTIONS regarding-
-Details about construction of homes project for homeless poeples *(Question No. 4332*)* 98
-Details about construction of underpass Gulberg Road Firdous Market Lahore *(Question No. 5054*)* 124
NASIR MAHMOOD, MR.
QUESTION regarding-
-Laying of new pipe line of water supply in Toba and Lillah district Jhelum *(Question No. 4559*)* 114
NASRIN TARIQ, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about achieving target set about size of family planning under Population Communication and Education Programme *(Question No. 6438*)* 218
-Details about technical universities for women in the province *(Question No. 7555*)* 280
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Delay in rehabilitation of graveyards programme in 274 Union Councils of Lahore 252
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 179
QUESTIONS regarding-
-Action against water theft in the province *(Question No. 7644*)* 417
-Details about measurement of water in rivers *(Question No. 7646*)* 418
-Posting period and number of officers and officials in Higher Education Department Civil Secretariat Lahore *(Question No. 7643*)* 282
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Delay in cases in NADRA due to non provision of cheque books to Chairmen of 274 Union Councils of Lahore 244
NISAR ALI KHAN, CH.
-Leave of absence 248
NOOR UL AMIN WATTO, MR.
QUESTIONS regarding-
-Expenses and allocated funds for construction and repair of roads and buildings in PP-186, Okara *(Question No. 4774*)* 51
-Issuance of funds and cost incurred upon construction of road from Haweli to Pir Ghani, Okara *(Question No. 4717*)* 47

PAGE NO.

NOTIFICATION of-
-Summoning of 38th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th December, 2021 1

O

OFFICERS-
-Of the House 10
ORDINANCE *(Laid on the table of the House)*
-The Punjab Local Government Ordinance 2021 55

P

PANEL OF CHAIRMEN-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 38th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th December, 2021 13
PARLIAMENTARY SECRETARIES-
-Of the Punjab 8
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Ashraf Khan Rind, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Taimoor Masood, Malik
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ZAKAT & USHR
-See under Muhammad Shafiq, Mr.
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for granting relief package to Nadeem Masih died during duty in Sargodha 332
-Demand for dislocation of people sitting in front of Government Degree College for Women Farooqabad 323
-Demand for holding discussion in the House on Dangerous Smog in Central Punjab 64
-Demand for holding discussion in the House on Sialkot incident 16
-Demand for repairing the building of shrine attached with Assembly 15
-Demand to pay salaries to Christian employees before the Christmas 321
-Demand to provide fertilizer at control price 326
POPULATION WELFARE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Aims and objects and steps taken for welfare of people by Population Welfare Department in district Sahiwal *(Question No. 2062*)* 202
-Allocated budget and number of employees in Population Welfare Department Rajanpur *(Question No. 3987*)* 232
-Allocated funds and awareness campaign for controlling over Population Welfare department in Bahawalpur *(Question No. 3521*)* 226
-Completion of geofencing of service delivery outlets of Population Welfare Department *(Question No. 3036*)* 225

	PAGE NO.
-Details about achieving target set about size of family planning under Population Communication and Education Programme *(Question No. 6438*)*	218
-Details about available facilities in Mobile units and hospitals working under Social Welfare department in Khushab *(Question No. 5269*)*	213
-Details about budget of Family Planning *(Question No. 3913*)*	198
-Details about controlling over population *(Question No. 6218*)*	216
-Details about delivering awareness lectures for employees of Population Welfare Department *(Question No. 3522*)*	227
-Details about employees terminated from service in Population Welfare Sargodha and Gujranwala division *(Question No. 7792*)*	239
-Details about mobile service units of Social Welfare Department in Faisalabad *(Question No.2183*)*	192
-Details about Mobile Units, Health Clinics and Population Welfare Centres in Rahim Yar Khan *(Question No. 3558*)*	229
-Details about offices of family planning in PP-209 Khanewal *(Question No. 7315*)*	237
-Details about progress of Population Welfare Department *(Question No. 1264*)*	223
-Number of employees and vacant posts in Population Welfare Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 4145*)*	235
-Number of employees, hospitals and population welfare centre in PP-294 Rajanpur *(Question No. 3988*)*	233
-Number of Population Welfare centres in Sahiwal and details about expenses and funds provided in 2019-20 *(Question No. 5113*)*	207
-Number of Social Welfare centres in the province *(Question No. 2164*)*	189
-Offices, employees and allocated budget of Population Welfare Department district Okara *(Question No. 5086*)*	236
-Offices of family planning working in buildings on rent *(Question No. 3578*)*	231
-Steps taken for controlling over population *(Question No. 1237*)*	222
-Usage and allocation of Punjab Population Innovation Fund in 2020-21 *(Question No. 5120*)*	209

PAGE NO.

PRIVILEGE MOTION regarding-
-Propegenda and attempt to damage the reputation of honorable MPA by staff and doctors of DHQ Khushab 138

Q

QUESTIONS regarding-
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-
-Allocated funds for widening of Kharwala Chowk, Mubarikpur to Noushehra Jadeed Road, Bahawalpur *(Question No. 4721*)* 49
-Construction and repair of road from Abdullah Pur to Sher Pur, Jhelum *(Question No. 4733*)* 50
-Construction and repair of road from Bhera to Malikwal in Sargodha *(Question No. 3727*)* 43
-Construction and repair of road from Hatiji to Kotla Musa Khan in Bahawalpur *(Question No. 4720*)* 48
-Construction and repair of road from Hiran Minar Interchange to Garmula Virkan Sheikhupura *(Question No. 4882*)* 52
-Construction and repair of road from Hazrat Kelanwala to head Qadirabad *(Question No. 3826*)* 44
-Construction and repair of road from Jalalpur Chattha to Head Qadirabad, Gujranwala *(Question No. 3825*)* 44
-Construction and repair of road from Ratokala Station to Dhoori in Sargodha *(Question No. 3726*)* 42
-Construction and widening of roads in Bhera and Bhalwal *(Question No. 3725*)* 41
-Construction of inter district roads in Bahawalnagar and bridge on Satluj river *(Question No. 5339*)* 35
-Cost incurred upon construction and upgradation of road from Karyal Kalaan to Garmula Virkaan, Gujranwala *(Question No. 4883*)* 53
-Cost incurred upon construction of road from Chak Umer Sukha Ladhoka to Atari in Okara *(Question No. 1418*)* 39
-Details about withdrawal of funds after completion of schemes in district Chiniot *(Question No. 4875*)* 30
-Expenses and allocated funds for construction and repair of roads and buildings in PP-186, Okara *(Question No. 4774*)* 51
-Issuance of funds and cost incurred upon construction of road from Haweli to Pir Ghani, Okara *(Question No. 4717*)* 47
-Issuance of funds for construction and repair of roads in district Sargodha in year 2019-20 *(Question No. 3724*)* 40
-Making dual road from Tandlanwala to Comprehensive Chowk Sahiwal via bridge Qutab Shahana *(Question No. 4986*)* 32
-Reconstruction of road from Pindi Rawan to Chak 50, Mandi Bahauddin *(Question No. 4576*)* 45
-Reconstruction of road from Pindi Rawan to Miana Gondal, Mandi Bahauddin *(Question No. 4577*)* 46

PAGE NO.

-Reconstruction of roads linked with motorway Interchange in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 4657*)* 23
-Repair and construction of Faisalabad Chiniot road and Chiniot Pindi Bhattian Road *(Question No. 4874*)* 26
-Repair of bridge from 119 Morr to 58 South in PP-79 Sargodha *(Question No. 4694*)* 18

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

-Allocated funds and facilities provided to colleges and universities in Gujranwala *(Question No. 7743*)* 291
-Details about adopting dual standard in downgrading of similar type of cases in GC University for Women faisalabad *(Question No. 6872*)* 294
-Details about colleges in PP-247 Bahawalpur *(Question No. 7665*)* 284
-Details about courses related with agriculture and issuance of degree in Punjab University Lahore *(Question No. 5917*)* 312
-Details about handing over the building of Government Girls College Roda to Higher Education Department and start of classes therein Khushab *(Question No. 7828*)* 305
-Details about Ph.D criteria for head of institutes for monitoring the research work *(Question No. 7870*)* 308
-Details about posting of Dean and Head of Department in Government College for Women University Faisalabad *(Question No. 6565*)* 298
-Details about posting of Secretary BISE Lahore against the rules and regulations *(Question No. 7673*)* 289
-Details about problems faced by students about verification of degree *(Question No. 7879*)* 319
-Details about sendig students abroad under scholarship *(Question No. 7896*)* 320
-Details about teaching staff and vacant posts in Government Girls Degree College Kot Momin Sargodha *(Question No. 7306*)* 278
-Details about technical universities for women in the province *(Question No. 7555*)* 280
-Establishment of training academy for teachers by Punjab Higher Education Department *(Question No. 7811*)* 318
-Non availability of college in PP-84 Mitha Tiwana, Khushab *(Question No. 7283*)* 274
-Number of government colleges, allocated funds and vacant posts in Lahore *(Question No. 7872*)* 310
-Number of colleges, allocated funds,vacant posts and available facilities in PP-55 Gujranwala *(Question No. 7744*)* 301
-Number of colleges, vacant posts and available facilities in PP-141 Sheikhupura *(Question No. 7666*)* 315
-Number of girls colleges in PP- 264,265 and 266 Rahim Yar Khan *(Question No. 6307*)* 313
-Number of vacant posts in colleges of PP-154 and 155, Lahore *(Question No. 6843*)* 268

	PAGE NO.
-Posting period and number of officers and officials in Higher Education Department Civil Secretariat Lahore *(Question No. 7643*)*	282
-Sanctioned posts of teaching cadre in Punjab University Law College Lahore *(Question No. 7345*)*	314
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-	
-Allocated budget for changing sewerage pipes in PP-156, Lahore *(Question No. 4454*)*	113
-Allocated budget for water supply and sewerage schemes in PP-77 Sargodha *(Question No. 3782*)*	108
-Allocated funds for sewerage and water filtration plants in PP-150, Lahore *(Question No. 5102*)*	129
-Budget of Public Health Engineering Department and estimated cost of water supply schemes in Bahawalnagar *(Question No. 4745*)*	118
-Construction and completion of sports complexes in area of Lahore *(Question No. 2949*)*	74
-Cost incurred upon new installed water filtration plants in PP-150 Lahore *(Question No. 5101*)*	128
-Cost incurred upon new installed water filtration plants in PP-172 Lahore *(Question No. 4838*)*	120
-Desilting and repair of bridges and sidewall of Shalamar disposal drain in Lahore *(Question No. 4210*)*	111
-Details about construction of homes project for homeless poeples *(Question No. 4332*)*	98
-Details about construction of underpass Gulberg Road Firdous Market Lahore *(Question No. 5054*)*	124
-Details about employees and area of Shah Shams Park Multan *(Question No. 5146*)*	129
-Details about employees, offices and completed projects in Gujranwala Development Authority *(Question No. 5259*)*	134
-Details about government housing schemes in PP-189, Okara *(Question No. 5093*)*	126
-Details about installation of water filtration scheme by World Bank *(Question No. 2180*)*	106
-Details about launching Housing Society for lawyers in Okara *(Question No. 5092*)*	125
-Details about posting period of LDA Officers at same seat *(Question No. 4415*)*	112
-Details about projects of Public Health Engineering in tehsils Bhera and Bhalwal in 2019-20 *(Question No. 4886*)*	121
-Details about sewerage and water supply schemes in Rajanpur *(Question No. 5152*)*	130
-Details about water supply schemes in city Faisalabad *(Question No. 2932*)*	106
-Estimated cost, allocated funds and construction of Sports Complex Tajpura, Lahore *(Question No. 2972*)*	79

PAGE NO.

-Expenses upon purchase of flowerpots fixed on the pillars of Metro Bus Track in Multan *(Question No. 4625*)* 115

-Immoral advertisement on pillars of Metro Bus and Orange Trains Service in Lahore *(Question No. 4446*)* 103

-Installation of heavy machinary on roof top of Auriga Centre Gulbarg Lahore *(Question No. 3664*)* 87

-Installation of sewerage pipeline in street No. 6 Ghulam Muhammad Bhatti Colony Lahore *(Question No. 4148*)* 91

-Laying of new pipe line of water supply in Toba and Lillah district Jhelum *(Question No. 4559*)* 114

-Mixing of used water of factories in sewerage system of WASA in Faisalabad *(Question No. 4298*)* 94

-Number and functional condition of water filtration plants in Union Councils of Shahdara Division Lahore *(Question No. 4759*)* 119

-Number and types of fruit trees besides of canal Lahore *(Question No. 4995*)* 124

-Number of members of board of Directors of PHA and MDA Multan *(Question No. 4626*)* 116

-Poor condition of sewerage system in PP-264, RahimYar Khan *(Question No. 3415*)* 81

-Provision of toilet facility for women in rural areas of province *(Question No. 3923*)* 110

-Repair and completion of G-3 roads in Jouhar Town Lahore *(Question No. 4907*)* 123

-Running projects and budget of Gujranwala Development Authority in the year 2019-20 *(Question No. 5255*)* 132

-Widening of Ek Moriya and Do Moriya Bridge Lahore *(Question No. 3800*)* 88

-Working condition of water filtration plants in district RahimYar Khan *(Question No. 3422*)* 84

IRRIGATION DEPARTMENT-

-Action against water theft in the province *(Question No. 7644*)* 417

-Completion of Band constructed on Nala Daik Sialkot *(Question No. 5451*)* 368

-Completion of Layyah greater thal canal project Choubara *(Question No. 6473*)* 389

-Cost incurred upon construction of Qila Mian Singh minor *(Question No. 7467*)* 407

-Details about cancellation of shifting orders of outlet in Chak Peer, Okara *(Question No. 6145*)* 371

-Details about measurement of water in rivers *(Question No. 7646*)* 418

-Details about not channelize Nala Burch and Nala Raka in Mianwali *(Question No. 7560*)* 414

-Details about offices, useless machinary and land of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 6278*)* 379

-Details about safety of population from erosion of river in mouza Kadhi, Khushab *(Question No. 7360*)* 406

PAGE NO.

-Expenditures incurred upon desilting of canals in Sahiwal *(Question No. 6168*)* 374
-Expenditures incurred upon desilting of Saim Nala in PP-141, Sheikhupura *(Question No. 7621*)* 415
-Expenditures incurred upon repair of banks of Ravi river *(Question No.7233*)* 404
-Incidents of breakage of watercourse and details about not launching FIR against responsible persons *(Question No. 7491*)* 411
-Issuance of funds for Converted Hocky Stud to protect Population from erosion of river in Khushab *(Question No. 7596*)* 414
-Number of dams and capacity of water therein Potohar Region *(Question No. 6480*)* 395
-Number of rest houses of Irrigation Department and details about income of them *(Question No. 6527*)* 399
-Reduction in flow of water in canal Khair minor due to removal of duff at link of Sultan Wah Bahawalpur *(Question No. 7471*)* 410
-Sanctioned water of Bahawal Canal and details about repair of bank of this canal *(Question No. 6541*)* 400

POPULATION WELFARE DEPARTMENT-

-Aims and objects and steps taken for welfare of people by Population Welfare Department in district Sahiwal *(Question No. 2062*)* 202
-Allocated budget and number of employees in Population Welfare Department Rajanpur *(Question No. 3987*)* 232
-Allocated funds and awareness campaign for controlling over Population Welfare department in Bahawalpur *(Question No. 3521*)* 226
-Completion of geofencing of service delivery outlets of Population Welfare Department *(Question No. 3036*)* 225
-Details about achieving target set about size of family planning under Population Communication and Education Programme *(Question No. 6438*)* 218
-Details about available facilities in Mobile units and hospitals working under Social Welfare department in Khushab *(Question No. 5269*)* 213
-Details about budget of Family Planning *(Question No. 3913*)* 198
-Details about controlling over population *(Question No. 6218*)* 216
-Details about delivering awareness lectures for employees of Population Welfare Department *(Question No. 3522*)* 227
-Details about employees terminated from service in Population Welfare Sargodha and Gujranwala division *(Question No. 7792*)* 239
-Details about mobile service units of Social Welfare Department in Faisalabad *(Question No.2183*)* 192
-Details about Mobile Units, Health Clinics and Population Welfare Centres in Rahim Yar Khan *(Question No. 3558*)* 229
-Details about offices of family planning in PP-209 Khanewal *(Question No. 7315*)* 237
-Details about progress of Population Welfare Department *(Question No. 1264*)* 223
-Number of employees and vacant posts in Population Welfare Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 4145*)* 235

PAGE NO.

-Number of employees, hospitals and population welfare centre in PP-294 Rajanpur *(Question No. 3988*)* 233
-Number of Population Welfare centres in Sahiwal and details about expenses and funds provided in 2019-20 *(Question No. 5113*)* 207
-Number of Social Welfare centres in the province *(Question No. 2164*)* 189
-Offices, employees and allocated budget of Population Welfare Department district Okara *(Question No. 5086*)* 236
-Offices of family planning working in buildings on rent *(Question No. 3578*)* 231
-Steps taken for controlling over population *(Question No. 1237*)* 222
-Usage and allocation of Punjab Population Innovation Fund in 2020-21 *(Question No. 5120*)* 209

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.
QUESTIONS regarding-
-Completion of Layyah greater thal canal project Choubara *(Question No. 6473*)* 389
-Details about courses related with agriculture and issuance of degree in Punjab University Lahore *(Question No. 5917*)* 312
-Number of dams and capacity of water therein Potohar Region *(Question No. 6480*)* 395

RABIA NUSRAT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Allocated funds for sewerage and water filtration plants in PP-150, Lahore *(Question No. 5102*)* 129
-Cost incurred upon new installed water filtration plants in PP-150 Lahore *(Question No. 5101*)* 128
-Establishment of training academy for teachers by Punjab Higher Education Department *(Question No. 7811*)* 318

	PAGE NO.
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -	
-15th December, 2021	11
-16th December, 2021	71
-17th December, 2021	187
-20th December, 2021	259
-21th December, 2021	349
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**	
-The Audit Report on the Accounts of Waste Management Company Gujranwala, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Company Lahore, Gujranwala, Rawalpindi and Sargodha for the Audit Year 2018-19	249
-The Forensic Audit Report on the Accounts of Lahore Waste Management Company Lahore for the Audit Year 2018-19	250
-The Ghazi National Institute of Engineering and Sciences Dera Ghazi Khan Bill 2021 (Bill No. 53 of 2021)	14
-The Grand Asian University Sialkot Bill 2021 (Bill No. 74 of 2021)	14
-The Lahore Institute of Science and Technology Lahore Bill 2021 (Bill No. 62 of 2021)	14
-The National College of Business Administration and Economics Lahore Amendment Bill 2021 (Bill No. 76 of 2021)	14
-The Punjab Prevention of Speculation in Essential Commodities Bill 2021 (Bill No.32 of 2021)	14
-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021	420
-The Thal University Bhakkar 2021 (Bill No. 23 of 2021)	15
RESOLUTIONS regarding-	
-Admiration of Tableeghi Jamaat	362
-Demand for granting wave of agricultural income tax as per previous law	330
-Demand for launching residential colony for employees of Punjab Assembly as per Sahafi Colony	426
-Demand for legislation about sale and purchase of gold	425
-Expression of grief about incident of Sialkot	146

PAGE NO.

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for repairing the building of shrine attached with Assembly 15
QUESTIONS regarding-
-Expenses upon purchase of flowerpots fixed on the pillars of Metro Bus Track in Multan *(Question No. 4625*)* 115
-Number of members of board of Directors of PHA and MDA Multan *(Question No. 4626*)* 116
-Number of Social Welfare centres in the province *(Question No. 2164*)* 189
-Usage and allocation of Punjab Population Innovation Fund in 2020-21 *(Question No. 5120*)* 209
SADIQA SAHIBDAD KHAN, MS.
-Leave of absence 247
QUESTION regarding-
-Provision of toilet facility for women in rural areas of province *(Question No. 3923*)* 110
SAJIDA BEGUM, MS.
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Propegenda and attempt to damage the reputation of honorable MPA by staff and doctors of DHQ Khushab 138
QUESTION regarding-
-Details about available facilities in Mobile units and hospitals working under Social Welfare Department in Khushab *(Question No. 5269*)* 213
SAJID AHMED KHAN, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 357
SAJJAD HAIDER NADEEM, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for dislocation of people sitting in front of Government Degree College for Women Farooqabad 323
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.
QUESTION regarding-
-Completion of geofencing of service delivery outlets of Population Welfare Department *(Question No. 3036*)* 225
SAMI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 166
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for holding discussion in the House on Sialkot incident 16
QUESTION regarding-
-Number and functional condition of water filtration plants in Union Councils of Shahdara Division Lahore *(Question No. 4759*)* 119

PAGE NO.

SEEMABIA TAHIR, MS.
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 180
SHAHIDA AHMED, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about offices of family planning in PP-209 Khanewal *(Question No. 7315*)* 237
-Number and types of fruit trees besides of canal Lahore *(Question No. 4995*)* 124
-Offices of family planning working in buildings on rent *(Question No. 3578*)* 232
SHAMIM AFTAB, MS.
-Leave of absence 247
QUESTION regarding-
-Details about teaching staff and vacant posts in Government Girls Degree College Kot Momin Sargodha *(Question No. 7306*)* 278
SHAZIA ABID, MS.
QUESTIONS regarding-
-Allocated budget and number of employees in Population Welfare Department Rajanpur *(Question No. 3987*)* 232
-Construction and repair of road from Abdullah Pur to Sher Pur, Jhelum *(Question No. 4733*)* 50
-Details about problems faced by students about verification of degree *(Question No. 7879*)* 319
-Details about sewerage and water supply schemes in Rajanpur *(Question No. 5152*)* 130
-Number of employees, hospitals and population welfare centre in PP-294 Rajanpur *(Question No. 3988*)* 233
-Sanctioned posts of teaching cadre in Punjab University Law College Lahore *(Question No. 7345*)* 314
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for making functional water filtration plants in villages of Rajanpur due to shortage of clean drinking water 424
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Bhera to Malikwal in Sargodha *(Question No. 3727*)* 43
-Construction and repair of road from Ratokala Station to Dhoori in Sargodha *(Question No. 3726*)* 42
-Construction and widening of roads in Bhera and Bhalwal *(Question No. 3725*)* 41
-Details about projects of Public Health Engineering in tehsils Bhera and Bhalwal in 2019-20 *(Question No. 4886*)* 121
-Issuance of funds for construction and repair of roads in district Sargodha in year 2019-20 *(Question No. 3724*)* 40

PAGE NO.

SUMSAM ALI SHAH BUKHARI, SYED *(Minister for Consolidation of Holdings and Wildlife & Fisheries)*
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 160
SUMMONING-
-Notification of summoning of 38th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th December, 2021 1
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.
QUESTIONS regarding-
-Installation of sewerage pipeline in street No. 6 Ghulam Muhammad Bhatti Colony Lahore *(Question No. 4148*)* 91
-Widening of Ek Moriya and Do Moriya Bridge Lahore *(Question No. 3800*)* 88

T

TARIQ MASIH GILL, MR.
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 181
TAIMOOR MASOOD, MALIK *(Parliamentary Secretary for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction and completion of sports complexes in area of Lahore *(Question No. 2949*)* 74
-Details about construction of homes project for homeless poeples *(Question No. 4332*)* 98
-Estimated cost, allocated funds and construction of Sports Complex Tajpura, Lahore *(Question No. 2972*)* 79
-Immoral advertisement on pillars of Metro Bus and Orange Trains Service in Lahore *(Question No. 4446*)* 103
-Installation of heavy machinary on roof top of Auriga Centre Gulbarg Lahore *(Question No. 3664*)* 87
-Installation of sewerage pipeline in street No. 6 Ghulam Muhammad Bhatti Colony Lahore *(Question No. 4148*)* 91
-Mixing of used water of factories in sewerage system of WASA in Faisalabad *(Question No. 4298*)* 95
-Poor condition of sewerage system in PP-264, RahimYar Khan *(Question No. 3415*)* 81
-Widening of Ek Moriya and Do Moriya Bridge Lahore *(Question No. 3800*)* 89
-Working condition of water filtration plants in district RahimYar Khan *(Question No. 3422*)* 84

PAGE NO.

U

USMAN MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Details about Mobile Units, Health Clinics and Population Welfare Centres in Rahim Yar Khan *(Question No. 3558*)* 229
-Number of employees and vacant posts in Population Welfare Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 4145*)* 235
-Poor condition of sewerage system in PP-264, RahimYar Khan *(Question No. 3415*)* 81
-Reconstruction of roads linked with motorway Interchange in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 4657*)*
-Working condition of water filtration plants in district RahimYar Khan *(Question No. 3422*)* 84

UZMA KARDAR, MS.
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021 355
-The Salar International University Bill 2021 361
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Details about murder of mother and three daughters in Kot Samaba Rahim Yar Khan 325
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 172
MOTIONS regarding-
-Leave of granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2021 353
-Suspension of rules for presentation of a resolution 354
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for granting relief package to Nadeem Masih died during duty in Sargodha 332
QUESTION regarding-
-Incidents of breakage of watercourse and details about not launching FIR against responsible persons *(Question No. 7491*)* 411

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA
REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 420

PAGE NO.

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Allocated funds and facilities provided to colleges and universities in Gujranwala *(Question No. 7743*)* 292
-Details about adopting dual standard in downgrading of similar type of cases in GC University for Women faisalabad *(Question No. 6872*)* 295
-Details about colleges in PP-247 Bahawalpur *(Question No. 7665*)* 284
-Details about courses related with agriculture and issuance of degree in Punjab University Lahore *(Question No. 5917*)* 313
-Details about handing over the building of Government Girls College Roda to Higher Education Department and start of classes therein Khushab *(Question No. 7828*)* 306
-Details about Ph.D criteria for head of institutes for monitoring the research work *(Question No. 7870*)* 309
-Details about posting of Dean and Head of Department in Government College for Women University Faisalabad *(Question No. 6565*)* 298
-Details about posting of Secretary BISE Lahore against the rules and regulations *(Question No. 7673*)* 289
-Details about problems faced by students about verification of degree *(Question No. 7879*)* 319
-Details about sendig students abroad under scholarship *(Question No. 7896*)* 320
-Details about teaching staff and vacant posts in Government Girls Degree College Kot Momin Sargodha *(Question No. 7306*)* 278
-Details about technical universities for women in the province *(Question No. 7555*)* 281
-Establishment of training academy for teachers by Punjab Higher Education Department *(Question No. 7811*)* 318
-Non availability of college in PP-84 Mitha Tiwana, Khushab *(Question No. 7283*)* 275
-Number of colleges, allocated funds,vacant posts and available facilities in PP-55 Gujranwala *(Question No. 7744*)* 302
-Number of colleges, vacant posts and available facilities in PP-141 Sheikhupura *(Question No. 7666*)* 315
-Number of girls colleges in PP- 264,265 and 266 Rahim Yar Khan *(Question No. 6307*)* 313
-Number of government colleges, allocated funds and vacant posts in Lahore *(Question No. 7872*)* 310
-Number of vacant posts in colleges of PP-154 and 155, Lahore *(Question No. 6843*)* 268
-Posting period and number of officers and officials in Higher Education Department Civil Secretariat Lahore *(Question No. 7643*)* 284

PAGE NO.

-Sanctioned posts of teaching cadre in Punjab University Law College Lahore *(Question No. 7345*)* 314

Z

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 164
ZAIB-UN-NISA, MS.
-Leave of absence 247
ZAKIA KHAN, MS.
DISCUSSION On-
-General discussion on Sialkot incident 178
ZERO HOUR NOTICES regarding-
-Delay in cases in NADRA due to non provision of cheque books to Chairmen of 274 Union Councils of Lahore 244
-Demand for giving back the property to Higher Education Department 241
-Demand for making functional water filtration plants in villages of Rajanpur due to shortage of clean drinking water 424
-Demand for upgradation of Government Girls Middle School Tariq Colony PP-104 Mamu Kanjan 241
-Posting of male officers on post of female AEOs in School Education Department Lahore 245
-Problems faced by women in Ahsas Program Camp Sahiwal 242

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021-22

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021-22

(بدھ 22، جمعتہ المبارک 24، سوموار 27، منگل 28-دسمبر 2021، جمعتہ المبارک 21-جنوری 2022)

(یوم الاربعاء 17، یوم الجمع 19، یوم الاثنین 22، یوم الثلاثہ 23-جمادی الاوّل، یوم الجمع 17-جمادی الثانی 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں، اُنتالیسواں اجلاس

جلد 38 (حصہ دوم): شمارہ جات: 6 تا 9

جلد 39

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اڑتیسواں اجلاس

بدھ،22۔دسمبر 2021

جلد 38 : شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	431
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	433
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	434
	سوالات (محکمہ خوراک)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	435
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	464

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آرنوٹس	
6-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ اور بھلوال میں غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (---جاری)	----------------495
7-	آر ایچ سی مٹھاٹوانہ (خوشاب) میں حفاظتی ٹیکہ لگنے سے بچے کے جاں بحق ہونے کی انکوائری میں متعلقہ ڈاکٹر بری الذمہ قرار (---جاری)	--------------497
8-	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈائیلسز مشین کی خرابی کی وجہ سے مریض کی ہلاکت (---جاری)	-------------- 498
9-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ میں گائناکالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے خواتین علاج معالجہ سے محروم (---جاری)	-------------- 499
10-	چکوال میں ہائر ایجوکیشن کی پراپرٹیز کو واپس کرنے کا مطالبہ (---جاری)	----------------499
	تحاریک استحقاق	
11-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	-------------- 501
	تحاریک التوائے کار	
12-	محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے نوٹیفکیشن کے تحت خوشاب اور تھل کے پڑھے لکھے افراد کے کوٹا کو بڑھا کر سپیشل زون میں شامل کیا جائے (--جاری)	----- 501
13-	ملک بھر سے لوگوں کی لاہور نقل مکانی سے مسائل میں اضافہ (--جاری)	------ 502
14-	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ تحصیل اٹھارہ ہزاری کے (مرحوم) ملازم کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ (--جاری)	---------- 503
15-	حلقہ پی پی-185 بصیر پور تحصیل دیپالپور میں پانی کی عدم دستیابی اور ناقص سیوریج سسٹم (--جاری)	---------- 504

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16۔	منڈی احمد آباد کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دوبارہ بحال کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری) ------	504
17۔	فیروزوالا میں سرکاری ٹیوب ویل کی بندش (۔۔جاری) ----------	507
18۔	لاہور کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار (۔۔جاری) ---------	508
19۔	فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کا بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ (۔۔جاری) ----------	509
20۔	وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کو UHS اور PMC کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود الحاق سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنا (۔۔جاری) ----------	510
21۔	میڈیکل سنٹر ہیلتھ سسٹم کے 2019 میں ترقی پانے والے ٹیکنیشنز کو 2011 سے بقایا جات ادا کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری) ---------	511
22۔	سروسز ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر عملے کی عدم دستیابی (۔۔جاری) ----	512
23۔	لاہور کے پرائیویٹ ہسپتال میں untrained عملہ کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔جاری) -----------	513
24۔	THQ ہسپتال فورٹ عباس میں انجیوگرافی مشین کی عدم دستیابی پر عوام کو پریشانی کا سامنا (۔۔جاری) -----------	514
25۔	لاہور شہر میں پرائیویٹ ہسپتالوں ولیبارٹریوں کی لوٹ مار، عوام کا مافیا کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔جاری) -----------	515
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
26۔	زراعت پر عام بحث ---------	518
27۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	531

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
28۔	ہاکی کے فروغ کے لئے نوجوان نسل کو تربیت دے کر عالمی سطح پر پاکستان کا نام روشن کرنے کا مطالبہ -----------	532
29۔	زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	534
	جمعتہ المبارک،24۔دسمبر 2021	
	جلد38: شمارہ7	
30۔	ایجنڈا -----------	543
31۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	545
32۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	546
	سوالات (محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)	
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	547
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 اور مسودہ قانون پناہ گاہ اتھارٹی پنجاب 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا -----------	559
35۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2018-19 کا پیش کیا جانا -----------	559
36۔	گورنمنٹ عزیز بی بی ہسپتال روشن بھیلہ ضلع قصور کے قیام کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2018-19 کا پیش کیا جانا -----------	560
37۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) -----------	560

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
38۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	590
	زیرو آور نوٹس	
39۔	فیصل آباد کے علاقے مکوآنہ میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکا سے ایک خاتون جاں بحق تین ورکرز زخمی (۔۔۔جاری) -----------	617
40۔	رنگ روڈ راولپنڈی کا نقشہ تبدیل کر کے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچایا جانا (۔۔۔جاری) -----------	618
	تحاریک التوائے کار	
41۔	ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب طلباء کو معیار تعلیم اور بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں ناکام -----------	622
42۔	پنجاب کے ملازمین کو بھی دیگر صوبوں کی طرح ریٹائرمنٹ پر گروپ انشورنس کی رقم ادا کرنے کا مطالبہ -----------	623
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی، مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز، مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور اور مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا -----------	625

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوموار ،27۔دسمبر 2021

جلد 38 : شمارہ 8

44۔ ایجنڈا ---------- 629

45۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ---------- 633

46۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 634

پوائنٹ آف آرڈر

47۔ بلدیاتی قانون پاس کرنے سے قبل سپیشل کمیٹی بنانے اور اس میں تمام سٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے کا مطالبہ ---------- 635

آرڈیننسز (میعاد میں توسیع)

48۔ قاعدہ 127 کے تحت تحریک ---------- 639

49۔ آئین کے آرٹیکل (a) (2) 128 کے تحت آرڈیننسز کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد یں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

(i) آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021

(ii) آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

(iii) آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 اور آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021 ---------- 640

50۔ آئین کے آرٹیکل (a) (2) 128 کے تحت قرارداد یں ---------- 641

51۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021 ---------- 642

52۔ آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 ---------- 643

53۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 ---- 644

54۔ آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021 ---------- 645

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
55۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	646
	قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
56۔	مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020------	648
57۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	650
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
58۔	مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021------------	651
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	653
60۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	676
	حلف	
61۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------	707
	توجہ دلاؤ نوٹس	
62۔	ضلع پاکپتن مین بازار میں مسلح افراد کی تین دکانوں پر ڈکیتی کی وارادات سے متعلقہ تفصیلات ------------	709
	پوائنٹ آف آرڈر	
63۔	سموگ پر بحث کے لئے وقت مقرر کرنے کا مطالبہ ------------	711
	تحاریک التوائے کار	
64۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے گئے کیمروں میں سے نصف غیر فعال ہونے کا انکشاف ------------	713
65۔	لاہور میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانوں کا انکشاف ------------	715
66۔	حضرت داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر ہونے والی خرافات کے تدارک کا مطالبہ (---جاری)---	716

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بحث	
67۔	زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)	717
	منگل، 28۔دسمبر 2021	
	جلد 38: شمارہ 9	
68۔	ایجنڈا	735
69۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	741
70۔	نعت رسول مقبول ﷺ	742
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
71۔	مسودہ قانون (ترمیم) ریگولرائزیشن سروس پنجاب 2021	743
72۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب 2021	745
73۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی 2021	747
74۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز 2021	748
75۔	مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021	750
76۔	مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021	752
	تحریک	
77۔	مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	754
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
78۔	مسودہ قانون لاہور سٹی یونیورسٹی 2021	755
	تحریک	
79۔	مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	755

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
80۔	مسودہ قانون سمارٹ یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی 2021 -----------	756
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
81۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	757
	سوالات (محکمہ ٹرانسپورٹ)	
82۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	758
83۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	798
	زیرو آر نوٹس	
84۔	سرگودھا میں سابق سینٹری ورکر ندیم مسیح (مرحوم) کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات -----------	831
85۔	پی پی۔134 ننکانہ صاحب میں ریسکیو 1122 کی سہولت نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات ----------	832
86۔	محکمہ سکولز ایجوکیشن کی تبادلہ پالیسی سے متعدد اساتذہ مستفید ہونے سے محروم ----	834
	تحاریک التوائے کار	
87۔	کونوکارپس کے پودے لگانے پر پابندی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ----------	836
88۔	لاہور واسا کے عملہ کی ملی بھگت سے لگائے گئے پانی کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف (۔۔۔جاری) -----------	836
89۔	پنجاب میں ای لائبریریز کے ملازمین کی برطرفی (۔۔۔جاری) -----------	837
90۔	لاہور، گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں از خود اضافے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) -----------	839

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
91۔	لاہور میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانوں کا انکشاف (۔۔۔جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	840
	تحاریک استحقاق	
92۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول R/10-31 خانیوال کی ہیڈ مسٹریس کا معزز ممبر کا فون سننے سے انکار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	841
93۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	842
	قرارداد	
94۔	صوبہ بھر میں امداد باہمی کے تحت رجسٹرڈ سوسائٹیوں کے یکساں قوانین بنانے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	843
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
95۔	ملکی و غیر ملکی پاکستانی رہائشیوں کو کرنسی پر شرح منافع یکساں کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری)۔۔۔۔	846
96۔	صوبہ بھر میں کم پیمانہ اور ملاوٹ کرنے والے پٹرول پمپوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	848
97۔	صوبہ بھر کے سرکاری ملازمین کے پے سکیل کو ریوائز کرنے اور تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	849
98۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	850
	قرارداد	
99۔	وزیر اعظم جناب عمران خان کی طرف سے پاکستان کو مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا۔۔۔۔۔۔	851
100۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	854

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک، 21۔ جنوری 2022	
	جلد 39	

101۔ اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ---------- 857

102۔ ایجنڈا ---------- 859

103۔ ایوان کے عہدے دار ---------- 861

104۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ---------- 867

105۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 868

106۔ چیئرمینوں کا پینل ---------- 869

تعزیت

107۔ سانحہ مری، سانحہ انارکلی، معزز وزیر سید صمصام علی شاہ بخاری کے بھائی،
سابق ایم پی اے ملک کرم الٰہی بندیال کے والد محترم، ممبراسمبلی
جناب محمد افضل گل کے والد محترم کی وفات پر دعائے مغفرت ---------- 870

108۔ ممبراسمبلی جناب مہندرپال سنگھ کے والد محترم کی وفات پر ایک منٹ کی خاموشی ----- 870

رپورٹ (میعاد میں توسیع)

109۔ گورنمنٹ پنجاب کے حسابات پر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی آڈٹ رپورٹ برائے
آڈٹ سال 17-2016 جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کو ریفر کی گئی تھی کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ---------- 871

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

110۔ مسودہ قانون لاہور سٹی یونیورسٹی 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے
ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 873

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

بحث

111۔ سانحہ مری پر عام بحث ------------ 873

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

112۔ مسودہ قانون (ترمیم) مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2020 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے سکول ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------ 889

113۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 890

114۔ انڈیکس

431

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

433

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

بدھ ،22۔دسمبر 2021

(یوم الاربعاء،17۔جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3بج کر 01منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَ
النَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ
وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

سُوْرَةُ البَقَرَة آیت 177

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو(قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔ اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں۔ اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ سے) ڈرنے والے ہیں (177)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خوشبو ہے دوعالم میں تیری اے گلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اوصافِ حمیدہ
تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ
اے رحمتِ عالم ﷺ تیری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے قلبِ تپیدہ
یُوں دُور ہوں تائب میں حریمِ نبوی سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخِ بریدہ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1435 ہے۔جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

***1435: جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں ان میں کتنے ناکارہ اور کتنے درست حال میں ہیں Bins - Silos and Godowns کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان گوداموں میں اس وقت کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے کتنی گندم سٹاک میں موجود ہے کتنی گندم اوپن پڑی ہے اس سے کتناسٹاک گودام خراب /Damage ہوا تفصیل سال 2017 اور 2018 کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ساہیوال ڈویژن میں گندم کی فصل کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید گودام Silos وغیرہ بنانے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ) :

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے 208 گودام ہیں اور تمام گودام درست حالت میں ہیں۔ساہیوال ڈویژن میں Silos نہ ہیں اس کے علاوہ ساہیوال ڈویژن میں 680 Bins موجود ہیں جو عرصہ دراز سے ناکارہ ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کے گوداموں میں ذخیرہ گندم کی گنجائش (218300) میٹرک ٹن ہے اور اس وقت سکیم 19۔2018 کو سٹاک گندم (78907.00) میٹرک ٹن موجود ہے مزید (139393) میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کی گنجائش ہے۔ سکیم 18۔2017 کا سٹاک گندم موجود نہ ہے۔ اور 19۔2018 میں اوپن سٹاک گندم 70819.00 میٹرک ٹن ذخیرہ ہے۔ کوئی سٹاک گندم خراب Damage نہ ہوئی ہے۔

(ج) ساہیوال ڈویژن میں ہر سال تقریباً 4,00,000 میٹرک ٹن گندم کی خرید ہوتی ہے۔ یہ Silos بننے یا نہ بننے سے منسلک نہ ہے تاہم گورنمنٹ مستقبل کی جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے Silos بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال 25 جنوری 2019 کو اسمبلی میں جمع کروایا تھا اور آج 2 سال 10 ماہ اور 28 دن ہو گئے ہیں۔ میں آپ کی توسط سے محترم منسٹر سے جز (الف) کے بارے میں پوچھنا چاہوں گا کہ ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے کتنے godowns ہیں، ان میں کتنے ناکارہ اور کتنے درست حالت میں ہیں؟

جناب چیئرمین! پہلے جب اس کا جواب آیا تھا تو اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری رائے ظہور صاحب نے دیا تھا اور اُس وقت جناب سپیکر نے یہ سوال pending کرتے ہوئے ہدایت جاری کی تھی کہ محکمہ اس پر update دے گا، بے شک آپ اسمبلی کی پروسیڈنگ اور سپیکر کی رولنگ نکال کر دیکھ لیں۔ میں آپ اور محترم منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج جو جواب آیا ہے یہ بالکل وہی جواب ہے جس کے بارے میں سپیکر صاحب نے direction دی تھی اور اس کا ایک لفظ بھی تبدیل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ساہیوال ڈویژن میں bins 680 ناکارہ ہیں اور عرصہ دراز سے ناکارہ ہیں۔ یہ مجھے بتادیں کہ اب ان کی کیا update ہے اور یہ کب تک ان کو چالو حالت میں لے آئیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ سوال 25 جنوری 2019 کو واقعتاً کیا گیا، معزز ممبر نے درست فرمایا لیکن اس کا جواب ہم نے 17 اپریل 2019 کو ہی دے دیا تھا۔ اگر اسمبلی میں ہی late take up ہوا ہے تو اس میں ڈیپارٹمنٹ کا قصور نہیں ہے ہم نے اس کا جواب بروقت دے دیا تھا۔ معزز رکن نے جو دوسری بات فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر جو 680 bins ناکارہ حالت میں ہیں ان کا آئندہ کے لئے کیا مصرف ہے؟ اس حوالے سے محکمہ پالیسی بنا رہا ہے لیکن فی الحال ہم نے حتمی طور پر کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ ان کا کیا کرنا ہے۔ جس وقت بھی اس کا فیصلہ ہوا تو ہم معزز رکن کو بھی مطلع کر دیں گے لیکن فی الحال ہم نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ ان کا مستقبل میں مصرف کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! اگلا ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے جو بات کہی وہ ڈیپارٹمنٹ کا معاملہ ہے لیکن عرصہ دراز سے یہ ناقابل استعمال اور abandoned پڑے ہیں اگر انہیں قابل استعمال بنا لیا جائے تو اس سے پبلک پراپرٹی کا فائدہ ہو گا۔ محکمہ نے جز (ب) میں admit کیا ہے کہ محکمہ ہذا کے godowns میں 2 لاکھ 18 ہزار 300 میٹرک ٹن کی گنجائش ہے جبکہ انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے کہ ہر سال ساہیوال ڈویژن میں زمینداروں اور کسانوں سے تقریباً 4 لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدی جاتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی فرمائیں اور محکمے نے یہ admit بھی کیا ہے کہ تاہم گورنمنٹ مستقبل کی جدید ٹیکنالوجی کو مدنظر رکھتے ہوئے silos بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جب ضرورت بھی ہے، ساہیوال ڈویژن میں 4 لاکھ میٹرک گندم خریدی جاتی ہے، 2 لاکھ 18 ہزار ٹن کی capacity کے لئے ان کے پاس godowns بھی موجود ہیں تو یہ بسم اللہ فرمائیں اور منسٹر صاحب میرے اور ساہیوال ڈویژن پر یہ احسان فرمائیں اور اس کو ساہیوال سے شروع کریں تاکہ گندم کو محفوظ رکھا جا سکے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ figures جز (ب) میں دیئے گئے ہیں۔ معزز ممبر نے جب سوال کیا تھا تو یہ 2018-2017 specifically کے بارے میں تھے لیکن اس وقت جواب میں جو figures آئے ہیں یہ relevant نہیں ہیں کیونکہ اب دو سال اس معاملے کو گزر چکے ہیں۔ ان کا یہ پوچھنا کہ کیا گورنمنٹ silos بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بالکل گورنمنٹ اس بات کا ارادہ رکھتی ہے اور DFID کے ساتھ ہماری negotiation بھی چل رہی ہے جیسے ہی فیصلہ ہو گا تو اِنشاءاللہ تعالیٰ silos کی تعمیر کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ فوڈ کے حوالے سے ساہیوال ہمارا بہت important district ہے تو میں معزز ممبر کو اس بات کا بھی یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی silos بنانے کا فیصلہ کیا جائے گا اِنشاءاللہ ساہیوال کو ترجیح دی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 1931 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 2590 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 2634 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 2674 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے، موجود نہیں ہیں۔۔۔ اس سوال نمبر 2781 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ طحیٰا نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 2894 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3195 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3394 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3394 بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3399 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر 3401 بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3414 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3447 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3452 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3509 بھی جناب ممتاز علی کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 3819 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 4247 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4334 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال نمبر 4390 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد جاوید کا ہے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4404 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شوگر سیس فنڈ کی نوعیت اور استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*4404: **جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا شوگر سیس فنڈ کی مد میں 50 فیصد زمیندار اور 50 فیصد مل مالک ادا کرتا ہے؟

(ب) ایکٹ کے مطابق اس فنڈ کی تقسیم کے وقت شوگر مل میں گنے کا سب سے بڑا پروڈیوسر شوگر سیس کمیٹی کا ممبر بنایا جاتا ہے شوگر مل مالکان اپنی ہی شوگر مل کے ملازم یا ٹھیکیدار کے نام پر زیادہ گنا ظاہر کر کے اسے ممبر شوگر سیس بنا دیتے ہیں؟

(ج) کیا شوگر سیس فنڈ کا استعمال اصل کاشتکاروں کی خواہش کے مطابق ہو رہا ہے یا مل مالک تمام شوگر سیس فنڈز اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی/ خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! جو کہ مقرر کردہ ریٹ 3روپے فی 40کلو گرام ہے۔ جس کا نصف 1.50روپے زمیندار ادا کرتا ہے اور 1.50روپے مل ادا کرتی ہے۔

(ب) ہر کرشنگ سیزن کے اختتام پر متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کو بذریعہ چٹھی گزارش کی جاتی ہے کہ پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز1964 شق (9) کے تحت 2شوگر کین گروورز (پہلا اور دوسرا) زیادہ گنا دینے والے کاشتکار کی پڑتال کر کے دفتر کین کمشنر کے نام بھیجے تاکہ ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی میں کرشنگ سیزن وائز ناموں کو شامل کیا جائے۔

مزید برآں 2 (ایم پی اے) بھی اس کمیٹی کے ممبران ہیں۔ ان فنڈز کو خرچ کرنے کے لئے پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 کے رول (9) میں ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی ہر متعلقہ ضلع میں قائم کی گئی ہے۔ جس کی تشکیل مندرجہ ذیل ہے۔

1. Deputy Comissioner (Chairman)
2. Deputy Director Agriculture (Ext.) (Member)
3. Deputy Director (Food) (Member)
4. District Food Controller (Member)
5. Additional Deputy Comissioner (F&P) (Member)
6. Two MPA's nominated by Chief Minister (Member)
7. Representative of P&D Department (Member)
8. XEN Highway (Member)
9. Any other member to be co-opted by the DC for technical reasons and advice etc. (Member)
10. 02Reps. of each Sugar Mill (Member02)
11. 02Reps. of Growers of each Sugar Mill (Member)

(ج) شوگر سیس فنڈز کا استعمال شوگر کین گروورز اور شوگر مل مالکان، دو ایم پی اے اور کمیٹی کے تمام ممبران کی باہمی مشاورت سے کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں نے 2020 میں question دیا تھا، اس کی وصولی جواب 17 جولائی 2020 کو ہوئی اور آج یہ ہاؤس میں پیش ہو رہا ہے۔ میرا یہ سوال شوگر سیس کے پیسوں کے متعلق تھا تو انہوں نے سوال کے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ہر کرشنگ سیزن کے اختتام پر متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کو بذریعہ چٹھی گزارش کی جاتی ہے کہ پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 شق (9) کے تحت 2 شوگر کین گروورز زیادہ گنا دینے والے کاشتکار کی پڑتال کر کے دفتر کین کمشنر نام بھیجے تاکہ ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی میں کرشنگ سیزن وائز ناموں کو شامل کیا جائے تو میری گزارش ہے کہ یہ جواب غلط ہے اس میں جو شوگر کین گروورز دیئے جاتے ہیں وہ مل کے دلال ہوتے ہیں، مل کا جو گنا خریدتے ہیں ان کی کاپیاں بہت بڑی ہوتی ہیں اور کسی actual زمیندار کو اس میں ممبرز نہیں بنایا جاتا لہٰذا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ کون سے زمیندار ہیں؟ اگر ان کے نام لکھ دیئے جاتے تو اس کا زیادہ بہتر جواب آ جاتا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ معزز رکن کا اس حد تک فرمانا درست ہے کہ زمینداروں کے نمائندوں کو اس کمیٹی میں رکھا جاتا ہے۔ اب ان کا یہ فرمانا ہے کہ وہ کون لوگ ہوتے ہیں کہ جن کو رکھا جاتا ہے تو ڈپٹی کمشنر باقاعدہ due diligence اور scrutiny کے بعد ہی ممبران کو اس کمیٹی میں رکھتے ہیں۔ دوسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر مثال کے طور پر معزز ممبر کا جو ضلع ہے وہاں دو لوگ یعنی کسانوں یا گروورز کے nominate کئے جائیں گے تو ان کو پورا ضلع جانتا ہے اور زمینداروں کے حوالے سے یہ بڑی اہم کمیٹی ہوتی ہے جب ان کی پہچان ہوتی ہے تو ان کو رکھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر معزز رکن کو ان ممبرز پر اعتراض ہے تو ہم ان کے اعتراض بھی دور کرنے کے لئے تیار ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر کسی بھی جگہ پر انہیں

اس بات کا احتمال ہو کہ غلط لوگ اس کمیٹی میں آئے ہیں تو ہم اس کو review کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں اس میں کوئی عار نہیں چونکہ ہم نے کمیٹی بنادی ہے تو اس کو review نہیں کر سکتے۔ معزز رکن point out کریں اور اگر ہم سے غلطی ہوئی ہے تو اس کو ٹھیک کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔ آپ کے علاقے میں چھ شوگر ملوں میں گروورز ہیں۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ جن کی سب سے بڑی کاپی ہوتی ہے ان کو ممبر بنادیا جاتا ہے۔ اب میں اس پر کیا بات کروں آپ خود بھی جانتے ہیں کہ جن کو وہاں ممبرز بنایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب نے assurance دی ہے کہ اگر آپ کو کسی پر اعتراض ہے تو اس کے بعد منسٹر صاحب کو مل لیں بلکہ میں بھی آپ کے ساتھ ان سے اکٹھے مل لوں گا۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! سوال کے جز(ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ شوگر سیس فنڈز کے استعمال کے لئے شوگر کین گروورز اور شوگر مل مالکان، دو ایم پی اے پر مشتمل کمیٹی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ حمزہ شوگر مل نے جو اپنے یارڈز پر خرچ کیا ہے تو وہ بھی شوگر کین سیس میں آتا ہے؟ کیا وہ اس میں سے خرچ کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایک علیٰحدہ سڑک بنائی ہے جو کہ فضول سڑک ہے جو آپ کے گاؤں سے لے کر شوگر مل تک اور پھر عباسیہ نہر کے پل سے شوگر مل تک بنائی ہے۔ اس سڑک کا کوئی تصرف نہ ہے تو کیا اس کے پیسے شوگر سیس سے خرچ کئے گئے ہیں یا مل نے اپنے پاس سے کئے؟

جناب چیئرمین: جی، آپ جو سڑک mention فرما رہے ہیں وہ خانپور کا بائی پاس بنا ہے۔ اس کے فنڈز شوگر سیس سے خرچ نہیں ہوئے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں اس سڑک کی بات نہیں کر رہا بلکہ عباسیہ کنیال کے پل سے جو شوگر مل تک علیحدہ سڑک گنے کی ٹرالیوں کے لئے بنائی گئی ہے اور 4 چک پل سے علیحدہ سڑک شوگر مل تک بنی ہے اس میں ایک divider بنا کر سڑک کا بھی بیڑہ غرق کر دیا گیا ہے بلکہ مین سڑک جو ڈسٹرکٹ رحیم یار خان اور بہاولپور کو ملاتی ہے اس کا بھی بیڑہ غرق کر دیا گیا ہے۔ وہ

تمام کی تمام سڑک شوگر سیس کے پیسوں سے بنی ہے اور یہ سڑک شوگر سیس کے پیسے سے نہیں بنی چاہئے تھی بلکہ شوگر مل کو اپنے پیسوں سے بنانی چاہئے تھی۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس سوال میں حمزہ شوگر مل کا بالکل ذکر نہیں تھا لہذا یہ ایک نیا سوال بنتا ہے جب وہ نیا سوال دیں گے تو میں اس کا جواب بھی دے دوں گا لیکن اس کے باوجود میں معزز ممبر سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنا اعتراض in writing دے دیں۔ یہاں سیکرٹری فوڈ موجود ہیں تو میں ان سے request کروں گا کہ وہ اس پر انکوائری کروالیں گے تو جو بھی حقائق ہیں وہ سامنے آجائیں گے۔ معزز رکن in writing دیں ہم اس کی انکوائری کروانے کے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد جاوید! اس پر انکوائری ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! اگلا سوال بھی میرا ہی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا ہی سوال ہے سوال کا نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! سوال نمبر 4405 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گنے کا فی من ریٹ فکس کرنے کے طریق کار اور ملز کے منافع کی شرح کے تعین سے متعلقہ تفصیلات

*4405: **جناب محمد ارشد جاوید**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گنے کا فی من ریٹ مقرر کرنے کا کیا میکانزم ہے گنے کا ریٹ کاسٹ آف پروڈکشن پر مقرر کیا جاتا ہے یا پھر ریکوری بیس پر اگر ریکوری بیس پر کیا جاتا ہے تو کتنے فیصد شوگر ریکوری پر؟

(ب) گنے کا ریٹ مقرر کرتے وقت مُڈ کی قیمت جو کہ مل وصول کرتی ہے اس سے زمیندار کو حصہ دیا جاتا ہے؟

(ج) بگاس یعنی (چورہ) جس سے شوگر ملز پاور پلانٹ چلاتی ہے اور بجلی گورنمنٹ کو فروخت کرتی ہے اس سے جو منافع ہوتا ہے اس منافع میں سے زمیندار کو حصہ دیا جاتا ہے جو کہ ان تمام پروڈکٹس کا اصل پروڈیوسر ہے؟

(د) شوگر ملز گنے کا ریٹ فکس کرتے وقت کتنے فیصد اپنا منافع مقرر کرتی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ خوراک پنجاب نے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق (1) 16 (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔کے تحت گنے کی کم سے کم قیمت خرید کا تعین پنجاب شوگر کین کنٹرول بورڈ کی مشاورت، جس میں شوگر ملز مالکان اور شوگر مل علاقہ کے زمینداران ممبر ہیں اور کھاد، ڈیزل، بیج، چینی کے موجودہ سٹاک، بین الاقوامی چینی کی قیمت اور کسان کی گنے کی لاگت

(جس کا تخمینہ محکمہ زراعت لگاتا ہے) کو مد نظر رکھتے ہوئے مقرر کی جاتی ہے۔ کرشنگ سیزن 13-2012 کے دوران محکمہ خوراک پنجاب نے گنے کی خریداری، گنے کی مٹھاس کی بنیاد پر کرنے کے لئے بذریعہ نوٹیفکیشن (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قیمت مقرر کی، جس کو مختلف شوگر ملوں نے لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا، جس پر عدالت عالیہ لاہور نے اس نوٹیفکیشن کو معطل کر دیا(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور کیس ابھی تک عدالت عالیہ لاہور میں زیر سماعت ہے۔ جس کی جلدی سماعت کے لئے دفتر کین کمشنر نے پنجاب ایڈووکیٹ جنرل کو درخواست کی ہے کہ اس کیس کی شنوائی جلدی کروائی جائے۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق (1)16 کے تحت محکمہ خوراک پنجاب صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے۔ زمینداروں کو گنے کی قیمت ہی ادا کروائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ خوراک پنجاب نے پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق (1) 16 کے تحت گنے کی کم سے کم قیمت خرید کا تعین پنجاب شوگر کین کنٹرول بورڈ کی مشاورت، جس میں شوگر ملز مالکان اور شوگر مل علاقہ کے زمینداران ممبر ہیں اور کھاد، ڈیزل، بیج،

چینی کے موجودہ سٹاک، بین الاقوامی چینی کی قیمت اور کسان کی گنے کی لاگت (جس کا تخمینہ محکمہ زراعت لگاتا ہے) کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کی جاتی ہے اور زمینداروں کو گنے کی قیمت ہی ادا کروائی جاتی ہے۔

(د) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق (1)16 کے تحت محکمہ خوراک پنجاب صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے۔ پنجاب شوگر کین کنٹرول بورڈ میں شوگر ملوں کا منافع مقرر نہیں کیا جاتا بلکہ محکمہ زراعت پنجاب گنے کی لاگت مقرر کرتے وقت زمینداروں کا منافع 25 فیصد تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! سوال کا جو (الف) جز ہے تو مجھے اس پر بات کرتے ہوئے خود کو شرم آرہی ہے کہ اس میں پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق کے تحت جواب دیا جارہا ہے یعنی 70 سال بعد بھی 1950 کا ایکٹ چل رہا ہے۔ اس میں ایک ترمیم 13-2012 میں ہوئی، اس پر stay ہو گیا اور آج تین سے ساڑھے تین سال اس گورنمنٹ کو بھی ہو گئے ہیں تو کیا اس پر کوئی peruse کیا گیا ہے؟ اس میں ترمیم ہوئی تھی کہ recovery basis پر ہماری payment دی جائے تو اس پر stay ہوا ہے۔ اب اس میں صرف یہ جواب دیا گیا ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب نے گنے کی خریداری، گنے کی مٹھاس کی بنیاد پر کرنے کے لئے بذریعہ نوٹیفکیشن قیمت مقرر کی جس کو مختلف شوگر ملوں نے لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا اور کورٹ نے اس نوٹیفکیشن کو معطل کر دیا۔ یہ کیس ابھی تک عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ اس کا جو پہلا نوٹس دیا گیا ہے غالباً 2013 میں اس کے بعد اس کی کوئی پیشی نہیں نکلی۔ آج سے ایک سال پہلے میں نے question دیا ہوا تھا تو میرا نہیں خیال کہ اس میں کسی نے کسی کو کہا ہو کہ اس کی سماعت کر لی جائے یا اس کی سماعت کو pursue کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ معزز رکن نے بڑے دکھ بھرے انداز میں یہ کہا کہ 1950 کے قانون کی

بات کی گئی ہے تو میں ان کی خدمت میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ قوانین سارے پرانے ہیں اور ہماری PPC بھی 1800ء something کی بنی ہوئی ہے لہذا قوانین تو سارے بنے ہوئے ہیں so یہ کسی گورنمنٹ کی نااہلی نہیں ہے کہ 1950 کا قانون ہے۔ قانون موجود ہے لیکن اس پر عمل درآمد کی بات ہے۔ جہاں تک اس کیس کا تعلق ہے تو بالکل انہوں نے درست فرمایا کہ stay order ہونے کے بعد اور notification معطل ہونے کے بعد اس کیس کی hearing نہیں ہوئی لیکن میں یہاں یہ عرض ضرور کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک محکمے کی طرف سے باقاعدہ in writing ایڈووکیٹ جنرل کو request کی گئی ہے کہ اس کی early hearing کے لئے اقدامات کریں۔ so میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے کہنا چاہوں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ چونکہ ابھی یہ بات میرے نوٹس میں آئی ہے تو میں personally بھی اس کو دیکھوں گا اور میں بھی ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو ہدایت جاری کروں گا کہ اس کی early hearing کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی،اس کیس کی early hearing کے لئے written request کی گئی ہے اور اگر آپ کو اس کی کاپی چاہئے تو لے لیجئے گا۔ اب آپ آگے فرمائیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین!میں سوال کے جز(ب) اور (ج) کا اکٹھے ہی supplementary question کر لیتا ہوں۔ اس میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ ایکٹ 1950 کی شق 16 کے تحت محکمہ خوراک پنجاب صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے۔جب 1950 میں شوگر ملیں لگیں اور یہ شوگر کین ایکٹ بنا ہے تو اس وقت شوگر ملوں کے پاس اپنے پاور پلانٹس نہ تھے یہ گورنمنٹ آف پاکستان سے بجلی خرید کر کے اپنی ملیں چلاتے تھے۔ اب جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہر مل نے اپنا اپنا پاور پلانٹ لگا لیا ہے اور جب سے یہ شوگر ملیں چلیں ہیں تو اس وقت بگاس شوگر مل سے اٹھا کر ٹرالیوں میں لوڈ کروا دیا جاتا تھا اور ہمیں کہا جاتا تھا کہ یہ آپ لے کر آئے ہیں تو اس کو واپس لے کر جائیں۔ اب جب انہوں نے جدید ٹیکنالوجی سے اپنے پاور پلانٹس لگا لئے ہیں تو کیا اس بگاس کا producer زمیندار نہیں ہے؟ کیا اس کے profit حصہ دیا جاتا ہے؟انہوں نے صرف جواب دیا ہے کہ صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے تو میرا یہ سوال تھا کہ گنے کا ریٹ مقرر کرتے وقت مڈ اور بگاس کی قیمت سے زمیندار کو حصہ دیا جاتا ہے میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں جز(د) میں بتایا گیا

ہے کہ پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی شق (1)16 کے تحت محکمہ خوراک پنجاب صرف گنے کی قیمت مقرر کرنے کا مجاز ہے۔ پنجاب شوگر کین کنٹرول بورڈ میں شوگر ملوں کا منافع مقرر نہیں کیا جاتا بلکہ محکمہ زراعت پنجاب گنے کی لاگت مقرر کرتے وقت زمینداروں کا منافع 25 فیصد مقرر کرتا ہے۔ میری وزیر خوراک اور سیکرٹری فوڈ صاحب جو یہاں تشریف فرما ہیں اُن سے گزارش ہے کہ جو انہوں نے ہمیں 25 فیصد منافع کا بتایا ہے یہ کس حساب سے بنایا گیا ہے؟ میں اب بھی یہ challenge کرتا ہوں آپ کو اس کے فی ایکڑ کا خرچہ بتا دیتا ہوں پتا نہیں کن زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر انہوں نے لاگت نکال کر 25 فیصد منافع دے دیا ہے گنے کی پیداواری لاگت اس وقت بھی اڑھائی لاکھ روپیہ فی ایکڑ آرہی ہے 1 لاکھ روپیہ زمین کا ٹھیکہ ہے، 1 لاکھ روپیہ بیج اور کھاد کا خرچ آتا ہے، 50 ہزار روپیہ transportation پر خرچ آتا، گنے کی چھلائی 50 روپے من کا خرچہ ہے یہ میں موٹا موٹا خرچ بتا رہا ہوں۔ 1 ہزار من فی ایکٹر فصل کی average آئے تو 2 لاکھ 48 ہزار روپیہ ملتا ہے 2 لاکھ 50 ہزار روپے کا ہمارا خرچہ ہے۔ یہ ہمیں پتا نہیں کیسے لاگت کا 25 فیصد خرچہ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد جاوید! اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ گنے کا ریٹ مقرر کرتے وقت مڈ کی قیمت جو کہ مل وصول کرتی ہے اُس سے زمیندار کو حصہ دیا جاتا ہے؟

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد جاوید صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں ابھی آپ نے اپنی information share کی ہے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مڈ اور بگاس دونوں product سے شوگر ملیں پیسا کماتی ہیں زمیندار اس کے producer ہیں اس کے منافع سے ہمیں کیوں share نہیں دیا جاتا جب کہ شوگر ملیں بگاس سے power plant چلاتی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس کا جواب دے دوں؟

جناب چیئرمین : جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! گزارش ہے کہ بات تھوڑی سی logical کرنی چاہئے اور تجویز بھی ایسی ہی دینی چاہئے جو قابل عمل ہو۔ زمیندار گنا پیدا کرتا ہے اور گنا مل والے کو دے دیتا ہے، آپ ایک پراڈکٹ فروخت کر دیتے ہو۔ اب مل والا اُس میں سے چینی نکالتا ہے، molasses نکالتا ہے، بگاس نکالتا ہے یا مڈ نکالتا ہے یہ اُس کے byproducts ہیں میں سمجھتا ہوں جس پر اُس کا حق ہے وہ اپنے حق کے طور پر پیسا کماتا ہے اگر ہم خدانخواستہ یہ فیصلہ کر لیں کہ بگاس اور مڈ جس بھی زمیندار کو شیئر دیا جائے گا تو کل جب مل والا شوگر کین سے شوگر بنالے گا تو وہ کہے گا مجھے تو منافع 25 روپے ملا تھا یہ مل والا 50 روپے منافع کما رہا ہے اس سے مجھے بھی شیئر دیا جائے تو یہ مناسب بات نہیں ہے اور نہ ہی logical بات ہے اور نہ ہی یہ قابل عمل ہے اور نہ ہی اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ محترمہ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال نمبر 4448 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ محترمہ تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4452 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ طحٰیا نون کا ہے۔۔۔ محترمہ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال نمبر 4514 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4684 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شاہی پان مصالحہ اور دیگر سپاری مصالحہ جات کا مضر صحت ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4684: **محترمہ عائشہ اقبال :** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا شاہی پان مصالحہ اور دیگر سپاری مصالحے صحت کے لئے نقصان دہ ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک(جناب محمد بشارت راجہ):

جی ہاں! سپاری اور سپاری مصالحہ جات انسانی صحت کے لئے مضر ہیں۔ جس بناء پر پنجاب فوڈ اتھارٹی نے پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز، 2018 میں سپاری(Betel Nut) کو ممنوعہ اجزاء(Restricted Substances) کی لسٹ میں شامل کر دیا ہے۔

(متعلقہ لسٹ ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ پان مصالحہ میں استعمال ہونے والے اجزاء کے معیار کو مندرجہ بالا ریگولیشنز میں وضع کر دیا گیا ہے۔

مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی زیر بحث اشیاء کے معیار کو حفظان صحت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز، 2018 میں وضع کردہ معیار(Standards) کے مطابق چیک / تجزیہ کرتی ہے۔

جناب چیئرمین : جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے کہ Restricted Substances کا مطلب محدود ہے یا پابند ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس particular case میں 'Restricted' کا مطلب ممنوع ہے اس کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! اگر ممنوع ہے تو یہ سپاری جو پانوں میں اور مختلف جگہ پر سرعام فروخت ہو رہی ہے یہ صحت کے لئے مضر صحت ہے اس پر تھوڑا سا ایکشن لے لیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ تھوڑا سا نہیں بالکل ہمیں اس پر مکمل ایکشن لینا چاہئے اور ہمارا محکمہ فوڈ اتھارٹی اس پر کام بھی کر رہا ہے اور باقاعدہ لوگوں کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے اگر آپ حکم دیں گے تو اس میں اس وقت تک جو ہم نے کارروائی کی ہے میں اُس کی detail محترمہ کو مہیا کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ اس حوالے سے اس ہفتہ میں جو کارروائیاں ہوئی ہیں ان کی detail آپ لاء منسٹر صاحب سے لے سکتی ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، رانا صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4695 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں باردانہ کی تقسیم کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***4695: رانا منور حسین:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) باردانہ کی تقسیم اور میرٹ کی کیا ترتیب بنائی گئی ہے سنٹر انچارج زمینداروں کو کن شرائط پر باردانہ جاری کرے گا؟

(ب) حکومت کتنی گندم سٹاک میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اور گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) رواں سال محکمہ خوراک نے باردانہ کی تقسیم اوپن رکھی تاکہ آنے والے تمام زمینداروں کو اُن کی مرضی کے مطابق بغیر کسی شرط کے باردانہ مل سکے۔

(ب) اس وقت محکمہ خوراک کے پاس تقریباً 43 لاکھ ٹن گندم کے ذخائر موجود ہیں اور ہر قسم کے موسم کی ناگہانی صورتحال اور کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے فیومیگیشن کا عمل جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ باردانہ کی تقسیم اور میرٹ کی کیا ترتیب بنائی گئی ہے سنٹر انچارج زمینداروں کو کن شرائط پر باردانہ جاری کریں گے۔ تو یہ سال جو ابھی گزرا ہے اس میں باردانہ کے حوالے سے زمینداروں کو کافی ساری مشکلات رہی ہیں

حالانکہ مارکیٹ میں ریٹ کی کافی زیادہ variation تھی تو کیا منسٹر صاحب یہ فرمائیں گے کہ آنے والے سال میں اس طرح سے نہیں ہو گا اور جو اس دفعہ اور اس سے پچھلے سالوں میں زمینداروں کو پریشانی اُٹھانی پڑتی رہی ہے اس حوالے سے آنے والے سالوں میں کچھ اچھے اقدامات کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جب باردانہ کی controlled تقسیم تھی تو اُس وقت تک جو ہمارے خریداری کے مراکز تھے وہاں سے شکایات آتی تھیں اور آپ خود زمیندار ہیں آپ کے نوٹس میں بھی یہ شکایات آتیں تھیں کہ کسی کو زیادہ باردانہ مل گیا کسی کو نہیں ملا تو پہلے یہ شکایات آتیں تھیں ان ہی شکایات کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے اس سال یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے باردانہ کی تقسیم کو open کر دیا ہے اب اُس پر کوئی restriction نہیں ہے پہلے جو فرد والی بات تھی اب وہ تمام restrictions ختم کر دی ہیں open policy ہے جس کو جتنا باردانہ چاہئے وہ available ہو گا اور اس policy open کے تحت امید ہے کہ کسانوں کو انشاءاللہ تعالیٰ کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، رانا منور حسین! آپ کا اگلا ضمنی سوال؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! جو میں نے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ حکومت کتنی گندم سٹاک میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اور گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ اس وقت محکمہ خوراک کے پاس تقریباً 43 لاکھ ٹن گندم کے ذخائر موجود ہیں اور ہر قسم کے موسم کی ناگہانی صورتحال اور کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے فیومیگیشن کا عمل جاری ہے۔ تو یہ فیومیگیشن کا عمل کب تک جاری رہے گا اور اس کی time limit کیا ہوتی ہے اس کے علاوہ بھی اس کے جو measures adopt کئے جا سکتے ہیں کیا اُن میں اس وقت حکومت نے اس کا پورا انتظام کیا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! وہ procurement کا پوچھ رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جز(ب) میں ہم نے یہ عرض کیا ہے کہ 43 لاکھ ٹن گندم کا ذخیرہ موجود ہے یہ

اس تاریخ کا ذخیرہ ہے جس دن ہم نے اس سوال کا جواب دیا تھا لہٰذا موجودہ figures میں آج کے حالات کے مطابق تھوڑا difference ہو سکتا ہے۔ دوسرا جو 43 لاکھ ٹن گندم اُس وقت ہمارے پاس موجود تھی اس کو secure کرنے کے لئے باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ نے اقدامات کئے ہوئے تھے اور جس طرح ڈیپارٹمنٹ کا ایک اہم قدم یہ تھا کہ fumigation بھی کی جاتی تھی fumigation کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کے لئے کوئی time period بنایا جائے جہاں پر اور جب ضرورت ہوتی ہے وہاں اس کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کہیں ہمارا سٹاک محفوظ بھی ہے لیکن جب محکمے کے نوٹس میں ایسی بات آتی ہے کہ گندم کو کیڑا پڑ گیا ہے تو فوری طور پر اس حوالے سے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ محکمہ اپنے فرائض سے بخوبی آگاہ ہے اور گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اگر مزید کہیں ہمیں اقدامات کرنے پڑے تو اس کے لئے بھی محکمہ مکمل طور پر تیار ہے۔ شکریہ

رانا منور حسین: جناب چیئرمین!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال اسی سوال کے حوالے سے ہے میں ابھی یہ سوالات کی کاپی دیکھ رہا تھا۔ محکمے سے پوچھا گیا تھا کہ حکومت کتنی گندم سٹاک میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے آپ اس سوال کی تاریخ دیکھیں کہ 11 مارچ 2020 کو وصول ہوا اور اس کا جواب 17 جولائی 2020 کو آیا ہے اور آج تک اس سوال کو 16 ماہ گزر چکے ہیں درحقیقت اب اس سوال کا جواب ہی irrelevant ہو چکا ہے کیونکہ اب اگلا سال آ گیا ہے اور یہ figure اگلے سال کی بھی پوچھی جا سکتی تھی تو میرا ضمنی سوال محکمہ خوراک کے حوالے سے یہ ہے کہ اتنی دیر سے پرانے سوال ہی کیوں چل رہے ہیں کیا کوئی ایسا mechanism نہیں ہے کہ جس کے مطابق latest figures جواب میں دیئے جائیں۔ میں صرف اسی سوال کے حوالے سے بات نہیں کر رہا بلکہ میں اس سے آگے اور پیچھے کے سوالات بھی دیکھ رہا تھا تو یہ 16 ماہ کی تاخیر ان تمام سوالات میں ہے اور یہ تمام سوالات 2020 کے ہیں جن کے جواب 2021 کے اختتام میں دیئے جا رہے ہیں جبکہ 2022 شروع ہونے والا ہے۔

اگر ہم 8دن بعد دیکھیں تو2022شروع ہو جائے گا تو یہ ہاؤس کے ساتھ بھی ایک مذاق ہے کہ ڈیڑھ سال پرانے سوالات معزز ممبر بھی کر رہے ہیں اور معزز منسٹر صاحب ان کا جوابات بھی دے رہے ہیں لہٰذا نہ تو اب ان سوالات کی اور نہ ہی جوابات کی relevance رہ گئی ہے۔ یہ بہت افسوس ناک صورت حال ہے میرے اور سب کے علم میں یہ بات ہے کہ فوڈ منسٹر 6ماہ پہلے ہی کام چھوڑ چکے تھے اور پھر اس کے بعد انہوں نے resignation دے دیا۔ صوبے کے معاملات جس طرح سے چل رہے ہیں یہ کوئی مناسب طریق کار نہیں ہے لہٰذا اس حوالے سے کوئی mechanism ہونا چاہئے تاکہ معاملات درست طریقے سے چل سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میرے بھائی سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ ان کو ضرور اس چیز کا ادراک ہونا چاہئے کہ ڈیپارٹمنٹ کا کام جواب دینا ہے اور جواب دینے کے بعد question کو اسمبلی میں لے کر آنا ڈیپارٹمنٹ کا کام نہیں بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا کام ہے۔ ہمیں یہ سوال 11مارچ 2020کو موصول ہوا اور ہم نے جون2020میں اس سوال کا جواب دے دیا یعنی 4ماہ بعد concerned department نے جواب دے دیا۔ اب جو inordinate delay ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ غیر ضروری delay ہے لیکن اس چیز کا ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔ اگر یہ جواب ہم نے جون2020کو دے دیا تھا تو جولائی والے سیشن میں یہ سوال اسمبلی میں آجاتا تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ کی بھی اپنی کچھ مجبوریاں ہیں ان کو بھی تمام ڈیپارٹمنٹس کو ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے اور ان کو department wise چلنا پڑتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز رکن کا سوال ڈیپارٹمنٹ سے نہیں بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے تھا اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کو نوٹ فرمالیں گے اور آئندہ کے لئے اس کا آپ تدارک فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے technically اس حوالے سے بالکل درست بات کی ہے کہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا کام ہے لیکن جہاں تک مجھے تھوڑی بہت معلومات ہیں

کہ اسمبلی سیکرٹریٹ بھی ڈیپارٹمنٹ کی حالت دیکھ کر کرتا ہے ان کو پتا ہوتا ہے کس ڈیپارٹمنٹ کی بیوروکریسی efficient ہے اور کس ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحب efficient ہے۔ کیا ڈیپارٹمنٹ نہیں دیکھ رہا کہ کون سے منسٹر صاحب چھ چھ ماہ سے اس ہاؤس میں نہیں آئے اس لئے پھر وہ ان کے سوالات ہی نہیں رکھتے۔ اب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے سابقا منسٹر علیم خان صاحب ذاتی طور پر میرے دوست بھی ہیں لیکن اس ہاؤس کے تمام ممبران اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ آپ نے ان کو اس ہاؤس میں کتنی مرتبہ دیکھا ہے اور کتنی مرتبہ انہوں نے کھڑے ہو کر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب دیا ہے؟

جناب چیئرمین: خان صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میری بات تو سن لیں۔ ٹھیک ہے منسٹر صاحب اپنے فرائض سرانجام نہیں دے پا رہے تھے اس لئے انہوں نے resignation دے دیا تو یہ سیکرٹریٹ بھی تمام ڈیپارٹمنٹس کی حالت دیکھتا ہے اور میں اسی حالت کی طرف لاء منسٹر صاحب کی توجہ مبذول کروا رہا تھا۔ اگر ابھی ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بزنس آ گیا تو ان کے متعلقہ منسٹر صاحب بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ یہ وقفہ سوالات ہے اب ذرا اگلا بزنس آجائے۔ میں تو پھر کہوں گا کہ اس ہاؤس سے ساری طاقت ووٹنگ کے ذریعے چیف منسٹر لیتے ہیں تو پھر ان سوالات کا یا جو بزنس آتا ہے ان کا جواب جو منسٹر صاحبان نہیں آ رہے ان کی جگہ پر چیف منسٹر صاحب یہاں آ کر کھڑے ہوں تب ہی منسٹرز یہاں آ کر جواب دیں گے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے آج راجہ صاحب کھڑے ہوئے ہیں لیکن اس سے پہلے یہ ڈیپارٹمنٹ لاوارث تھا اس محکمے کا کوئی منسٹر یہاں پر آ کر جواب نہیں دیتا تھا اس وجہ سے اسمبلی سیکرٹریٹ ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ایجنڈے میں شامل نہیں کر تا رہا آج ڈیڑھ سال بعد ان کے سوالات آئے ہیں تو میں کوئی اسمبلی سیکرٹریٹ کو سپورٹ نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اسمبلی سیکرٹریٹ according to the rules ہی چل رہا ہے۔ اگلا سوال جناب نور الامین وٹو کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4773 کو dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 4777 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4966 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شوگر ملز سے شوگر سیس کی وصولی اور ریٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4966: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک صوبہ بھر میں کتنا شوگر سیس کن کن شوگر ملز سے وصول ہوا ان کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) شوگر ملز سے شوگر سیس کس ریٹ سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) شوگر سیس کن کن کاموں پر خرچ کیا جا سکتا ہے؟

(د) کتنا شوگر سیس ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوا ہے؟

(ہ) ان شوگر ملز کو آج تک چینی کی مد میں کتنی سبسڈی دی گئی ہے سبسڈی کس اتھارٹی نے دی کتنی کتنی سبسڈی کس کس مل کو ملی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ یکم اگست 2018 سے آج تک کی دی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک شوگر ملز سے برائے سال 19-2018 مبلغ -/2,18,75,63,528 روپے اور برائے سال 20-2019 مبلغ -/ 2,35,75,82,532 روپے سیس موصول ہوا، جو کل ملا کر ٹوٹل مبلغ -/ 4,54,51,46,060 بنتا ہے۔ سال وائز / مل وائز جمع شدہ سیس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کی شق نمبر 12 کے تحت لاگو ہوتا ہے، حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے مندرجہ بالا شق کے تحت 3 روپے فی 40 کلو گرام

مقرر کیا ہے۔ جس کا نصف 1.50 روپے زمیندار ادا کرتا ہے اور 1.50 روپے مل ادا کرتی ہے۔ کاپی نوٹیفکیشن (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شوگر سیس پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 کی شق نمبر 8(4) کے تحت خرچ کیا جاتا ہے، کاپی سیس رولز 1964 (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 2018 سے آج تک مبلغ 1 ارب 20 کروڑ 97 لاکھ 61 ہزار 977 روپے اضلاع کو برائے شوگر سیس ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے کے لئے دیئے گئے۔

(ہ) اقتصادی کمیٹی کی منظوری کے بعد محکمہ خزانہ پنجاب مقرر کردہ سبسڈی (فنڈز) سٹیٹ بنک آف پاکستان کو جاری کرتا ہے اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان مل وار کیسوں کا جائزہ لینے کے بعد شوگر ملز کو سبسڈی کی پیمنٹ کی ادائیگی کرتا ہے۔

مزید برآں ملز مالکان کو کتنی سبسڈی فراہم کی گئی، رپورٹ سٹیٹ بینک آف پاکستان سے لینا مناسب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اختر علی: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ شوگر ملز سے شوگر سیس کس ریٹ سے وصول کیا جاتا ہے تو میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ 3 روپے فی 40 کلو گرام پر وصول کیا جاتا ہے۔ اس کا 50 فیصد زمیندار دیتا ہے اور 50 فیصد مل ادا کرتی ہے۔ میرا اس حوالے سے اپنا ذاتی تجربہ یا ریسرچ سمجھ لیں کہ زمیندار سے مل مالک 3 روپے ہی وصول کرتا ہے اور اس کے بل سے کٹوتی کرتا ہے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج تک کبھی اس ڈیپارٹمنٹ کے کسی بھی سیل نے اس چیز کو check کیا ہے کہ مل مالک ڈیڑھ روپے دینے کی بجائے 3 روپے ہی وصول کرتا ہے؟ دوسرا جزیہ ہے کہ وہ کسی بھی خزانے میں جمع نہیں کرواتا اگر وہ جمع کرواتا ہے تو محکمے کے پاس اس کی کوئی encouragement ہے ان کی کوئی آڈٹ رپورٹ ہے تو فاضل منسٹر صاحب سے میرے یہ دو ضمنی سوال ہیں جن کا یہ جواب دے دیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! ویسے اس سارے mechanism کا مجھے بھی پتا ہے لیکن راجہ صاحب آپ ہی جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اسی لئے عرض یہی کرنا چاہتا تھا کہ آپ خود بتائیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جو فارمولا 3روپے ففٹی ففٹی کا ہے یہ فارمولا مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیا گیا ہے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے مجھے جو لکھ کر دیا ہے انہوں نے درست لکھ کر دیا ہے اگر انہوں نے غلط لکھ کر دیا ہوگا تو میں اس ہاؤس کے سامنے جواب دہ ہوں اور پھر ڈیپارٹمنٹ میرے آگے غلط جواب دینے کا جواب دہ ہوگا۔ مجھے جو جواب لکھ کر دیا گیا ہے میں یہ ذمہ داری کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اسی فارمولے کے تحت وصولی کی جاتی ہے۔ دوسرا جو بھی گورنمنٹ کے اکاؤنٹس ہیں جس میں پیسا آتا یا جاتا ہے ان کے باقاعدہ annual audits ہوتے ہیں میں particular اس کیس کے متعلق یہ نہیں عرض کر سکتا کہ اس کا آڈٹ ہوا اور اس کا کیا رزلٹ نکلا ہے لیکن میں ایک procedure کے طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے اور میں یقین نہیں کرتا کہ اتنی بڑی رقم آرہی ہو اور ڈپٹی کمشنر اس پر آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہو اور وہ سارا پیسا ضائع ہو رہا ہو لیکن اگر کہیں کسی جگہ پر یہ شکایت موجود ہے تو میں معزز رکن سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ہمارے نوٹس میں لائیں جس کے نتیجے میں ہم باقاعدہ ڈپٹی کمشنر کو کہیں گے اور وہ اس پر انکوائری کریں گے اور جو لوگ یہ رقم ہڑپ کر رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، میں ایک grower ہوں اور شوگر کین سیس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں، یہ رقم کوئی بھی ہڑپ نہیں کر سکتا، جتنی کرشنگ ہوتی ہے اسی ریکارڈ کے مطابق شوگر ملیں تین روپے ہی لاہور بھیجتی ہیں وہ پیسا فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتا ہے اس کے بعد وہ پیسا مقامی ڈپٹی کمشنر کے پاس جاتا ہے جو ہماری ٹوٹی ہوئی سڑکوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اس کا بہترین آڈٹ پارلیمنٹیریز کے پاس ہے اور آپ شوگر کین سیس کمیٹی کی formulation دیکھ رہے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! مجھے آپ کی بات پر پورا اعتماد ہے۔میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس شوگر سیس فنڈ کا استعمال کن کن منصوبوں پر ہوتا ہے۔کیا جہاں گنا کاشت ہوتا ہے وہاں کے منصوبوں پر خرچ ہوتا ہے یا جہاں شوگر ملز ہوتی ہیں وہاں کے منصوبوں پر خرچ ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے اور یہ پیسا وہیں پر خرچ ہوتا ہے جہاں آپ فرمارہے ہیں۔جیسے آپ نے فرمایا اسی کے مطابق ہم یہ پیسا خرچ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جہاں گنا کاشت ہوتا ہے وہیں یہ پیسا خرچ ہوتا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! شاید فاضل منسٹر صاحب میرا سوال سمجھ نہیں پائے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جہاں گنا کاشت ہوتا ہے وہاں کے تعمیراتی کاموں اور سڑکوں پر یہ پیسا خرچ ہوتا ہے یا جہاں پر شوگر ملز ہوتی ہیں وہاں خرچ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گنے کی ٹرالیاں میلوں دور سے چلی ہوتی ہیں جس سے وہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے simplify کر دیتا ہوں۔یہ اس طرح simplified ہے کہ جہاں گنا کاشت ہوتا ہے اور شوگر ملز میں آتا ہے اس کے درمیان جو سڑکیں سب سے زیادہ damage ہوتی ہیں ان کو priority لگتی ہے اور ان پر خرچ ہوتا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ملوں کی سبسڈی کے حوالے سے پوچھا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا کہ کہ مزید برآں ملز مالکان کو کتنی سب سڈی فراہم کی گئی ہے اس کی رپورٹس سٹیٹ بنک آف پاکستان سے لینا مناسب ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سبسڈی وفاقی حکومت دیتی ہے یا پنجاب حکومت دیتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں کہ انہوں نے کس جز کے حوالے سے سوال کیا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ آخری جز ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ سوال کا آخری جز ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز رکن کس سوال کے جز کے بارے فرما رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: سوال نمبر 4966 کے جز کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مجھے جو ریکارڈ دیا گیا ہے اس کے مطابق سوال کا آخری جز یہ ہے کہ کتنا شوگر سیس ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوا۔

چودھری اختر علی: میرے پاس جو جواب ہے میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو print out دیا گیا ہے اس میں یہ نہیں تھا لیکن میں یہاں سے 4966 کے متعلق پڑھ دیتا ہوں۔ گزارش ہے کہ شوگر ملز کو سبسڈی دینے کا فیصلہ اقتصادی کمیٹی میں ہوتا ہے اور محکمہ خزانہ پنجاب کی منظوری کے بعد یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت جن ملوں کو جو سبسڈی دی گئی ہے اگر معزز رکن اس بارے میں نیا سوال کریں تو جواب دے دیں گے اگر نیا سوال نہ بھی کریں تو میں ڈیپارٹمنٹ سے پوری تفصیل لے کر معزز رکن کو بتا دوں گا۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میری گزارش سن لیں۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اب اگلے سوال پر آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ تو بڑے مشہور زمانے معاملے کے متعلق بڑا اہم سوال ہے اسے زیر بحث آنا چاہئے اور اس کا جواب بھی آنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب! لاء منسٹر صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرما دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! معزز محرک چار ضمنی سوال کر چکے ہیں اگر اب بھی ان کی تسلی نہیں ہوئی تو میرے ساتھ بیٹھ جائیں میں انہیں مطمئن کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اب اگلے سوال پر آجائیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ شوگر ملز کو سبسڈی پنجاب حکومت دیتی ہے یا وفاقی حکومت دیتی ہے؟ اگر حکومت پنجاب یہ سبسڈی دیتی ہے تو پھر اس کا جواب آنا چاہئے تھا لیکن اگر وفاقی حکومت دیتی ہے پھر کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میں نے اگلے سوال کا نمبر بول دیا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4967 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے تحت لاہور میں ملازمین کی تعداد و گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***4967: چودھری اختر علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے تحت لاہور میں کتنے ملازمین کس عہدہ، گریڈ میں کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) فوڈ اتھارٹی نے لاہور سے یکم جنوری 2020 سے آج تک کتنا جرمانہ وصول کیا ہے یہ جرمانہ کن کن اداروں، دکانوں اور دیگر کمپنیوں سے وصول کیا ہے؟

(ج) فوڈ اتھارٹی کے تحت جو جرمانہ کیا جاتا ہے وہ کس قاعدہ اور قانون کے تحت کون کون سرکاری ملازمین کرنے کے مجاز ہیں؟

(د) اس اتھارٹی کے پاس کون کون سرکاری گاڑیاں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے تحت لاہور میں کل 214 افسران / ملازمین کام کر رہے ہیں۔افسران / ملازمین کے عہدہ و گریڈ کی تفصیل ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے یکم جنوری 2020 سے اب تک کارروائی عمل لاتے ہوئے 2,696 احاطوں کو 3 کروڑ 93 لاکھ 58 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا۔ان اداروں اور دکانوں کی تفصیل ضمنی نمبر (2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے مجاز افسران / ملازمین اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کے سیکشن 13 اور 39 کے تحت جرمانے کرتے ہیں۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی، لاہور میں 21 سرکاری گاڑیاں فیلڈ آپریشنز میں زیر استعمال ہیں جن کی تفصیل ضمنی نمبر (3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! جب سے فوڈ اتھارٹی معرض وجود میں آئی ہے میرے خیال میں فاضل منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے کہ اس وقت لاہور شہر میں دودھ، گوشت اور روزمرہ کے استعمال کی چیزوں میں جس طرح ملاوٹ ہو رہی ہے اس طرح سے ان کے خلاف action نہیں لیا جارہا۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ action لیا گیا تو کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں؟ کتنے لوگوں کو جیل بھیجا گیا؟ یا کتنے لوگوں کو جرمانہ کیا؟ انہوں نے جواب میں 2696 احاطوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ میں معزز وزیر سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان احاطوں سے کیا مراد ہے؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس وقت تک فوڈ اتھارٹی نے جو جرمانے کئے ہیں یا لوگوں کو سزائیں ہوئی ہیں ان کی تفصیل تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے جو ایوان کی میز پر موجود ہے اور معزز رکن اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔انہوں نے دوسرا سوال کیا کہ احاطوں سے کیا مراد ہے؟ احاطوں سے مراد ہے کہ جب ہم دودھ چیک کرتے

ہیں تو آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ جہاں پر لوگوں نے بھینسیں رکھی ہوئی ہیں وہاں سے بھی دودھ بیچا جا رہا ہوتا ہے اس لئے وہاں سے بھی چیک کرتے ہیں لہٰذا اس premises کا ذکر کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی چودھری صاحب! اگلا ضمنی سوال؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! لاہور کے حوالے سے بڑا relevant ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور کا one third area شمالی لاہور ہے لیکن فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے شمالی لاہور کے اڑھائی تین لاکھ لوگوں کو لاوارث چھوڑ دیا ہے وہاں پر سرعام کنٹینرز وں / چلروں کے ذریعے دودھ سپلائی ہوتا ہے اور اتنا ناقص گوشت بک رہا ہے بلکہ ہر چیز ہی ناقص بک رہی ہے لیکن آج تک وہاں پر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کیا فاضل وزیر صاحب کوئی ایسا ارادہ رکھتے ہیں کہ شمالی لاہور کو جو ignore کیا جا رہا ہے اس پر کوئی احکامات جاری کریں۔

جناب چیئرمین: .Order in the House جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے جو کارروائیاں کی ہیں ان کی پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے جو تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے اور ہم نے ہزاروں کی تعداد میں کیسز رجسٹرڈ کرائے ہیں، جرمانے کئے گئے سب کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر پھر بھی ان کی تفصیل معزز رکن کو درکار ہے تو میں انہیں اس کی کاپی فراہم کر دوں گا۔ جہاں تک معزز ممبر کا شمالی لاہور میں کارروائی کا فرمانا ہے تو سیکرٹری فوڈ اس وقت گیلری میں موجود ہیں وہ نوٹ فرما رہے ہیں اور میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ اس علاقے میں انشاءاللہ فوڈ اتھارٹی کی طرف سے specially campaign شروع کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4981 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 5180 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5274 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں فلور ملز کی تعداد اور آٹا کو چیک کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*5274: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں فلور ملز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ملوں میں آٹے کے معیار کو چیک کرنے کا کیا میکنزیم ہے؟

(ج) 2019 سے اب تک کتنی فلور ملز کو چیک کیا گیا ناقص آٹا بنانے پر کتنی ملز کو جرمانہ اور سیل کیا گیا؟

(د) ناقص آٹا بنانے والی فلور ملز کے خلاف حکومت کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع خوشاب میں ٹوٹل 2 فلور ملز ہیں۔

ا۔صوفی فلور ملز خوشاب ۲۔صابری فلور ملز جوہر آباد

(ب) ماہانہ طور پر آٹے کے سمپل لے کر کوالٹی کنٹرول لیبارٹری جوہر آباد کو بھیجے جاتے ہیں ،نتیجہ موصول ہونے پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) 2019 سے آج تک تمام اضلاع کی تمام فلور ملز کو چیک کیا جاتا ہے اور 2019 سے اکتوبر 2020 تک آٹے کا سمپل فیل ہونے پر فلور ملز کو -/91000 روپے جرمانہ کیا گیا۔

1۔صوفی فلور ملز خوشاب جرمانہ -/73000 روپے

2۔صابری فلور ملز جوہر آباد جرمانہ -/18000 روپے

ٹوٹل جرمانہ -/91000 روپے

(د) ناقص آٹا بنانے پر فلور ملز کے خلاف محکمہ خوراک قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میرے تحفظات صوفی فلور ملز خوشاب کے حوالے سے ہی تھے۔جواب کے جز(ج)میں بتایا گیا ہے کہ صوفی فلور ملز خوشاب کو پہلی مرتبہ -/91000روپے جرمانہ کیا گیا اور پھر دوسری مرتبہ ان کو -/73000روپے جرمانہ کیا گیا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر کوئی فلور ملز جرمانہ کئے جانے کے باوجود بھی ناقص آٹا بناتی ہے تو کیا اس ملز پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے تاکہ وہ عوام کو ناقص آٹا نہ کھلا سکیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ہم نے ان فلور ملز کو بڑے بھاری جرمانے کئے ہیں لیکن اگر وہ آئندہ بھی ایسی غلطی کرتے ہیں تو ان کو مزید جرمانہ کیا جائے گا۔اگر کوئی فلور ملز مالکان habitual ہیں اور وہ ایک جرم بار بار کرتے ہیں تو پھر محکمہ ان کے خلاف مزید کارروائی کرنے کا بھی سوچ سکتا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بڑی مہربانی۔آخری سوال جناب منان خان کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 5341 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں چکن برگر، شوارما وغیرہ میں مردہ مرغیوں کے گوشت کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

***1931: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں چکن برگر، شوارما اور چکن دابو کے نام پر شہریوں کو بیمار اور مردہ مرغیوں کا گوشت کھلایا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں ہوٹلوں، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے شہریوں کو ناقص اور غیر معیاری چکن گوشت سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیمار، لاغر اور مردہ مرغیوں کا گوشت کھانے سے شہری مختلف اقسام کی خطرناک بیماریوں کا شکار ہورہے ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت شہریوں کو تازہ، معیاری اور صحت مند مرغیوں کے گوشت کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) (ب) (ج) یہ درست نہ ہے، پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ عام شہریوں تک مرغیوں کے تازہ، صحت مند اور معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گوشت کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مخصوص میٹ سیفٹی ٹیمیں تشکیل دے رکھی ہیں جو کہ صوبہ بھر کے تمام شہروں میں موجود گوشت کے احاطوں، چکن مارکیٹس اور سلاٹر ہاؤسز کا باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں تاکہ عام شہریوں تک تازہ، صحت مند و معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی و میٹ سیفٹی ٹیموں نے سال 19-2018 میں صوبہ بھر میں عام شہریوں تک مرغیوں کے تازہ، صحت مند اور معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 54,567 چکن شاپس کا معائنہ کیا گیا۔ دوران معائنہ 40,390 چکن شاپس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے اور مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے کی بنا پر 242 چکن شاپس کو سر بمہر کیا گیا، 3,775 چکن شاپس کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے اور 14 چکن شاپس مالکان کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں۔ جبکہ دوران معائنہ ملنے والا بیمار، لاغر و مردہ مرغیوں کا 7612 کلو ناقص و غیر معیاری گوشت اور 451 کلو چربی موقع پر تلف کر دی گئی۔

سال 2019 میں خرید کردہ گندم اور اس پر خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2590: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2019 میں حکومت کا گندم کی خریداری کا ٹارگٹ کیا تھا کتنی گندم خریدی گئی اور گندم کی خریداری کے لئے رقم کہاں سے حاصل کی گئی؟

(ب) اگر گندم کی خریداری کے لئے رقم بنک سے لی گئی ہے تو اس پر کتنا مارک اپ دینا ہو گا؟

(ج) کیا گندم کی خریداری کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے چھاپے مارے گئے لوگوں سے زبردستی گندم چھینی گئی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سال 2019 میں خریداری گندم کا ٹارگٹ 40 لاکھ ٹن مقرر کیا گیا تھا۔ جس کے مقابل 33,15,866 ٹن گندم خرید کی گئی۔ خریداری گندم کے لئے رقم مبلغ 108.064 ارب روپے بنکوں سے بطور قرض حاصل کی گئی۔

(ب) خریداری گندم کے لئے رقم مبلغ 108.064 ارب روپے مارک اَپ بحساب ٪ 12.49 پر بنکوں سے برائے سہ ماہی اپریل تا جون 2019 حاصل کی گئی جس پر مبلغ تین ارب چالیس کروڑ بیس لاکھ بتیس ہزار تین سو اُنسٹھ روپے سود ادا کرنا ہو گا۔ مزید سہ ماہی جولائی تا ستمبر 2019 بنکوں سے قرض کو ریگولرائز کرنے کے لئے بینکوں سے نئی بولیاں (Bids) مورخہ 03.09.2019 کو طلب کی گئی ہیں۔ جس کے مطابق جولائی تا ستمبر سہ ماہی کی شرح سود و رقم سود متعین کی جائے گی جبکہ بینکوں سے شرح سود کے تعین کے لئے بات چیت جاری ہے آئندہ چند روز میں شرح سود کا تعین کر لیا جائے گا۔

(ج) کاشتکاران کا مڈل مین کے ہاتھوں استحصال کے پیشِ نظر ذخیرہ اندوزوں کو سستے داموں گندم فروخت کرنے سے روکا گیا تھا اور کاشتکاروں کو حکومت کے مقررہ کردہ نرخوں پر قیمت گندم ادا کی گئی۔ یہاں یہ امر قابلِ وضاحت ہے کہ گندم کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی تاہم کسانوں سے زبردستی گندم نہ حاصل کی گئی۔

لاہور شہر میں گندم کو محفوظ کرنے کے لئے محکمہ کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

***2634: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں گندم کو محفوظ کرنے کے لئے محکمہ خوراک کے کتنے گودام کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان گوداموں میں کتنی گندم محفوظ کی جاسکتی ہے؟

(ج) ان گوداموں میں اس وقت کتنی گندم موجود ہے اوراس میں سے کتنی گندم محفوظ ہے اور یہ گندم کس کس سال کی خرید کردہ ہے؟

(د) اگر کوئی گندم کھلے آسمان تلے محفوظ کی گئی ہے تو اس کی مقدار بھی بتادی جائے اوراس میں سے کتنی گندم خراب ہوچکی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے درج ذیل سنٹر واقع ہیں۔

نمبر شمار	نام سنٹر واقع	تعداد گودام
1	رکھ چھبیل	15
2	رائیونڈ	06
3	مغلپورہ	43
4	میزان	64

(ب) ان گوداموں میں جتنی گندم محفوظ کی جاسکتی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سنٹر	گنجائش ذخیرہ کردہ گندم (میٹرک ٹن)
1	رکھ چھبیل	(22500)
2	رائیونڈ	(6000)
3	مغلپورہ	(63000)
میزان		(91500)

(ج) تمام مذکورہ بالا گندم محفوظ ہے۔ان گوداموں میں ذخیرہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	2018-19	2019-20	ٹوٹل سٹاک
رکھ چھبیل	(6086.478)	(5489.457)	(11575.935)

رائیونڈ	Nil	(2157.506)	(2157.506)
مغلپورہ	(20516.570)	(18119.419)	(38635.989)
میزان	(26603-048)	(25766.382)	(52369.430)

(د) ضلع لاہور میں کھلے آسمان تلے کوئی گندم نہ ہے۔

کچے پھلوں کو پکانے کے لئے ممنوعہ کیمیکل کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

***2674: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پھلوں کے کاروبار سے منسلک افراد کچے پھلوں آم، آلو بخارہ، خوبانی، کیلا، پپیتا، ٹماٹر اور آڑو وغیرہ کو پکانے کے لئے Calcium Carbide نامی کیمیکل استعمال کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ Calcium Carbide کیمیکل سے Gas Acetylene خارج ہوتی ہے جو پھل پکنے کے عمل کو تیز کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جدید تحقیق کے مطابق Calcium Carbide اعصابی کمزوری، کینسر اور جگر کے امراض کا باعث بننے کے علاوہ نظام انہضام کو بھی متاثر کرتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان حقائق کے پیش نظر حکومت نے Calcium Carbide نامی کیمیکل کے استعمال پر دسمبر 2017 میں پابندی عائد کر دی گئی تھی لیکن اس کے باوجود اس کا استعمال جاری ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت نے اس ممنوعہ کیمیکل کے استعمال کو روکنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ درست ہے کہ ماضی میں کچے پھلوں کو پکانے کے لئے Calcium Carbide نامی کیمیکل استعمال ہوتا رہا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ Calcium Carbide کیمیکل سے Acetylene Gas خارج ہوتی ہے جو پھل پکنے کے عمل کو تیز کرتی ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ جدید تحقیق کے مطابق Calcium Carbide اعصابی کمزوری، کینسر اور جگر کے امراض کا باعث بننے کے علاوہ نظام انہضام کو بھی متاثر کرتا ہے۔

(د) مورخہ 29 جون 2018 پنجاب فوڈ اتھارٹی کے سائنٹیفک پینل نے Calcium Carbide پر مکمل طور پر پابندی عائد کرتے ہوئے کچے پھلوں کو پکانے کے لئے Calcium Carbide کے متبادل Ethylene کو تجویز کیا جو کہ انسانی صحت کے لئے مضر نہ ہے اور مغربی ممالک جیسے کہ امریکہ اور برطانیہ وغیرہ میں بھی کچے پھلوں کو پکانے کے لئے Ethylene کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(منٹس آف میٹنگ" ضمنی نمبر 1 "ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی Calcium Carbide کے استعمال کو روکنے کے لئے گاہے بگاہے مختلف اخبارات میں آگاہی اشتہار نشر کرواتی ہے اور سوشل میڈیا پر بھی آگاہی مہم چلاتی ہے۔

(اشتہارات میٹنگ" ضمنی نمبر "2 ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)

پنجاب فوڈ اتھارٹی پر حکومتی تحفظات سے متعلقہ تفصیلات

*2781: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کب اور کس قانون / قاعدہ کے تحت قائم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت فوڈ اتھارٹی کے قیام پر تحفظات رکھتی ہے اور اسے غیر فعال کرنا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت اسے کیوں غیر فعال کرنا چاہتی ہے؟

(د) کیا فوڈ اتھارٹی نے کسی حکومتی رشتہ دار کی فیکٹری میں چھاپے کے دوران غیر معیاری اور مضر صحت اشیاء خورد ونوش پکڑی ہیں۔ جس پر بھاری جرمانہ بھی کیا گیا اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 02 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔

(ب،ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنی ذمہ داری غیر جانبدارانہ طور پر سرانجام دے رہی ہے۔

خوراک کے بنیادی اجزاء اور پانی کو آرسینک فری بنانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2894: **محترمہ طحیٰانون:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انسانوں میں آرسینک کے انکشاف کی بنیادی وجہ خوراک اور آلودہ پانی ہے؟

(ب) محکمہ نے گوشت، مچھلی، ڈیری، پھلوں، سبزیوں اور دیگر اشیائے خوردونوش کو آرسینک سے فری ہونے کو یقینی بنانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے خاص طور پر جبکہ صوبہ بھر کے بیشتر علاقوں میں زیرزمین پانی میں آرسینک کی کثیر تعداد موجود ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ بات درست ہے کہ انسانی جسم میں آرسینک کی بنیادی وجہ آلودہ پانی ہے۔ جبکہ خوراک و پانی میں آرسینک کی ایک محفوظ و منظور شدہ مقدار پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز 2018 میں وضع کر دی گئی ہے جو کہ انسانی جسم کے لئے نقصان دہ نہ ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے انٹرنیشنل سٹینڈرڈز کے مطابق "پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز، 2018"(PPFR,2018) میں مختلف اشیائے خوردونوش کے لئے آرسینک کی حد (Limit) واضح کر دی ہے۔ جو کہ "ضمنی نمبر" 1 جواب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی گوشت ، مچھلی ،ڈیری، پھلوں، سبزیوں اور دیگر اشیائے خوردونوش خصوصاً پانی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے سال میں اپنے وضع کردہ سیمپلنگ شیڈول کے مطابق اشیاء خوردونوش کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری ٹیسٹنگ

کرواتی ہے۔ایسے نمونہ جات جو PPFR,2018 کے معیار پر پورا اترتے ہیں ان کو باقاعدہ رجسٹرڈ کر کے مارکیٹ میں فروخت کی اجازت دے دی جاتی ہے۔جبکہ PPFR,2018 کے معیار پر پورا نہ اترنے والے نمونہ جات کو نہ تو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے اور نہ ہی مارکیٹ میں فروخت کی اجازت دی جاتی ہے بلکہ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔اشیائے خوردونوش کا سیمپلنگ شیڈول "ضمنی نمبر 2" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جھنگ: پنجاب فوڈ اتھارٹی میں تعینات افسران واہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

3195*: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی جھنگ میں کون کونسی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کونسی پُر اور کونسی اسامیاں کب سے خالی ہیں جو اسامیاں پر ہیں ان پر تعینات آفیسران واہلکاران کے نام، عہدہ تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی نیز کتنے مقامی ڈومیسائل کے افراد کتنے عرصہ سے اسی ضلع میں تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع جھنگ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 14 اگست 2017 کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر NO.SOF(PFA)/11-5/2017 عمل میں لایا گیا۔نوٹیفکیشن (1) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی جھنگ میں کل 49 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 25 اسامیاں پُر اور 24 اسامیاں خالی ہیں۔25 اسامیوں پر تعینات افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت، Date of Joining اور ڈومیسائل سے متعلق تفصیل (2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ہوٹل ریسٹورنٹ کی چیکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3393: **جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھیرہ(سرگودھا) میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے یکم ستمبر 2018 سے اب تک کتنے ہوٹل / ریسٹورنٹ کو چیک کیا کتنے سیل کئے گئے اور کتنوں کو جرمانہ کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تحصیل میں جعلی ملاوٹ شدہ دیسی گھی اور جعلی جنگلی شہد تیار کیا جارہا ہے جس سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھیرہ اور میانی شہر کی تمام سویٹس بیکرز پر تمام مٹھائی اور پھیونیاں بنانے والی آئٹم میں انتہائی ناقص میٹریل استعمال کیا جارہا ہے پنجاب فوڈ اتھارٹی نے آخری مرتبہ ان بیکرز کو کب چیک کیا ان کی مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے یکم دسمبر 2018 سے اب تک کل 2196 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو چیک کیا۔ دورانِ چیکنگ 1681 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے ، ناقص و غیر معیاری خوراک تیار و فروخت کرنے پر 317 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو 28 لاکھ 11 ہزار 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور 31 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو سیل کیا گیا جبکہ تقریباً 511 کلو گرام ناقص خوراک، 1.05 کلو گرام نان فوڈ گریڈ رنگ، 186 لٹر بیوریجز اور 129 لیٹر سڑا تیل تلف کر دیا گیا۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ مذکورہ تحصیل میں جعلی و ملاوٹ شدہ دیسی گھی اور جنگلی شہد تیار کیا جارہا ہے ماسوائے چند ایسے عناصر کے جو کہ جعلی و ملاوٹ شدہ دیسی گھی کی تیاری میں ملوث پائے گئے۔ ایسے عناصر کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 14 دیسی گھی کے احاطوں کو چیک کیا۔ چیکنگ کے دوران 7 احاطوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے اور 2 احاطوں کو جعلی و ملاوٹ شدہ دیسی گھی تیار و فروخت کرنے کی بناء پر سیل کر دیا گیا جبکہ 120 کلو گرام جعلی و ملاوٹ شدہ دیسی گھی تلف کر دیا گیا۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔مذکورہ شہروں میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے معمول کی چیکنگ کے دوران مٹھائی / سویٹس کے کل2232احاطوں کو چیک کیا۔دورانِ چیکنگ1674احاطوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے،ناقص و ملاوٹ شدہ مٹھائیاں تیار و فروخت کرنے کی بنا پر 313احاطوں کو27لاکھ97ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور74احاطوں کو سیل کیا گیا جبکہ غیر معیاری اشیاء جن میں تقریباً2021کلو گرام مٹھائی، 75کلو گرام رنگ،232لٹر شیرا،94لیٹر سڑا تیل، 129لیٹر بیوریجز،20درجن خراب انڈے،107کلو گرام نان فوڈ گریڈ کیمیکلز،67کلو گرام بیکری پروڈکٹس،6کلو گرام Sauce اور 11کلو گرام ملک پاوڈر شامل ہیں کو تلف کر دیا گیا۔علاوہ ازیں ناقص و غیر معیاری مٹھائی وپھیونیاں تیار و فروخت کرنے پر3افراد کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں جبکہ 2ذمہ داران کو گرفتار کروایا گیا۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ و کوٹ مومن میں گندم کے گوداموں کی تعداد اور گندم کی مقدار سے متعلقہ تفصیلات

*3394: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں گندم کے کتنے گودام کہاں کہاں ہیں ان میں کتنی گندم اس وقت پڑی ہوئی ہے؟

(ب) یہ گندم کس کس سال کی خرید کردہ ہے اور کتنی گندم کھلے آسمان کے تلے پڑی ہوئی ہے؟

(ج) حکومت ان تحصیلوں میں نئے گودام بنانے اور کھلے آسمان تلے پڑی گندم کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ان تحصیلوں میں سرکاری گودام موجود نہ ہیں تاہم تحصیل بھیرہ میں ایک عارضی مرکز خریداری گندم بمقام ٹبہ اصحاب میانی میں عرصہ دراز سے قائم ہے جہاں پر200-4104 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی تھی جسے محکمانہ پالیسی کے مطابق جاری کر دیا گیا ہے اس وقت یہاں پر کوئی گندم کھلے آسمان تلے نہ ہے تحصیل کوٹ مومن میں تین عارضی مراکز

خریداری گندم بمقام کوٹ مومن، ہلال پور اور سیال موڑ قائم کئے گئے ہیں عارضی مرکز کوٹ مومن پر 320-2355 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس کو پی آر سنٹر آسیانوالہ کے گوداموں میں ذخیرہ کیا گیا ہے ہلال پور پر 055-8290 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس کا اجراء فلور ملز کو کر دیا گیا ہے جبکہ سکیم 19-2018 کی بقایا گندم 350-6961 میٹرک ٹن کھلے آسمان تلے 20 گنجیوں کی صورت میں گنجی کٹس سے ڈھانپ کر محفوظ طریقے سے ذخیرہ کردہ ہے۔ سیال موڑ پر 450-4472 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی جس کا اجراء فلور ملز کو کر دیا گیا ہے جبکہ سکیم 19-2018 کی بقایا گندم 390-8163 میٹرک ٹن کھلے آسمان تلے 24 گنجیوں کی صورت میں گنجی کٹس سے ڈھانپ کر محفوظ ذخیرہ کردہ ہیں۔

(ب)

عارضی مرکز	سکیم	خرید گندم	بقایا گندم
میانی	2018-19	4793-700	NIL(ترسیل ہوئی)
==	2019-20	3435-650	NIL(اجراء/ترسیل)
کوٹ مومن ایٹ آسیانوالہ	2018-19	9247-180	7622-180(گوداموں میں)
==	2019-20	2355-320	2355-320(ایضاً)
ہلال پور	2018-19	10866-350	6961-350(اوپن)
==	2019-20	8290-055	NIL(اجراء)
سیال موڑ	2018-19	8163-390	8163-390(اوپن)
==	2019-20	4472-450	NIL(اجراء)

مجموعی طور پر درج ذیل سٹوریج پوزیشن ہے

Open	Covered at PR Assianwala
15124-740M.Tons	9977-500M.Tons

(ج) تحصیل کوٹ مومن میں عارضی مرکز خریداری ہلال پور میں Sillos بنانے کی تجویز زیر غور نہ ہے جبکہ تاحال نئے گودام بنانے کا عمل حکومتی سطح پر فیصلہ سازی پر منحصر

ہے۔ کھلے آسمان تلے ذخیرہ کردہ گندم کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ ہذا کا ایک فول پروف / جامع طریق کار واضح موجود ہے جس کے تحت محفوظ کردہ گندم کے خراب ہونے کا اندیشہ / محرکات کم سے کم ہوتے ہیں۔

ضلع جھنگ: دودھ اور دیگر اشیاءِ خوردونوش میں ملاوٹ اور جرمانہ سے متعلقہ تفصیلات

*3399: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2019 سے اب تک ضلع جھنگ میں ناقص دودھ اور دوسری اشیاء خوردونوش فروخت کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا اور کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور جرمانے کی مد میں جمع کی گئی رقم کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) کیا حکومت دودھ میں ملاوٹ اور دوسری اشیاء میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف،ب) یکم جنوری 2019 سے اب تک ضلع جھنگ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ناقص و غیر معیاری دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 220 دودھ کی دکانوں کو چیک کیا۔ دوران چیکنگ 194 دودھ کی دکانوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے۔ غیر معیاری و ناقص دودھ کی فروخت کرنے پر 7 دکانوں کو 36 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور ایک دکان کو سیل کیا گیا۔ جبکہ 335 لٹر ناقص و غیر معیاری دودھ تلف کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں ملک ریڈز Milk Raids کے دوران کل 494 گاڑیوں میں موجود 40 ہزار 6 سو 11 لیٹر دودھ کو چیک کیا گیا۔ جس میں سے 461 گاڑیوں میں موجو 38 ہزار 6 سو 76 لیٹر دودھ پاس قرار پایا اور 33 گاڑیوں میں موجود 1935 لٹر دودھ PunjabPure Food Regulations,2018 کے معیار پر پورا نہ اترنے والا فیل شدہ ناقص و غیر معیاری دودھ تلف کر دیا گیا۔ مزید بر آں غیر معیاری اشیاء خوردونوش کے خلاوف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 52 احاطوں کو چیک کیا گیا۔ دوران چیکنگ 41 احاطوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے۔ غیر معیاری اشیاء

خوردونوش فروخت کرنے کی بناپر 4 احاطوں کو سیل اورایک احاطے کو 10 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا جبکہ 80 کلو گرام غیر معیاری مصالحہ جات 15 کلو گرام غیر معیاری کیچپ تلف کر دی گئی۔

لاہور شہر کے علاقہ ضرار شہید روڈ پر کھانے کے ہوٹلوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3401: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) علاقہ ضرار شہید روڈ لاہور پر واقع کھانے کے کتنے ہوٹل چل رہے ہیں؟

(ب) علاقہ فوڈ انسپکٹر نے جنوری 2019 تا ستمبر 2019 میں کتنے ہوٹلوں کے چالان کئے اور کل کتنا جرمانہ کیا گیا؟

(ج) کیا اس علاقہ کے ہر ہوٹل میں صارفین کے لئے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا شکایت نمبر واضح جگہ پر درج کیا گیا ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) شہر لاہور کے علاقہ ضرار شہید روڈ پر 23 ہوٹل / ریسٹورنٹس واقع ہیں۔

(ب) جنوری 2019 تا ستمبر 2019 تک پنجاب فوڈ اتھارٹی نے مذکورہ علاقہ میں واقع کل 23 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کا معائنہ کیا۔ دوران معائنہ 17 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے۔ جبکہ ناقص و غیر معیاری اشیاء خوردونوش تیار و فروخت کرنے کی بناء پر 6 ہوٹلز / ریسٹورنٹس کو 72 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ٹال فری نمبر 80500-0800 ادارے کی ویب سائٹ پر موجود ہے اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام فیلڈ وہیکلز پر بھی درج ہے۔ علاوہ ازیں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر بھی گاہے بگاہے پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ٹال فری نمبر 80500-0800 شکایات کے لئے نشر کیا جاتا ہے۔

لاہور: سنگھ پورہ تا شالامار باغ سڑک کے دونوں اطراف فش فرائی پوائنٹس سے متعلقہ تفصیلات

*3414: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنگھ پورہ تا شالامار باغ لاہور سڑک کے دونوں اطراف کتنے فش فرائی پوائنٹ ہیں؟

(ب) کیا محکمہ خوراک کے ادارے ان تمام فش سٹالز کی کوالٹی اور صفائی کا جائزہ لیتے ہیں؟

(ج) متذکرہ فش سٹالز پر فش فرائی کے لئے کونسا گھی / تیل استعمال کیا جاتا ہے؟

(د) کیا تمام فش سٹالز پر فروخت ہونے والی فش کی کوالٹی اور ریٹ کا سرکاری / محکمہ کی سطح پر کوئی تعین کیا گیا ہے تو اس بابت تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سنگھ پورہ تا شالامار باغ لاہور سڑک کے دونوں اطراف 28 فش فرائی پوائنٹس واقع ہیں۔

(ب) جی، ہاں! پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمز تمام فوڈ پوائنٹس کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں۔ جبکہ موسم سرما میں پنجاب فوڈ اتھارٹی خصوصاً فش پوائنٹس کو چیک کر کے عوام الناس تک صاف ستھری اور معیاری فش کی دستیابی کو یقینی بناتی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی فش پوائنٹس کی چیکنگ کے دوران اس بات کی یقین دہانی کرواتی ہے کہ تمام فش پوائنٹس پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کے وضع کردہ معیار کے مطابق گھی / تیل استعمال کیا جا رہا ہے۔

(د) فش کے ریٹ کا تعین کرنا پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔ جہاں تک فش کی کوالٹی کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمز نے مذکورہ علاقہ میں 28 فش پوائنٹس کا معائنہ کیا۔ دوران معائنہ 22 فش پوائنٹس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے جبکہ صفائی کے ناقص انتظامات، ملازمین کے میڈیکل سرٹیفکیٹ موجود نہ ہونے اور استعمال شدہ گھی / تیل کا ریکارڈ نہ رکھنے کی بناء پر 6 فش پوائنٹس کو 40 ہزار 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

ضلع رحیم یار خان میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دفتر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3447: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر کب قائم کیا گیا؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں اتھارٹی ہذا کی اب تک کی کارکردگی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حکومت پنجاب کے 18 جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے مطابق 14 اگست 2017 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صوبہ بھر میں وسیع کیا گیا اور تب سے ہی ضلع رحیم یار خان میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر قائم ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عوام الناس تک صحت مند اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اب تک 26,970 احاطوں کا معائنہ کیا۔ دورانِ معائنہ 19,552 احاطوں کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے جبکہ ناقص و غیر معیاری اشیاء خوردونوش تیار و فروخت کرنے پر 2,765 احاطوں کو 2 کروڑ 30 لاکھ 20 ہزار 7 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور 444 احاطوں کو سیل کیا گیا۔ علاوہ ازیں ناقص و غیر معیاری اشیاء خوردونوش کی تیاری و فروخت پر 15 ذمہ داران کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں اور 5 کو گرفتار کروایا گیا۔

رحیم یار خان پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دفتر، گاڑیوں اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3452: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ضلع رحیم یار خان میں دفتر کس جگہ واقع ہے؟

(ب) مذکورہ دفتر کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تعداد اور نوعیت کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ دفتر کے عملہ کی تعداد، عہدہ جات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) سال 2018 اور 2019 میں اتھارٹی کی طرف سے عائد کردہ اور وصول کردہ جرمانہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ضلع رحیم یار خان میں دفتر مکان نمبر A-193، عثمان بلاک عباسیہ ٹاؤن نزد فوارہ چوک میں واقع ہے۔ (ب) مذکورہ دفتر کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

2۔ہائی روف

1۔ سوزوکی ویگن آر

(ج) مذکورہ دفتر کے عملہ کی تعداد، عہدہ جات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع بھر میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عوام الناس تک صحت مند اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ناقص و غیر معیاری اشیاء خوردونوش تیار و فروخت کرنے والوں پر سال 2018 اور 2019 میں کل 1 کروڑ 99 لاکھ 5 ہزار 2 سو روپے جرمانہ عائد کیا۔

رحیم یار خان: سال 2019 میں پکڑے جانے والے ملاوٹ شدہ دودھ کی مقدار اور جرمانہ سے متعلقہ تفصیلات

***3509: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحیم یار خان اور صادق آباد شہر میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت کافی عرصہ سے جاری ہے؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کو ناقص اور ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت کے بارے اس سال کتنی شکایات موصول ہوئیں اور ان پر کیا عمل کیا گیا؟

(ج) کیا محکمہ صرف شکایات پر ہی نوٹس لیتا اور چھاپہ مار کر چیکنگ کرتا ہے یا اس کے علاوہ خود بھی کوئی کارروائی کرتا ہے؟

(د) کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دودھ اور دیگر خوردنی اشیاء کا معیار چیک کرنے کا دائرہ اختیار صرف شہری حدود تک محدود ہے یا دیہات میں موجود دودھ کے احاطوں تک بھی ہے؟

(ہ) ضلع رحیم یار خان میں 2019 میں کتنا ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری دودھ پکڑا گیا کتنا جرمانہ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف،ب) یہ بات درست نہ ہے کہ رحیم یار خان اور صادق آباد میں غیر معیاری و ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت جاری ہے اور جہاں تک شکایات کا تعلق ہے تو پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ٹول فری نمبر 80500-0800 پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ اور فیلڈ وہیکلز پر درج ہے جس پر شکایات وصول کی جاتی ہیں اور کارروائی عمل میں لائی جاتی ہیں۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف شکایات پر ہی نوٹس لے کر چیکنگ نہیں کرتی بلکہ اس کا ایک اپنا طریق کار ہے جس کے تحت پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ویجیلینس ونگ ریکی کر کے ناقص و ملاوٹ شدہ دودھ کی فروخت کرنے والے احاطوں کی معلومات اکٹھی کرتی ہے اور پھر ان ذمہ داران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمیں اپنے مقرر کردہ شیڈول کے مطابق بھی گاہے بگاہے چیکنگ کرتی رہتی ہیں۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمیں دودھ و دیگر اشیاء خوردونوش کا معیار چیک کرنے کے لئے نہ صرف شہری بلکہ دیہی علاقوں میں موجود ان تمام احاطوں کا باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں جو دودھ اور دیگر اشیاء خوردونوش کی تیاری و فروخت کے کاروبار سے منسلک ہیں۔

(ہ) سال 2019 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ضلع رحیم یار خان میں ملاوٹ شدہ و غیر معیاری دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 405 ملک شاپس کا معائنہ کیا۔ دوران معائنہ 320 ملک شاپس کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے، ملاوٹ شدہ و غیر معیاری دودھ فروخت کرنے پر 69 ملک شاپس کو 2 لاکھ 94 ہزار 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور 4 ملک شاپس کو سیل کیا گیا جبکہ تقریباً 5085 لٹر دودھ اور 55 کلو گرام دہی تلف کر دیا گیا۔ مزید براں ملک ریڈ کے دوران 544 دودھ کی گاڑیوں میں موجود 1 لاکھ 13 ہزار 9 سو اٹھاسی لٹر دودھ چیک کیا گیا جن میں سے 374 دودھ کی

گاڑیاں پاس قرار پائیں اور 130 دودھ کی گاڑیاں فیل قرار پائیں اور 4746 لٹر دودھ ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری ہونے پر تلف کر دیا گیا۔

لاہور میں ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی کی فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3819: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست 2018 سے دسمبر 2019 تک ضلع لاہور میں دودھ فروخت کرنے والی کتنی دکانوں سے دودھ اور دہی کے نمونہ جات حاصل کئے گئے؟

(ب) مذکورہ دکانوں کے کتنے نمونہ جات غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ پائے گئے اور کتنی دکانوں کے نمونہ جات درست پائے گئے نیز ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی بیچنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی کتنی ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہر دکان کی الگ الگ تفصیل فراہم کریں۔؟

(ج) کتنی دکانوں کو سیل کیا گیا اور کتنی دکانوں کو موقع پر ہی جرمانہ کیا گیا اور کتنی دکانوں کے خلاف کیس عدالت میں زیر سماعت ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) ضلع لاہور میں ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی فروخت کرنے والے دکانداروں کے خلاف مزید سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یکم اگست 2018 سے دسمبر 2019 تک ضلع لاہور میں 425 مختلف دکانوں اور گاڑیوں سے 3025 نمونہ جات حاصل کئے گئے۔ جن کی ٹیسٹنگ بذریعہ لیکٹو میٹر، لیکٹو سکین اور جربر میتھڈ کی گئی۔

(ب)(ج) مذکورہ بالا نمونہ جات میں سے 232 نمونہ جات پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز 2018 کے معیار پر پورا نہ اترنے کی بنا پر فیل قرار پائے جبکہ 2793 نمونہ جات PPFR,2018 کے معیار پر پورا اترنے پر پاس قرار پائے۔ نمونہ جات فیل ہونے کی بناء پر ایسی دکانوں کو

فوری طور پر پروڈکشن روکنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے جبکہ 26 دوکانوں کو سیل کیا گیا، 358 دوکانوں کو 25 لاکھ 5 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور دوران چیکنگ 32,665 لٹر دودھ غیر معیاری وملاوٹ زدہ ہونے کی بناء پر تلف کر دیا گیا۔ تفصیلات ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام الناس تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک دودھ و دہی کی فراہمی کے لئے قانون کے مطابق اپنی کارروائی جاری رکھتی ہے جس میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جاتی ہے۔علاوہ ازیں نیشنل ایکشن پلان بر خلاف ملاوٹ مافیا کے تحت ایسے عناصر کے خلاف مزید سخت اقدامات کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر جرائم کو ناقابل ضمانت جرائم قرار دینے اور ایسے عناصر و ملاوٹ مافیا کو بلیک لسٹ (Blacklist) میں شامل کرنے کی سفارشات پنجاب اسمبلی کو بھجوا دی گئی ہیں۔ مزید بر آں عوام الناس کو ہدایت دی جاتی ہے کہ دودھ و دہی میں ملاوٹ سے متعلق اطلاع دینے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ٹال فری نمبر 0800-80500 پر رابطہ کریں تاکہ ایسے عناصر کے خلاف قانون کے مطابق فوری اور سخت کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

سال 2019 میں محکمہ خوراک کی طرف سے خرید کردہ گندم سے متعلقہ تفصیلات

*4247: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2019 میں محکمہ خوراک نے کتنی گندم خریدی اور اس خریداری کے لئے کتنی رقم ادا کی؟

(ب) محکمہ خوراک کے ذمہ کتنا قرض ہے اس قرض کی ادائیگی کے لئے کیا طریق کار طے کیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ خوراک نے 20-2019 سکیم میں 33 لاکھ 15 ہزار 875 ٹن گندم خرید کی اور اس مد میں 108 ارب 64 کروڑ 66 لاکھ 3 ہزار 241 روپے ادا کئے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ سال کے شروع میں محکمہ کے ذمہ 427.988ارب روپے واجب الادا تھا اور اس میں سے 91.348ارب روپے واپس بنکوں کو ادا کر دیا گیا۔ یہ تمام رقم گندم کی فروخت سے حاصل ہونے والی Receipt سے ادا کی جاتی ہے۔

صوبہ میں منرل واٹر کی رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کمپنیوں سے متعلقہ تفصیلات

4334:جناب نصیر احمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت منرل واٹر کی کتنی کمپنیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی کمپنیاں رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) حکومت نے غیر رجسٹرڈ کمپنیوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت منرل واٹر کی کل 88 کمپنیاں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے لائسنس پر کام کر رہی ہیں۔

(ب) ان میں سے 14 کمپنیوں کی پروڈکٹس رجسٹرڈ ہیں جبکہ 74 لائسنس شدہ کمپنیوں کی پروڈکٹس کی رجسٹریشن اگلے دو ماہ میں مکمل کر لی جائے گی۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنے سالانہ سیمپلنگ شیڈول کے مطابق کمپنیوں کے پانی کے نمونہ جات لیبارٹری ٹیسٹنگ کے لئے بھجواتی ہے۔ بعد از لیبارٹری ٹیسٹنگ نمونہ جات فیل ہونے کی بناء پر ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ایمر جنسی پروہبیشن آرڈر، جرمانہ اور سیل کیا جاتا ہے۔ اور دوبارہ سیمپلنگ کی صورت میں پاس نمونہ جات کو کام کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے جبکہ فیل نمونہ جات والوں کو کام کی اجازت نہیں ہوتی۔

صوبہ میں غیر معیاری برانڈز کے دودھ مالکان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

4390:محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2019 میں فوڈ اتھارٹی کی جانب سے تمام برانڈز کے دودھ کی کوالٹی چیک کی گئی تھی اس میں سے کون سے برانڈز کے دودھ معیار کے مطابق تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً تمام برانڈز جن میں ملک پیک، اولپر، ڈیری ملک، ایڈم اورانہار ملک شامل ہیں کو چیک کیا گیا اور ان تمام کی کوالٹی کو غیر تسلی بخش قرار دیا گیا مذکورہ برانڈز کے دودھ کے مالکان کو کتنا کتنا جرمانہ کیا گیا جنوری 2019 تا جنوری 2020 تک کی تمام تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت غیر معیاری برانڈز کے دودھ بنانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے، عوام الناس کو صحت افزاء دودھ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے فروری 2019 اور ستمبر 2019 میں زیر بحث تمام برانڈز کی دودھ کی کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے پنجاب پیور فوڈ ریگولیشنز، 2018 میں وضع کردہ معیار پر سیمپلنگ کی گئی اور تمام برانڈز کوالٹی اور سیفٹی سٹینڈرڈز پر پورا اترنے کی وجہ سے پاس قرار پائے۔ لسٹ ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام الناس تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک دودھ و دہی کی فراہمی کے لئے قانون کے مطابق اپنی کارروائی جاری رکھتی ہے جس میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں نیشنل ایکشن پلان برخلاف ملاوٹ مافیا کے تحت ایسے عناصر کے خلاف مزید سخت اقدامات کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر جرائم کو ناقابل ضمانت جرائم قرار دینے اور ایسے عناصر و ملاوٹ مافیا کو بلیک لسٹ (Blacklist) میں شامل کرنے کی سفارشات پنجاب اسمبلی کو بھجوا دی گئی ہیں۔

لاہور میں آٹا کی رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ چکیوں سے متعلقہ تفصیلات

***4448: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں آٹا کی کتنی چکیاں رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) گورنمنٹ کی طرف سے سالانہ کتنی گندم کس ریٹ پر فراہم کی جاتی ہے نیز چکی مالکان کس ریٹ پر آٹا فروخت کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چکی مالکان گندم حکومت کے ریٹس پر خرید کر آٹا کو 100 فیصد اضافے کے ساتھ فروخت کر رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر رجسٹرڈ چکیوں کو رجسٹرڈ کرنے اور آٹے کی فروخت سرکاری ریٹ پر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) لاہور میں 33 چکیاں رجسٹرڈ ہیں اور باقی غیر رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) چکیوں کو پالیسی کے مطابق 3 بیگ 100 Kg روزانہ کی بنیاد پر فراہم کئے جاتے ہیں بقیہ جہاں تک تعلق ہے آٹے کی قیمت کا یہ اختیار متعلقہ DC کو سونپا گیا ہے کہ وہ چکی مالکان کے ساتھ بیٹھ کر مناسب قیمت کا تعین کریں۔

(ج) چکی مالکان محکمہ خوراک حکومت پنجاب سے پنجاب کابینہ کی طرف سے طے شدہ ریٹ پر گندم اٹھاتے ہیں اور ڈپٹی کمشنر کی طرف سے جاری کردہ نرخوں پر فروخت کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔

(د) محکمہ خوراک حکومت پنجاب کبھی بھی کاروبار کے پھیلاؤ میں رکاوٹ کا خواہش مند نہ ہے، اگر کوئی بھی چکی گندم اٹھانے کی خواہش مند ہو تو اُس کو محکمہ کی جانب سے فوڈ گرین لائسنس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں دودھ اور دہی کی دکانوں سے نمونہ جات حاصل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4452: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں یکم جنوری 2019 سے اب تک دودھ فروخت کرنے والی کتنی دکانوں سے دودھ اور دہی کے نمونہ جات حاصل کئے گئے؟

(ب) مذکورہ دکانوں کے کتنے نمونہ جات غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ پائے گئے کتنی دکانوں کے نمونہ جات درست پائے گئے نیز ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی بیچنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی کتنی دفعہ ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہر دکان کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کتنی دکانوں کو سیل کیا گیا اور کتنی دکانوں کو موقع پر ہی جرمانہ کیا گیا اور کتنی دکانوں کے خلاف کیس عدالت میں زیر سماعت ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) ضلع لاہور میں ملاوٹ شدہ دودھ اور دہی فروخت کرنے والے دکانداروں کے خلاف مزید سخت کارروائی کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں یکم جنوری 2019 سے اب تک دودھ فروخت کرنے والی 376 دکانوں سے دودھ اور دہی کے نمونہ جات حاصل کئے گئے ہیں۔

(ب،ج) مذکورہ دکانوں سے لئے گئے 376 نمونہ جات میں سے 51 نمونہ جات غیر معیاری و ملاوٹ شدہ ہونے کی بنا پر فیل قرار پائے جبکہ 325 نمونہ جات درست/پاس قرار پائے۔ غیر معیاری و ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 313 دکانوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے جبکہ 54 دکانوں کو 2 لاکھ 64 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اور 9 دکانوں کو سیل کیا گیا۔ تفصیلات ضمنی نمبر (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام الناس تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک دودھ و دہی کی فراہمی کے لئے قانون کے مطابق اپنی کارروائی جاری رکھتی ہے جس میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں نیشنل ایکشن پلان برخلاف ملاوٹ مافیا کے تحت ایسے عناصر کے خلاف مزید سخت اقدامات کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قوانین کی خلاف ورزی

کرنے پر جرائم کو ناقابل ضمانت جرائم قرار دینے اور ایسے عناصر و ملاوٹ مافیہ کو بلیک لسٹ (Blacklist) میں شامل کرنے کی سفارشات پنجاب اسمبلی کو بھجوادی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع لاہور کے لئے 6 لیکٹو سکین مشینیں ہیں جن کے ذریعے ایک دن میں 300 دودھ کی گاڑیاں چیک کی جاتی ہیں جبکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی پنجاب کے باقی اضلاع میں بھی اس کا اطلاق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مزید برآں عوام الناس کو ہدایت دی جاتی ہے کہ دودھ ودہی میں ملاوٹ سے متعلق اطلاع دینے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ٹال فری نمبر 80500-0800 پر رابطہ کریں تاکہ ایسے عناصر کے خلاف قانون کے مطابق فوری اور سخت کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

باسی روٹی، نان اور چھان بورے سے تیار کردہ آٹے کی روک تھام کے لئے محکمانہ اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4514: محترمہ طحیانون:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

نان، روٹی اور دیگر کھانے کی دکانیں باسی روٹی اور نان کے چھان بورے کو پیس کر نیا آٹا بنا رہے ہیں یہی دکانیں چھان بورے کی خریدار ہیں اور یہی اس کا آٹا بنا کر استعمال کر رہی ہیں محکمہ نے اس سرگرمی کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ایسی سرگرمیوں کے لئے مینوفیکچر اور خریدار پر کیا جرمانے عائد کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

سوال کے اندر پوچھی گئی معلومات درست نہ ہیں جہاں تک تعلق سوکھی روٹی کے پیسنے کا ہے فلور مل کے اندر کوئی بھی پوائنٹ ایسا ہوتا جہاں سے ٹکڑوں کو دوبارہ سے گرائنڈ کیا جاسکے۔ لہٰذا سوکھی روٹیوں کا دوبارہ سے آٹا بنانا نہ ممکنات میں سے ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185اور186میں گندم خریداری کے سنٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4773: **جناب نورالامین وٹو:** کیاوزیرخوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2020صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کا کتنا ٹارگٹ رکھا گیا تھانیز کسان کو باردانہ دینے کے لئے کونسی شرائط رکھی گئی ہیں ہر کسان کو فی ایکڑ کتنا باردانہ دیا گیا ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔185اور186 میں محکمہ خوراک نے گندم کی خریداری کے لئے کتنے سنٹر قائم کئے نیزان تمام سنٹروں کو گندم کی خریداری کے لئے کیا ٹارگٹ دیا گیا ان تمام سنٹروں کے نام اور جگہ کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کی تعداد بہت کم ہے اور کسانوں کو دور دراز علاقوں سے گندم لانی پڑتی ہے جس پر کسان کے بہت زیادہ اخراجات آتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نئے گودام اور نئے سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سال 2020 میں صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کا ہدف 45 لاکھ ٹن رکھا گیا تھا، نیز کسان کے لئے باردانہ پالیسی اوپن رکھی گئی اور حکومت نے کسانوں کو اُن کی مرضی کے مطابق فی ایکڑ باردانہ مہیا کیا ہے۔

(ب) متعلقہ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رواں سال گندم خریداری اوپن تھی اور سنٹرز کی تعداد کسانوں کی ضرورت کے عین مطابق تھی مزید ازاں محکمہ خوراک دور دراز کے کسانوں کو گندم کی قیمت کے علاوہ ڈلیوری چارجز بھی ادا کرتا ہے۔

(د) موجودہ گودام اور سنٹرز علاقہ ہذا کے کسانوں کی ضرورت کے عین مطابق ہیں۔

صوبہ میں گندم کی خریداری ہدف، ریٹ اور باردانہ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*4777: **جناب منیب الحق:** کیاوزیرخوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں خریف کی فصل گندم کی خریداری کا سال 2020 کا کتنا ہدف مقرر کیا گیا تھا اور کاشت کاروں سے گندم کی خریداری کا کیا ریٹ مقرر کیا گیا تھا نیز باردانہ کی تقسیم کے لئے فی ایکڑ کتنا باردانہ دیا گیا مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) حلقہ پی پی۔189 میں محکمہ ہذا کے گندم خریداری کے لئے کتنے سنٹر بنائے گئے، ان سنٹروں کو گندم کی خریداری کا کتنا ہدف دیا گیا ہے مذکورہ حلقے کے تمام سنٹروں کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقہ گندم کی فصل کے لئے زرخیز ہونے کی وجہ سے گندم کی بہت زیادہ کاشت کی جاتی ہے اس لحاظ سے مرکز گندم خرید بہت کم ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فی ایکڑ باردانہ کی تعداد بڑھانے اور نئے سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) صوبہ بھر میں گندم خریداری 2020 کا ہدف 45 لاکھ ٹن تھا اور کاشت کاروں سے گندم کی خریداری کا ریٹ -/1400 روپے فی من مقرر کیا گیا تھا نیز باردانہ کی تقسیم اوپن تھی۔

(ب) متعلقہ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رواں سال میں محکمہ زراعت کی جانب سے دیئے گئے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق گندم کے مراکز کی تعداد کافی ہے۔

(د) رواں سال حکومت پنجاب کی جانب سے گرداوری کی شرط کو ختم کیا گیا تھا اور فی ایکڑ اور زیادہ سے زیادہ ایکڑز کی شرط کو ختم کیا گیا جو کہ کسان کو بہترین معاوضہ دلانے میں کارآمد رہی۔

ضلع بہاولنگر: مراکز خرید گندم اور ڈیوٹی سرانجام دینے والے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

* 4981: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں کتنے مراکز خرید گندم ہیں ان کے نام کیا کیا ہیں؟

(ب) سال 2020 میں کتنی گندم اس ضلع میں خرید کی گئی تھی تفصیل مرکزوار علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) اس ضلع میں جو کمیٹیاں برائے خرید گندم بنائی گئی تھیں ان کے نوٹیفکیشن کی کاپیاں فراہم فرمائیں؟

(د) اس ضلع میں ان مراکز خرید گندم پر ڈیوٹی سرانجام دینے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں گندم کی خرید کا ٹارگٹ کتنا مقرر کیا گیا تھا اور کتنی گندم خرید کی گئی؟

(و) اس ضلع کے گوداموں میں اس وقت کتنی گندم پڑی ہوئی ہے یہ کس کس سال کی خرید کردہ ہے کتنی گندم اس وقت کھلے آسمان کے نیچے کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے اس کو موسمی حالات سے کیسے محفوظ کیا گیا ہے؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع بہاولنگر میں کل مراکز خرید گندم 22 ہیں۔

نمبر شمار	مراکز خرید	نمبر شمار	مراکز خرید
1۔	چشتیاں	12	60/4R
2۔	9۔گجیانی	13	107/4R
3۔	ڈاہرانوالہ	14	ہیڈ7/R
4۔	41۔فتح	15	لطیف آباد
5۔	54۔فتح	16	4/R
6۔	مہتہ جھیڈو	17	فورٹ عباس
7۔	دلہ بھڈیرہ	18	کھچی والا
8۔	33۔فتح	19	268/HR
9۔	203۔مُراد	20	311/HR
10۔	ہارون آباد	21	326/HR
11۔	فقیروالی	22	ولہر

(ب) کل خرید گندم390151.450 میٹرک ٹن۔

نمبر شمار	مراکز خرید/میٹرک ٹن	نمبر شمار	مراکز خرید/میٹرک ٹن
1۔	چشتیاں16770.100 ٹن	12	14798.100-60/4R ٹن
2۔	9گیانی27769.500ٹن	13	18710.000۔107/6R ٹن
3۔	ڈاہرانوالہ25768.000ٹن	14	ہیڈ۔11199.2007/R ٹن
4۔	41۔فتح20882.800ٹن	15	لطیف آباد14746.0ٹن
5۔	54۔فتح11027.900ٹن	16	11932.200۔4/IR ٹن
6۔	مہتہ جھیڈو8614.900ٹن	17	فورٹ عباس31607.100ٹن
7۔	دلہ بھڈیرہ9505.900-ٹن	18	کھچی والا۔28603.000ٹن
8۔	33۔فتح14070.00ٹن	19	13955.400۔268/HR ٹن
9۔	203۔مراد7640.00ٹن	20	19774.300۔311/HR ٹن
10۔	ہارون آباد24586.350ٹن	21	21297.000۔326/HR ٹن
11۔	فقیر والی25535.400ٹن	22	ولہر۔11358.300ٹن

(ج) نوٹیفکیشن کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) اس ضلع میں ان مراکز خرید گندم پر ڈیوٹی سرانجام دینے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع بہاولنگر کا مقرر کردہ ٹارگٹ355752.000 ٹن تھا، جس کے محاظ390151.450 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

(و) ضلع ہذا کے گوداموں میں اس وقت114996.350 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ ہے، جو کہ سکیم 21-2020 کی خرید کردہ ہے اور 231984.770 ٹن گندم کھلے آسمان کے نیچے بطور بصورت 679 عدد گنجیوں میں ذخیرہ ہے اس میں سے تحصیل چشتیاں میں 87633.850 ٹن تحصیل ہارون آباد میں 69923.769 ٹن اور تحصیل فورٹ عباس میں 74427.151 ٹن ذخیرہ ہے تمام سٹاک گندم کو گنجی کٹس کے ساتھ مکمل طور پر ڈھانپا ہوا ہے اور سٹاک گندم محفوظ ہے۔

اوکاڑہ: گوداموں کی تعداد اور گندم سٹور کرنے کی صلاحیت سے متعلقہ تفصیلات

***5180: جناب منیب الحق:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ خوراک کے گودام کتنے کہاں کہاں ہیں ان کی Storage Capacity کتنی کتنی ہے اس وقت ان میں کتنی گندم محفوظ ہے؟

(ب) محکمہ ہذا نے اپریل 2020 اور مئی 2020 میں کتنی گندم اس ضلع کس ریٹ پر کسانوں سے خرید کی ہے کتنا باردانہ ملا کتنا کسانوں کو فراہم کیا گیا کتنا مڈل مین کو فراہم کیا گیا اس ضلع میں حکومت کی طرف سے گندم خرید کا ٹارگٹ کتنا مقرر کیا گیا تھا کیا محکمہ اپنا اہداف پورا کر سکا نہیں تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) اوکاڑہ میں گندم کی خریداری کے کتنے مراکز ہیں؟

(د) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کتنے ، دفاتر کہاں کہاں ہیں ان کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں 79 گودام موجود ہیں ضلع اوکاڑہ میں تین تحصیلوں میں موجود گوداموں میں 92600.000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی سہولت ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پی آر اوکاڑہ کے 16 عدد گوداموں میں 8000.000 میٹرک ، پی آر 4L/ 6 کے 4 عدد گوداموں میں 4400.000 میٹرک ، تحصیل اوکاڑہ میں موجود ہیں ۔ پی آر رینالہ خورد کے 10 عدد گوداموں میں 7000.000 میٹرک ٹن ، پی آر اختر آباد کے 6 عدد گوداموں میں 6400.000 میٹرک ٹن تحصیل رینالہ خورد میں موجود ہیں ۔ پی آر شیر گڑھ- I کے 8 عدد گوداموں میں 40000.000 میٹرک ٹن ، پی آر شیر گڑھ-II کے 15 عدد گوداموں میں 15800.000 میٹرک ٹن ، پی آر دیپالپور کے 4 عدد گوداموں میں 2000.000 میٹرک ٹن ، پی آر سنٹر بصیر پور کے 4 عدد گوداموں

میں2000.000 میٹرک ٹن اور پی آر سنٹر حویلی لکھاکے 12عدد گوداموں میں 7000.000م ٹن گندم تحصیل دیپالپور میں سٹور کرنے کی سہولت موجود ہے۔

اس وقت ضلع اوکاڑہ کے گوداموں میں 28751.175م ٹن اور اوپن جگہ میں 68883.745 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں اس سال 151201.060 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی تھی اور کسانوں سے حکومت پنجاب کے منظور کردہ ریٹ مبلغ -/1400 روپے فی من کے حساب سے خرید کی گئی تھی ااور کسانوں کو 1565471 بیگ(100 کلو گرام)کا اجراء کیا گیا تھا ضلع اوکاڑہ کا سکیم 21-2020 میں 169147.000 میٹرک ٹن گندم خرید کا ہدف مقرر کیا گیا تھا جو کہ اوپن مارکیٹ ریٹ بڑھ جانے کی وجہ سے پورا نہ ہو سکا۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں گندم کی خریداری کے لئے 15عدد مراکز قائم ہیں

(د) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا کے 62 ملازمین کام کر رہے ہیں ضلع اوکاڑہ میں محکمہ خوراک کا ایک صدر دفتر اور 15 گندم خرید مراکز ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صدر دفتر پرانی کچہری ، پی آر سنٹر اوکاڑہ، بینظیر روڈ اوکاڑہ، پی آر سنٹر4L/ 6/ چک4L/ 6/ ،پی آر رینالہ خورد ریلوے روڈ رینالہ خورد، پی آر اختر آباد جی ٹی روڈ اختر آباد، فلیگ سنٹر باماں بالا چوچک روڈ باماں بالا، پی آر سنٹر شیر گڑھI- شیر گڑھ روڈ شیر گڑھ، پی آر سنٹر شیر گڑھII- شیر گڑھ روڈ شیر گڑھ، فلیگ سنٹر راجوال قلعہ سوندہ سنگھ، فلیگ سنٹر جسو کی منڈی احمد آباد روڈ جسو کی، فلیگ سنٹر منڈی احمد آباد ریلوے روڈ منڈی احمد آباد ، پی آر سنٹر دیپالپور حجرہ روڈ دیپالپور ،فلیگ سنٹرD/ 40دیپالپور روڈD/ 40، پی آر سنٹر حویلی لکھا ریلوے روڈ حویلی لکھا، فلیگ سنٹر ہیڈ سلیمانکی حویلی روڈ سلیمانکی، فلیگ سنٹر شہامد بھرپور شاہ روڈ شہامد اور پی آر سنٹر بصیر پور ریلوے روڈ بصیر پور پر واقع ہے۔

سال20-2019 کے کل اخراجات مبلغ -/93315516 روپے ہیں۔

نارووال: گندم گودام کی تعداد، فلور ملز اور گندم خرید کے ٹارگٹ سے متعلقہ تفصیلات

***5341: جناب منان خان:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال میں کتنے گودام گندم کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں اس وقت کتنی گندم سٹور کی ہوئی ہے تفصیل ہر گودام وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں سال 2020 میں کتنی گندم خرید کی گئی تھی اور اس ضلع کا گندم خرید کا ٹارگٹ کتنا تھا؟

(د) اس ضلع میں مئی، جون اور جولائی 2020 میں کتنی گندم فلور ملز کو فراہم کی گئی کس کس ریٹ پر فراہم کی گئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں اس وقت آٹا اور گندم سرکاری ریٹ سے کہیں زیادہ مہنگا فروخت ہو رہے ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے جبکہ دکانوں پر سرکاری ریٹ پر آٹا دینے کے لئے کوئی دکان دار تیار نہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع نارووال میں 114 گودام واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل نارووال، 48 گودام۔

تحصیل ظفروال، 30 گودام۔

تحصیل شکر گڑھ، 36 گودام۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

پی آر سی نارووال سنٹر	= 14515.75
فلیگ بدوملہی سنٹر	= 11423.10
فلیگ دھم تھل سنٹر	= 12391.90
فلیگ منڈی خیل سنٹر	= 13767.00
پی آر سی شکر گڑھ سنٹر	= 13288.90
ٹوٹل	= 65386.700

(ج) ضلع نارووال میں گندم خرید ٹارگٹ 65000 میٹرک ٹن تھا جبکہ ضلع میں 71905.1 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی ہے۔

(د) ضلع نارووال میں ماہ مئی اور جون میں کوئی گندم فلور ملز کو فراہم نہ کی گئی البتہ جولائی 2020 میں 2222.00 میٹرک ٹن گندم فراہم کی گئی۔ جس کا گورنمنٹ ریٹ -/1475 فی 40 کلو گرام کے حساب سے فروخت کی گئی۔

(ہ) ضلع نارووال میں تقریباً 70 تا 80 دکانداروں کو روزانہ کی بنیاد پر 3283 آٹا تھیلا 20 کلو گرام مہیا کیئے جا رہے ہیں۔ اور جو سرکاری ریٹ پر -/860 پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ جس کی نگرانی محکمہ خوراک اور ڈسٹرکٹ انتظامیہ سختی سے کر رہی ہے۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: ہم نے کل زیرو آر کے جو نوٹسز pending کئے تھے اب ان کو take up کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 669 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس پڑھا جا چکا ہے اور منسٹر لوکل گورنمنٹ نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! محکمہ کی طرف سے ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ کل تک اس زیرو آر نوٹس کا جواب لے کر ایوان میں پیش کر دوں گا۔ میری درخواست ہے کہ اس زیرو آر نوٹس کو pending فرما دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس زیرو آر نوٹس نمبر 669 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 544 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ یہ پڑھا جا چکا ہے اور اس کا جواب وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے دینا ہے۔ منسٹر صاحبہ کو اس زیرو آر نوٹس کی کاپی دی جائے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ اور بھلوال میں غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس زیرو آر نوٹس میں کہا گیا ہے کہ تحصیل ہسپتال بھلوال میں پارکنگ سٹینڈ کے

نام پر 10،20اور 50روپے لئے جا رہے ہیں اور یہ کام عرصہ دراز سے چل رہا ہے لیکن آج تک اس ہسپتال میں پارکنگ سٹینڈ نہیں بن سکا حالانکہ اس کا ٹھیکہ ہر سال ہوتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب پارکنگ سٹینڈ نہیں تو پھر اس کا ٹھیکہ کیسے اور کون دے رہا ہے؟

جناب چیئرمین! اس کے جواب میں عرض ہے کہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے Notification No.SOHD/9217-UC مورخہ 17۔اگست 2019 کے تحت پنجاب کے ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں پارکنگ سٹینڈ مہیا کئے گئے ہیں۔Notification کی کاپی جواب کے ساتھ منسلک ہے۔اسی Notification کے تحت 31۔اگست 2020 کے مراسلہ نمبر 698/MS/THQ/BHL کے مطابق مسٹر محمد ممتاز ولد محمد نواز کو یکم ستمبر 2020 تا 30 جون 2021 تک بعوض 5 لاکھ 66 ہزار روپے علاوہ 10 فیصد انکم ٹیکس اور 5 فیصد سیلز ٹیکس ٹھیکے پر پارکنگ سٹینڈ ایوارڈ کیا گیا۔ باقاعدہ پیپرا رولز اور ریگولیشن follow کئے گئے تھے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر بھلوال میں پارکنگ کے لئے دفتر خاندانی منصوبہ بندی کے عقب میں ایمرجنسی کے ساتھ پارکنگ کی جگہ مخصوص کی گئی ہے جہاں پر پارکنگ کی فیس فی موٹر سائیکل 10 روپے اور فی کار 20 روپے ہے۔اس کی تصویریں بھی attach کر دی گئی ہیں۔ ٹھیکہ پارکنگ سٹینڈ 21-2020 کی معاہدہ مدت 30 جون 2021 کو ختم ہونے پر ہسپتال انتظامیہ نے عوام کی سہولت کے لئے روزانہ کی بنیاد پر مورخہ 3 جولائی 2021 سے 31 جولائی 2021 تک ٹھیکے میں توسیع کی تھی۔ یہ بعوض -/69180 روپے ماہانہ کی بنیاد پر ٹھیکہ دیا گیا تھا اس کے علاوہ 10 فیصد انکم ٹیکس اور 5 فیصد سیلز بھی وصول کیا جاتا رہا ہے۔اسی طرح مالی سال 21-2020 کے لئے مورخہ 28 جولائی 2021 کو بذریعہ نیلامی مسمی عرفان یونس کو پارکنگ سٹینڈ ٹھیکے پر دے دیا گیا ہے۔اس کو 8 لاکھ 75 ہزار روپے کے عوض یہ ٹھیکہ ملا ہے۔اس کے علاوہ -/87500 روپے انکم ٹیکس اور -/83750 روپے سیلز ٹیکس بھی وصول کیا جائے گا۔ یہاں پارکنگ کی جگہ تقریباً 10 مرلہ ہے۔اس جواب کے ساتھ تصویریں بھی attach کر دی گئی ہیں۔ یہ ٹھیکہ باقاعدہ پیپرا رولز، ریگولیشن اور notification کے مطابق دیا گیا ہے۔10 روپے موٹر سائیکل اور 20 روپے کار کی پارکنگ فیس وصول کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے تو اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 567 جناب معظم شیر کلو اور محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے ہے۔ یہ بھی محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق ہے۔

آر ایچ سی مٹھاٹوانہ (خوشاب) میں حفاظتی ٹیکہ لگنے سے بچے کے جاں بحق ہونے کی انکوائری میں متعلقہ ڈاکٹر بری الذمہ قرار (---جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس زیرو آر نوٹس میں کہا گیا ہے کہ آر ایچ سی مٹھاٹوانہ ضلع خوشاب میں اڑھائی ماہ کے بچے کو حفاظتی انجکشن لگنے سے اس کی نس پھٹ گئی اور مورخہ 4۔اگست 2021 کو بچہ وفات پا گیا۔

جناب چیئرمین! اس واقعے کی انکوائری کی غرض سے چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی خوشاب نے ابتدائی طور پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کو نامزد کیا تھا جس نے اپنی رپورٹ 2021-8-3 کو جمع کروائی تھی۔ تفصیلی انکوائری رپورٹ جواب کے ساتھ منسلک کر دی گئی ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ خوشاب نے سینئر ڈاکٹرز پر مشتمل ایک کمیٹی بھی تشکیل دی تھی جس نے اپنی رپورٹ مورخہ 2021-8-10 کو جمع کروائی تھی۔ دونوں reports کے مطابق بچے کی نازک حالت ویکسین کی وجہ سے نہیں بلکہ سی۔ٹی سکین کی رپورٹ کے مطابق head injury اور bleeding hemorrhage کی وجہ سے ہوئی ہے۔ We are not sure لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ بچہ گھر پر گرا ہو اور کوئی injury ہوئی ہو اور اس کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین: جواب آ گیا ہے تو اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 612 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ یہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈائیلسز مشین کی خرابی کی وجہ سے مریض کی ہلاکت (۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین !اس زیرو آر نوٹس میں کہا گیا ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 17 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں پندرہ روز سے dialysis مشینیں خراب ہیں۔ مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اس کے علاوہ مشینوں کو پانی کی سپلائی کرنے والی موٹر بھی خراب ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین !اس کے جواب میں عرض ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں dialysis کی 16 مشینیں ہیں جو کہ درست حالت میں ہیں اور ہسپتال میں آنے والے مریضوں کے باقاعدگی سے dialysis ہو رہے ہیں۔رواں ماہ میں اب تک 779 مریضوں کے dialysis ہو چکے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے Dialysis Department میں کوئی بھی مریض جاں بحق نہیں ہوا تاہم بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے 11 ستمبر 2021 سے 14 ستمبر 2021 تک dialysis مشینوں کو پانی سپلائی کرنے والی موٹر میں خرابی آئی تھی جو کہ ٹھیک کروا دی گئی ہے۔مزید عرض ہے کہ ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں تمام ضروری سہولیات مریضوں کو مہیا کی جا رہی ہیں۔زنانہ اور مردانہ دونوں وارڈز میں کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ محکمہ کی طرف سے دفتر ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کے ذریعے ایک انکوائری بھی کروائی گئی ہے۔اس کی رپورٹ کے مطابق بارشوں کی وجہ سے dialysis وارڈ کو پانی سپلائی کرنے والی ٹربائن کا بور خراب ہو گیا تھا اور نئی جگہ پر بور کروالیا گیا ہے۔ 11 ستمبر سے 14 ستمبر تک ٹربائن کی بحالی کا کام کروایا گیا۔اس دوران ہم نے ensure کیا کہ sterilized water میسر ہوتا رہے اور اس کی فراہمی میں کسی قسم کی کوئی تاخیر نہیں کی گئی۔رپورٹ کے مطابق ہسپتال انتظامیہ کی کوئی نااہلی نہیں پائی گئی۔

جناب چیئرمین: جی،اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔وزیر صاحبہ! اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 641۔جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔جی، محترمہ!

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ میں گائناکالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے خواتین علاج معالجہ سے محروم (۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ میں گائنی کی ڈاکٹر نہ ہونے کے باعث خواتین مریضوں کو اپنے پیچیدہ امراض خصوصاً زچگی کے علاج کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ گائناکالوجی کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سرگودھا نے متعدد بار walk-in-interview کئے مگر اہل اُمیدواروں کی طرف سے THQ ہسپتال بھیرہ کے لئے درخواست نہ آئی۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سرگودھا نے عنقریب دوبارہ درخواستیں وصول کر لی ہیں۔ مزید stopgap basis پر ہم نے نزدیکی THQ ہسپتال بھلوال کی گائناکالوجسٹ کی rotation duty لگا دی ہے تاکہ مریضوں کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس وقت پنجاب پبلک سروس کمیشن میں مختلف اسامیاں بشمول گائناکالوجسٹ کی بھرتی کے لئے requisition گئی ہوئی ہے اور اُمید ہے کہ مذکورہ بھرتی کے بعد تحصیل ہیڈکوارٹر بھیرہ کی خالی اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔ مزید برآں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ پر موجود تمام مشینری اور دیگر آلات بالکل ٹھیک ہیں۔ ہسپتال کو فراہم کی گئی مشینری اور آلات کی لسٹ ساتھ لف کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you very much for providing funds to the Khan Pur Dialysis Center. اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 658 ہے۔ جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

چکوال میں ہائر ایجوکیشن کی پراپرٹیز کو واپس کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ تحریک محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جن کالجز کو یونیورسٹیز میں convert کیا جا رہا ہے اُنہیں HED کو واپس کیا جائے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کالجز کو یونیورسٹیز میں upgrade ہونے کا process صرف پاکستان میں نہیں ہے بلکہ پوری دنیا میں ایسے ہی ہوتا ہے۔ کالج کے لوگ بھی فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم پہلے کالج

تھے اور اب یونیورسٹی بن گئے ہیں۔ even Harvard College and Red Cliff College بھی کالجز سے یونیورسٹی بن گئے۔پاکستان میں آپ کا گورنمنٹ کالج، لاہور بھی یونیورسٹی بن گیا ہے اسی طرح یہ کام کوئی پہلی دفعہ نہیں ہو رہا۔ یہ گزشتہ دور میں بھی ہوا، پاکستان مسلم لیگ(ق) کے دور میں بھی ہوا، پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور میں بھی ہوا اور ہم بھی یہی کر رہے ہیں۔جو کالجز یونیورسٹیز بن جاتی ہیں تو ان کا واپس کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں آخری بات یہ کر دوں کہ اگر previous پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور میں کالج آف ہوم اکنامکس بڑا پرانا کالج تھا اُس کو یونیورسٹی بنایا گیا اور لوگوں نے ہم پر بڑا پریشر ڈالا کہ اس کو واپس کالج بنائیں تو ہم نے کہا کہ اگرچہ یہ کام گزشتہ دور میں ہوا لیکن we stand by this decision because it is right way to go بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آگیا ہے disposed of ۔اگلا زیرو آر نوٹس عبداللہ وڑائچ کا ہے یہ پڑھا جا چکا ہے لیکن وزیر متعلقہ موجود نہیں ہیں تو اس کو pending کیا جاتا ہے۔اگلے 3 notices سکول ایجوکیشن کے pending ہیں۔ وزیر موصوف موجود نہیں ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں ان کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا زیرو آر نوٹس Environment سے متعلقہ ہے اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ وزیر ہاؤسنگ کی طرف سے request آئی ہے ان کے notices کو جمعہ تک pending کیا جاتا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئرمین: جی، آغا علی حیدر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں اپنے حلقے کے بارے میں ایک بہت ہی خاص بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1122 سروس سب سے پہلے وہاں ہونی چاہئے تھی لیکن اب وہاں کے حکمران نہیں چاہتے کہ وہاں کوئی اچھا کام ہو۔ننکانہ صاحب میں 1122 کا آفس ہے وہ میرے حلقے سے 55 کلو میٹر ہے۔خدانخواستہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو وہاں سے پہنچنے میں تقریباً ڈیڑھ سے پونے دو گھنٹے لگتے ہیں۔۔۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، آپ اس پر تحریک التوائے کار لے کر آئیں انشاءاللہ take up کر لیں گے۔ اب ہم Privilege Motions لیتے ہیں۔ محترمہ ساجدہ بیگم کی دو تحاریک نمبر 18/21 اور 26/21 ہیں یہ دونوں تحاریک پڑھی جا چکی ہیں۔ جی، محترمہ!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ان دونوں تحاریک کو استحقاقات کمیٹی کو refer کر دیں ان کو investigate کر لیتے ہیں پھر اُس کے مطابق دیکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، دونوں تحاریک نمبر 26/21 & 18/21 استحقاقات کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہیں دو مہینے کے اندر ان کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 436/21۔ جناب محمد معظم شیر کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے نوٹیفکیشن کے تحت خوشاب اور تھل کے پڑھے لکھے افراد کے کوٹا کو بڑھا کر سپیشل زون میں شامل کیا جائے (---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی / خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اور محکمہ کی طرف سے اس کا جواب بھی آ چکا ہے۔ اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج معزز رکن ایوان میں موجود نہیں ہیں ان سے میری بات بھی ہوئی ہے اور ان کی موجودگی میں میں نے یہ معاملہ سیکرٹری ریگولیشن کے ساتھ discuss کر لیا تھا۔ اس میں ملازمتوں کا کوٹا پہلے 22 فیصد تھا بعد میں چیف منسٹر صاحب نے اس کو 35 فیصد کر دیا تھا اور اس کی implementation کے لئے ہم اقدامات کر رہے ہیں

لیکن معزز رکن کا خیال یہ تھا کہ خوشاب کے ضلع کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تو اس پر میں نے سیکرٹری ریگولیشن کو کہا ہے کہ وہ چیف منسٹر صاحب کو اس کی سمری ارسال کریں تاکہ جہاں باقی اضلاع شامل ہوئے ہیں وہاں خوشاب کے ضلع کو بھی شامل کیا جا سکے۔ یہ بات معزز رکن کے علم میں بھی ہے اور وہ اس بات سے مطمئن بھی ہوئے تھے اور انشاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی یہ سمری move ہوتی ہے تو میں اس کی کاپی بھی معزز ممبر کو دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 436/21 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 133/19 جناب شیخ علاؤالدین کی ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ملک بھر سے لوگوں کی لاہور نقل مکانی سے مسائل میں اضافہ (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! یہ پہلے ہی پڑھی جا چکی ہے اور اس میں شیخ علاؤالدین صاحب نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور جو نکات اٹھائے ہیں اس کے حوالے سے میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلی کچھ دہائیوں سے لاہور شہر میں آبادی کا بڑا دباؤ ہے اور اس میں جو لاہور کا نیا ماسٹر پلان بن رہا ہے اس کے مطابق 31 دسمبر 2021 کو اس کے ماسٹر پلان کا ابتدائی خاکہ سامنے آ جائے گا اور ہم نے ان تمام مسائل کو اس میں address بھی کیا ہے۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو آئے ابھی دو تین سال ہوئے ہیں آئی ہے لیکن جس طرف انہوں نے slums کی طرف، کچی آبادیوں کی طرف اور بغیر پلاننگ کے دھڑا دھڑ پورے پاکستان سے لوگ لاہور میں آ کر آباد ہو رہے ہیں جس سے بے پناہ مسائل بھی بڑھے ہیں۔ اس میں ٹریفک کے مسائل ہیں، لاء اینڈ آڈر کے مسائل ہیں اور باقی چیزیں بھی ہیں تو میرا خیال ہے کہ ماضی میں بھی اس پر بھرپور طریقے سے توجہ دی جاتی رہی ہے اور لاہور کے ماسٹر پلان کے مطابق اس پر عمل درآمد ہوتا تو شاید ہمیں آج اس طرح کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ خاص طور پر ہم سموگ کی جو صورتحال دیکھ رہے ہیں اسکی وجہ بھی لاہور میں بے پناہ آبادی ہے اور ہر طرح کے لوگ یہاں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔ اب ہم امید کرتے ہیں کہ لاہور کا جو نیا ماسٹر پلان بن رہا ہے اس میں ہر ایک چیز کو categorise کر رہے ہیں

اور لوگوں کو restrict کر رہے ہیں اور جو بھی اس طرح کی غیر قانونی آبادیاں بنی ہیں ان کے خلاف حکومت نے باقاعدہ ایک commission بنایا ہے جو irregular housing societies کو دیکھ رہا ہے جس کی سربراہی سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جسٹس کر رہے ہیں۔ اس کمیشن کے دائرہ اختیار میں پورے پنجاب کی آبادیاں ہیں لیکن بالخصوص لاہور کی بھی اس میں ضرور ہوں گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاہور کے نئے ماسٹر پلان کے بننے کے بعد انشاءاللہ اس میں کافی بہتری آئے گی اور ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ جس تیزی کے ساتھ آبادی پھیل رہی ہے اس کو روکا جائے اور خاص طور پر جو green areas ہیں وہاں کسی قسم کی کوئی تعمیر نہ ہو پائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 133/19 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے جو کہ جناب حسن مرتضیٰ کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ تحصیل اٹھارہ ہزاری کے (مرحوم) ملازم کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! اس تحریک میں انہوں نے لوکل گورنمنٹ کے ایک ملازم گلزار احمد جو کہ اٹھارہ ہزاری تحصیل میں کام کر رہا تھا اور ان کی وفات کے بعد ان کے واجبات ان کے لواحقین کو ابھی تک نہیں ملے جبکہ ان کے تمام کاغذات بھی مکمل ہیں۔ اسی طرح سے ان کی ایک صاحبزادی ہیں ان کی ملازمت کے لئے 17-A کے تحت انہیں ملازمت دی جانی چاہئے تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگلے دو ہفتہ میں انشاءاللہ یہ معاملہ take up کر کے ان کا یہ مسئلہ حل کریں گے ان کے واجبات بھی دلاتے ہیں اور ان کی ملازمت کے سلسلے میں بھی ان کی مکمل معاونت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آگیا ہے لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار نمبر 308/20 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب افتخار حسین چھچھر کی ہے اور یہ بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(میاں محمود الرشید):جناب چیئرمین! چھچھر صاحب! کیا یہ پڑھی جا چکی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پڑھی جا چکی ہے۔

حلقہ پی پی۔185 بصیر پور تحصیل دیپالپور میں پانی کی عدم دستیابی اور ناقص سیوریج سسٹم (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(میاں محمود الرشید):جناب چیئرمین!اس تحریک میں چھچھر صاحب!نے پانی کے حوالے سے بات کی ہے کہ ان کو وہاں پانی کی شکایت ہے اور وہاں پر لوگوں کو بلز بھی آرہے ہیں لیکن شہر کی مجموعی طور پر صفائی کے حوالے سے اور سیوریج کی ابتری کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔میرے خیال میں زیادہ تر جو گورننس کے مسائل ہیں یہ بلدیاتی اداروں سے متعلق ہیں اور اب ان بلدیاتی اداروں کو بحال کر دیا گیا ہے یہ ان کے زمرے میں آتا ہے۔میں آپ کے توسط سے چھچھر صاحب کو گزارش کروں گا کہ وہ وہاں پر متعلقہ لوگوں سے رابطہ کریں اور میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے بھی کہہ دیتا ہوں کہ فوری طور پر جو بھی وہاں پر کام ہونے والے ہیں ان کو فوری طور پر حل کیا جائے اور وہاں پر لوگوں کی واٹر سپلائی بحال کی جائے ۔جہاں تک patch work اور صفائی کے حوالے سے معاملات کے بارے میں تو ان کو بھی priority bases پر حل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار نمبر 532/20 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب افتخار حسین چھچھر کی ہے۔

منڈی احمد آباد کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دوبارہ بحال کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(میاں محمود الرشید):جناب چیئرمین!اس میں انہوں نے کہا ہے کہ منڈی احمد آباد میں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ ختم کرکے یونین کونسل میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ اس کو دوبارہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ بحال کیا جائے

۔اس میں، میں عرض کر دوں کہ ہم نے جو نیا لوکل گورنمنٹ کا آرڈیننس پاس کیا ہے اور اس کو Standing Committee کے پاس بھی بھجوا دیا ہے تو کمیٹی میں ہم اس پر بات کریں گے لیکن overall پورے پنجاب میں ہم جو سسٹم متعارف کروا رہے ہیں اس میں دیہی علاقوں میں Village Councils ہیں اور اربن علاقوں میں Neighborhood Councils ہیں اور ان سب پر ایک بااختیار ڈسٹرکٹ ہے اور ڈسٹرکٹ میں اس کی cabinet ہے جس میں پورے ضلع کا ایک مئیر ہو گا جو اپنی ٹیم select کرے گا۔اسی طرح ایک ڈسٹرکٹ اسمبلی بنے گی اور وہاں پر پورے ضلع کے فیصلے ہوں گے۔اس پر بہت debate بھی ہوئی۔بہت سے ساتھیوں کا خیال تھا کہ جو چھوٹی چھوٹی اربن آبادیاں ہیں ان کو ٹاؤن کمیٹی، میونسپل کمیٹی، میونسپل کارپوریشن، تحصیل اور پھر ضلع کمیٹی بنائی جائیں لیکن اس طرح بہت زیادہ overlapping ہو گی اور اختیارات کے توازن کا مسئلہ بھی پیدا ہو گا اور مقامی حکومتوں کا آپس میں باہمی اور مختلف تنازعات کی شکل اختیار کرے گا اور اس سے لوگ متاثر ہوتے ہیں لہٰذا ہم نے اس وقت اس کو Neighborhood Councils, Village Councils اور اس کے بعد میٹرو پولیٹن کارپوریشن کیا اور یہ divisional headquarters پر مشتمل ہیں اور ان سب پر، سٹریک کونسل کے مئیر ہوں گے۔میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جو ہماری Standing Committee کی میٹنگ ہو گی اس میں جو debate ہو رہی ہے اس میں، میں چھچھر صاحب کو بھی دعوت دوں گا کہ وہ اس میں آکر اپنا موقف بیان کریں اور پھر ہم اس پر ایک متفقہ فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔ چھچھر صاحب! آپ کمیٹی میں جا کر اس پر بحث کیجئے گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں معزز وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ پورے پنجاب کا issue ہے یہ صرف میرا issue نہیں ہے۔اگر آپ اس کو dispose of کرنے کے بجائے اس تحریک کو اسی کمیٹی کو refer کر دیں تو پھر میں اس قابل ہو سکتا

ہوں کہ وہاں پر جا کر اس پر بات کر سکوں نہیں تو قانون کے مطابق میں اس کمیٹی میں نہیں جا سکتا۔ میری مؤدبانہ گزارش ہوگی کہ آپ اس تحریک کو dispose of نہ کریں بلکہ اس کو اسی کمیٹی میں بھیج دیں جس کا وزیر صاحب نے ذکر کیا ہے۔ اس طرح میں وہاں argue کرنے کی position میں ہوں گا۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ معزز وزیر صاحب نے تحریک التوائے کار نمبر 532/20 پر بڑی مہربانی کی ہے تو اس میں دست بدستہ استدعا گزارش اور منت یہ ہے کہ لوکل ایڈمنسٹریشن کے پاس پیسے استعمال کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ ان کی طرف سے اجازت ہوگی یا سیکرٹری کی طرف سے اجازت ہوگی تو وہ وہاں پر کچھ کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین! اسی طرح میں نے جو تحریک التوائے کار 530/20 دی تھی اگر یہ مناسب طریقے سے اپنی ہی پارٹی کے کسی سرکردہ لیڈر کے ذریعے کروالیں لیکن کروالیں وہاں پر بہت بری حالت ہے۔

جناب چیئرمین: اس کی تو انہوں نے assurance دے دی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میری پہلی تحریک التوائے کار اسی کمیٹی کو بھجوا دیں جس کا وزیر صاحب نے بتایا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں مختصر بات کروں گا کہ وزیر لوکل گورنمنٹ میاں محمود الرشید صاحب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے lay ہونے والے Local Bodies Ordinance کی افادیت کے حوالے سے ہاؤس میں یقیناً اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ انہوں نے جو افادیت بنائی ہیں میں اس کو بالکل negative سمجھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلے تاریخی بلدیہ ہوتی تھی، بلدیہ کا ایک کردار پاکستان بننے سے پہلے سے ہے یعنی urban population کے issues کو حل کرنے کے لئے انہوں نے جو ordinance lay کیا ہے اس میں urban population کے سارے tiers ختم کر دیئے گئے ہیں اور یہ جب سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر آئے گا اور جب ترامیم کا مرحلہ آئے گا تو جو افادیت بتائی

گئی ہے وہ غلط ہے بلکہ یہ افادیت توnegative ہے۔ ہم اس پر بات کریں گے اور ترامیم بھی دیں گے اور ہم کمیٹی کے اندر بھی اس کوoppose کریں گے کہ آپ نے بلدیہ کا جو تاریخی ادارہ تھا اس کوilluminate کر دیا ہے۔ میرا یہی پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میری تحریک التوائے کار نمبر 21/70 کا کیا بنا۔

جناب چیئرمین: جی، وہdispose of ہو گئی ہے۔ آپ بل پر بات کر لیجئے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/214 جناب اشرف رسول کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

فیروزوالا میں سرکاری ٹیوب ویل کی بندش (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! مجھے محکمہ کی طرف سے جواب نہیں آیا البتہ میں موصوف محرک سے رابطہ کر کے on ground موجودہ صورتحال کے متعلق معلوم کر لوں گا کیونکہ یہ تحریک التوائے کار چھ ماہ پہلے کی دی ہوئی ہے۔ میں ان سے معلوم کر لوں گا کہ کیا اب کچھ بہتری آئی ہے یا ویسے ہی حالات ہیں وگرنہ وہاں محکمہ کے CEO اور TMOs ہیں ان کو کہہ کر ان کے اعتراضات اور شکایات کے فوری ازالہ کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک التوائے کارdispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر326 جناب محمد طاہر پرویز کی ہے یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمودالرشید): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار میں ساری ٹیکنیکل باتیں ہیں۔ محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آ جائے گا تو میں انشاءاللہ آئندہ اجلاس میں اس کا جواب دے دوں گا۔ آپ اس کوpending کر دیں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/488 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

لاہور کی 274 یونین کونسلز میں 458 قبرستانوں کی
بحالی کا منصوبہ التواء کا شکار (۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار میں محترمہ نے قبرستانوں کے حوالے سے بات کی ہے۔ قبرستانوں کے لئے ہم نے سیکرٹری بلدیات کی طرف سے ایک مراسلہ پورے پنجاب میں بھجوایا ہے۔ اس میں تمام یونین کونسلوں اور لوکل گورنمنٹس کو کہا گیا ہے کہ ترجیحی بنیادوں پر قبرستانوں کی حالت کو درست کرنے کے لئے جن میں ان کی چاردیواریاں، وضو گاہیں یا لائٹس ہیں ان کا فوری طور پر بندوبست کیا جائے۔ میں اس لیٹر کی کاپی محترمہ نیلم حیات صاحبہ کو بھی دے دوں گا۔ اس کے تحت پورے پنجاب میں سینکڑوں قبرستانوں کے estimates بن رہے ہیں اور ان کی بہتری کی کوشش ہو رہی ہے۔ یہاں پر شہر خموشاں اتھارٹی کا قیام بھی عمل میں لایا گیا تھا۔ اس کی باقاعدہ SNEs پہلے approve نہیں تھی۔ ہم نے پچھلے ماہ اس کی SNEs اور مختلف categories میں بھرتیوں کی منظوری لی ہے۔ آئندہ ایک ماہ کے دوران اِن اسامیوں کو پُر کر کے شہر خموشاں اتھارٹی کے تحت بڑے شہروں کے اندر قبرستان کے مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرنے میں مدد ملے گی۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

ملک محمد احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! قصور میں ایک قبرستان ہے جس میں sewerage and drainage کا پانی آتا ہے۔ وہ waste کا پانی قبروں کو برباد کر رہا ہے۔ ہم نے متعدد بار کوشش کی ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی کسی اتھارٹی سے یہ کام ہو جائے کیونکہ یونین کونسلیں جس طرح منسٹر صاحب نے کہا وہ اس قانون کے تحت dysfunctional ہو چکی ہیں اور نئی village and neighborhood councils کی formation نہیں ہے۔ ڈپٹی کمشنر کے پاس فنڈز نہیں ہیں، اسسٹنٹ کمشنر کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے تو پھر The ball runs back to the Ministry for Local Government اگر منسٹر صاحب ہمیں اس floor پر مہربانی فرمادیں کہ ایسا قبرستان جس کی قبریں گندے پانی کی وجہ سے

خراب ہو رہی ہیں۔ وہ بالکل deplete ہو رہا ہے اور قبریں خراب ہو رہی ہیں وہاں لوگوں کا بڑا concern ہے۔ اس کے لئے منسٹر صاحب راہنمائی فرمادیں کہ جب نیچے ادارے ہی موجود نہیں ہیں تو کیاان کے دفتر سے کوئی مدد ہو سکتی ہے؟ یہ کسی کو direction فرمادیں کیونکہ نیچے کوئی سسٹم نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ ملک صاحب نے جو بات کی ہے اگر وہ تحریری طور پر یہ سب کچھ لکھ کر ہمیں بھجوا دیں تو ہم لوکل گورنمنٹ کے ذریعے سے فوری طور پر وہاں قصور میں جس حلقہ میں یہ قبرستان ہے وہاں کے متعلقہ لوکل گورنمنٹ کے ذمہ دار یا اہلکار کو کہیں گے کہ فوری طور پر اس مسئلہ کو حل کریں کیونکہ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی politics نہیں ہو گی۔ ہم کوشش کریں گے کہ ترجیحی بنیادوں پر فوری طور پر اس کو repair کروا دیں۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ۔ ملک محمد احمد خان! آپ لکھ کر منسٹر صاحب کو بھجوا دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 870/19 محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 309/20 محکمہ کالونیز سے متعلق ہے۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 194/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ جی، محترمہ وزیر صحت!

فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کا بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار میں محرک نے فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری میں BDS کی فیس کے متعلق ذکر کیا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری PMDC کے قواعد کے مطابق طالب علموں

سے فیس وصول کرتا ہے۔ زیر بحث مسئلہ لاہور ہائیکورٹ میں بصورت مقدمہ دائر کیا گیا تاہم لاہور ہائیکورٹ نے کالج کے طلباء سے بقایاجات وصول کرنے کا حق دے دیا۔ طلباء نے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تو معزز سپریم کورٹ نے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ یہ فیسیں جس کے بارے میں یہ اعتراضات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے عدلیہ کے فیصلوں کے مطابق فیسیں وصول کی ہیں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 754/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کو UHS اور PMC کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود الحاق سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنا (--جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ان کی تحریک التوائے کار میں وطیم میڈیکل کالج کا ذکر تھا۔ وطیم میڈیکل راولپنڈی میں 79 بچے داخل ہوئے جن کے والدین نے 10 سے 12 لاکھ روپے فی طالبعلم pay کئے لیکن ان کو امتحان دینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ میں اس کے جواب میں بتانا چاہ رہی ہوں کہ وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کا یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ساتھ الحاق 12 فروری 2021 میں ہوا جس کا نوٹیفکیشن ساتھ شامل ہے۔ وطیم میڈیکل کالج کے طلباء و طالبات first professional MBBS کے امتحان جو مارچ 2021 میں ہوا تھا اُس میں appear ہو چکے ہیں جس کی result sheet بھی ساتھ شامل ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 755/20 جناب عبداللہ وڑائچ، محترمہ خدیجہ عمر اور میاں شفیع محمد کی طرف سے ہے۔ اس کا جواب آنا ہے۔

میڈیکل سنٹر ہیلتھ سسٹم کے 2019 میں ترقی پانے والے ٹیکنیشنز کو 2011 سے بقایاجات ادا کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! یہ تحریک التوائے کار ملازمین کے بارے میں تھی اور تقریباً 13 ہزار میڈیکل ہیلتھ سسٹم کے اندر جونیئر ٹیکنیشن BS-4 کی ملازمت کے بارے میں 2010 سے کیس چل رہا تھا۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ مورخہ 24-11-2011 کو گورنمنٹ آف پنجاب کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر SO/ND/7-11-2010 کے مطابق پیرامیڈیکس کی 21 categories کو upgrade کیا گیا لیکن اس نوٹیفکیشن میں midwife technology شامل نہ تھی جس کی بدولت اس cadre کی upgradation نہ ہو سکی اور نہ ہی اُن کا سروس سٹرکچر بن سکا۔ بعد ازاں گورنمنٹ آف پنجاب، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے ایک نئے آرڈر نمبر SO(ND)1-44/2018 مورخہ 28-8-2020 میں اس cadre کو کچھ اور categories کے ساتھ شامل کیا گیا۔ گورنمنٹ آف پنجاب، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن/آرڈر کے مطابق midwife cadre کو BS-4 سے BS-5 میں مورخہ 14-4-2019 سے upgrade کر دیا گیا۔ مزید اس cadre کی upgradation بطور جونیئر ٹیکنیشن (مڈوائف) BS-9 مورخہ 14-9-2019 سے ہو چکی ہے۔ اس جونیئر ٹیکنیشن category کی upgradation بطور جونیئر ٹیکنیشن (مڈوائف) BS-9 کی مجاز اتھارٹی متعلقہ اضلاع کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی) ہیں جو کہ مورخہ 14-9-2019 سے اُن کی بطور جونیئر ٹیکنیشن (مڈوائف) BS-9 گورنمنٹ رولز کے مطابق upgradation کرنے کے پابند ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SO(ND)7-11-2010 کے مطابق پیرامیڈیکس بتاریخ 24-11-2011 کو اُن کی دو categories کو 50:34:15:1 کی نسبت سے upgrade کیا گیا۔ محکمہ خزانہ گورنمنٹ آف پنجاب کے مطابق آرڈر نمبری SO(Abs)12-7/18 بتاریخ 4-7-2019 کے مطابق جن ملازمین کو رولز سے ہٹ کر upgrade کیا گیا ہے اُن کی upgradation کو withdraw کرنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ (کاپی لف ہے)

جناب چیئرمین! یہ احکامات اس لئے جاری کئے گئے کیونکہ وہ properly splash نہیں کئے گئے تھے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ "There was no transparency in it and we are working on it." جن لوگوں کی پہلے upgradation نہیں ہوئی تھی تو اس کے لئے ہم نے کوشش کی اسی طرح اس حوالے سے بھی we will see to it after proper splashing.

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اس کا solution نکال لیجئے گا کیونکہ آپ اُن کو خود بھی hearing دے رہے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین پر عملے کی عدم دستیابی (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ MRI مشین کے لئے چھ ماہ سے سٹاف بھرتی نہیں ہوا تو میں ان کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ سروسز ہسپتال کے ریڈیالوجی ٹاور میں MRI مشین کو فعال کر دیا گیا ہے، ریڈیالوجی ٹاور کی منظور شدہ اسامیوں کو بھرتی کرنے کے لئے متعلقہ ہسپتال کو اخبار میں اشتہار جاری کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے اور جلد ہی ان سیٹوں کو پُر کر لیا جائے گا۔ سروسز ہسپتال کی ENT وارڈ کو ریڈیالوجی میں شفٹ کیا جا چکا ہے، اس کے بعد پرانی وارڈ کی renovation کی جا رہی ہے اور ہسپتال میں صفائی کے انتظامات کو مزید بہتر کرنے کے لئے ہیڈ نرسز پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جو infection control کے معاملات کے ساتھ ساتھ صفائی کا خیال بھی رکھے گی۔ صفائی کے انتظامات کو مزید بہتر کرنے کے لئے صفائی کا ٹھیکہ ایک پرائیویٹ فرم کو دے دیا گیا ہے۔ مریضوں کی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے ہسپتال انتظامیہ دن رات کوشاں ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ میں صبح سروسز ہسپتال میں ہی تھی اس لئے خود دیکھ کر آئی ہوں کہ MRI مشین functional ہے اور ساری سروسز فراہم ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 102/21 شیخ علاؤالدین کی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

لاہور کے پرائیویٹ ہسپتال میں untrained عملہ کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ labs کی مانیٹرنگ نہیں کی جا رہی اور یہ اپنی مرضی کے مطابق فیسیں لیتے ہیں۔ میں اس حوالے سے بتانا چاہ رہی ہوں کہ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے واضح کیا جاتا ہے کہ صحت کی سہولت فراہم کرنے والے اداروں بشمول لیبارٹریوں میں مہیا کی جانے والی صحت کی خدمات / سہولیات کا معیار اور دیگر امور سے متعلق شکایات ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن صوبے میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے اور عطائیت کے سدباب کے لئے قائم کیا گیا پہلا انضباطی ادارہ ہے جو معزز ایوان کے منظور شدہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت قائم ہوا۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اپنے قیام کے بعد صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں بشمول لیبارٹریوں کی رجسٹریشن اور لائسنسگ کا عمل شروع کیا اور تاحال 614 لیبارٹریاں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن سے رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں بشمول لیبارٹریوں میں فراہم کی جانے والی سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے Minimum Service Delivery Standards وضع کئے اور حکومتِ پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد اُن کا اطلاق صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام اداروں بشمول لیبارٹریوں پر شروع کیا جو کہ تاحال جاری ہے۔ وضع کئے گئے MSDS میں تمام علاج گاہوں کو واضح ہدایات ہیں کہ وہ اپنے ہاں صحت کی سہولیات کے عوض وصول کی جانے والی فیسوں / چارجز کی باقاعدہ ایک فہرست / ریٹ لسٹ مرتب کر کے مریضوں اور ان کے لواحقین کو مہیا کریں بلکہ آویزاں بھی کریں۔ کسی بھی علاج گاہ کو اُس وقت تک لائسنس جاری نہیں کیا جاتا جب تک MSDS پر مکمل عملدرآمد یقینی نہ بنایا جائے لہٰذا علاج گاہوں کو لائسنس دینے سے قبل

اس امر کی پڑتال کی جاتی ہے کہ وہاں پر مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے ریٹ لسٹ دستیاب ہو۔ مزید بر آں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے علاج گاہوں میں وصول کی جانے والی فیسوں بشمول لیبارٹری ٹیسٹ چارجز کا تفصیلی جائزہ لے کر اُن کو مناسب اور موزوں بنانے کے لئے تمام سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت کر کے تجاویز مرتب کی ہیں اور فیسوں کو standardize کرنا اور ان کے اطلاق کے لئے Draft Pricing Regulations وضع کئے۔ مذکورہ regulations رائے عامہ کے حصول کے لئے شائع کر دیئے گئے ہیں اور کمیشن کے زیر غور ہیں جس کا فیصلہ آئندہ ہونے والے کمیشن کے اجلاس میں کیا جائے گا۔ باقاعدہ منظوری کے بعد تمام علاج گاہوں بشمول لیبارٹریوں پر اُن کا اطلاق کیا جائے گا اور اس دیرینہ مسئلہ پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/172 جناب محمد ارشد اور چودھری مظہر اقبال کی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

THQ ہسپتال فورٹ عباس میں انجیو گرافی مشین کی عدم دستیابی پر عوام کو پریشانی کا سامنا (۔۔جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! انہوں نے کہا تھا کہ فورٹ عباس کے اندر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ایک کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ بنایا گیا ہے جس میں انجیو گرافی کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ فورٹ عباس دُور دراز علاقہ ہے اور یہاں پر UAE کی گورنمنٹ نے 12 beds پر مشتمل کارڈیک سنٹر 2010 میں بنوایا تھا جس میں male and female کے چھ چھ بیڈز مخصوص ہیں۔ کارڈیک سنٹر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے اندر واقع ہے۔ یہ ایک well-equipped and dedicated کارڈیک سنٹر ہے جبکہ 2015 سے یہاں پر کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ بھی کام کر رہا ہے۔ اس کارڈیک سنٹر میں کارڈیالوجی کی ضروری noninvasive testing دل کے مریضوں کی ہو رہی ہے۔ اس کارڈیک سنٹر پر دل کے مریضوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ بہاولنگر اور کبھی کبھی منڈی یزمان سے بھی مریض یہاں آتے ہیں۔ وہاں پر مریضوں کو اعلیٰ کوالٹی کا علاج مہیا کرنے کی

کوشش کی جاتی ہے۔ ہمارے کارڈیک سنٹر کے اندر روزانہ 70 سے 80 مریضوں کو OPD میں چیک کیا جاتا ہے۔ اکتوبر کے مہینے میں 101 مریضوں کی echocardiography کا ٹیسٹ کیا گیا اور 22 مریضوں کا exercise tolerance test لیا گیا ہے۔ انجیو گرافی ایک حساس نوعیت کی سرجری ہوتی ہے۔ جب آپ انجیو گرافی کرنا چاہتے ہیں تو اس میں naturally stenting is the main thing اس لئے انجیو گرافی کی سہولت مہیا کرنے کے لئے ابھی ہمارے پاس مطلوبہ معیار کا انفراسٹرکچر اور بلڈنگ موجود نہیں ہے کیونکہ CCO کی سہولت دستیاب ہونا ضروری ہے جو کہ تحصیل کی سطح پر یہ سب کچھ ممکن نہیں ہے۔ کارڈیک سنٹر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں انجیو گرافی کی سہولت مہیا نہیں کی جا سکتی جبکہ قریب ترین وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں یہ ساری سہولیات موجود ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/177 جناب ساجد احمد خان کی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

لاہور شہر میں پرائیویٹ ہسپتالوں و لیبارٹریوں کی لوٹ مار
عوام کا مافیا کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (--جاری)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! اس تحریک التوائے کار میں بھی پرائیویٹ ہسپتال اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کی بات کی گئی ہے کہ اُن کی proper monitoring نہیں کی جا رہی لہٰذا میں ایوان کو تسلی دینا چاہتی ہوں۔ معزز ایوان کی اطلاع کے لئے واضح کیا جاتا ہے کہ صحت کی سہولت فراہم کرنے والے اداروں بشمول پرائیویٹ ہسپتالوں میں مہیا کی جانے والی صحت کی خدمات / سہولت کے معیار اور دیگر امور سے متعلق شکایات ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ اب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ایکٹ کے مطابق باقاعدہ رجسٹر اور لائسنس دیا جا رہا ہے بلکہ ان کی one to five grading بھی کی جاتی ہے۔ اس میں اب تک عطائیت کے تقریباً 32 ہزار 292 اڈے بند کر چکے ہیں جن میں 3 ہزار 377 اڈے صرف ضلع لاہور میں واقع تھے۔ اب تک ضلع لاہور میں تقریباً 300 چھوٹے بڑے پرائیویٹ ہسپتال پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ساتھ رجسٹرڈ ہو چکے ہیں اور پچھلے چند سالوں میں ہیلتھ کیئر کمیشن کی انسپکشن کی ٹیمیں متعدد بار معائنہ

کر چکی ہوں۔ They are ensuring کہ Minimum Service Delivery Standards ہر جگہ پر maintain ہوں۔ میرے خیال میں ہیلتھ کیئر کمیشن کے ذریعے proper monitoring ہو رہی ہے اور خاص طور پر صحت کارڈ کی وجہ سے ہم زیادہ ensure کر رہے ہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ پرائیویٹ ہسپتالوں کو ہم on panel کر رہے ہیں تاکہ ہر ہسپتال کا معیار اتنا اچھا ہو کہ وہاں پر لوگوں کو اچھی سہولت مل سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار محکمہ Excise, Taxation & Narcotics Control کے متعلقہ ہے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اسے pending کرتے ہیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی عبداللہ وڑائچ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! ڈپٹی سپیکر صاحب جب preside کر رہے تھے۔ انہوں نے راجہ صاحب کی ہی request پر فرمایا تھا۔ کہ منسٹرز regularly حاضری نہیں دے رہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اگر راجہ صاحب بتانا مناسب سمجھیں تو کہ کل کا ڈپٹی سپیکر کا order convey کر دیا گیا تھا؟ تو آج پھر منسٹرز کیوں نہیں آئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! جو بات عبداللہ وڑائچ صاحب نے کی ہے۔ آپ کی وساطت سے میں لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ ایک دن پہلے آپ نے بھی کہا تھا کہ یہ business pending نہیں ہونا چاہیے اور کل ڈپٹی سپیکر صاحب نے بڑے سخت الفاظ کے اندر یہ کہا کہ کل سارے منسٹرز جن کا pending business ہے وہ یہاں حاضر ہوں گے۔ میرا فرض بنتا ہے اور نہ ہی کسی کا شکریہ ادا کرنا بنتا ہے۔ لیکن میں Health Minister صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو Chair کی ruling تھی۔ اس spirit کے ساتھ آج Health Minister اور Higher Education Minister یہاں موجود ہیں۔ اب ذرا سن لیں Housing کے Minister موجود نہیں ہیں۔ چونکہ ان کا business گزر گیا۔ یہاں جو business پیش کیا گیا ان کے متعلقہ منسٹر آج

بھی موجود نہیں ہیں۔ یہاں پر School Education کے منسٹر مراد راس صاحب نہیں ہیں، یہاں پر Environment کے منسٹر نہیں ہیں, Colonies کے منسٹر نہیں ہیں , Excise and Taxation, کے منسٹر بھی نہیں ہیں اور میرے خیال سے محکمہ اوقاف کے منسٹر بھی موجود نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ابھی اور بھی business رہتا ہے لہٰذا اور بھی منسٹرز کے نام Add ہو جائیں گے۔ یعنی دو منسٹرز کے علاوہ یہاں پر کسی نے اس Chair کی ruling کے اوپر توجہ نہیں دی ہے۔ میرا آخری مطالبہ یہ ہے کہ یہ سارے منسٹرز جو طاقت حاصل کرتے ہیں اور جن کو ہم vote کرتے اور اکثریت کی بنیاد کے اوپر Chief Executive یعنی قائد ایوان منتخب کرتے ہیں۔ اگر قائد ایوان کے کھلاڑی کھیلنا نہ چاہتے ہوں تو میرا مطالبہ ہے جمعہ والے دن قائد ایوان یہاں تشریف لائیں۔ چونکہ ان کے کھلاڑی اب یہاں کھیلنے کے لئے تیار نہیں ہیں دو چار کو چھوڑ کر تو قائد ایوان یہاں آ کر اس business کا جواب دیں۔ جب وہ یہاں کھڑے ہوں گے تو مجھے پورا یقین ہے کہ منسٹرز بھی حاضر ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محکمہ اوقاف کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ محکمہ سپورٹس کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 427/20 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے move ہو چکی ہے متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں۔ جی، ملک محمد انور!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب چیئرمین! اس کا میں نے جواب دے دیا تھا۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 427/20 dispose of ہو گئی تھی۔

جناب چیئرمین: جی یہ تحریک التوائے کار نمبر 427/20 کو disposed of کیا جاتا ہے۔۔۔ محکمہ جنگلات کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ محکمہ مواصلات کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ Labor & Human Recourse کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ Archives and Libraries کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار pending کرتے ہیں۔ Wildlife and Fisheries کے

منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ Industries and Commerce کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ Schools Education کے منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا ان سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

بحث

زراعت پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر agriculture پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ارکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: عظمیٰ کاردار صاحبہ منسٹر صاحب بات کرلیں پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرلینا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** شکریہ، جناب چیئرمین! میں آج زراعت پر بحث کا آغاز کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کی وجہ سے پچھلے سال ہم نے چار فصلوں میں ریکارڈ پیداوار حاصل کی۔ گندم کی 20.9 ملین میٹرک ٹن پیداوار حاصل کی جو کہ ایک ریکارڈ پیداوار تھی جبکہ پنجاب میں اس سے پہلے 17-2016 میں زیادہ سے زیادہ گندم 20.4 ملین میٹرک ٹن پیدا ہوئی تھی۔ چاول کی فصل کی بھی ہم نے ریکارڈ پیداوار حاصل کی جو کہ 5.3 ملین میٹرک ٹن تھی اور پہلے کبھی اتنی پیداوار حاصل نہیں کی جا سکی تھی۔ شوگر کین کی ہم نے 57 ملین میٹرک ٹن پیداوار پچھلے سال حاصل کی اور یہ ریکارڈ پیداوار تھی جبکہ maize کی بھی سات ملین میٹرک ٹن پیداوار تھی یعنی ان چار فصلوں کی ایک ریکارڈ پیداوار ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ آئل سیڈز میں بھی پہلے سے کافی بہتر پیداوار حاصل کی۔ فصلوں کی پیداوار میں جو بہتری آئی ہے اس کی بنیادی وجہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی پالیسی بھی ہے کہ حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ان کے نتیجے میں کاشتکار فصلوں کی بہتر پیداوار حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

جناب چیئرمین! اگر میں اقدامات کا ذکر کروں تو جب سے یہ حکومت آئی ہے تو farm water management میں بہت بہتری لائی گئی ہے اور ہم نے پچھلے تین سالوں میں 3500 کھالے سالانہ کی بنیادوں پر پختہ کئے جبکہ پہلے کبھی اتنی بڑی تعداد میں کھالے پختہ نہیں کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ high efficiency irrigation systems کی installation میں بھی ہم بہت بہتری لائے اور کافی زیادہ area cover کیا۔ ماضی میں 2013 سے 2018 تک اگر ہم سالانہ اوسط نکالیں تو وہ پانچ ہزار ایکڑ پر high efficiency irrigation systems نصب کئے جاتے تھے جبکہ پچھلے تین سالوں میں سالانہ کی بنیاد پر 14 ہزار ایکڑ پر high efficiency irrigation systems نصب کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! Fertilizer اور دیگر inputs پر کاشتکاروں کو سبسڈی دی گئی جس کی وجہ سے کاشتکاروں نے فصلوں کی بہتر پیداوار حاصل کی۔ میں یہاں پر یہ گزارش کروں گا کہ 2013 سے 2018 تک کل 8۔ ارب روپے کی سبسڈی کاشتکاروں کو دی گئی جبکہ 2018 سے 2021 تک موجودہ حکومت 12 ارب روپے سبسڈی کی مد میں کاشتکاروں کو دے چکی ہے بلکہ اس مالی سال کے آخر تک سبسڈی کی رقم 16 ارب روپے تک ہو جائے گی جس سے کاشتکار مستفید ہوں گے۔

جناب چیئرمین! کاشتکاروں کو "کراپ انشورنس" کی سہولت دی گئی اور خاص طور پر چھوٹے کاشتکاروں کو یہ سہولت دی گئی۔ ہم نے اپنے اس دور میں 8۔ لاکھ 82 ہزار کاشتکاروں کی کراپ انشورنس کرائی جس کا پریمیئم حکومت پنجاب نے ادا کیا جس کی further detail بھی میرے پاس ہے اور جہاں پر calamity hit ہوئے اور جہاں پر claims آئے وہ بھی حکومت نے pay کئے جبکہ پچھلے تین سال کے عرصے میں 49.88 ملین کے claims farmers کو ادا کر چکی ہے۔

جناب چیئرمین! ایگریکلچر ریسرچ ترقی کی ایک بنیاد ہوتی ہے جس کے ذریعے modern ریسرچ کر کے زراعت میں بہتری لاتے ہیں تو ایگریکلچر ریسرچ کے بجٹ میں موجودہ حکومت نے خاطر خواہ اضافہ کیا۔ میں یہاں پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ 2013 سے 2018 تک ایگریکلچر ریسرچ پر چار ارب روپے خرچ کئے گئے تھے جبکہ 2018 سے 2021 تک ایگریکلچر ریسرچ پر 11 ۔ارب روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ میں یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ ایگریکلچر کے non-development بجٹ میں بتدریج اضافہ کیا گیا اور موجودہ مالی سال میں ایگریکلچر کا non-development بجٹ 31۔ارب روپے کیا گیا جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایگریکلچر کا non-development بجٹ ریسرچ اور دیگر innovative چیزوں پر خرچ ہو گا جس سے یقیناً ایگریکلچر میں بہت زیادہ بہتری آئے گی۔

جناب چیئرمین! حکومت نے جو نئے کام شروع کئے ان میں کسانوں کو سبسڈی دی جاتی تھی جس کے مختلف طریقے تھے اور شروع میں سبسڈی کا طریق کار ہوتا تھا کہ at source Government subsidy wide کر دیتی تھی لیکن اس کی uniform distribution میں problem آتے تھے پھر اس کے بعد bags میں "کوپن" ڈالنے طریق کار adopt کیا گیا جس کے ذریعے کئی قباحتیں آتی تھیں لہٰذا ان ساری قباحتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا کہ کسانوں کو "کسان کارڈ" دیا جائے۔ کسان کارڈ کا بنیادی فائدہ یہ ہو گا کہ digital transaction ہو گی جس میں لوگوں کا directly interaction نہیں ہو گا اور اس سے کرپشن کے chance کو zero کر دیا جائے گا۔ پنجاب میں اب تک 6 لاکھ 60 ہزار کاشتکاروں میں کسان کارڈ تقسیم کئے جا چکے ہیں اور مزید کاشتکاروں کو بھی کسان کارڈ دیئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کسان کارڈ activate ہو کر functional ہوئے ہیں تو آج ہمیں digitally یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے پاس جو digital data ہے اس کے مطابق 5.8 ملین hits ہو چکی ہیں میرا مطلب یہ ہے کہ 5.8 دفعہ مختلف کاشتکار اپنے کسان کارڈ کو استعمال کر چکے ہیں جس سے وہ 2.2 ارب روپے کی سبسڈی حاصل کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! حکومت نے ایک نیا طریق کار adopt کیا ہے، ایگریکلچر ایکسٹینشن ایک ایسا tool ہوتا ہے جس کے ذریعے کاشت کاروں کو modern technology کے بارے میں زیادہ سے زیادہ نئی ترغیب دی جاتی ہے اور انہیں اس حوالے سے educate کیا جاتا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ ہم extension کے ذریعے ہمیشہ کاشتکاروں کو promote کرتے ہیں اور کاشتکاروں کے لئے بہتری لاتے ہیں۔ ہم extension میں آئی سی ٹی سسٹم یعنی Implementation Communication Technique شروع کر رہے ہیں جس سے کاشتکاروں کو جدید techniques سے فوری طور پر آگاہ کیا جائے گا اور انہیں digitally aware کیا جائے گا۔ جہاں گورنمنٹ کے extension workers کام کر رہے ہیں اب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے بھی extension workers کو hire کیا جائے اس طرح پرائیویٹ کمپنیاں بھی extension work میں شامل ہوں گی۔ گورنمنٹ نے پچھلے تین سالوں میں فارم مشینری پر خاص توجہ دی ہے کیونکہ آج زمانہ precision farming کا ہے اور ہم جدید ٹیکنالوجی سے ہی اپنی کاشتکاری بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ چونکہ precision technology کی مشینیں کافی مہنگی ہیں اس لئے ان مشینوں کو کاشتکاروں کے لئے affordable بنانے کے لئے گورنمنٹ کچھ مشینوں پر 50 فیصد اور کچھ پر 60 فیصد سبسڈی دے رہی ہے تاکہ کاشتکار subsidized rate پر وہ مشینیں خرید سکیں اور بہتر کاشتکاری کر سکیں۔ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا کہ ہم نے چاول میں ریکارڈ پیداوار حاصل کی ہے تو گورنمنٹ نے Kubota کی بہت ہی اچھی قسم کی sowing اور harvesting کی مشینیں اسی سکیم کے تحت کاشتکاروں کو دی ہیں۔ جب سے rice کی mechanical sowing شروع ہوئی ہے اس سے yield میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور یہ اضافہ ہماری overall پیداوار میں reflect کر رہا ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ Punjab Agriculture Research Board ایک redundant ادارہ بنا ہوا تھا ہم نے اس بورڈ کو functional کیا، نئے چیف ایگزیکٹو کی تعیناتی کی اور بورڈ کے ممبران کو مکمل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ بورڈ 550 ملین کے

different research projects پر کام کر رہا ہے۔ کاٹن کے revival پر کام کرنے کی وجہ سے اس سال اللہ کی مہربانی سے اوسط پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ کاشتکار کاٹن کاشت کرنے سے مکمل مایوس ہو چکا تھا پچھلے دس سالوں سے کاٹن کی پیداوار بتدریج کم ہوتی چلی جا رہی تھی اور اس سال کسانوں نے بہت کم کاٹن کاشت کی تھی۔ جو کاشت ہوئی اس پر محکمہ زراعت نے خاص توجہ دی اور اس کو protect کرنے کے لئے IPM سسٹم کو introduce کرایا۔ اس کے ساتھ ساتھ whitefly جو severe pest ہے اس کے against جو effective pesticides تھیں ان پر بھی subsidy دی ہے جس کے نتیجے میں اس سال کاٹن کی فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کاٹن ایک ایسی crop ہے جس کا نہ صرف value chain بہت بڑا ہے بلکہ اس میں value addition بھی کئی گنا ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ملک پاکستان کی 65 فیصد ایکسپورٹ cotton made up سے ہوتی ہے اس لئے ہم اس کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم نے اس سال کاشتکاروں کو incentive دینے کے لئے کاٹن کی minimum support price introduce کرائی جس سے کاٹن کی فی من support price 5000 روپے رکھی گئی۔ اس کی وجہ سے اس سال جن کاشتکاروں نے کاٹن کاشت کی ان کو خاطر خواہ منافع ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اس سال کاٹن کی 19 varieties approve کی ہیں ان میں سے 15 ایسی ہیں جن کو گورنمنٹ سیکٹر کے ریسرچ اداروں نے اور 4 varieties کو پرائیویٹ سیکٹر نے بنائی ہیں۔ ہم نے اس سال ان varieties کو approve کیا ہے اور Punjab Seed Council نے ان کو رجسٹرڈ کیا ہے۔ میں یہاں پر ایک اور بات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں breeders نے بہتر کام نہیں کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ breeders جلدی جلدی نئی نئی varieties بنا کر ان کے بیج فروخت کر کے پیسا کمانے کے چکر میں پڑ گئے تھے۔ ہم نے ان کو protect کرنے کے لئے اور breeders کی محنت کو protect کرنے کے لئے breeders right کو enforce کروایا ہے تاکہ breeder جو variety بنائے اسے اس variety کی royalty مل سکے نیز اس کا interest قائم رہ سکے اور وہ صحیح scientific research کرے۔ پہلے ایک ورائٹی کی کئی کئی ناموں سے رجسٹریشن ہو جاتی تھی ہم نے اس کو بند کرنے کے لئے یہ لازمی قرار دے دیا ہے کہ کوئی بھی ورائٹی Seed Council میں اس وقت تک رجسٹرڈ نہیں ہو گی جب تک اس کا

DNA اور finger print نہیں ہو گا تا کہ ہر ورائٹی کی purity کو ensure کیا جا سکے۔ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر seed traceability کا نظام بھی رائج کرایا ہے تا کہ کوئی بھی کاشتکار جو بھی seed لے اور جتنی مقدار میں لے اس کے پاس اس کا کوڈ ہو تا کہ وہ سیڈ کی traceability کر سکے، یہ جان سکے کہ سیڈ کتنا pure ہے، اس کو کس مقام پر بنایا گیا ہے اور اس میں کتنی germination کی صلاحیت ہے۔

جناب چیئرمین! یہ میری چند معروضات تھیں جو میں نے آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں پیش کی ہیں۔ میں یہاں پر ایک خاص issue بھی discuss کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں پہلے بھی ایک قرارداد move ہوئی تھی۔ وہ ہے fertilizer کہ اس کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں جس کی وجہ سے بہت issue آرہا ہے اور کہیں پر اس کی سپلائی کا بھی issue ہے۔ میں آپ کی وساطت سے fertilizer کے بارے میں بھی تھوڑی گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ میں سب سے پہلے DAP کے بارے میں بات کروں گا اور پھر یوریا کے بارے میں بات کروں گا۔ DAP کی کھاد زیادہ تر import ہوتی ہے اور قلیل مقدار میں پاکستان میں بنائی جاتی ہے۔ یہ ہماری زراعت کا ایک important component ہے لیکن پچھلے کچھ انٹرنیشنل حالات ایسے ہوئے، یہاں میں واضح کروں کہ دنیا میں جو ڈی اے پی مارکیٹ کی جاتی ہے تو اس کا 3/1 حصہ ہمیشہ روایتی طور پر چائنا مارکیٹ کرتا ہے۔ جب پاکستان بھی روایتی طور پر ڈی اے پی import کرتا تھا تو 70 ضروریات چائنا سے import کرتا تھا باقی 30 فیصد سعودی عرب، Morocco اور Australia سے import کرتا تھا۔ ہوا یہ کہ جو چائنا 3/1 حصہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں ڈی اے پی سپلائی کرتا تھا تو اس نے پچھلے سال جولائی میں اپنی export روک دی اور ایک سال کے لئے export پر پابندی لگا دی جس کی وجہ سے انٹرنیشنل مارکیٹ میں سپلائی میں ایک بہت بڑی کمی آئی ہے جس کے نتیجے میں انٹرنیشنل مارکیٹ میں prices increase ہونا شروع ہو گئی۔ میں یہاں پر یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ڈی اے پی کی چائنا سے export بند ہونے سے پہلے 350 ڈالر پر میٹرک ٹن مارکیٹ میں اس کی قیمت ہوتی تھی جیسے ہی چائنا سے export بند ہوئی تو اس کی قیمت بڑھنا شروع ہو گئی اور یہ بتدریج بڑھتی چلی گئی۔ اب last ship جو پاکستان میں import ہوا ہے وہ 919 ڈالر پر میٹرک ٹن کی price پر import ہوا ہے جبکہ اس وقت price اس سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔

recently بنگلہ دیش نے جو ڈی اے پی خریدی ہے وہ ایک ہزار ڈالر پر میٹرک ٹن کی قیمت پر خرید کی ہے جس کی وجہ سے ڈی اے پی کی قیمتوں میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اس وقت سپلائی کا issue نہیں آرہا لیکن قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں پر یوریا کھاد کی بات بھی کرنا چاہوں گا کہ ہمیں یوریا کھاد کی سپلائی میں problem آئی۔ یوریا کھاد کے دو پلانٹس Agritech اور Fatima Fertilizer 27 جون سے لے کر 17 ستمبر تک بند رہے۔ ان دو پلانٹس کے بند ہونے کی وجہ سے یوریا کھاد کی supply chain disturb ہوئی۔ جب ربیع اور خریف کا سیزن شروع ہوتا ہے تو ہم اس وقت stock-taking کرتے ہیں اور جب ہم اس stock کا opening balance دیکھتے ہیں تو پچھلے سال جب ربیع سیزن کا آغاز ہوا تھا تو اس وقت ہمارا opening balance 4 لاکھ 73 ہزار میٹرک ٹن تھا جبکہ اس سال ربیع سیزن اکتوبر میں شروع ہوا تو ہمارا opening balance 1 لاکھ 16 ہزار میٹرک ٹن تھا جس کی وجہ سے یوریا کھاد کی سپلائی میں کافی کمی واقع ہوئی جو اس وقت کاشتکار کے لئے پریشانی کا باعث بھی بن رہا ہے لیکن ہم نے اس سپلائی کو ensure کرنے کے لئے مختلف measures لئے ہیں۔ اگر جہاں کہیں ہمیں stock کی information ملی ہے تو ہم نے وہ بھی confiscate کیا، کہیں اگر ہمیں زیادہ قیمت کی complaint آئی ہے تو اس پر ہم نے جرمانے بھی کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے ایک سسٹم کے تحت پورٹل بنایا ہے جس سے جتنی بھی یوریا کھاد کی سپلائی آتی ہے اس کو ہم مانیٹر کرتے ہیں جہاں جہاں جس جگہ بھی جاتی ہے اس کو مانیٹر کر کے اس کی sale supervise کرا رہے ہیں تاکہ farmers کو کھاد مل سکے اور ان کی پریشانی دور ہو سکے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ discussion کے لئے ہاؤس اوپن کرتا ہوں اور جو فاضل ممبران کی آراء ہوں گی یا ان کے سوالات ہوں گے تو میں wind up کرتے ہوئے ان کا جواب دوں گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، چودھری محمد اقبال صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اہم موضوع پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ جب میرے محترم بھائی وزیر زراعت صوبہ پنجاب کی بڑی rosy picture پیش کر رہے تھے تو میں سمجھا تھا کہ شاید ہم کسی اور صوبے میں رہتے ہیں اور وہ کسی اور صوبے کی بات

کر رہے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ جو صوبہ کے ساتھ اس وقت ہوا ہے، میں ان کی آخری بات سے بات شروع کرتا ہوں کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں جو کھاد کا بحران آیا ہے ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ میں ان سے بڑی مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ جس طرح انہوں نے حالات بتائے ہیں کہ دو پلانٹس بند ہوگئے اور import ٹھیک نہیں ہو سکی تو اس سب کا ازالہ کس نے کرنا تھا؟اس کو visualize کیوں نہیں کیا گیا کہ sowing season سر پر ہے اور sowing season کی timing ہوتی ہے اس کے بعد ڈی اے پی کھاد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر ڈی اے پی کھاد اس وقت پر نہ ڈالی جائے تو فصل کی پیداوار بہت کم ہو جاتی ہے۔ یہاں پر ہوا کیا ہے؟ میں باقاعدہ آپ کو اس کی تاریخیں پڑھ کر سناؤں گا کہ کس کس تاریخ پر ہمارے ساتھ کیا ہو تا رہا ہے؟ڈی اے پی کھاد کی قیمت فی 50 کلوگرام جولائی 2021 میں 6000 تک تھی جبکہ ستمبر 2021 میں 6570 روپے ہوگئی، اکتوبر 2021 میں اس کی قیمت 6800 سے 6900 تک ہوگئی، 26 اکتوبر 2021 کو 7500 روپے ہوگئی، نومبر کے مہینے میں 7875 روپے ہوگئی اور 15 نومبر سے اس کی قیمت 8200 سے 8700 تک چلی گئی۔ یہ چیزیں پہلے visualize نہیں کی گئیں کہ کھاد کا بحران آنے والا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جوں جوں sowing season آتا گیا اس کی قیمتیں بتدریج بڑھتی گئیں بلکہ روزبروز بڑھتی گئیں پھر یہ ناپائید بھی رہی اور لوگوں کو ملی نہیں۔ یہاں سارے کاشتکار بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کیا حالت رہی اور کتنے زمینداروں نے ڈی اے پی کھاد ڈالی ہے اور کتنے زمینداروں نے نہیں ڈالی تو اس سے پیداوار میں کمی آئے گی۔ میں ایک food security item گندم کی بات کر رہا ہوں اور گندم وہ فصل ہے جن ممالک کے اندر soil صحیح نہیں ہے تو اپنا soil باہر سے مٹی لا کر بنانا پڑے تو وہ بنا کر اپنی پیداوار خود پیدا کرتے ہیں جتنی ان کو ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارا تو بہترین زرعی نظام ہے، بہترین نہری نظام ہے، بہترین ہماری زمین ہے اور ہمارا کاشتکار بھی محنتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ سارے مسائل ہم سے حل نہیں ہو سکے؟ ہمارے ساتھ ہمسایہ ملک ہے اور اس کی تعریف کرنا ہمارا دل نہیں چاہتا تو وہاں جا کر پتا کریں کہ کیا صورتحال ہے؟ انڈیا کے اندر doorstep facilities زمیندار کو دی جاتی ہیں۔ یونین کونسل کو focus کیا جاتا ہے۔ وہاں پر کھاد، بیج اور pesticides ہر چیز ان کو کنٹرول ریٹ پر provide کی جاتی ہے۔ وہاں اب بھی پتا کر لیں کہ کھاد کا کیا ریٹ ہے، کھاد وہ بھی import کرتے ہیں ہم بھی import کرتے ہیں۔ یہ مسائل آخر کس نے

حل کرنے ہیں؟ جب بھی وزیراعظم صاحب بات کرتے ہیں، بڑے ادب سے ان کی بات کروں گا اور وہ فرماتے ہیں کہ پاکستان کے اندر مافیا ہے جو black marketing کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مافیا کو ہاتھ ڈالنا ہے تو کس نے ڈالنا ہے؟ حکومت وقت نے ڈالنا ہے اور وزیراعظم نے ڈالنا ہے۔ ان کو نتھ ڈالنی ہے تو کس نے ڈالنی ہے؟ تو یہ ساری چیزیں lack of governance کی ہیں اس طرح سے معاملات نہیں چلتے ہیں۔ agriculture وہ subject ہے جب تک پاکستان کے اندر agriculture کو promote نہیں کیا جائے گا، اس کو ٹھیک نہیں کیا جائے گا تو اس وقت تک اس ملک کے حالات ایسے ہی رہیں گے۔ ہم IMF کے محتاج رہیں گے، ہم باہر سے چیزیں مانگتے رہیں گے۔ میرے بھائی نے بڑی rosy picture پیش کی ہے کہ فصلوں کی پیداوار بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اگر پیداوار بڑھ گئی ہے تو چینی کیوں import ہو رہی ہے؟ گندم کیوں import ہو رہی ہے؟ دم کیوں import ہو رہی ہے، oilseeds کیوں import ہو رہا ہے پھر یہ ساری چیزیں کیوں ہو رہی ہیں۔ میری بڑی دردمندانہ اپیل ہے کہ کاشتکار کو promote کریں، کاشتکار کی حالت بہتر کریں یہ جو گندم کی فصل ہے اس کو نفع آور بنائیں، کاشتکاروں کو اس میں سے بچت ہو اگر اُس کی cost of production بھی پوری نہ ہو تو وہ گندم کی فصل کو چھوڑ کر کسی اور فصل کی پیداوار کی طرف چلا جائے گا پچھلے ادوار میں ایسے ہوتا رہا ہے کہ جب بھی گندم کے ریٹ ٹھیک نہیں تھے تو لوگ چارہ یا دوسری فصلوں کی پیداوار کی طرف جاتے رہے ہیں۔ میں جو اچھا کام کر گیا ہے اُس کی ضرور بات کروں گا کہ محترم یوسف رضا گیلانی وزیراعظم تھے انہوں نے گندم کا ریٹ پہلی دفعہ کافی تعداد میں بڑھایا اُس سے یہ ہوا تھا کہ پیداوار اتنی ہو گئی تھی کہ ہمیں export کے avenues ڈھونڈنے پڑے تھے کہ پاکستان سے اگر گندم export ہو سکے تو کن کن ممالک میں ہو سکتی ہے تو غذائیت کے اعتبار سے ہماری گندم ساری دُنیا میں بہترین گندم ہے تو پاکستان نے export کے avenues ڈھونڈنے شروع کر دیئے تھے آج کل کیا ہو گیا ہے کہ ہم import کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری دردمندانہ اپیل ہے کہ زراعت کو priority نہیں دی جا رہی جو دی جانی چاہئے میں اور بھی تھوڑی سی چیزیں آپ کو بتانا چاہوں گا نومبر کے مہینے میں sowing season peak پر ہوتا ہے اُس وقت stocks بھی کم تھے ذخیرہ اندوزی اور black-marketing بھی ہوتی رہی اور یوریا کھاد کی محترم وزیر صاحب نے بات کی ہے میں حیران ہوں کہ

جب پہلا پانی گندم کو لگتا ہے اُس وقت کھاد بہت ضروری ہوتی ہے اگر اُس وقت یوریا کھاد نہ ڈالی جائے تو پیداوار بہت کم ہو جاتی ہے اُس وقت جو زمینداروں کے ساتھ ہوا ہے میں وہ بھی آپ کو بتاتا ہوں یوریا کھاد بنانے والی کمپنیوں نے سپلائی کم کر دی اور قیمت جو 1700 تھی یہ مارکیٹ میں 2400 اور 2500 تک پہنچ گئی اور لاکھوں بیگ smuggle ہو گئے میں اُن ممالک کا نام نہیں لوں گا کہ کہاں کہاں smuggle ہوئے ہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی تو کسی نے اُن کو روکا نہیں ہے یہ lack of governance نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جناب چیئرمین! کھاد کی کمپنیوں نے اور بڑے بڑے traders نے کھاد ڈیلروں کو دینے کی بجائے باہر smuggle کرنی شروع کر دی تو اس میں قلت پیدا ہوئی اور یوریا کھاد black میں 2500 روپے تک پہنچ گئی، Agritech اور Fatima Group دونوں کا منسٹر صاحب نے خود ہی ذکر کر دیا کہ دونوں plants بند ہو گئے تھے تو یہی ہونا تھا جو ہمارے ساتھ ہوا ہے۔ کیا یہ fair ہے کہ پاکستان کے اندر صوبہ پنجاب جو ایک food basket سمجھی جاتی تھی اور Indo-Pakistan میں سونے کی چڑیا جس کو کہتے ہیں یہ پنجاب ہے اُس کا بیشتر حصہ ہمارے پاس ہے انڈیا کے پاس پنجاب کم ہے جو پیداوار دینے والا ہے۔ اُس کے ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے یہ کیوں ہو رہا ہے، اس کا حل کس نے کرنا ہے حکومت نے نہیں کرنا تو کس نے کرنا ہے؟ اس کے بعد Agritech, Fatima Group اور Engro Fertilizer نے یوریا کھاد کی booking کو دوسری کھادوں کے ساتھ منسلک کر دیا کہ یہ کھاد آپ لیں گے تو پھر ہم آپ کو یوریا کھاد دیں گے، یہ کاشتکار کے ساتھ کہاں کا انصاف ہے؟ اُس کو پانی کے وقت یوریا کھاد چاہئے اُس کو دوسری کھادوں کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے پھر ڈیلروں نے مکمل سپلائی روک دی اور لوگ روتے پھرے اور black میں کھاد لیتے رہے۔ ایف ایف سی کمپنی نے delivery time ایک ماہ کا کر دیا بتائیں یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جب کاشتکار کو ضرورت کے وقت کھاد نہیں ملے گی تو پیداوار کہاں سے آئے گی اور یوریا کی متبادل کھادیں سی اے این اور این پی اس کی قیمت بھی بڑھا دی گئی ان کی قیمت بھی بہت زیادہ بڑھی اور بے چارے لوگوں نے وہ بھی pay کی کہ چلو کچھ حل تو کیا جا سکے ان حالات میں اگر آپ چاہیں گے کہ ایگریکلچر بڑی ترقی کر گیا ہے تو ہم نے پیداوار بڑی بڑھالی ہے تو میں حیران ہوں کہ کس طرح یہ بات ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! وطن عزیز کا کل رقبہ 79.61 million hectares ہے جس میں سے 22.01 million hectares زیر کاشت رقبہ ہے بد قسمتی سے ہر سال تقریباً 7.5 billion dollars کے food items ہمیں import کرنے پڑتے ہیں، 2.3 billion dollars کا خوردنی تیل import کرنا پڑتا ہے میں نے یہ بات پہلے بھی کی تھی آپ اُس کے گواہ ہیں۔ 3.6 million ton گندم اور شوگر بھی درآمد کرنی پڑی ہے جو کہ ہمارے لئے بڑی شرمندگی کا باعث ہے اس قسم کے حالات میں کاشتکار پِسا ہوا ہے۔ آئی ایم ایف سے جان چھڑانے اور پاکستان کو ترقی دینے کا ایک ہی حل ہے اور صوبہ پنجاب کو پھر food basket بنانے کا کہ ہم اپنی فی ایکڑ پیداوار بڑھائیں اس میں بہت سے steps بڑے آرام سے لئے جاسکتے ہیں مثال کے طور پر laser leveling کو mandatory کر دیا جائے، ہر کاشتکار کو laser land leveling حکومت کروادے اور ہر مالیہ کے ساتھ وہ بڑی آسانی سے pay کر دے گا اُس کے اوپر کوئی بوجھ بھی نہیں ہو گا تو اُس laser land leveling سے پانی کا خرچ بھی کم ہو جائے گا اور پیداوار بھی بڑھے گی اس قسم کے چھوٹے چھوٹے steps ہیں اور زیادہ سے زیادہ cold storages بنائے جائیں اور آسان شرائط پر اُن کو بنا کر سبزیوں، پھلوں کی shelf life بڑھائی جائے تاکہ وہ چیزیں بھی export ہو سکیں، ہمارے ملک کے اندر بہت سارے export items پیدا ہوتے ہیں ان کی shelf life بہت کم ہوتی ہے تو وہ سارے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں کوئی انقلابی زرعی capacity building program بنایا جائے جو کہ نہیں بنایا جا رہا جس سے کاشت میں بہتری آئے اور پیداوار میں اضافہ ہو اور کاشتکار کو جدید رجحانات سے آگاہ کرنے کے لئے بھی کوئی بہت اعلیٰ پروگرام پنجاب کے اندر نہیں چل رہا جو کہ ہونا چاہئے کہ آج کل موسمی حالات اور باقی ساری چیزوں کا اُسے بروقت پتا چلے کہ آگے موسمی حالات کیا آنے والے ہیں، اُس کا تدارک کس طرح سے کرنا ہے اُس کا بھی کوئی حل ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین! زرعی اجناس کے بیجوں کی بڑی سخت ضرورت ہے جس کو کم پانی، کم کھاد اور کم کیڑے مار ادویات کی ضرورت ہو وہ فصلوں کے بیج ہونے چاہئے تاکہ پیداوار بڑھ سکے۔ ہماری سیڈ کارپوریشن بڑا اچھا کام کر رہی ہے جو اچھا کام کر رہے ہیں میں اُن کی تعریف کروں گا لیکن اُس کی capacity دیکھیں پورے کاشتکاروں کو وہ بیج فراہم نہیں کر سکتی اور بیج بنیادی چیز ہے نرسری سے فصل اچھی ہوتی ہے اگر نرسری ٹھیک ہے تو فصل اچھی ہو گی اگر کاشتکار بیج صحیح نہیں ڈالے گا اُس کی

پیداوار بہت کم ہو گی وہ جتنی مرضی کھادیں ڈال دے۔ابھی میرے بھائی نے بات کی ہے کہ جو مشینوں سے مونجی لگاتے ہیں میں اُن کو عرض کروں گا کہ میں خود مونجی کا کاشتکار ہوں اور مونجی کا ہم سے زیادہ کسی کو نہیں پتہ تو مونجی کے لئے وہ اتنی کامیاب مشینیں نہیں ہوئیں ہیں میری منسٹر صاحب سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے اُس کو کامیاب کروانے کے لئے پورا حل کریں اور technically جو اُس میں نقائص ہیں اُن کو دور کروائیں تاکہ پیداوار بڑھ سکے اُس کے بعد پیداوار بڑھانے کا سب سے کامیاب نسخہ ہے وہ financial assistance ہے اور financial assistance کاشتکار کو دی جائے تاکہ بروقت اُس کے پاس پیسے ہوں، بروقت وہ کھاد ڈال سکے ،بروقت وہ pesticides ڈال سکیں اور بروقت وہ ہر قسم کی بیماریوں کا تدارک کر سکے اپنی فصل کو محفوظ کر سکے۔میں اس کے لئے آپ کو تھوڑی سی مثال دوں گا بلا سود بنکاری ہمارے ملک کے اندر ہو رہی ہے اخوت ایک تنظیم ہے وہ بلا سود قرضے دے رہے ہیں اور اس کے اوپر پورے پاکستان میں اتنا زیادہ کام ہو رہا ہے کہ بہت سے غریب گھرانوں کو انہوں نے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا ہے کیا کاشتکاروں کے ساتھ کوئی ایسا پروگرام نہیں بن سکتا، کوئی ایسی تنظیم نہیں بن سکتی جو اُن کو بلا سود قرضے دے اور اُن کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دے؟ایسی ساری چیزیں کرنے والی ہیں اگر وہ نہ کی جائیں تو ایگری کلچر کس طرح سے promote ہو گا۔

جناب چیئرمین!آپ دیکھیں میری بھائی نے ابھی کھالوں کی بات کی ہے تو جو کھالے پرانے زمانے میں بنے ہوئے تھے میں نے پچھلے دنوں پتہ کروایا تھا کہ اُن کی کوئی repair کا سسٹم بھی ہے؟جس طرح سے حکومت نے نئے کھالے بنانے کے لئے percentage مقرر کی ہوئی ہے کہ کاشتکار اتنے پیسے دے گا حکومت اتنے پیسے دے گی، اس طرح اُن کی کھالوں کی مرمت کے لئے بھی percentage مقرر کر لی جائے کم از کم کھالوں کی مرمت ہی ہو جائے اور کاشتکاروں کے کھیتوں تک پانی صحیح پہنچ سکے۔ابھی کل بھل صفائی کے اوپر بات ہو رہی تھی ٹیلوں کے اوپر پانی نہیں پہنچتا کاشتکاروں کے لئے یہی ایک سستی سہولت ہے کہ کاشتکاروں کو نہری پانی مل جاتا ہے اگر نہری کی سپلائی ٹیلوں تک پہنچانے کے لئے کوئی تدارک کیا جائے، پوری کوشش کی جائے، پوری ہمت کی جائے تو جو ٹیلوں کے کاشتکار ہیں وہ بھی خوشحال ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! کاشتکار کے اس وقت حالات یہ ہیں کہ اگر کوئی بڑا وکیل ہے، کوئی بڑا جج ہے، کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی انجینئر ہے اُس کی خواہش ہوتی ہے کہ میرا ایک بیٹا ڈاکٹر انجینئر بن جائے یا وکیل بن جائے کوئی کاشتکار بھی ایسا ہے کہ وہ کہے کہ میرا بیٹا بھی کاشتکار بن جائے وہ چاہتا ہے نائب قاصد ہوجائے ،کچھ ہو جائے اس پیشہ سے نکل جائے ، یہ کاشتکار کی discouragement ہے جب تک آپ کاشتکار کو boost-up نہیں کریں گے وہ اس پیشہ میں نہیں رہنا چاہے گا تو جہاں جس فوج نے جنگ لڑنی ہو وہی demoralized ہو جنگ کرہی نہ رہی ہو تو جنگ کیسے جیتی جاسکتی ہے؟ پیداوار بڑھانے کے لئے تندہی سے حکومت اگر ایک سال پوری dedication کے ساتھ ایگری کلچر پر لگادے تو اس ملک کی تقدیر بدل سکتی ہے جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی، محترمہ! عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ ہمارے معزز اپوزیشن ممبر نے کہا کہ ہمارے ایگریکلچر منسٹر کی speech سے لگتا تھا کہ وہ اس صوبے کی بات نہیں کر رہے جس میں ہم رہتے ہیں بلکہ کسی اور صوبے کی بات کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ واقعی یہ وہ پرانا صوبہ پنجاب نہیں جو کہ آپ چھوڑ کر گئے تھے جہاں پر agriculture growth zero percent تھی یہ وہ نئے پاکستان کا صوبہ ہے جہاں پر اب اڑھائی فیصد agriculture growth ہے۔ ہمارے معزز ممبر نے یہ بھی کہا کہ آپ IMF سے جان چھڑانے کی کوشش کریں، یہ کریں اور وہ کریں ارے ہمیں تو صرف تین سال ملے ہیں آپ کو تو 35 سال ملے تھے آپ نے کیوں IMF سے جان نہیں چھڑائی کیوں ہمارے گلے کا ہار ڈال کر آپ آگے نکل گئے ہیں۔ اب ظاہر ہے ہمیں IMF سے جان چھڑانے میں تھوڑا وقت تو لگے گا ۔ میں ایک تو مبارکباد دینا چاہتی ہوں کیونکہ اتنے bumper crop ہوئیں جس میں گندم، چاول، گنا اور maize میں ہم نے بہت اچھا perform کیا ہے اور یہ بہت خوش آئند بات ہے کیونکہ agriculture is backbone of our economy اگر ہم agriculture پر پورا زور نہیں دیں گے تو پھر ہماری economy کو boost نہیں مل سکتا ہے۔ Having said that آج National Working Women Day ہے میں آپ کو بہت ہی interesting figure بتانا

چاہوں گی کہ ہماری جو کام کرنے والی خواتین ہیں وہ urban areas میں 24 فیصد ہیں لیکن جو ہمارا agriculture sector ہے اور جو ہمارا rural sector ہے وہاں ہماری 43 فیصد خواتین 12 سے 15 گھنٹے تک روزانہ کام کرتی ہیں اور بہت سی ایسی خواتین ہیں جن کے پاس چھوٹی چھوٹی landholdings ہیں، ان کے پاس چھوٹے چھوٹے پلاٹس ہیں لیکن problem کیا ہوتی ہے کہ وہ بھی farmers ہیں لیکن ان کو equal opportunity نہیں دی جاتی وہ equal opportunity اس طرح سے نہیں ملتی جیسا کہ باقی تمام farmers کو microcredit facility ملتی ہے لیکن ان کو وہ facility نہیں دی جاتی ہے کیونکہ mechanized farming بہت زیادہ ہوگئی ہے تو ان کو ریسرچ اور اپنی agriculture information بہتر کرنے کے لئے ٹریننگ دینی چاہئے اس کے لئے ہمیں کاوش کرنی پڑے گی۔ Vegetable gardening, fruit production, livestock, food processing and food preservation ان تمام چیزوں میں وہ خواتین بہت محنت کرتی ہیں۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ مجھے پوری امید ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! کہ ہمارا جو ایگریکلچر ڈویلپمنٹ کا بجٹ ہوگا اس میں ہم اپنی 50 فیصد آبادی کو بھی اس کا جائز مقام دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب محترمہ عظمیٰ کاردار ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں لہٰذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی کھیل ہاکی کے دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی کھیل ہاکی کے دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قومی کھیل ہاکی کے دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ہاکی کے فروغ کے لئے نوجوان نسل کو تربیت دے کر عالمی سطح پر پاکستان کا نام روشن کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عالمی سطح پر سپورٹس انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے جیسا کہ پاکستان ہاکی جو کہ ہمارا قومی کھیل ہے پاکستان ماضی میں ہاکی کا مرد میدان رہا۔ پاکستان نے پہلا اولمپک گولڈ میڈل جیت کر ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دیا گیا اور انڈیا کی 32 سالہ برتری کا خاتمہ کر کے ہاکی کی دُنیا میں فتوحات کی نئی راہ بنائی جو کہ تاریخ کا سنگ میل ثابت ہوئی لیکن اب پاکستان ہاکی ارباب اختیار کی عدم توجہی سے انحطاط کا شکار ہے۔ ملک میں سپورٹس انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا ہمیں پروفیشنلز کی زیر سرپرستی گلی محلوں میں موجود باصلاحیت کھلاڑیوں کو بھی اس کھیل میں آگے آنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے

اور ان کی بہتر انداز میں تربیت کرنی چاہئے تاکہ مستقبل میں یہ کھلاڑی ملک کا نام روشن کریں جیسا کہ آج نیشنل ہاکی ڈے کے طور پر منایا جارہا ہے، اس کے حوالے سے حکومت ہاکی کے کھیل کی طرف توجہ دے اور ہنگامی بنیادوں پر اقدام اُٹھائے تاکہ ہاکی کے کھیل کو مکمل ڈوبنے سے بچا سکیں اور اس کھیل میں کھویا ہوا مقام واپس حاصل کر سکیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عالمی سطح پر سپورٹس انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے جیسا کہ پاکستان ہاکی جو کہ ہمارا قومی کھیل ہے پاکستان ماضی میں ہاکی کا مرد میدان رہا۔ پاکستان نے پہلا اولمپک گولڈ میڈل جیت کر ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دیا گیا اور انڈیا کی 32 سالہ برتری کا خاتمہ کر کے ہاکی کی دُنیا میں فتوحات کی نئی راہ بنائی جو کہ تاریخ کا سنگ میل ثابت ہوئی لیکن اب پاکستان ہاکی ارباب اختیار کی عدم توجہی سے انحطاط کا شکار ہے۔ ملک میں سپورٹس انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا ہمیں پروفیشنلز کی زیر سرپرستی گلی محلوں میں موجود باصلاحیت کھلاڑیوں کو بھی اس کھیل میں آگے آنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے اور ان کی بہتر انداز میں تربیت کرنی چاہئے تاکہ مستقبل میں یہ کھلاڑی ملک کا نام روشن کریں جیسا کہ آج نیشنل ہاکی ڈے کے طور پر منایا جارہا ہے، اس کے حوالے سے حکومت ہاکی کے کھیل کی طرف توجہ دے اور ہنگامی بنیادوں پر اقدام اُٹھائے تاکہ ہاکی کے کھیل کو مکمل ڈوبنے سے بچا سکیں اور اس کھیل میں کھویا ہوا مقام واپس حاصل کر سکیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ عالمی سطح پر سپورٹس انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے جیسا کہ پاکستان ہاکی جو کہ ہمارا قومی کھیل ہے پاکستان ماضی میں

ہاکی کا مرد میدان رہا۔ پاکستان نے پہلا اولمپک گولڈ میڈل جیت کر ہاکی کو قومی کھیل کا درجہ دیا گیا اور انڈیا کی 32 سالہ برتری کا خاتمہ کر کے ہاکی کی دُنیا میں فتوحات کی نئی راہ بنائی جو کہ تاریخ کا سنگ میل ثابت ہوئی لیکن اب پاکستان ہاکی ارباب اختیار کی عدم توجہی سے انحطاط کا شکار ہے۔ ملک میں سپورٹس انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا ہمیں پروفیشنلز کی زیر سرپرستی گلی محلوں میں موجود باصلاحیت کھلاڑیوں کو بھی اس کھیل میں آگے آنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے اور ان کی بہتر انداز میں تربیت کرنی چاہئے تاکہ مستقبل میں یہ کھلاڑی ملک کا نام روشن کریں جیسا کہ آج نیشنل ہاکی ڈے کے طور پر منایا جارہا ہے، اس کے حوالے سے حکومت ہاکی کے کھیل کی طرف توجہ دے اور ہنگامی بنیادوں پر اقدام اُٹھائے تاکہ ہاکی کے کھیل کو مکمل ڈوبنے سے بچا سکیں اور اس کھیل میں کھویا ہوا مقام واپس حاصل کر سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب علی حیدر گیلانی اپنی بات کریں۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! مہربانی فرما کر House کو in order کروادیں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

سید علی حیدر گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اتنے اہم موضوع پر بات کرنے کی اجازت دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ زمیندار ہماری سوسائٹی کا vulnerable segment ہے ہم کاشت کار بارش کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور پھر flood سے بچنے کے لئے دعا کرتے ہیں، پھر ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ڈیزل مل جائے، پھر ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں کھادیں اچھے داموں میں میسر ہوں۔ میں اپنی گفتگو کے آغاز میں یہ بات باور ضرور کروانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی ایگریکلچر کلاس بہت vulnerable ہے اور ایک سرائیکی شعر ہے کہ:

تیکوں مان وفاواں دا

تیکوں مان اداواں دا

اساں پیلے پتر درختاں دے

ساکوں رہندا اے خوف ہواواں دا

جناب چیئرمین! یہاں پر میرے سینئر معزز ممبران بیٹھے ہیں ان کو یاد ہو گا کہ پاکستان میں 2007 میں ایگریکلچر کا بحران آیا تھا۔ ہمیں گندم اور آٹا لینے کے لئے لائنوں میں لگنا پڑتا تھا پھر 2008 میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئی۔ ابھی جس طرح چودھری اقبال صاحب نے فرمایا میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران یوسف رضا گیلانی صاحب کا نام بھی لیا تو پاکستان پیپلز پارٹی نے آتے ہی گندم کی قیمت 900 روپے سے بڑھا 1300 روپے فی من کی اور despite اس کے کہ 2008 اور 2009 میں دو major floods آئے اور اس دوران war against terror پر ہمارا خرچہ ہو رہا تھا despite that ہم نے اپنی food basket secure رکھی اور پاکستان 2009 سے on wards اپنی wheat export بھی کرتا رہا۔ آج سے تین سال پہلے پاکستان ایگریکلچر کے حوالے سے ایک خود کفیل ملک تھا ہم اپنے food or agriculture commodities میں خود کفیل ہوتے تھے اور پچھلے تین سالوں میں فنانس منسٹر صاحب کی جو تقریریں ہم بجٹ میں سنتے آئے ہیں انہوں نے پچھلے تین سالوں میں اپنی بجٹ تقریر میں فرمایا کہ ہم نے اپنے تمام targets achieve کئے ہیں اگر پاسکو نے اپنے تمام targets achieve کئے ہیں اور bumper crops بھی ہوئی تو حکومت سے اپوزیشن کا بنیادی سوال یہ بنتا ہے کہ پھر پچھلے تین سالوں سے گندم باہر سے import کیوں کر رہے ہیں؟ جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ اللہ کا بڑا کرم ہوا ہے کہ ہم نے bumper crop achieve کی ہے تو اللہ تعالیٰ کے کرم کے باوجود کیا وجہ ہے کہ برکت نہیں ہے، اس ملک اور پنجاب میں جو حکمران ہیں کیا ان کی وجہ سے برکت اٹھ گئی ہے کہ ہم ہر وہ چیز جس میں خود کفیل تھے آج وہ import کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ ایک بڑا المیہ ہے جس سے ہم گزر رہے ہیں، جب ہم اپنی agricultural commodities import کرتے ہیں تو اس پر زر مبادلہ کا جو نقصان ہے اور exchequer پر جو بوجھ پڑتا ہے اس کا

اندازہ انہیں کیسے باور کروا سکیں کہ It has a huge impact on our balance of payments.

جناب چیئرمین! چودھری اقبال صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ کھادوں پر گفتگو کی اس لئے میں اسے repeat نہیں کرنا چاہوں گا لیکن یہ بڑا important تھا کہ میں اس بات کو point out کروں کہ اس ملک میں فرٹیلائزر نایاب ہو چکی ہے، اس سیزن میں کاشتکار کو بہت زیادہ مشکل پڑی ہے اور اسے اتنے مہنگے داموں پر بھی فرٹیلائزر نہیں ملی۔اگر آپ شوگر کی بات کریں تو ہم نے سبسڈی دے کر شوگر بھی import کی ہے۔کاٹن پاکستان کی export کا ایک بہت important حصہ ہے اگر ہماری export 25 billion dollars ہے تو اس میں سے 14 billion dollars ہماری صرف کاٹن اور yarn کی export ہوتی ہے۔اس سال کاٹن کی پیداوار that has decreased from 14 million bales to 9 billion bales اور آج ہم cotton and yarn material import کرنے پر آ گئے ہیں۔یہ بہت بڑی alarming situation ہے۔

جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے ریسرچ کی بھی بات کی ہے، منسٹر صاحب میرے ہمسائے ہیں اور میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں انہوں نے بات کی کہ ہم نے ریسرچ پر بہت زیادہ spend کیا ہے۔ایوب ریسرچ ملتان میں کاٹن ریسرچ اور ایگریکلچر ریسرچ کی facilities ہیں میں وہاں visit کرتا رہتا ہوں وہاں کا بُرا حال ہے۔انہوں نے بجٹ میں جو 30 billion کا non development fund رکھا ہے یہ گورنمنٹ پچھلے تین سالوں میں پاکستان کے کسانوں کو کاٹن، رائس اور گندم کی ایک بھی ورائٹی نہیں دے سکی۔منسٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ ہمیں مشورے دیں تو میں جناب کے توسط سے منسٹر صاحب کو ایک مشورہ دینا چاہوں گا کہ گندم کی storage کا جو conventional system ہے اگر اسے بدل کر silos کے اندر گندم کو سٹور کریں تو میرے خیال میں جو moisture and wastage کو کافی حد تک کم کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں اپنی بات مکمل کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ پاکستان میں بہت سارے لیڈر گزرے ہیں جن کی وجہ سے پاکستان نے بہت ترقی کی جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کو قائد عوام کہا جاتا ہے، قائد ملت لیاقت علی خان کو کہا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کا جو حال ہے ہمارے اوپر جو حکمران ہیں وہ قائد قلت ہیں۔ان کی وجہ سے ہر چیز کی قلت ہے، ایگریکلچر کی قلت،

شوگر کی قلت، گندم کی قلت، گیس کی قلت، انرجی کی قلت، عدل وانصاف کی قلت ہر چیز کی قلت ہے - اب میں یہی گزارش کروں گا کہ ہم محکمہ زراعت کے لئے دعا ہی کر سکتے ہیں کیونکہ incompetency بہت زیادہ ہے اور کام کرتا ہوا کوئی نظر نہیں آرہا۔بہت شکریہ

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: جی، کاظم پیرزادہ صاحب!

جناب محمد کاظم پیرزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-جناب چیئر مین! شکریہ، گیلانی صاحب اور محترم چودھری اقبال صاحب نے آج کے موضوع پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اور اپنی تجاویز بھی دی ہیں-مجھے بھی ذاتی طور پر منسٹر صاحب کا بہت احترام ہے وہ میرے لئے بہت محترم اور بڑے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں-انہوں نے ہمیں بتایا کہ گندم کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے، ہمیں انہوں نے بتایا کہ چاول کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے اور گیلانی صاحب نے جو کاٹن کے figure بتائے ہیں وہ ہم expect کر رہے ہیں اس کا actual figure near to 7 ہے 9 نہیں ہے، پچھلے دنوں میں بھی ملک کے leading newspapers میں اس کا ذکر آیا ہے-منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے، آپ بھی کاشتکار ہیں اور منسٹر صاحب سمیت یہاں پر بیٹھے ہوئے ہم سب کاشتکار ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ملک کا کاشتکار بہت محنتی ہے اور یقین مانیں جو فصل ہوئی ہے وہ اللہ کی مہربانی کے بعد صرف اور صرف کاشتکار کی محنت سے ہوئی ہے-اگر ان کی قابلیت کی وجہ سے یا اس گورنمنٹ کے کسی initiative کی وجہ سے کوئی تبدیلی آئی ہوتی تو جیسے چودھری اقبال صاحب نے کہا کچھ تو یہ بتاتے کہ ہم نے یہ نیا seed introduce کیا جس کی وجہ سے زیادہ پیداوار ہوئی ہے، ہم نے کھاد کا ریٹ کم کیا یا کاشت کار کو easily available کر کے فائدہ دیا جس سے پیداوار میں اضافہ ہوا-جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ ہمیں مشورہ بھی دیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ بہت ساری cultivated land کاٹن سے مکی پر convert ہو رہی ہے-اب اس وقت اس کا harvesting season ہے آپ کے سامنے ہے اس میں کوئی اتنی بڑی راکٹ سائنس نہیں ہے آپ اس کا انٹر نیشنل ریٹ دیکھ لیں، جب تک مکی کاشتکار کے پاس رہے گی اس کا کوئی خریدار بھی نہیں ہے اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور آج سے چھ ماہ پہلے جب مکی کی پچھلی فصل

آئی تھی اس وقت اس پر پاکستان میں ایک balance of payment نظر آیا تھا وہ یہی تھا کہ ہم جتنی مالیت کا corn export کر رہے تھا اتنے کا ہی پام آئل آ رہا تھا۔ آپ ملیشیا کو جتنا corn بھیج رہے تھے اتنی مالیت کا ہی پام آئل آ رہا تھا جس سے ایک balance of payment create ہوا تھا۔ آج حیلے بہانوں سے ملکی export کو discourage کیا جا رہا ہے۔ اس گورنمنٹ میں جیسے ہم نے سب سے زیادہ یہ سنا کہ مافیا ہمیں کچھ نہیں کرنے دے رہا تو حضور والا اس پر بھی مافیا آ چکا ہے اور اسے regularize کرنے کے بہانے، اسے streamlining کے بہانے اس کے اندر مختلف قدغنیں لگائی جا رہی ہیں تا کہ چھوٹے تاجر جو quality corn export کر رہے تھے وہ رک جائیں پھر اس کے اندر وہی مافیا آ جائے۔ گورنمنٹ کاشتکار کو کچھ بھی نہ دے ہمیں صرف دو چیزیں چاہئیں ایک تو ہمیں نئی مارکیٹ تلاش کر کے دیں کہ ہم کیا نئی فصلات کاشت کر سکتے ہیں۔ میں کاٹن بیلٹ کے ایریا سے ہوں اور آپ بھی اسی ایریا سے ہیں آپ کے سامنے ہے کہ وہاں پر ہمیں کوئی نیا Three gene-seed introduce نہیں ہوا بلکہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ اللہ کی مہربانی کے بعد موسم نے ساتھ دے دیا تو کاٹن کے کاشتکار کے پاس پیسہ گیا ہے اور یہ ماننے والی بات ہے لیکن خدا نہ کرے کہ پرائم منسٹر اس کا notice لے لیں اور کپاس کا کاشتکار بھی باقیوں کی طرح روتا ہوا پایا جائے۔

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے ٹریکٹر اور زرعی آلات کے حوالے سے بات کی میں عرض کرتا ہوں کہ آپ دیکھ لیں کہ اس گورنمنٹ میں ٹریکٹر کا ریٹ چار لاکھ روپے بڑھا ہے۔ کاشتکار کو خیرات نہیں چاہئے ہمیں ہمارا جائز حق دے دیں یہ ابھی نومبر میں پیڈی کی فصل گزری ہے آپ دیکھ لیں کہ جس وقت کاشتکار بیچ رہا تھا اس کا ریٹ 1900، 2100 اور 2200 روپے تک پھر رہا تھا اور جیسے ہی وہ کاشتکار سے چلی گئی تو within fifteen days وہی رائس 3000 اور 3100 روپے فی من میں فروخت ہو رہی تھی، میں پھر عرض کروں گا کہ یہ کہتے ہیں کہ اس ملک میں مافیا نہیں چلنے دے رہا۔ جہاں تک گورنمنٹ نے کھاد پر سبسڈی دی ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ سبسڈی کاشتکار کے نام پر آتی ہے مثال کے طور پر شوگر کین کے کاشتکار کی سبسڈی شوگر ملز مالکان کے پاس چلی جاتی ہے کاشتکار تو پہلے ہی مظلوم ہے کہ ہماری پیداوار کی قیمت ہمارا buyer طے کرتا ہے، ہماری سبسڈی بھی اس کے پاس چلی گئی تو اس کے بعد وہ ہمیں کیا دے گا۔ آپ نے کھاد میں جو

subsidyدی تھی وہ بھی کھاد بنانے والے کارخانوں کے مالکان کے پاس چلی گئی۔اس حکومت نے برسراقتدار آتے ہی billions of rupeesمعاف کئے تھے۔میرے پاس اس کے exact figuresموجود نہیں ہیں۔یہ پیسے حکومت کےbehalf پر کھاد فیکٹریوں نے کاشت کاروں کی جیب سے نکالے تھے اور اس پیسے کو وزیراعظم نے یک لخت waiverدے دیا تھا۔یہ پیسے کاشت کار کی جیب سے بھی گئے اور حکومت کے کھاتے میں بھی نہ جاسکے۔

جناب چیئرمین!23۔جون سے ستمبر تک فیکٹریاں بند تھیں۔میں کہتا ہوں کہ کیوں اس کے لئے متبادل انتظام نہیں کیا گیا؟کاشت کار کی پیداوار پر اس کا اختیار زیادہ سے زیادہ دس دن تک رہتا ہے۔اس کے بعد یہ پیداوار اسی مافیا کے ہتھے چڑھ جاتی ہے جس نے پچھلے تین سالوں میں بہت زیادہ ترقی کی ہے۔اس وقت کاشت کار کو لوٹنے کا ایک سماں بنا ہوا ہے۔خدارا!کاشت کار کی فصل کی جوInternational priceہے کم از کم اسے وہ مل جائے،اس کو یقینی بنایا جائے اور اس کے لئے مناسب اقدامات اُٹھائے جائیں۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کی بہت مہربانی۔Debate on Agriculture will continue.

اب اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوتا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 24۔دسمبر 2021بوقت صبح 00-9بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک ،24۔دسمبر 2021

(یوم الجمع،19 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 7

543

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کی پرفارمنس بارے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر گورنمنٹ عزیز بی بی ہسپتال روشن بھیلہ ضلع قصور کے قیام کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

زراعت پر عام بحث جاری رہے گی

545

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،24۔دسمبر 2021

(یوم الجمع،19۔ جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 10 بج کر 54 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي
السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

سورۃ البقرہ آیات 207 تا 209

اور کوئی شخص ایسا ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے (207) مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے (208) پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ تو جان رکھو کہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے (209)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختمِ رسل اے شاہِ زمن اے پاک نبی ﷺ رحمت والے
تو جانِ سخن موضوعِ سخن اے پاک نبی ﷺ رحمت والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں ترے وصف نہیں محتاجِ بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن اے پاک نبی ﷺ رحمت والے
اے پاک شجر کے پاک ثمر تارے ہیں نبی ﷺ اور تو ہے قمر
ہے ماہ جبیں تری ایک کرن اے پاک نبی ﷺ رحمت والے

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر1550 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر2114 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر2280 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر2517 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، جناب محمد طاہر پرویز اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔میرا سوال نمبر2761 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ صنعت کے زیر کنٹرول چلنے والے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*2761: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنے ادارے محکمہ ہذا کے تحت چل رہے ہیں۔ان اداروں کے نام بتائیں؟

(ب) ان اداروں میں کن کن ڈپلومہ جات اور ڈگری کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں کے سال20-2019 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان اداروں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان اداروں میں یکم اگست 2018 سے آج تک کتنے ملازمین کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے۔ان کے نام بتائیں؟

(و) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے زیرانتظام ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں کی مجموعی تعداد 14 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) فیصل آباد شہر کے 14 اداروں میں 65 مختلف سکلز میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں کے سال 20-2019 کا کل بجٹ مبلغ 324 ملین روپے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ 276 ملین روپے اور آپریشنل بجٹ کی مد میں مبلغ 48 ملین روپے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے مختلف اداروں میں کل 472 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 219 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ادارہ وار تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) ان اداروں میں یکم اگست 2018 سے آج تک 13 ملازمین کو جس جس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے ان کی تفصیل تتمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(و) فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے زیرانتظام چلنے والے اداروں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال کے جز(ج) میں گزارش کی تھی فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں کے سال 20-2019 کا کل بجٹ کتنا ہے۔اس میں سے جو آپریشنل بجٹ اور جو باقی بچتا ہے اس بجٹ کی تفصیل منسٹر صاحب ذرا بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین!شکریہ۔ان کا سوال ہے فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں کا سال 2019-20 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے۔ فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں کے سال 2019-20 کا کل بجٹ مبلغ 324 ملین روپے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ 276 ملین روپے اور آپریشنل بجٹ کی مد میں مبلغ 48 ملین روپے ہیں۔ان اداروں کی تفصیل اگر چاہے تو میں ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں۔وہ جو ادارے ہیں اس میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی فیصل آباد ہے، گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی وومن فیصل آباد، گورنمنٹ سٹاف ٹریننگ کالج فیصل آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد ہے۔اگر ان میں جو courses پڑھے جاتے ہیں اگر ان کی تفصیل پوچھنی ہے تو میں وہ بھی بتا سکتا ہوں ان کا duration کتنا ہے، ان کی capacity کتنی ہے enrollment کتنی ہے وہ تمام چیزیں میرے پاس موجود ہیں۔اگر معزز ممبر کو ان کی detail چاہئے تو میں provide کر سکتا ہوں۔اس کے ساتھ ساتھ ٹیوٹا کے باقی جو ادارے ہیں ان میں گورنمنٹ ایگریکلچر مشینری ٹریننگ سکول فیصل آباد، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وومن فیصل آباد،، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وومن (سمن آباد) فیصل آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر وومن ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر بروسٹل جیل فیصل آباد۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر جیل فیصل آباد، گورنمنٹ اپرنٹس شپ ٹریننگ فیصل آباد، گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی فیصل آباد،اور آخر میں گورنمنٹ ہوزری نٹنگ ٹریننگ سنٹر فیصل آباد۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب اداروں کے نام پڑھ کر بتانے لگ گئے ہیں حالانکہ میں نے اداروں کی لسٹ نہیں مانگی بلکہ کُل بجٹ مبلغ 324 ملین روپے جو انہوں نے جواب کی detail میں دیئے ہیں۔اس میں سے تنخواہوں کا 48 ملین روپے اور آپریشنل بجٹ کی مد میں نکل گئے جبکہ باقی پیسے کہاں استعمال ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ 276 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں اور اس کا جو آپریشنل بجٹ جس میں بجلی کا بل، سوئی گیس کا

بل اور کالج کے اندر چھوٹے موٹے معاملات یعنی آپریشنل کے لئے 48 ملین ہیں تو یہ تصحیح کر لیں تنخواہوں کا بجٹ 48 ملین روپے نہیں ہے بلکہ 276 ملین روپے ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کا تصحیح کروانے کا شکریہ۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ TEVTA کے تحت جتنے بھی ادارے چل رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: طاہر صاحب! یہ آپ کا تیسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: نہیں، جناب چیئرمین! کیونکہ میں جز(ج) پر ہی ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بسم اللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں اس ہاؤس کے لئے، اداروں کے لئے اور منسٹر صاحب کے لئے یہ سوالات لے کر آتا ہوں otherwise مجھے تنقید در تنقید کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں صرف ادارے کی اصلاح کے لئے بات کرتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو ٹیکنیکل ادارے فیصل آباد میں چل رہے ہیں جن کی تفصیل منسٹر صاحب نے یہاں اس ہاؤس میں فراہم بھی کی ہے اور میرے پاس بھی لسٹ ہے جسے میں مکمل تو نہیں پڑھ سکا کیونکہ وقت کم تھا لیکن میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا حکومت نے پچھلے ساڑھے تین سالوں سے TEVTA کے بجٹ میں کوئی اضافہ کیا ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ میں نے یہ اس لئے پوچھا تھا کہ جیسے منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ کُل بجٹ مبلغ 324 ملین روپے ہے جس میں سے 276 ملین روپے تو تنخواہوں کے نکل گئے تو بچوں کے لئے باقی کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! یہ بچوں کے متعلق تھوڑی سی تفصیل بتادیں کہ اس سے ان کی مراد کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، طاہر صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا ہوں آپ نے TEVTA کا فیصل آباد کا کُل بجٹ بتا دیا ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ شہر میں واقع مختلف TEVTA کے اداروں کے سال

2019-20 کا کُل بجٹ بتائیں؟ آپ نے 324 ملین روپے بتادیے جس میں سے 276 ملین روپے تو تنخواہوں کی مد میں نکل گئے جبکہ 48 ملین روپے آپریشنل بجٹ جسے آپ کہہ رہے ہیں بجلی، سوئی گیس وغیرہ کے نکل گئے تو اس بجٹ میں بچوں کے لئے باقی کیا ہے کیونکہ اس حکومت کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ ہم TEVTA کا بجٹ بڑھائیں گے، بچوں کو نئے کورسز دیں گے، بچوں کو سکالرشپ دیں گے اور انہیں مفت تعلیم دیں گے تو میں اس حوالے سے تفصیل پوچھنا چاہ رہا ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! Request یہ ہے کہ انہوں نے کُل بجٹ پوچھا جس پر کُل بجٹ میں جو آپریشنل بجٹ تھا اس کے متعلق بھی بتادیا اور تنخواہوں کے متعلق بھی بتادیا تو اس کے علاوہ تیسرا بجٹ نہیں ہوتا۔ جیسے ہُنر مند نوجوانوں کے لئے جو کورسز ڈیزائن کئے جاتے ہیں وہاں پر stipend دیا جاتا ہے جسے PVTC کے اندر جو ہمارا PSDA (Punjab Skilled Development Authority) کا ادارہ ہے، ان کے اندر بچوں کو پانچ سو یا ہزار روپے کے حساب سے سکالرشپ دیا جاتا ہے otherwise کالجز کے اندر یہ تو already subsidized education حکومت provide کرتی ہے۔ میں یہاں پر خاص بات بتاتا چلوں کہ TEVTA کے ادارے کے اندر آج تک، آج سے مراد 2018 تک اور اس سے پہلے جتنی بھی حکومتیں رہی ہیں کسی نے بھی وہاں کے ملازمین کے لئے کوئی ویلفیئر کا کام نہیں کیا۔ ہم نے ان کی departmental promotion کو streamline کیا۔ ملازمین یہاں سے چھوڑ کر دوسرے اداروں میں چلے جاتے تھے جس کی reason یہ تھی کہ یہ pensionable authority نہیں تھی۔ ہم نے آکر یہاں پر پنشن کا اجراء کیا ہے جو سب سے بڑا کام تھا جسے ملازمین کی side پر اور اساتذہ کی side پر ہم نے کیا تاکہ وہاں پر teacher کی job کی sustainability ہو سکے اور وہ ملازمت چھوڑ کر نہ جائے، تو ہم نے یہ کیا ہے۔ جہاں تک طلباء کے لئے ہے تو ہم نے 2018 میں حکومت میں آنے کے بعد، پوری دنیا میں 120 ممالک کے اندر جو تعلیم پڑھائی جاتی ہے جسے CBTA کہتے ہیں یعنی Competency Based Training and Assessment Curriculum یہاں پر وہ introduce کروایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے TEVTA کے اندر یہ نہیں تھا اور اسی وجہ سے

جتنے بھی TEVTA کے students جو ڈگری یا سرٹیفکیٹ لیتے تھے، اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی کیونکہ اس کی کوئی accreditation نہیں تھی۔ اسے باہر کے کسی بھی ملک میں کہیں بھی سراہا نہیں جاتا تھا تو یہ پہلی دفعہ ہوا کہ ہم نے اسے CBTA کے اوپر shift کیا ہے۔ اب ہماری کوشش ہے کہ ہم TEVTA کے اندر ایسی technologies کو متعارف کروارہے ہیں جو کہ پوری دنیا میں اس وقت رائج ہیں اور جسے پوری دنیا میں demand driven کے طور پر لیا جاتا ہے۔ بچوں کے لئے علیحدہ سے کوئی بجٹ نہیں رکھا جاتا کہ اس بجٹ کے اندر بچوں کے لئے کوئی پیسے رکھے ہیں بلکہ انہیں already subsidized تعلیم دی جاتی ہے جس کے لئے حکومت پنجاب بجٹ دیتی ہے۔ جیسے کہ ہُنر مند نوجوانوں کے لئے ڈیڑھ ارب روپے حکومت پنجاب نے اس بجٹ میں رکھا تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو ہُنر مند بنایا جاسکے اور انڈسٹری کے اندر بھیجا جاسکے یا باہر جہاں وہ جانا چاہتے ہیں انہیں بھیجا جاسکے لہٰذا بچوں کے لئے علیحدہ بجٹ کوئی نہیں رکھا جاتا۔ صرف ان کورسز کے لئے جو PVTC کے اندر دیے جاتے ہیں جہاں پر بچوں کو پیسے دیئے جاتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، نہیں۔ طاہر صاحب! آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ معزز ممبران کے کافی سوالات ہیں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بس آخری سوال کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، کرلیں اور مختصر رکھنا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے جز(د) میں پوچھا تھا کہ ان اداروں میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟ خالی اسامیوں کے متعلق پچھلے اجلاس کے اندر بھی منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اس کو تین سے چھ ماہ کے اندر fill کرلیں گے لیکن آج بھی وہی figure ہاؤس کے اندر پیش کیا گیا ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ اسامیاں جنہیں fill کرنے کے لئے تین سے چھ ماہ کا وقت لیا گیا تھا، کب تک fill کریں گے اور اگر یہ fill نہیں کی جاسکیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئر مین! دو طرح کی سیٹیں TEVTA میں fill ہوتی ہیں۔ایک وہ سیٹیں ہیں جو promotion کے ذریعے ہوتی ہیں یعنی وہیں سے ملازم نے promote ہو کر اگلی سیٹ پر اس سیٹ کے ساتھ اس gap کو fill کرنا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ تقریباً یہ تین ہزار سے زائد سیٹیں ہیں جو اس طرح سے fill ہوں گی۔

دوسری 2200 کے قریب سیٹوں کا process ہم نے adopt کیا ہوا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ PPSC کے ذریعے best of the best human resource engage کیا جائے۔اس مقصد کے لئے process کو adopt کیا گیا ہے جس کے لئے بجٹ بھی موجود ہے جبکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے، فنانس کمیٹی سے بھی اس کی منظوری ہو گئی ہے تو تمام مراحل کو طے کر لیا گیا ہے۔اب اگلا process step by step اختیار کرتے ہوئے اخبار میں اشتہار کرکے PPSC کے ذریعے ہم کچھ کریں گے اور کچھ کو محکمہ خود کرے گا۔شکریہ

جناب چیئر مین: اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 3197 کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال نمبر 3528 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3669 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔۔۔وہ بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3768 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3843 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال نمبر 3965 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔وہ بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3993 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4023 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 4102 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 4134 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں

لہٰذا اس سوال نمبر 4233 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4252 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 4302 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی کے رہائشی علاقوں میں قائم فیکٹریوں کے بوائلر کو چلانے کے لئے ایندھن کی نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

***4302: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی فیصل آباد کی کس کس فیکٹری / کارخانہ میں کتنے کتنے بوائلر لگے ہوئے ہیں ان فیکٹریوں کے نام بتائیں ؟

(ب) ان بوائلرز کو چلانے کے لئے گیس استعمال ہوتی ہے یا کوئلہ استعمال ہوتا ہے یا پھر ان میں ٹائر جلائے جاتے ہیں ؟

(ج) ہر فیکٹری / کارخانہ میں جو بوائلر لگایا گیا ہے کیا اس کا متعلقہ محکمہ سے این او سی حاصل کیا گیا تھا؟

(د) ان بوائلر کی چیکنگ کے لئے محکمہ کا کتنا سٹاف تعینات ہے ان کے نام بتائیں ؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان علاقہ جات کی اکثر فیکٹریوں / کارخانہ جات میں ناقص اور غیر معیاری مٹیریل کے بوائلر لگے ہوئے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان فیکٹریوں کی انسپکشن کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) مقبول روڈ میں 19، المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی میں 40 بوائلرز لگے ہوئے ہیں ان کی تفصیل کے لئے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان بوائلرز کو چلانے کے لئے گیس، کوئلہ، لکڑی اور چاول کا چھلکا استعمال ہوتا ہے ٹائر نہیں جلائے جاتے۔

(ج) بالکل متعلقہ محکمہ سے این او سی حاصل کیا جاتا ہے۔

(د) ان بوائلر کی چیکنگ کے لئے محکمہ کی طرف سے ایک ڈپٹی چیف انسپکٹر آف بوائلر فیصل وسیم، دو سینئر کلرک رمضان اور عبداللہ امین جبکہ ایک نائب قاصد عبدالغفار ہے۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے۔ بوائلر کو چلانے سے پہلے رجسٹرڈ کیا جاتا ہے اور تمام قانونی پہلوؤں کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ بوائلر کسی مجاز مینوفیکچررز کا بنا ہو اور پھر مینوفیکچرنگ کے مختلف مراحل میں اس کو مجاز تھرڈ پارٹی نے معائنہ کیا ہو۔

(و) ان فیکٹریوں میں لگے ہوئے بوائلرز کی قانون کے مطابق سال میں ایک بار انسپکشن کی جاتی ہے۔ اگر دوران انسپکشن ان میں کوئی نقص پایا جائے تو مالک کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس نقص کو دور کرے پھر اس کی دوبارہ انسپکشن کی جاتی ہے اگر وہ درست حالت میں پایا جائے تو سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ نقص دور نہ ہو تو بوائلر کو discard کر دیا جاتا ہے اور آئندہ سال چلنے کی اجازت نہ دی جاتی ہے۔ مقبول روڈ، المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی فیصل آباد کی فیکٹریوں میں لگے ہوئے بوائلرز کی قانون کے مطابق سالانہ انسپکشن ہو رہی ہے۔ لہٰذا کسی دیگر ایکشن کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی فیصل آباد کی کس کس فیکٹری اور کارخانہ میں کتنے کتنے بوائلر لگے ہوئے ہیں جس کے جواب میں منسٹر صاحب نے تفصیل بتائی ہے تو کیا کوئی یہ بھی قانون ہے کہ رہائشی علاقے میں کمرشل فیکٹریوں میں بوائلر لگا دیئے جائیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! ایسا کوئی قانون نہیں ہے لیکن ایک بات ذرا ذہن میں رکھی جائے کہ جب کوئی انڈسٹری، آپ لاہور کی مثال لیں فیروز پور روڈ، ملتان روڈ یا رائیونڈ روڈ پر جو انڈسٹریز لگی ہوئی ہیں ہوتا یہ ہے کہ انڈسٹری کہیں دور دراز علاقوں میں جا کر لگ جاتی ہے جس طرح 90 کی دہائی سے پہلے انڈسٹری لگانے کا یہ طریقہ تھا کہ چونگی سے پار جا کر کہیں پر بھی وہ انڈسٹری لگا سکتا تھا۔ انہوں نے انڈسٹری لگائی جب لگا لی تو وہاں آبادی ہو گئی، جب آبادی ہو گئی تو آبادی والے اب یہ کہتے ہیں کہ ان کو یہاں سے نکالو کیونکہ اب ہم آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ کسی طرح بھی، کسی لحاظ سے بھی residential areas میں بوائلر یا فیکٹری لگانے کی اجازت نہیں ہے لیکن جو میں نے آپ کو reason بتائی ہے کہ 90 کی دہائی سے پہلے فیکٹریاں لگتی رہی ہیں بعد میں وہاں کالونیاں بن گئیں، گھر بن گئے چاہے وہ with permission بنے یا without permission بنے لیکن آبادی ہو گئی۔ اب آبادی والوں کا مطالبہ ہے کہ ہم یہاں رہتے ہیں لہذا یہ residential ہو گیا ہے اب ان فیکٹریوں کو یہاں سے نکالا جائے۔ حالانکہ تاریخ اس کے الٹ ہے، تاریخ یہ ہے کہ پہلے وہاں پر فیکٹری لگی بعد میں آبادی ہوئی ہے۔ Specifically ان کے سوال کا یہ جواب ہے کہ کسی رہائشی جگہ پر جو فیکٹریاں already لگی ہوئی ہیں وہ تو اپنی جگہ پر ہیں ان کے علاوہ کسی بھی رہائشی ایریا میں کسی کو نئی فیکٹری لگانے کی اجازت ہے نہ بوائلر لگانے کی اجازت ہے۔ اگر ان کا کوئی اور ضمنی سوال ہے تو اس کا جواب دینے کے لئے میں حاضر ہوں وہ کر لیں پھر اس کے بعد میں نے اس حوالے سے ہاؤس کو update بھی کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بات یہ ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے تب سے مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سرفراز کالونی رہائشی آبادی ہے۔ اس آبادی میں لوگ رہائش پذیر تھے اور ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں یہاں پر علامہ اقبال کالونی اور دیگر چھوٹی آبادیاں تھیں وہاں پر اڑھائی مرلہ کے کوارٹر بنا کر دیئے گئے تھے۔ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے یہ رہائشی

علاقہ کہلاتا ہے۔ میں بالکل اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں کہ وہاں پر 1993, 1994, 1995, 1996, 1997 سے انڈسٹریاں لگنی شروع ہوئیں تو متعلقہ محکمہ جات کو انہیں روکنا چاہئے تھا۔ اب وہاں پر آئے روز حادثات ہوتے ہیں، بوائلر پھٹتا ہے۔ پہلے مقبول روڈ والا حادثہ ہوا اس سے پہلے۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج جمعہ کا دن ہے اور ایگریکلچر پر بہت important بحث ہے۔ اگر آپ صرف question پر ہی رہیں گے تو ایجنڈا جلدی ختم ہو جائے گا پھر ہم ایگریکلچر پر بھی بحث کر سکیں گے۔ ٹائم بہت تھوڑا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! وہاں پر جو فیکٹریاں بعد میں لگی ہیں، ابھی بھی لگ رہی ہیں اور دو سال پہلے پرنٹنگ یونٹس کی فیکٹریوں کے NOC بھی جاری کئے گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس کے کہنے پر کئے گئے ہیں؟ اگر یہ قانون ہے کہ رہائشی علاقوں میں فیکٹریاں نہیں لگ سکتیں تو وہاں پر یہ فیکٹریاں کس کے کہنے پر لگی ہیں اس کی انکوائری کروائیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! جو معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ NOC جاری کئے گئے ہیں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے پاس NOC کے لئے apply نہیں کیا جاتا بلکہ متعلقہ انتظامیہ قواعد وضوابط کے مطابق ان کی منظوری دیتی ہے۔ اگر ان کے ذہن میں کسی specific فیکٹری کے بارے میں کوئی سوال ہے تو وہ ضرور کریں میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی فیکٹری لگاتا ہے تو ہم اسے کچھ چیزوں کا تو NOC دیتے ہیں لیکن کچھ NOC کا ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جب فیکٹری میں بوائلر لگے گا تو وہ ہمارے پاس آئے گا، ڈی جی انڈسٹری کے آفس میں آئے گا اور وہاں بوائلر کے لئے apply کرے گا۔ اس کی ایک انسپکشن کا طریق کار ہے۔ پہلے اس کی انسپکشن ڈی جی انڈسٹری کے چیف بوائلر کرتے ہیں، اب ہم نے اس regime کو بھی تبدیل کر دیا ہے جو 70 سال پرانا تھا۔ Although حکومت میں وہ لوگ بھی رہے ہیں جو خود industrialist تھے لیکن انہیں کبھی یہ سوچ نہیں آئی کہ انڈسٹری والے کو کتنی problems آتی ہیں۔ جتنی بھی وہ انڈسٹریاں جو بوائلر پر چلتی ہیں

اب ہم نے ان کے لئے Inspector-less regime کے نام سے ایک نئی پالیسی introduce کی ہے۔اب کوئی بھی حکومتی انسپکٹر کسی بھی فیکٹری کے اندر نہیں جائے گا۔ جہاں پر بوائلر موجود ہے وہاں پر third party کے ذریعے انسپکشن ہو گی۔ جو حکومت کی فیس ہے وہ حکومت کے پاس جمع ہو جائے گی اور جو پرائیویٹ ادارے انسپکشن کرنے والے ہیں جن کی ہمارے ساتھ enlistment ہے ان کی فیس ان کو دی جاتی ہے۔ یہ اتنا بڑا کام ہے جو ہم نے کرپشن کو ختم کرنے کے لئے کیا ہے۔ میں نے آنے کے ساتھ ہی third party کو شامل کرنے والا کام کیا۔ اس پر تھوڑا سا ٹائم لگا ہے لیکن الحمدللہ ہم نے اس کام کو کیا ہے۔ صرف ادھر نہیں کیا بلکہ باقی فیکٹریوں میں جو لیبر انسپکٹر جاتے ہیں ان کو بھی Inspector-less کیا ہے۔ ہم نے Inspector-less کیا ہے Inspection-less نہیں کیا تاکہ کوئی انسپکٹر کسی بھی industrialist کا استحصال نہ کرسکے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ایک بات کہنا چاہ رہا ہوں کہ 2003 میں بھی ہم نے Inspector-less regime کو introduce کروایا تھا لیکن جب ان کی حکومت آئی تو انہوں نے اس کو ختم کر دیا۔ انہوں نے کوشش کی کہ ہر انسپکٹر اپنی جو دہاڑی لگا سکتا ہے وہ لگائے۔ اب کسی انسپکٹر کو جرأت نہیں ہے کہ وہ کسی فیکٹری میں جائے۔ ہم نے انسپکشن کے لئے بھی ایک parameter بنا دیا ہے کہ وہ ان اصولوں کے تحت inspection کر سکتا ہے۔ اگر کسی فیکٹری والے کو کوئی شکایت ہے تو وہ متعلقہ فورم پر آ کر درخواست دے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے تمام لیبرز کو رجسٹریشن کرنے کے لئے ایک web portal بنا دیا ہے جس کو ہم self-assessment کہتے ہیں۔ ہم نے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں بہت زیادہ کام کئے۔ آپ کسی دن اس پر discussion رکھیں اِنشاءاللہ میں ہاؤس کو update کروں گا۔ شکریہ

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب وزیر قانون مجلس خصوصی کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں گے۔

مسودہ قانون(ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020
اور مسودہ قانون پناہ گاہ اتھارٹی پنجاب 2021 کے بارے میں
مجلس خصوصی نمبر12 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں

I- The Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 44 of 2020); and

II- The Punjab Panah Gah Authority Bill 2021 (Bill No. 01 of 2021)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر12 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کی رپورٹیں بھی ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ
برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

I lay the Performance of Audit Report on Tehsil Headquarter Hospital Khushab for the Audit Year 2018-19.

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

گورنمنٹ عزیز بی بی ہسپتال روشن بھیلہ ضلع قصور کے قیام کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے سال19-2018کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the Performance Audit Report on Establishment of Government Aziz Bibi Hospital Roshan Bheela District Kasur for the Audit Year 2018-19.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2 for examination report within one year.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم سوالات کی طرف آتے ہیں۔ یہ سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں میرا سوال نمبر 2114 ہے میں اس کو take up کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ dispose of ہو گیا ہے اب آپ سوال نمبر 4500 کو لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہاں محترم وزیر قانون بھی بیٹھے ہیں۔ میں لائبریری میں ایک Adjournment Motion تیار کر رہا تھا اور وہاں سے پیدل آیا ہوں جب یہاں پہنچا تو میرا سوال گزر چکا تھا۔ میں اسمبلی میں موجود تھا اگر آپ مہربانی فرمائیں۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ لائبریری میں تھے تو تلاوت اور نعت کے درمیان تشریف لے آتے لیکن اب آپ سوال نمبر 4500 take up کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مہربانی فرمادیں میں پچھلا سوال take up کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، thank you very much آپ یہی والا سوال لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ مہربانی کر دیں یہ مسئلہ بہت ضروری ہے۔ آپ مجھ پر مہربانی فرمائیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ بسم اللہ کریں اور سوال نمبر 4500 لیں آپ پہلے بھی اس طرح کر چکے ہیں۔ اگر آپ written request بھیج دیتے تو آپ کو اجازت مل جاتی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اسمبلی میں موجود تھا۔

جناب چیئرمین: آپ اگلا سوال لیں، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھ پر شفقت فرما دیں یہاں لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال نمبر 4500 ہے۔ آئندہ یہ پریکٹس نہیں ہوگی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آئندہ یہ پریکٹس نہیں ہوگی اب موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا بڑا اچھا بزنس آتا ہے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آئندہ یہ پریکٹس نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: آپ سوال نمبر 4500 پر آجائیں یہ ٹھیک رہے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مجھے پچھلا سوال کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! مجھے اگلے سوال جانے پر مجبور نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! دیکھ لیں، حالانکہ یہ میرا right ہے میں یہاں پر موجود تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ آپ کا right نہیں ہے۔ آپ کا right یہ ہے کہ آپ اسمبلی میں تشریف لائیں اور پھر سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں request کر رہا ہوں میرے حلقے کی یہ بہت بڑی ضرورت ہے۔ یہ انڈسٹری کا سوال ہے آپ مجھ پر مہربانی کریں۔ یہ آپ کی اور ہاؤس کی مجھ پر بہت بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! پلیز، آپ سوال نمبر 4500 کو take up کر لیں جمعہ کا دن ہے اور ٹائم بھی تھوڑا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! چلیں، مجھے صرف ایک سوال take up کر لینے دیں۔ میں صرف ایک سوال کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اس پر چیئر کا decision آ گیا ہے وہ کیسے لے سکتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مہربانی کریں مجھے سوال کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ اس طرح نہ کریں۔ ہمیں رولز کے خلاف نہیں چلنا۔ آپ سوال نمبر 4500 کو take up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اُس پر تو بات کر لوں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ غلط کر رہے ہیں۔ آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کو مجبور بالکل نہیں کر رہا۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کی respect کرتا ہوں لیکن آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ آپ کا question چھوڑ دوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ سے بار بار استدعا کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہٰذا سوال نمبر 4533 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر اب بھی سوال لینا ہے تو میں آپ کا سوال نمبر 4500 کو take up کر سکتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مجھے پچھلے سوال سے ضمنی سوال کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، sorry میں نے آپ سے کہہ دیا ہے۔ Please آپ اس طرح نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں request کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ اس طرح نہ کریں۔ آپ سوال نمبر 4500 پر آجائیں ورنہ یہ precedent بن جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ precedent نہیں بنتا، آپ مہربانی کریں یہ علاقے کی ضرورت ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اگر آپ نے سوال نمبر 4500 نہیں لینا تو میں اگلا سوال take up کرنے لگا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 5037 چودھری مظہر اقبال کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5037 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: محکمہ صنعت کے تحت چلنے والے ،انڈسٹریل اسٹیٹ اور اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***5073: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں کون کون سے ادارے اور انڈسٹریل اسٹیٹ محکمہ ہذا کے تحت چل رہے ہیں؟

(ب) محکمہ ہذا کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مد وار کتنا تھا؟

(ج) اس محکمہ کے تحت جو ٹیکنیکل کالج ہیں ان میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) اس محکمہ نے ضلع ہذا میں بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے کوئی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی ہے تو اس کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) اس محکمہ نے یکم اگست 2018 سے آج تک جو جو کام اس ضلع میں سرانجام دیئے ہیں ان کی تفصیل دی جائے نیز پی پی۔243 میں جو ادارے چل رہے ہیں ان کی تفصیل مع ان کی مکمل صورت حال سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع بہاولنگر میں ٹیوٹا کے زیر انتظام 12 ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کام کر رہے ہیں۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ ضلع بہاولنگر میں صرف ایک دفتر ڈسٹرکٹ آفس (IPWM) کے نام سے بھی چل رہا ہے۔ ضلع بہاولنگر میں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے زیر انتظام ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ آفس کام کر رہا ہے تاہم ضلع میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ موجود نہ ہے۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں (DG, IPWM) کے دفتر کا مالی سال 20-2019 کا مدوار بجٹ 32,29,000 (بتیس لاکھ انتیس ہزار روپے) ہے۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا مالی سال 20-2019 کے بجٹ کا کل حجم 3,898.936 ملین ہے۔ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں ٹیچنگ کیڈر کی 64 اسامیاں جبکہ نان ٹیچنگ کیڈر کی 50 اسامیاں خالی ہیں۔ تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) ضلع بہاولنگر میں حکومت پنجاب / محکمہ صنعت و تجارت، سرمایہ کاری اینڈ سکلز ہنر مندی فی الوقت کوئی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ نہ ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔243 ضلع بہاولنگر میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مندرجہ ذیل تین ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین ہارون آباد۔

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ہارون آباد۔

3۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چشتیاں۔

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے یکم اگست 2018 سے آج تک 1,085,913,000 روپے کے آسان شرائط پر 37,482 قرضہ جات ضلع بھر سے بے روزگاری کے خاتمہ، خواتین کی معاشی ترقی اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے فراہم کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار پروگرام	رقم	قرضہ جات
1۔وزیراعلیٰ خودروزگار سکیم	1,079,638,000	37,342
2۔ بہاولنگر و چولستان کی خواتین کی معاشی خوشحالی کا پروگرام	2,375,000روپے	95
3۔بلاسود مالی معاونت کا پروگرام	2,800,000روپے	28
4۔گھریلو صنعتوں کی مالی معاونت کا پروگرام	1,100,000	17
کل رقم	1,085,913,000	37,482

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز(د) میں یہ پوچھا تھا کہ اس محکمہ نے ضلع ہذا میں بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے کوئی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی ہے تو اس کی تفصیل دی جائے؟ اب جب یہ ایوان شروع ہوا تھا تو میں نے اس وقت شروع میں question دیا تھا اور منسٹر صاحب سے اس پر کئی دفعہ discussion بھی ہوئی۔ اب ریکارڈ کے مطابق اس سوال کا جواب بھی 24۔جون 2020 سے آیا ہے اور محکمہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ضلع بہاولنگر میں حکومت پنجاب محکمہ صنعت و تجارت، سرمایہ کاری اینڈ سکلز ہنر مندی کا فی الوقت کوئی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ نہ ہے تو میری اس ایوان کے توسط سے گزارش ہے کہ بہاولنگر ضلع کا قصور کیا ہے؟ یہ وہ ضلع ہے جو سب سے زیادہ آپ کو cotton اور wheat مہیا کرتا ہے یعنی آپ یہ ریکارڈ میں دیکھ لیں کہ اس دفعہ بھی کاٹن کی سب سے زیادہ bales پیدا کی ہیں، گندم بھی سب سے زیادہ ہوئی ہے اور باقی ضلعوں کے بھی ٹارگٹ پورے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ رائس کے حوالے سے، maize کے حوالے سے اور سن فلاور کے حساب سے بہترین ضلع ہے۔ اگر یہ انڈسٹریز جن کا مٹیریل وہاں پیدا ہو رہا ہے تو اس base پر وہاں انڈسٹری لگائی جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ضلع سے بے روزگاری کا بھی خاتمہ ہوگا اور آپ کی گھی کی جو کمی ہے اور باقی جو اس وقت ملک کو گندم اور کاٹن کی کمی کا سامنا ہے اس کمی کو بھی پورا کرنے میں مدد دے گا اور جو اربوں ڈالر اس کی import پر خرچ کیا جا رہا ہے اس کی بھی بچت ہوگی۔ اب اس سلسلے میں مَیں منسٹر صاحب سے جواب چاہوں گا کہ اس سوال کا جواب تو 20۔اپریل 2020 کو آگیا تھا تو کیا اس کے بعد اس پر

کوئی توجہ دی گئی اور کیا بہاولنگر ضلع کو اس قابل سمجھا گیا کہ وہاں کے لوگوں کے روزگار کا arrangementاور وہاں کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کوئی منصوبہ زیر عمل آئے؟ یہ وہ واحد ضلع ہے جس کے بارے میں پچھلی دفعہ کے وقفہ سوالات میں بھی کہا گیا تھا کہ اس کو سی پیک کے ساتھ ملانے کا کوئی بھی منصوبہ زیر غور نہیں ہے تو میری آپ سےrequest ہے کہ اسے اتنا بھی نظر انداز نہ کریں اور آپ سے اس سلسلے میں ہمدردانہ روّیے کا مشتاق ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز ممبر نے ابھی ضلع بہاولنگر کے حوالے سے بات کی ہے تو میری request یہ ہے کہ محکمہ ہذا نے تو اپنا جواب آپ کے پاس ایک written form میں جمع کروادیا ہے جو متعلقہ معزز ممبر نے بھی پڑھ لیا ہے۔ یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ بہاولنگر میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے تو اس سے پہلے میں تھوڑی سی اور وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ہم بہاولپور کے اندر بھی ایک انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں لے کر آئے ہیں جس کی ڈویلپمنٹ تقریباً 25 فیصد ہو چکی ہے اور انشاءاللہ ہمیں امید ہے کہ جنوری اور فروری میں محکمانہ ٹینڈر کرنے اور اس کو launch کرنے کے باقی 75 فیصد معاملات complete ہو جائیں گے۔ ہم بہاولپور کے اندر ایک اچھی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنے جا رہے ہیں۔ اس طرح وہاں پر پنجاب سمال انڈسٹری کی طرف سے ایک چھوٹی انڈسٹری پہلے سے موجود ہے جو تقریباً 100٪ colonize اور populated ہے۔ اب یہاں پر معزز ممبر نے یہ فرمایا ہے کہ ضلع بہاولنگر کے اندر ہمیں انڈسٹریل اسٹیٹ دی جائے تو کسی بھی انڈسٹریل اسٹیٹ کو لگانے کے لئے وہاں پر چیمبر آف کامرس اور گورنمنٹ پنجاب کا ایک ادارہ جسے ہم اربن یونٹ کہتے ہیں اس کے ذریعے پہلے وہاں پر سروے کرواتے ہیں کہ یہاں پر کون سی انڈسٹری لگ سکتی ہے تاکہ viable industry لگائی جائے۔ صرف انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا مقصد نہیں بلکہ انڈسٹریل اسٹیٹ بنا کر اس کو populate اور colonize کرنا مقصد ہے تاکہ وہاں پر زیادہ سے زیادہ انڈسٹری لگ جائے۔ اب جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے تو میں ان سے request کروں گا کہ سیکرٹری پنجاب سمال انڈسٹری سپیکر گیلری میں بیٹھے ہیں تو میں ان کو ابھی آرڈر کر رہا ہوں اور

انہیں direction دے رہا ہوں کہ وہ پنجاب سمال انڈسٹری کے ذریعے بہاولنگر کے اندر جگہ کو دیکھے کہ گورنمنٹ لینڈ کون سی ہے۔ مزید میں متعلقہ معزز ممبر سے request کروں گا کہ آپ بھی تشریف لائیے گا ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں اگر اس کی viability بنتی ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ میں on the floor of the House یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کو انڈسٹریل اسٹیٹ بنا کر دیں گے۔ ہم نے یہاں پر نہیں بلکہ ضلع جھنگ اور ساہیوال میں بھی نئی انڈسٹری بنائی ہیں۔ ہم نے گوجرانوالہ کے اندر بھی انڈسٹری بنا کر دی ہے اور سیالکوٹ میں بھی سرجیکل سٹی بنا رہے ہیں۔ Otherwise وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ اس بجٹ کے اندر رکھی ہے یہ جتنی بھی میں باتیں کر رہا ہوں یہ تمام کی تمام budgeted ہیں اور ADP کے اندر reflected ہیں۔ اگلے سال کے لئے، معزز ممبر ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں، یہ نہیں کہ ہم نے کوئی pick and choose کیا ہے۔ ہم باقاعدہ اس کی ایک سروے study کرواتے ہیں اور اگر study کرنے کے بعد اس کی viability بنتی ہے تو ہم وہاں پر اس کو بناتے ہیں۔ ہم نے specially سمال انڈسٹری کے حوالے سے پورے پنجاب کی mapping کی ہوئی ہے تو میں اس کو دیکھ لیتا ہوں کہ ان کا نمبر کس جگہ پر آتا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اگر وہ ان نمبروں میں fall کرتی ہے کہ جہاں پر جلدی بنانی چاہئے تو ہم ان کو وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنا کر دیں گے کیونکہ already ہمارے کالجز وہاں پر موجود ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کالجز کا پورا ایک echo system ہو تاکہ اگر وہاں سے بچے نکلیں تو کسی انڈسٹری کے اندر ان کی کھپت ہو تو میں نے اپنے سیکرٹری صاحب کو کہہ دیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ یہ تشریف لائیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور عوام کی ویلفیئر کے لئے بالکل حاضر ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کا شکریہ کہ انہوں نے بڑا تفصیلاً اس کا جواب دیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ جب ہم اکٹھے مل کر یہ سروے کریں گے تو آپ کو وہاں پر اور بہت ساری opportunities ملیں گی۔ میں ایک اور request کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح باقی علاقوں کی ترقی کے لئے ٹیکس فری زونز بنائے گئے ہیں تو اس کو بھی ٹیکس فری زون

بنادیا جائے تاکہ اس کی بڑھوتری ہو اور یہاں لوگ بڑے شوق کے ساتھ انڈسٹری لگائیں اور ہمارے اپنے وہاں پر بزنس based لوگ ہیں ماشاءاللہ وہ بہت influential بھی ہیں، مالدار بھی ہیں اور کریڈٹ بھی رکھتے ہیں تو انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ ضلع دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرے گا۔ اب میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ہ) سے متعلق ہے کہ محکمہ نے یکم اگست 2018 سے آج تک جو کام اس ضلع میں سرانجام دیئے ہیں ان کی تفصیل دی جائے۔ نیز پی پی۔243 میں جو ادارے چل رہے ہیں ان کی تفصیل مع ان کی مکمل صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟ اس سلسلے میں جو جواب دیا گیا ہے کہ پنجاب سمال انڈسٹری کارپوریشن نے یکم اگست 2018 سے آج تک 1,085,913,000 روپے کے آسان شرائط پر 37,482 قرضہ جات ضلع بھر سے بے روزگاری کے خاتمہ، خواتین کی معاشی ترقی اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے فراہم کئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نمبر 1 پر وزیراعلیٰ خودروزگار سکیم کے تحت جو بہت بڑی ایک figure دی گئی ہے اُس میں تقریباً 37,342 لوگوں کو قرضہ جات دیئے گئے ہیں اور تقریباً ایک ارب روپے سے زیادہ کی amount ہے جو میں پڑھ سکا ہوں تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کن سکیموں کے تحت دی گئی ہے کیونکہ میں اس پر تھوڑا سا doubtful ہوں کہ اتنے پیسے وہاں پر disburse کئے گئے ہیں اُس کے کیا نتائج نکلے ہیں اور اُن لوگوں نے اس کو کس طرح utilize کیا ہے اگر حقیقتاً یہ پیسے دیئے گئے ہیں تو پھر اس کے ساتھ وہاں پر کیا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ جو ابھی معزز ممبر نے وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کے تحت بات کی ہے کہ تقریباً 1 ارب روپے سے زیادہ وہاں پر قرضہ جات کی تقسیم کی گئی ہے جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا ذیلی ادارہ ہے جس کو پنجاب سمال انڈسٹری کارپوریشن کہتے ہیں اس کے اندر جو اخوت ایک microfinance کی organization ہے کے ذریعے ہم نے تقریباً 12۔ارب روپیہ اُن کو دیا جو کہ free of cost یعنی free of interest ہے جو پبلک میں 20 ہزار روپے سے لے کر تقریباً 50 ہزار روپے تک کا قرضہ دیا جاتا ہے۔ اس سے چھوٹے قرضے بھی ہیں 10 ہزار اور 5 ہزار روپے کے ہیں تو آپ

کہہ سکتے ہیں کہ 5 ہزار روپے سے لے کر 50 ہزار روپے تک کے قرضے مختلف جگہوں پر دیئے جاتے ہیں Akhuwat microfinance کے جتنے چارجز آتے ہیں اُس کے تمام چارجز حکومت پنجاب اُٹھاتی ہے۔ پچھلے سال 1 ارب 43 کروڑ روپے کے قریب اس کے چارجز کی مد میں حکومت نے اُن کو ادا کئے ہیں یہ ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں اب یہ چھوٹے قرضے ہیں۔ چھوٹے قرضے حکومت اپنے بینر لگائے بغیر ایک third party کے ذریعے لوگوں کو تقسیم کئے جاتے ہیں جس کے ذریعے ہم اپنی intervention کم سے کم کرتے ہیں تاکہ ایک شفافیت کا نظام رہے لہذا اس کی یہ detail تو میرے پاس موجود ہے اگر معزز ممبر کو اس سے زیادہ بھی detail چاہئے تو میں معزز ممبر کو مہیا کرنے کے لئے حاضر ہوں گا کہ جس میں آپ کہہ سکیں کہ جو آپ نے 37342 کا figure دیا ہے ان تمام کی ہمیں تفصیل چاہئے تو جو متعلقہ ادارہ ہے جس کے ذریعے ہم ان کو تقسیم کرواتے ہیں اُس کے ذریعے بھی آپ کو پوری detail ایک ایک بندے کی مہیا کی جاسکتی ہے شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں مختصر کیجئے گا آج جمعہ کا دن ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! مختصر کروں گا۔ منسٹر صاحب! جو مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اخوت کے platform سے اور جو باقی اس طرح کے ادارے ہیں اُن کے platform کے ذریعے لوگوں میں قرضے disburse کئے ہیں اور ان کی amount 20 ہزار سے 50 ہزار کے قریب ہے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ 10 ہزار، 20 ہزار یا 50 ہزار کی چھوٹی amounts سے اگر آپ سمجھتے ہیں خاطر خواہ فائدہ ہو رہا ہے تو ان کا audit کروائیں کہ واقعی ان قرضہ جات سے اُن لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے یا کچھ ایسے businesses develop ہو رہے ہیں تو اس کو continue کریں ورنہ اس پالیسی پر دوبارہ غور کریں کہ کیا یہ amount ہم waste تو نہیں کر رہے، کیا اس کا کوئی مقصد سامنے آرہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! معزز ممبر کے سوال کے دو پارٹ ہیں۔ایک audit کے متعلق ہے میں نے آتے ساتھ ہی KPMG کے ذریعے اس کا audit بھی کروایا ہے اس کی باقاعدہ ایک رپورٹ جو ہمارے پاس موجود ہے اور اُس میں جو کمی پیشی ہے وہ ہمارا پنجاب سمال انڈسٹری کارپوریشن کا متعلقہ بورڈ ہے جس کو میں خود چیئر کرتا ہوں اُس کے اندر report lay کی گئی ہے اُس کی خامیوں کو نوٹ کیا گیا اُس کے مطابق direction دی گئی ہیں کہ اُنہوں نے کس طرح سے اپنی سمت ٹھیک کرنی ہے یہ ہم نے کیا ہے۔ دوسری بات جو معزز ممبر نے فرمائی کہ 50 ہزار تک قرضے ہیں تو ہم نے بورڈ کے اندر اس کی limit رکھی ہے کہ موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی limit کو زیادہ کر دیا جائے ایک لاکھ، ڈیڑھ لاکھ، دو لاکھ یہ بورڈ فیصلہ کرے گا کہ اُس کی limit کو بڑھا دیں، جتنی ہم limit کو بڑھائیں گے لازمی بات ہے اُتنا ہی پیسے کے آنے اور جانے کا cycle کم ہو جاتا ہے۔ بہر حال میں نے یہ سب نوٹ کر لیا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے پاس اس میں جو مزید بہتری کی گنجائش ہے ہم اُس کے اوپر کام کر رہے ہیں۔ PSIC اس کے علاوہ بھی قرضے دیتا ہے PSIC یہ نہیں کہ اخوت کے ذریعے قرضے دیتا ہے PSIC چھوٹی کاٹیج انڈسٹری کو بھی قرضے دیتی ہے چونکہ پنجاب کے 36 اضلاع ہیں میں نے ان میں سے پہلے 12 اضلاع کو select کیا، اُن 12 اضلاع کے اندر چھوٹے قرضے جو کہ کاٹیج انڈسٹری کے لئے ہیں اُن کے اندر 3 لاکھ روپے کا قرضہ ہم بلا سود دے رہے ہیں اگلے 12 اضلاع میں بھی ہم یہ قرضے دینے جا رہے ہیں ان میں ملتان، بہاولپور، سرگودھا اور ڈی جی خان وغیرہ وغیرہ تو 12 اضلاع کے اندر جہاں پر poverty بہت زیادہ ہے اور جہاں پر ہم سمجھتے ہیں کاٹیج انڈسٹری زیادہ ہونی چاہیں اور ہو سکتی ہے تو اُن اضلاع کی کسی بھی product بنانے میں speciality ہے تو وہاں پر PSIC نے اپنی پاکٹ سے 33 کروڑ روپے کے قرضے بانٹے ہیں اور مزید ہم اُس میں اضافہ کر رہے ہیں۔ یہ ایک roadmap ہے کہ 36 اضلاع کے اندر ہم باری باری کس طرح سے کاٹیج انڈسٹری کا جو cluster ہے اُس کو کس طرح سے بڑھانا ہے، اگر 10 بیٹھے ہیں تو اُس کو 20 کس طرح سے کرنا ہے، 20 کو 50 کیسے کرنا ہے تو PSIC کی قرضہ دینے کی سکیمز موجود ہیں وہ چلتی رہتی ہیں جو وزیر اعلیٰ کی بڑی روزگار سکیم ہے اُس کے لئے تو ہم نے 1 کروڑ روپے یعنی دس ملین تک کا جو قرضہ ہے اُس کا اجراء کیا ہے وہ 5 لاکھ روپے سے لے کر 1 کروڑ روپے تک ہے اُس کو بھی بنک آف پنجاب کے ذریعے سے ہم distribute کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں ---لہٰذا اس سوال نمبر 5509 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے تشریف فرما نہیں ہیں--- لہٰذا اس سوال نمبر 5510 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ محترمہ! اپنا سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5731 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں مرد و خواتین ملازمین کی تعداد اور ڈے کیئر سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*5731: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور میں کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے نیز ان میں خواتین ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ بالا انڈسٹریل اسٹیٹ میں ملازمت کرنے والی خواتین کے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ڈے کیئر سنٹر کی سہولت موجود ہے؟

(ج) متذکرہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں خواتین ملازمین کو بنیادی سہولیات اور تحفظ کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) تقریباً ٹوٹل ورکر 60 ہزار کام کر رہے ہیں جس میں 12 ہزار خواتین ہیں۔

(ب) ایک ڈے کیئر سنٹر خواتین سٹاف کے لئے پیپسی کولا انٹرنیشنل میں موجود ہے جو سندر میں ہے۔

(ج) (i) پک اینڈ ڈراپ

(ii) دن کے وقت میڈیکل سنٹر اور ایمبولینس

(iii) میڈیکل کیمپس کا انعقاد

(iv) خواتین ورکر کے لئے یکساں مواقع

(v) خواتین ورکر کے لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں راہنمائی

(vi) خواتین ورکر کو بریک ٹائم ریسٹ کے لئے الگ کمرہ دیا جاتا ہے۔

(vii) خواتین ورکر کو ہنر مند بنانے کے مواقع

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو ڈے کیئر سنٹر پیپسی کولا والوں نے بنایا ہے یہ سندر انڈسٹریل بورڈ نے بنایا ہے یا یہ پیپسی کولا فیکٹری کی ملکیت ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! یہ ڈے کیئر سنٹر پیپسی کولا والوں نے بنایا ہے وہاں تین ڈے کیئر سنٹر موجود ہیں ایک پیپسی کولا کا ہے، ایک سٹائل کا ہے اور ایک ٹیٹرا پیک کا ہے تو انہوں نے اپنے ڈے کیئر سنٹر بنائے ہیں اور اپنے ہی ملازمین کے لئے بنائے ہیں اور وہ اپنے ہی بجٹ سے اُس کو run کر رہے ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر خواتین کی 12 ہزار کی آبادی ہے تو it is possible کہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کا کوئی اپنا ڈے کیئر سنٹر عورتوں کے لئے بنے کیونکہ وہاں پر عورتوں کو بہت problems ہیں وہاں پر ٹوٹل 500 فیکٹریز ہیں، تین فیکٹریوں میں ڈے کیئر سنٹر ہیں باقیوں میں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! ہماری کوشش ہوتی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو آگے کیا جائے اور پرائیویٹ سیکٹر step لے کیونکہ یہ اُن کی ذمہ داری بنتی ہے اور جو متعلقہ بورڈ ہے اور اُن کے اوپر PIEDMC جو متعلقہ کمپنی کام کر رہی ہیں اُن کو میں direction دے رہا ہوں کہ باقی بھی جن کی sizeable industry ہے اور وہاں پر زیادہ خواتین کام کرتی ہیں تو اُن کو بھی اس کے لئے encourage کیا جائے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی اُن کے لئے جو help ہو گی ہم کریں گے لیکن یہ پرائیویٹ سیکٹر جب تک نہیں کرے گا معاملہ ٹھیک نہیں ہو گا۔ گورنمنٹ ڈے کیئر سنٹر بنا دے گی پھر اُس کے بعد اُس کا بجٹ ہو گا، پھر بجٹ نہیں ہو

گاemployeesہوں گے، میں سمجھتا ہوں کہ پھر وہ کام ٹھیک نہیں چلتا لہٰذا پرائیویٹ سیکٹر کو آگے بڑھنا پڑے گا اور اس مقصد کے لئے ہم اُن کے ساتھ کام کرتے بھی رہتے ہیں اور آج میں direction بھی دے رہا ہوں کے وہاں پر مزید ڈے کیئر سنٹرز ہونے چاہئیں اور جن کی بڑی فیکٹریاں ہیں وہاں پر خواتین کی تعداد زیادہ ہے تو وہ اپنے وہاں پر ڈے کیئر سنٹرز بنائیں۔ شکریہ

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے ---لہٰذا اس سوال نمبر 6085 کوdispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔ محترمہ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں---لہٰذا اس سوال نمبر 6109 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی سیدہ زہرا نقوی کا ہے تشریف فرما نہیں ہیں--- لہٰذا سوال نمبر 6112 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے---ان کے سوال نمبر 6146 کوpending کرنے کی request آئی ہے اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے جی، چودھری صاحب اپنا سوال نمبر بول دیں

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6147 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں محکمہ کے اداروں کی تعداد اور تعلیم کی نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

*6147: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و تحصیل فورٹ عباس میں کون کون سے ٹیکنیکل تعلیمی ادارے کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کس کس skill میں ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے یہ ٹیکنیکل تعلیم اس علاقہ کی انڈسٹری سے مطابقت رکھتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی کب سے ہیں ان کو پر کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی missing facilities ہیں ان کی فراہمی کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں ان اداروں کے لئے فراہم کی گئی ہے ادارہ وار تفصیل دی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں ٹیوٹا کے زیر انتظام تین ادارے برائے طلباء اور دو ادارے برائے طالبات فنی تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں علاقہ و انڈسٹری کی ضروریات کے مطابق ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں جن skills/ trades میں فنی تعلیم و تربیت دی جارہی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں خالی اسامیوں کے بارے میں تفصیلات (تتمہ۔ج) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

جبکہ ٹیوٹا پنجاب بھر کے ٹیکنیکل اداروں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ اشتہارات درخواستیں امیدواران سے لے چکا ہے جن پر سکروٹننگ کا کام HR سیکشن میں جاری ہے۔

(د) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں missing facilities اور فراہم کردہ بجٹ کے بارے میں تفصیلات تتمہ (د) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے حوالے سے ہے میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ان اداروں میں کس کس skill میں ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے کیا یہ

ٹیکنیکل تعلیم اس علاقہ کی انڈسٹری سے مطابقت رکھتی ہے؟ اس کے جواب میں میری تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد کے پانچ اداروں کا ذکر ہے جس میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ہارون آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فورٹ عباس فقیر والی اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہارون آباد اور اس میں اگر Clears Technologies کی فہرست میں دیکھیں تو ہر ادارے میں جیسا کہ پہلا ہارون آباد کا بڑا ادارہ ہے جس میں ایک CCC,CCA,HVACR جو کہ AC کی heating کی تربیت اور الیکٹریشن کی تربیت کے چھ چھ ماہ کے صرف تین کورسز ہیں۔ اسی طرح باقی اداروں میں بھی آپ دیکھیں تو یہ بڑے ہی غیر معمولی سے کورسز ہیں ایسے کورسز تو بچے کسی بھی دکان پر بیٹھ کر حاصل کر سکتے ہیں اور وہاں پر جو انڈسٹری ہے وہ زیادہ تر آپ کی۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ اپنے ضمنی سوال پر آجائیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کو سوال سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کیا آپ ان technologies کو expand کریں گے کیونکہ ہم ان اداروں پر سالانہ اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں؟ میں نے پہلے تفصیل پڑھی ہے پتا نہیں کتنے کروڑوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں تو آیا یہ اس کا کیا مقصد لینا چاہ رہے ہیں کہ ہم نے صرف وہاں پر ملازموں کو تنخواہیں ہی دینی ہیں یا آپ نے وہاں پر کوئی نئی technologies بھی لانی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): ابھی معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ایسے کورسز کسی دکان پر بھی بیٹھ کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جی، بالکل وہ دکان میں بیٹھ کر کورس تو کر سکتا ہے لیکن وہ پھر کسی فیکٹری میں کام نہیں کر سکتا۔ جب ان اداروں میں ہم بچوں کو تعلیم دیتے ہیں تو لازمی بات ہے کہ اس کی certification ہوتی ہے لہٰذا اس certification کی بناء پر وہ بچہ ملک میں یا ملک سے باہر بھی کام کر سکتا ہے۔ بہاولنگر میں ان کے علاقے میں پی پی کے حوالے سے سوال کیا گیا تو وہاں پر ان کے پانچ مختلف ادارے ہیں وہاں پر different courses ہیں اور different courses کی different میعاد ہے۔ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر میں 6 ماہ اور 12 ماہ کے کورسز بھی کروائے جاتے ہیں تو وہاں پر انہی کورسز کے لحاظ سے ہی ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ ان کی

certification ہو اور جب ادارہ یہ سمجھتا ہے کہ اب یہاں پر مزید ایسے کورسز کی ضرورت ہے جیسا کہ DAE ہے تو ادارہ پھر اس لحاظ سے کورسز کرواتا ہے لیکن it all depends کہ وہاں پر اس چیز کی requirement ہے یا نہیں ہے۔ اگر وہاں پر کسی چیز کی requirement ہی نہیں ہے اور آپ وہاں پر اس حوالے سے تمام arrangement بھی کر لیں، پورا انفراسٹرکچر بھی بنائیں اور سٹاف بھی hire کریں اور اس کے بعد وہاں پر سٹوڈنٹس ہی نہ ہوں تو پھر آپ کیا کریں گے ؟ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر میں 6 ماہ سے لے کر 2 سال تک کے کورسز ہیں اور DAE تین سال تک کا ڈپلومہ کروایا جاتا ہے جو بچہ میٹرک سائنس کے ساتھ کرتا ہے پھر میٹرک کرنے کے بعد اس بچے کو DAE میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی کامیابی کے ساتھ یہ کورسز چل رہے ہیں اور جو انڈسٹری کی کھپت ہے اس کے مطابق اس کو پورا کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چوہدری صاحب! آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے میرے سوال کا جواب تو دے دیا ہے لیکن میں ان کو بتاتا چلوں کہ مہربانی کر کے یہ technologies کو increase کریں اور اس حوالے سے سروے بھی کروائیں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ کا اصل ہدف تو یہ ہے کہ وہاں پر مقامی انڈسٹری کے مطابق skilled labor provide کی جائے تو اس کو ذرا بڑھایا جائے تاکہ ان کے مقاصد پورے ہوں۔ دوسرا میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے کہ ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی دیر سے ان کو fill نہیں کیا جا رہا ہے؟ اس کا مجھے بہت تفصیلی جواب چارٹ کی شکل میں دیا گیا ہے اور اس جواب میں اگر آپ teaching side پر دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ 60 فیصد جو teaching cadre posts ہیں وہ خالی پڑی ہیں اور جو دوسری اسامیاں خالی ہیں ان کی تعداد کچھ کم ہے لیکن ٹیچرز جن کا مقصد بچوں کو تعلیم دینا ہے تو کیا اگر وہاں پر ٹیچرز ہی نہیں ہیں تو وہاں ان اداروں میں کیا مصارف ہیں، پھر وہاں پر یہ ادارے کیا کر رہے ہیں اگر وہاں پر متعلقہ technologies کے ٹیچرز ہی نہیں ہیں، آپ دیکھیں کہ اساتذہ کی 94 سیٹوں میں سے 64 سیٹیں خالی ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ کیا یہ seats fill ہو گئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! ابھی seats fill نہیں ہوئیں لیکن جہاں پر ٹیچرز کی کمی ہے وہاں پر ad-hoc basis پر visiting facility کے ذریعے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ متعلقہ ادارے میں جس ٹیچر کی ضرورت ہے اس کو پورا کیا جائے۔ جس طرح پہلے بھی ایک معزز ممبر نے سوال کیا تھا تو اس کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ ایک process کو adopt کیا گیا ہے چاہے وہ محکمانہ اس کی promotion کا ہے لیکن اگر ٹیچر نے باہر سے آنا ہے تو حکومت نے منظوری دی ہے کہ PPSC کے ذریعے ٹیچرز بھرتی کئے جائیں گے اور اس کے علاوہ ڈیپارٹمنٹ خود بھی بھرتی کرے گا۔ ان دونوں options کو adopt کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے بجٹ بھی allocate کر دیا گیا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے شفافیت کے ساتھ ان seats کو fill کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! بچوں کی تعلیم کا مسئلہ ہے ان خالی اسامیوں کو تقریباً ساڑھے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے تو میری محکمہ سے گزارش ہو گی کہ ان چیزوں پر بھرپور توجہ دیں تاکہ ان اداروں کا مصرف ہو سکے اور باقاعدہ ان کی full utilization ہو سکے۔

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی جواب دیا ہے کہ جہاں پر permanent staff کی کمی ہے وہاں پر اس حوالے سے faculty رکھی گئی ہے چاہے وہ visiting or ad-hoc faculty ہے ہم نے وہاں سٹاف رکھا ضرور ہے لہذا visiting faculty کے ذریعے سے سٹوڈنٹس کو پڑھایا جا رہا ہے۔ جہاں تک permanent faculty کا تعلق ہے اس حوالے سے میں نے اپنی پالیسی آپ کے سامنے بیان کر دی ہے یہ جو بار بار کہہ رہے ہیں وہاں پر ٹیچرز نہیں ہیں تو ان کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ Teachers are there. اب یہ ہے کہ کیا وہاں پر جو ٹیچرز موجود ہے وہ وہاں پر ad-hoc basis پر visiting facility پر ہیں یا وہ regular ہیں تو میں نے آپ کو بیان کیا ہے کہ visiting faculty پر ہم نے teachers hire کئے ہوئے ہیں وہ آکر بچوں کو پڑھاتے ہیں اور permanent teachers رکھنے کا جہاں تک تعلق ہے اس حوالے سے already میں پالیسی بیان کر چکا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6156 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سمال انڈسٹری پنجاب کا دیہاتوں کے رہنے والے پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو قرضہ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***6156: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نے سال یکم اگست 2018 تا 30 ستمبر 2020 تک کتنے بے روزگار نوجوان کو کاروبار کے لئے کتنی رقم کن شرائط پر فراہم کی اور اس کی شرح سود کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے مذکورہ دو سالوں میں کوئی قرضہ کسی نوجوان کو نہ دیا گیا اگر قرض دیا گیا تو دیئے گئے قرض کی تفصیل رقم نام و پتا تعلیم ضلع وار فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ روزگار سکیم کے تحت کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے قرض لینے کے لئے اہلیت کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قرض کا دائرہ کار وسیع کر کے صوبہ بھر کے تمام پڑھے لکھے نوجوانوں کو خصوصاً دیہاتوں میں رہنے والے پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو ترجیحی بنیادوں / آسان شرائط اور کم شرح سود پر قرض فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) (1) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے سال یکم اگست 2018 تا 2020 تک (1401) مرد و خواتین کو 154.090 ملین روپے مالیت کے قرضہ جات انتہائی آسان شرائط پر فراہم کئے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ محکمہ نے اخوت اسلامک مائیکرو فنانس کے ذریعے وزیر اعلیٰ خود روزگار سکیم کے تحت 12۔ارب روپے کے فنڈ سے اگست 2018 سے

دسمبر 2020 تک 35405 ملین روپے کے 11,38,586 قرضہ جات آسان شرائط پر فراہم کئے گئے ہیں تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(3) پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے تعاون سے خصوصی افراد (معذور افراد) کو برسرِ روزگار بنانے کے لئے قرضہ سکیم کا آغاز کیا جس کے تحت اگست 2018 سے دسمبر 2020 تک 290 ملین روپے کے 9923 قرضہ جات فراہم کئے ہیں تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہیں یہ درست نہ ہے۔ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے مذکورہ دو سالوں میں (یکم اگست 2018 تا ستمبر 2020) تک 1401 ہنر مند نوجوانوں (مرد و خواتین) کو 154.090 ملین کے قرضہ جات فراہم کئے ہیں تفصیل رقم نام و پتا تعلیم ضلع وار ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب روزگار سکیم کے تحت اگلے پانچ سالوں کے لئے 10,000 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ پنجاب روزگار سکیم کے تحت آن لائن درخواستیں موصول ہو رہی ہیں اور قرضہ جات فراہم کرنے کا عمل جاری ہے۔ قرض لینے کے لئے اہلیت کی تفصیل ضمیمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ سکیم کے تحت 10,000 ملین روپے مختص کے گئے تھے جس میں سے 600 ملین دیئے گئے تھے۔ 20.5 ملین خرچ کئے گئے ہیں اور بقایا رقم 579.5 ملین ہے۔ پنجاب روزگار سکیم کا آغاز اکتوبر 2020 میں کیا گیا تھا۔ اس سکیم کے تحت 388 افراد کو قرض ادا کیا جا چکا ہے جس کی جاری شدہ رقم 197.46 ملین ہے۔ منظور شدہ کسیز کی تعداد 597 ہے جس کی رقم 319.43 ملین ہے۔

(د) جی ہاں! پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے قرض کا دائرہ کار وسیع کر کے صوبہ بھر کے تمام پڑھے لکھے نوجوانوں کو خصوصاً دیہاتوں میں رہنے والے پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو آسان شرائط اور کم شرح سود پر قرضہ فراہم کرنے کے لئے پنجاب روزگار سکیم کا آغاز کیا ہے جس کے تحت تمام ہنر مند پڑھے لکھے نوجوانوں کو آسان شرائط اور کم شرح سود پر ایک کروڑ روپے تک کے قرضہ جات فراہم کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ مذکورہ روزگار سکیم کے تحت کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟ اس کے جواب میں محکمہ نے لکھا ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت 10 ہزار ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے 600 ملین دیئے گئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو بقایا رقم ہے وہ یہ کتنے عرصے میں دے دیں گے اور اس رقم کے حوالے سے ان کے پاس کیا پلان ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! جب گورنمنٹ بجٹ میں رقم رکھ دیتی ہے اور scheme announce کر دیتی ہے۔ جیسا کہ محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ کتنے عرصے میں ہم رقم دے دیں گے تو یہ ہم پر depend نہیں کرتا لوگ اپنی requirement کے مطابق application دیتے ہیں اس کے بعد ایک process ہے اس کے مطابق ان کو قرضہ دے دیا جاتا ہے۔ اگر ہم لوگوں کی requirement کو پورا نہیں کرتے تو لازمی بات ہے کہ بجٹ پھر lapse ہو گا اور باقی بجٹ واپس چلا جائے گا تو جو application دیتا ہے جو کہ applicant ہے اور آگے process مکمل ہونے میں وقت لگتا ہے لیکن ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جو بھی اس حوالے سے application دے اس کا process complete ہو اور اس کو جلد ہی قرضہ دے دیا جائے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! اس کے جواب میں لکھا ہے کہ۔۔۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ایک سیکنڈ آپ ذرا بیٹھ جائیں کیونکہ منسٹر صاحبہ ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! I am sorry کہ میں interrupt کر رہی ہوں لیکن ایک ضروری اعلان صرف آپ کی اجازت سے کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔ Order in the House.

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ COVID کا مسئلہ ہمارے لئے بہت گھمبیر ہے اور اس وقت اومی کرون کے تقریباً دو کیسز ہمارے سامنے آچکے ہیں تو ہم booster doze جو کہ ہمارے parliamentarians اور تمام جو سٹاف ہے اس کے لئے بروز سوموار ہم یہاں اسمبلی میں بندوبست کر دیں گے تو میں سب کو request کروں گی کہ booster doze ضرور لگوالیں۔ It is extremely important لہٰذا پیر کی صبح سے ہماری ٹیم دو دن تک یہاں اسمبلی میں موجود رہے گی میں صرف یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ تمام parliamentarians اور جتنا بھی سٹاف ہے وہ اپنی booster doze ضرور لگوالے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ! کیا وہ Pfizer doze ہوگی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! جی، بالکل۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ ہمیں applications موصول ہو رہی ہیں اور منظور شدہ کیسز کی تعداد 597 ہے۔ منظور شدہ کیسز بھی ہیں اور جو applications منظور ہو چکی ہیں ان پر جلد از جلد process مکمل کیا جائے تاکہ جو بے روزگار لوگ ہیں ان کو قرضہ ملے اور وہ کوئی روزگار شروع کریں تو اس سلسلے میں ان کا کیا جواب ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! Any comment.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! Request یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ جیسے ہی application آتی ہے اس کا ایک process ہوتا ہے جس کے تحت اس کی due diligence کی جاتی وہ PICIC ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے اور اس کے بعد بنک آف پنجاب کو بھیجا جاتا ہے وہ اس حوالے سے اپنا process مکمل کرتا ہے تاکہ جو requirement ہے جس نے قرضہ لینا ہے اسی نے وہ requirement پوری

کرنی ہوتی ہے جب اس کی requirement پوری ہو جاتی ہے اس کو قرضہ دے دیا جاتا ہے اب کتنی دیر میں قرضہ دیں گے اور کیسے ہو گا تو اس حوالے سے ہماری window open ہے جو بھی آ کر apply کرے گا اور اپنی requirement پوری کرے گا اس کو قرضہ دے دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال نمبر 6227 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6281 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیوٹا میں مرد و خواتین انسٹرکٹر کے قواعد و ترقی یکساں کرنے میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

*6281: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے ادارے TEVTA کے سروس رولز کے مطابق مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کے قواعد ترقی مختلف ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خواتین انسٹرکٹرز کے لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کے بعد معزز عدالت نے دسمبر 2018 میں محکمے کو حکم دیا کہ تین ماہ کے اندر یکساں قواعد وضع کئے جائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً دو سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی محکمہ عدالت عالیہ کے حکم کی تعمیل کرنے میں ناکام ہے؟

(د) کیا عدالت عالیہ کے حکم کی تعمیل نہ کر کے محکمہ توہین عدالت کا مرتکب نہیں ہوا ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو محکمہ کب تک یہ قواعد وضع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) TEVTA کی تشکیل کے بعد مختلف اداروں کے سرکاری ملازمین کی خدمات TEVTA کو منتقل ہوئیں۔ ان سرکاری ملازمین کی ترقیاں پہلے سے تشکیل شدہ حکومت پنجاب کے متعلقہ اداروں کے سروس رولز کے مطابق ہی سرانجام دی جاتی ہیں۔ پنجاب حکومت کے محکمہ محنت و افرادی قوت کے ملازمین جو TEVTA کو منتقل ہوئے۔ ان کے سروس رولز 1993 کے مطابق مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کے قواعد برائے ترقی مختلف ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) محکمہ نے عدالت عالیہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے درخواست گزار خواتین کی منشاء کے مطابق کیس تیار کر کے بروقت مجاز اتھارٹی کو بھجوادیا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔
لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کی روشنی میں درخواست گزار خواتین اساتذہ کو شامل کرتے ہوئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور غوروخوض کے بعد ایک شیڈول برائے مطلوبہ ترامیم تیار کیا گیا۔ مذکورہ شیڈول میں درخواست گزاران کے تمام مطالبات ان کی منشا کے مطابق مذکورہ مسودہ میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ ضروری جانچ پڑتال کے بعد مجوزہ مسودہ مجاز اتھارٹی (سروس رولز کمیٹی) کو بھجوادیا گیا ہے۔ سروس رولز کمیٹی نے مجوزہ رولز میں ترامیم کی منظوری دے دی ہے۔ S&GAD نے سروس رولز کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مجوزہ مسودہ بذریعہ سمری مجاز اتھارٹی کی منظوی کے لئے بھجوادیا ہے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(د) نہیں۔ محکمہ نے معزز عدالت کے احکامات کی روشنی میں درخواست گزاران کی منشا کے مطابق کیس تیار کر کے بروقت مجاز اتھارٹی کو بھجوادیا تھا۔

(ہ) محکمہ کی جانب سے مجوزہ مسودہ ترامیم سروس رولز کمیٹی سے منظور ہو چکا ہے۔ S&GAD کے ریگولیشن ونگ نے سروس رولز کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مجوزہ مسودہ بذریعہ سمری مجاز اتھارٹی کی منظوری کے لئے بھجوادیا ہے منظوری کے بعد S&GAD رولز میں ترامیم کا نوٹیفکیشن جاری کرنا S&GAD کے دائرہ اختیار میں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: Thank you very much اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ لیکن محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال نمبر 5162 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6386 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت پنجاب کا وفاق کی طرز پر مسابقاتی کمیشن / ادارہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*6386: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت صوبہ بھر میں زائد منافع کے لئے کاروبار میں گٹھ جوڑ کر کے مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومتی اقدامات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت منظم، مصنوعی قلت اور مہنگائی کرنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے کے لئے وفاقی مسابقاتی کمیشن جیسا ادارہ قائم کرنے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(د) کیا زائد منافع خوری کے رجحان کو ختم کرنے کے لئے سخت تعزیراتی اقدامات کی ضرورت نہیں تو تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! حکومت ایسے عناصر جو مصنوعی قلت پیدا کر کے منافع خوری کر رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی کر رہی ہے اور ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کا تدارک کر رہی ہے تاکہ عوام الناس کو اشیائے خوردنی وافر اور مناسب قیمت میں میسر ہو سکیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی طرز کا قانون The Punjab Preventation of Hoarding Act, 2020 نافذ العمل کیا جس کے تحت ضلع بھر کے Deputy Commissioners کو اختیارات دیئے گئے ہیں جو غیر قانونی طور پر اشیائے خوردنی ذخیرہ کرنے والوں پر ایکشن لیتے ہیں۔ ان ایکشن کو میڈیا پر کوریج دی جاتی ہے اس قانون کے تحت متعلقہ افسران کو اختیار ہے کہ وہ ضبط شدہ مال کو موقع پر نیلام کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ گودام کو سیل کرنے، تین سال تک قید کی سزا اور ضبط شدہ مال کی مالیت کے نصف تک جرمانہ کرنے کے اختیار بھی تفویض کئے گئے ہیں۔ اس قانون کے تحت درج ذیل کارروائیاں کی گئی ہیں۔

انسپکشن	ذخیرہ اندوزی کی کارروائی	جرمانہ	سیل	FIR's
19731	975	Rs.3742679	160 گودام	34

(ج) جی نہیں! حکومت پنجاب نے پرائس کنٹرول اور ناجائز منافع خوری کے تدارک کے لئے اختیارات اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو تفویض کر رکھے ہیں جو اپنے اضلاع کے اندر موقع محل کے مطابق کاروائیاں کر رہے ہیں۔ اسی طرح دیگر محکمہ جات جیسا کہ محکمہ زراعت، محکمہ خوراک، محکمہ لائیوسٹاک اپنے اپنے قوانین کے تحت کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں صورتحال کافی بہتر ہے اور ایسے ادارے کی فی الوقت ضرورت نہ ہے۔

(د) انسداد منافع خوری اور انسداد ذخیرہ اندوزی کے قانون میں سخت تعزیرات رکھی گئی ہیں جن کے تحت بھاری جرمانے، قید گودام سیل کرنے اور مال مسروقہ ضبط و نیلام کرنے کے اختیارات موجود ہیں۔ تفصیلات اوپر جز(ب) میں درج ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! جو inspections ہوئی ہیں، جو ذخیرہ اندوزی کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، جو جرمانے کئے گئے اور جو گودام seal کئے گئے ہیں محکمے نے ان کی تفصیل جواب کے جز(ب) میں دی ہوئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کیا یہ رپورٹ ایک دو یا تین سال کی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! یہ ساری نہیں بلکہ ایک سال کی ہے لیکن میں ابھی exact number نہیں بتا سکوں گا کہ یہ کس سال کی ہے۔میرے پاس مکمل تفصیل ہے جس کے بارے میں معزز ایوان کو brief بھی کر سکتا ہوں لیکن اگر محترمہ specifically سال کا پوچھ رہی ہیں تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہاں جواب میں محکمے نے نہیں لکھا اس لئے میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہ رہا کہ کوئی سال بتا دوں - سوال کے اندر بھی specifically نہیں پوچھا گیا تھا کہ کسی ایک سال کے بارے میں بتایا جائے۔بہر حال مجھے لگ رہا ہے کہ جس تاریخ کو یہ سوال آیا تھا اس وقت سے پہلے کے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف یہ جرمانے، seal،inspections کرنا، ایف آئی آرز رجسٹرڈ کرنا ہے۔جو میں اس جواب کی deliberation کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ جس تاریخ تک پوچھا گیا ہے یہ اس سے پیچھے کا جواب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ قانون کے مطابق تین سال کی قید رکھی گئی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ ابھی تک کسی کو قید کی سزا نہیں سنائی گئی جس وجہ سے ذخیرہ اندوز، از خود قیمتیں بڑھانے والے معمولی جرمانہ ادا کر کے دوبارہ غیر قانونی کاروبار کر رہے ہیں وہ ذخیرہ اندوزی کر کے اور از خود قیمتیں بڑھا کر اپنا کاروبار چلا رہے ہیں، اگر انہیں قید کی سزا دی جائے تو شاید ایسا نہ ہو۔لہٰذا میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا کسی کو قید کی سزا سنائی گئی ہے اگر نہیں سنائی گئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! محکمے کا کام ہے کہ وہ کیس عدالت میں بھیج دے، سزا دینا عدالت کا کام ہے، عدالت جرمانہ کرے یا سزا کرے یہ اس کا اختیار ہے۔ہمارے پرائس کنٹرول مجسٹریٹ سزائیں نہیں دیتے بلکہ جرمانے کرتے ہیں اور عدالت سزا دیتی ہے۔اس کی تفصیل کہ کسی کو کوئی سزا ہوئی ہے یا نہیں اس کا ریکارڈ میرے پاس موجود نہیں ہے لیکن اگر محترمہ نئے سرے سے fresh question put کر دیں تو اگلی دفعہ اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔

جناب چیئرمین: تمام سوالات ختم ہوئے۔جی، ارشد ملک صاحب! آپ صرف ایک سوال کر سکتے ہیں اور وہ بھی سفارشی پروگرام کے تحت۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سب سے پہلے آپ کا شکریہ، وزیر قانون راجہ بشارت اور میاں محمد اسلم اقبال کا بھی شکریہ اور پورے ہاؤس کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ ڈی جی اسمبلی کو بھول گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ڈی جی اسمبلی تو ہاؤس کی جان ہیں اور میں on the floor of the House یہ بتادوں کہ ڈی جی اسمبلی کے بغیر کچھ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کچھ چل سکتا ہے۔میرا سوال نمبر 2114 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں انڈسٹری ایریاز میں جدید آلات سے استفادہ اٹھانے سے متعلقہ اقدامات و دیگر تفصیلات

*2114: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں موجود سمال انڈسٹری کو مزید بڑے پیمانے پر بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ساہیوال کی عوام کی خوشحالی اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے انڈسٹریل ایریا کو مزید بڑھانے اور جدید آلات کی تیاری کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ساہیوال میں مزید انڈسٹری ایریا بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) موجودہ ساہیوال انڈسٹری اسٹیٹ تقریباً52ایکڑ پر محیط ہے۔جوADP سکیم کے تحت85-1984میں پایہ تکمیل تک پہنچی۔ اسٹیٹ میں بجلی، پانی، سیوریج، گیس و دیگر سہولیات میسر ہیں۔یہ اسٹیٹ187پلاٹوں پر مشتمل ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Category of plots	No of plots
A-category (4 kanal)	27
B-category (2 kanal)	58
C-category (1-kanal)	70
D-category (5.1/2)	32
Total	187

اس وقت اسٹیٹ مکمل طور پر آباد ہے۔اس کے شمال میں اوڈھ اور بہاری کالونی جنوب میں آفیسر کالونی مشرق میں اولڈ ہڑپہ روڈ جبکہ مغرب میں رہائشی ایریا چک نمبر-6 R/95واقع ہیں۔چونکہ ساہیوال اسٹیٹ کے ارد گرد رہائشی کالونیاں و بستیاں وغیرہ آباد ہو چکی ہیں اس لئے اس کی توسیع ممکن نہ ہے۔

(ب) ساہیوال کے عوام کی خوشحالی اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے اور Estate-II ساہیوال کے قیام کے لئے Pre-feasibilityرپورٹ تیاری کے آخری مراحل میں ہے جس میں جدید آلات تیار کرنے والوں کو پلاٹ ترجیحی بنیادوں پر دیئے جائیں گے۔ نیز انڈسٹریز لگانے والوں کی مالی معاونت کی سہولت بھی مہیا کی جائے گی۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب ساہیوال میں اسٹیٹ فیز- IIکے قیام کے لئے تقریباً100ایکڑ پر محیط نئی صنعتی بستی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں چیمبر آف کامرس ساہیوال کی درخواست برائے مختص زمین 790کنال19مرلے واقع چک نمبر-9 L/86ساہیوال کا جائزہ لیا گیا۔ متعلقہ زمین کو اسٹیٹ IIساہیوال کے لئے موزوں قرار دیا گیا۔ نیز چیمبر آف کامرس ساہیوال کی اس بات کو بھی سراہا گیا کہ اسٹیٹII کے قیام کے لئے زمین کے علاوہ کسی قسم کی مالی معاونت درکار نہ ہے۔ چیمبر آف

کامرس ساہیوال کی درخواست کو مدِ نظر رکھتے ہوئے محکمہ صنعت و تجارت پنجاب کی جانب سے بورڈ آف ریونیو پنجاب کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب اب آپ ضمنی سوال کر لیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں میاں اسلم اقبال صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کا جو جواب دیا اس کے مطابق ہی مہربانی فرمادیں۔جز(ب) میں میرا سوال تھا کہ کیا حکومت ساہیوال کی عوام کی خوشحالی اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے انڈسٹریل ایریا کو مزید بڑھانے اور جدید آلات کی تیاری کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے اور جز(ج) میں تھا کہ کیا حکومت ساہیوال میں مزید انڈسٹری ایریا بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! یہ آج کے ایجنڈے کا دوسرا سوال نمبر 2114 ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! محکمے نے اس کا جو جواب دیا ہے میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ساہیوال کے عوام کی خوشحالی اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے ساہیوال Estate-II ساہیوال کے قیام کے لئے pre-feasibility رپورٹ تیاری کے آخری مراحل میں ہے اور جز(ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ جی ہاں! حکومت پنجاب ساہیوال میں اسٹیٹ فیز- II کے قیام کے لئے تقریباً 100 ایکڑ پر محیط نئی صنعتی بستی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے جس میں 790 کنال 19 مرلے واقع چک نمبر 86/9-L ساہیوال کا جائزہ لیا گیا اور اسے موزوں قرار دیا گیا۔ میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی میں on the floor of the House جو جواب دیا گیا ہے وہ 86/9-L چک کے حوالے سے دیا گیا ہے جبکہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے جو سیکشن IV کیا وہ 85/5L کا کیا ہے وہاں پر دو دو، تین تین ایکڑ کے چھوٹے چھوٹے زمیندار، کاشتکار ۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! ٹائم ختم ہو رہا ہے۔پلیز آپ جلدی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ محکمے نے سوال کا غلط جواب دیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے اسمبلی میں جو جواب دیا ہے اسی کے مطابق اسٹیٹ بنائیں اور ہمیں خوشی ہو گی کہ ساہیوال میں انڈسٹریل اسٹیٹ بن رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ میرے فاضل ممبر جو اپنی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ یہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ ہونی چاہئے اور یہاں پر نہیں ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ابھی process تھوڑا سا تبدیل ہوا ہے اگر معزز ممبر صاحب میرے پاس تشریف لائیں تو میں ان کو update کر دوں گا۔ میرا سارا ڈیپارٹمنٹ، سیکرٹری صاحب، ایم ڈی صاحب سب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں کہ کہاں پر ضروری ہے اور کہاں پر ضروری نہیں ہے- ہماری کوشش ہو گی کہ جو حکومت کی لینڈ ہے اس کے مطابق اسے کیا جائے اور گورنمنٹ لینڈ پر ہی یہ بنائی جائے بجائے اس کے کہ جو آدھے ایکڑ، ایک ایکڑ، دو ایکڑ یا چار ایکڑ کسی کی پرائیویٹ لینڈ ہولڈنگ ہے اسے Section-IV کیا جائے اور اس کے تحت کسی کی زمین لی جائے-اس میں جو best solution نکلے گا وہ کریں گے، ہم اپنے معزز بھائی کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور اس میں جو بھی کوئی proper چیز نکلتی ہے جس سے ان کی satisfaction بھی ہو اور انڈسٹری بھی بن جائے اس کے مطابق کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کا بہت شکر گزار ہوں اور on the floor of the House اہالیان ساہیوال، زمینداروں اور کسانوں کی طرف سے بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: Thank you very much اب وقفہ سوالات کا ٹائم ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع قصور میں ٹیکنیکل اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1550: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ ہذا کے تحت کتنے ٹیکنیکل ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں ان میں کس کسSkills میں ٹیکنیکل تعلیم دی جارہی ہے؟

(ب) اس ضلع میں مزید کتنے ٹیکنیکل ادارے حکومت کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس ضلع کو کتنی رقم سال19۔2018 میں فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) کیا اس ضلع کے ٹیکنیکل اداروں میں جنSkills میں تعلیم دی جاتی ہے وہ موجودہ جدید ٹیکنالوجی کے مطابق ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع قصور میں ٹیوٹا کے اداروں کی مجموعی تعداد12 ہے جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان اداروں میں30 مختلف سکلز(Skills) میں طلباء و طالبات کو تعلیم و تربیت کے مواقع مہیا کئے جارہے ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت ایک ادارہUVAS -پتوکی میں جی ٹی ٹی سی فار بوائز تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(ج) ضلع قصور میں ٹیوٹا کے اداروں میں148 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ137 اسامیاں خالی (Vacant)ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع قصور میں ٹیوٹا کے اداروں کا مختص شدہ بجٹ برائے تنخواہ ملازمین کی مد میں مجموعی رقم مبلغ-/ 78,929,007روپے ہے اور دیگر اخراجات کے لئے مجموعی مختص شدہ رقم مبلغ-/ 20,959,500روپے ہے بجٹ برائے سال19-2018 کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع قصور کے ٹیکنیکل اداروں میں جنSkills میں تعلیم دی جارہی ہے وہ رائج الوقت ٹیکنالوجی کے مطابق ہیں۔

لاہور: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گجرپورہ میں طالبات اور ٹیچنگ و نان ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*2280: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گجرپورہ چائنہ سکیم لاہور میں کل کتنی طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ بالا ادارے میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف مکمل ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ادارہ مذکورہ بالا کی دیوار کے ساتھ کوڑے کے ڈھیر اور گائے و بھینسوں کے ڈیرے کی وجہ سے فضاء / ماحول آلودہ رہتی ہے اس بابت متعلقہ انتظامیہ کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وومن گجرپورہ میں اس وقت 433 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ کورس وائز تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، نہیں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف مکمل نہیں ہے ٹیچنگ سٹاف کی 29 میں سے 20 اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی 16 میں سے 9 اسامیاں خالی ہیں۔ اسامیوں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ البتہ ضروری سٹاف عارضی طور پر بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) جی یہ درست ہے متعلقہ انتظامیہ کی طرف سے کوڑے اٹھانے کا کام وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے لیکن گائے بھینسوں کے ڈیرے ختم نہ ہونے کی وجہ سے فضاء / ماحول آلودہ رہتا ہے جس کی کئی بار شکایت کرنے کے باوجود انتظامیہ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔

صوبہ بھر میں رمضان بازار لگانے اور دی گئی سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*2517: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی جانب سے صوبے بھر میں کتنے رمضان بازار لگائے گئے تھے اور ان رمضان بازاروں پر حکومت نے کتنی سبسڈی دی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ رمضان بازاروں میں عوام کو سستی اشیاء صرف مقررہ حد تک ہی خریدنے کی اجازت تھی؟

(ج) سال 2017-18 میں صوبہ بھر میں کتنے رمضان بازار لگائے گئے تھے اور ان میں کتنی اشیاء پر سبسڈی دی گئی تھی؟

(د) سال 2019 میں صوبہ بھر میں رمضان بازاروں میں کتنی اشیاء پر سبسڈی دی گئی اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت پنجاب کی جانب سے اس سال صوبہ بھر میں 309 رمضان بازار لگائے گئے اور ان بازاروں میں ایگریکلچر فیئر پرائس شاپس (AFPs) کے لئے 627 ملین روپے، آٹے کے لئے 5900 ملین روپے، سویاں اور سوجی پر 6.92 ملین روپے کی سبسڈی دی گئی۔ نیز بازاروں کے قیام کے لئے 1050 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کیونکہ اس سال بنیادی ضروری اشیاء کو رمضان 2018 کی قیمت پر فروخت کیا گیا تھا اور رمضان بازار سے خریدی گئی اشیاء باہر مارکیٹ میں فروخت ہونے سے روکنے کے لئے ایک فیملی کے افراد کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حد مقرر کی گئی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں اور رمضان بازار کی اشیاء باہر مارکیٹ میں فروخت نہ ہو سکیں۔

(ج) 2017 میں 319 رمضان بازار لگائے گئے تھے، جس میں (6 اشیاء) آٹا، دال چنا، بیسن، کھجور، سیب اور کیلے پر سبسڈی دی گئی تھی، جبکہ سال 2018 میں 309 رمضان

بازار لگائے گئے تھے، جس میں (8 اشیاء) آٹا، دال چنا، بیسن، کھجور، سیب، لیموں، کیلے اور چکن پر سبسڈی دی گئی تھی۔

(د) حکومت پنجاب نے رمضان بازار میں فروخت ہونے والی (10 اشیاء) آٹا، ٹماٹر، پیاز، لیموں، چاول، کھجوریں، دال چنا، بیسن، سویاں اور سوجی پر سبسڈی دی۔ رمضان بازار میں آٹے کا دس کلو کا تھیلہ 290روپے میں سبسڈی ریٹ پر فروخت کیا گیا جبکہ سوجی پر 20روپے فی کلو کے حساب سے اور سویاں پر 40روپے فی کلو کے حساب سے سبسڈی دی گئی۔ اس کے علاوہ چینی 55روپے فی کلو کے حساب سے رعایتی قیمت پر فروخت کی گئی، گھی مارکیٹ سے 15 سے 20روپے کم قیمت پر فروخت کیا گیا۔ مرغی کا گوشت مارکیٹ سے 10روپے فی کلو کے حساب سے کم قیمت پر فروخت کیا گیا اور انڈے 5روپے فی درجن کے حساب سے مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کئے گئے۔ مزید 12 اشیاء خوردونوش ہول سیل ریٹ پر فروخت کی گئیں جس میں آلو، بھنڈی، کریلا، کدو، دال ماش، مسور (دال اور ثابت مسور)، سفید چنا، ادرک، لہسن، سیب اور کیلا شامل ہیں۔

جھنگ: شہر میں انڈسٹریل زون کے قیام، مقام اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3197: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا جھنگ شہر میں انڈسٹریل زون موجود ہے؟

(ب) انڈسٹریل زون کتنے رقبہ پر کہاں واقع ہے؟

(ج) حکومت جھنگ میں انڈسٹری کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جھنگ شہر میں اس وقت کوئی سمال انڈسٹریز اسٹیٹ / انڈسٹریل زون موجود نہ ہے۔ تاہم پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن جھنگ گوجرہ روڈ پر تقریباً 84ایکڑ رقبہ پر "سیلف فنانس سکیم" کے تحت سمال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ صنعت

کاروں کی دلچسپی برائے خرید انڈسٹریل پلاٹ و نوعیت انڈسٹری جاننے کے لئے اخبارات میں اشتہار شائع کرایا گیا ہے۔ اظہار دلچسپی جمع کرانے کی آخری تاریخ 05-03-2020 تھی۔ مقررہ تاریخ تک وصول ہونے والی "اظہار دلچسپی" کی بنیاد پر جھنگ میں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ مزید برآں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے 1992 میں شور کوٹ کینٹ روڈ پر 100 ایکڑ زمین خرید کر کے اس پر سمال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا بعدازاں یہ زمین حکومت پنجاب نے دانش سکول کے قیام کے لئے حاصل کر لی جس پر اب تک سکول کا قیام بھی نہ ہو سکا ہے۔ اب پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن یہ زمین واپس حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کر رہی ہے۔ تاکہ یہاں پر بھی سمال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کی جا سکے۔

(ب) جواب جز (الف) میں موجود ہے۔

(ج) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن اندرون جھنگ قائم انڈسٹریز کا ایک تفصیلی سروے کر رہی ہے جس کے بعد انڈسٹری کو شہر سے باہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں منتقل کرنے کا جائزہ لیا جائے گا۔ مزید برآں انڈسٹری کی بہتری کے لئے محکمہ نے جھنگ میں اپنا ضلعی دفتر بھی دوبارہ کھول دیا ہے یہاں پر صنعت کاروں کو ہر قسم کی راہنمائی و معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

ٹیوٹا میں مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کی ترقی کے مختلف رولز سے متعلقہ تفصیلات

*3528: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صنعت کے ساتھ منسلکہ ادارے TEVTA میں مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کی ترقی کے لئے سروس رولز مختلف ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس امتیازی سلوک کے خلاف خواتین نے لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ نے دسمبر 2018 میں خواتین کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے محکمہ کو پابند کیا کہ 3ماہ کے اندر یکساں سروس رولز وضع کئے جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 10 ماہ گزرنے کے باوجود متعلقہ محکمہ نے عدالتی حکم پر عملدرآمد نہیں کیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت عدالتی حکم کی تعمیل میں یکساں سروس رولز وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) محکمہ صنعت پنجاب کے ساتھ منسلکہ ادارےTEVTA کے سروس رولزمرد اور خواتین انسٹرکٹرز کے لئے مختلف ہیں جو کہ ان کی تعلیمی قابلیت اور استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے 1993میں بنائے گئے تھے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خواتین انسٹرکٹرز نے ان رولز کو ناانصافی گردانتے ہوئے مروجہ سروس رولز کے خلاف لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔

(ج) یہ درست ہے کہ دسمبر 2018میں معزز عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے محکمے کو حکم دیا کہ اس فرق کو دور کیا جائے اور 3ماہ کے اندر یکساں سروس رولز بنائے جائیں۔

(د) معزز عدالت کے فیصلہ کی روشنی میں محکمہ نے فوری طور پر خواتین انسٹرکٹرز کی ترقی کے لئے سروس رولزمیں مناسب ترمیم کے لئے کام شروع کر دیا تھا۔ سروس رولز میں ترمیم کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور غوروخوض کے بعد شیڈول برائے مطلوبہ ترامیم تیار کئے۔ مذکورہ شیڈول میں درخواست گزاران کے تمام مطالبات ان کی منشا کے مطابق مذکورہ مسودہ میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ مذکورہ کیس SRCمیں مورخہ 22.01.2020کو منظور ہو چکا ہے اور منٹس آف میٹنگ TEVTAکو موصول ہو چکے ہیں۔

(ہ) حکومت بلا کسی رکاوٹ کے خواتین کے لئے مروجہ سروس رولز میں ترمیم کے لئے کام کر رہی ہے اور محکمہ صنعت کی منظوری سے مجوزہ مسودہ GAD&Sکی سروس رولز کمیٹی کو بھجوایا گیا۔ مورخہ 22.01.2020کو سروس رولز کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں

مذکورہ کیس زیر بحث لایا گیا اور کمیٹی نے محکمہ کی سفارشات سے اتفاق کیا۔ اس کمیٹی کے Minutes of Meeting ٹیوٹا کو موصول ہو چکے ہیں جس پر کام جاری ہے۔

جھنگ: ٹیوٹا کے زیر انتظام فنی تعلیمی ادارے (گرلز و بوائز) کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3669: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کتنے گرلز و بوائز فنی تعلیم کے ادارے کون کون سے موجود ہیں نیز ان اداروں میں کون سے شعبے / سبجیکٹس کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ب) کیا محکمہ ضلع ہذا میں فنی تعلیمی اداروں کو مزید اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ نوجوان نسل ہنر سیکھ کر برسر روزگار ہو سکیں؟

(ج) کیا سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ میں گرلز و بوائز کے لئے فنی تعلیم کا ادارہ کام کر رہا ہے اگر نہیں تو محکمہ موجودہ مالی سال 20-2019 میں سیٹلائٹ ٹاؤن میں فنی تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع جھنگ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام 09 فنی تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے 03 گرلز اور 06 بوائز کے ادارے ہیں ان اداروں میں جن جن شعبہ جات میں تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے اس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹیوٹا فی الحال علاقے کی ضروریات کے مطابق فنی تعلیم فراہم کر رہا ہے اس کی مزید اپ گریڈیشن کے لئے فوری ضرورت نہ ہے۔

(ج) سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ میں ٹیوٹا کے زیرِ انتظام ایک گرلز اور ایک بوائز کا فنی تعلیمی ادارہ کام کر رہا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، جھنگ

2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، جھنگ

خانیوال: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں تعمیر و مرمت کے کام سے متعلقہ تفصیلات

***3768: جناب محمد فیصل خان نیازی** : کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ خانیوال کے روڈز،سیوریج ،واٹر سپلائی، باؤنڈری کی تعمیر و مرمت کا ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ب) یہ ٹھیکہ کتنی مالیت میں کب کس کمپنی کو دیا گیا ہے؟

(ج) اس کا کل تخمینہ لاگت کتنا ہے کتنا کام کروایا جارہا ہے اور کتنا باقی رہ جائے گا؟

(د) کیا حکومت اس انڈسٹریل اسٹیٹ کا تمام کام جلد از جلد مکمل کروانے اور اس میں فیکٹریاں/کارخانہ جات لگوانے کے لئے پلاٹ مالکان کو Incentive دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مالیت ٹھیکہ 70.271 ملین ہے اور یہ ٹھیکہ میسرز یاسین برادرز کو بذریعہ لیٹر نمبر W/33&PSIC/D مورخہ 19۔جولائی 2019 کو دیا گیا۔

(ج) کل تخمینہ 70.271 ملین ہے۔ جس میں سے 45.846 ملین کا کام ہو چکا ہے اور باقی کام جو کہ 24.425 ملین کا ہے، ہو رہا ہے۔

(د) حکومت سمال اِنڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں تمام ترقیاتی کام جلد از جلد کروانے کی خواہشمند ہے لیکن ترقیاتی فنڈز کی کمی کی وجہ سے تمام تر کام بیک وقت نہیں کروائے جاسکتے۔ مزید بر آں اسٹیٹ میں فیکٹریاں /کارخانے لگانے کے لئے الاٹیز کو مختلف ترغیبات دی جاتی رہی ہیں۔

(Non Construction Charges) کی مد میں 2016 تک تمام واجب الادا رقم جو کہ کروڑوں روپے بنتی تھی معاف کر دی گئی۔ اب محکمہ نے سمال انڈسٹریز اسٹیٹ

پالیسی 2019 کا اجراء کیا ہے جو کہ دسمبر 2019 سے نافذ العمل ہے۔ الاٹیز کو دی جانے والی ترغیبات درج ذیل ہیں۔

(i) اسٹیٹ میں صنعتی پلاٹوں کی خرید و فروخت پر عائد پابندی 31.12.2020 تک اٹھالی گئی ہے۔

(ii) صنعتی کارخانوں، فیکٹریوں کی تعمیر و تکمیل کا دورانیہ 31 دسمبر 2020 تک بڑھا دیا گیا ہے۔

(iii) جو الاٹیز کسی وجہ سے اپنا صنعتی کارخانہ۔ فیکٹری نہیں لگا سکتے اُن کے لئے (Exit Opportunity) متعارف کروائی گئی ہے جس کے تحت وہ 31۔دسمبر 2020 تک اپنے پلاٹ فروخت کر سکتے ہیں۔

(iv) تمام الاٹیز کو کارخانے، فیکٹری کی تعمیر تکمیل کا شیڈول جمع کروانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(v) اسٹیٹ میں صنعتی کارخانے، فیکٹری کی تعمیر و تکمیل کے شیڈول کی نگرانی کا نظام متعارف کروا دیا گیا ہے۔ نیز تمام الاٹیز کو صنعتی کارخانے، فیکٹری کی تعمیر و تکمیل کے لئے انفرادی و اجتماعی نوٹسز جاری کئے گئے ہیں۔

(vi) جو الاٹیز مورخہ 31.02.2020 تک صنعتی فیکٹری کارخانہ تعمیر کرنے میں ناکام رہیں گے اُن کے پلاٹ منسوخ کر کے اگلے تین ماہ میں نیلام کر دیئے جائیں گے۔

صوبہ میں سال 19-2018 میں نئے ڈے کیئر سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3843: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر صنعت و تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 19-2018 میں کتنے ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں ڈے کیئر سنٹر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) حکومت مزید کتنے ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں ڈے کیئر سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) لاہور میں ضرورت کے مطابق نومبر2014اور مارچ2017میں درج ذیل 02اداروں میں ڈے کیئر سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے خواتین، لٹن روڈ، لاہور

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، گلبرگ، لاہور

جبکہ مالی سال 19-2018میں ٹیوٹا کے کسی ادارے میں بھی ڈے کیئر سنٹر قائم نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) مالی سال 20-2019کے لئے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، ریلوے روڈ، لاہور میں ڈے کیئر سنٹر قائم کرنے کا کیس منظوری کے لئے فائنل پروسیس میں ہے۔ جبکہ ٹیوٹا ان خواتین کے اداروں میں جن کی بلڈنگز اپنی ہیں ان میں ملازم پیشہ خواتین کی تعداد کا جائزہ لیتے ہوئے ڈے کیئر سنٹرز کھولنے کے لئے منصوبہ بنایا جارہا ہے جس کی روشنی میں درکار بجٹ کا انتظام کیا جائے گا۔

انڈسٹریل اسٹیٹ میں صنعتیں لگانے کی اقسام اور حکومتی رعایت سے متعلقہ تفصیلات

*3965: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی**: کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انڈسٹریل سٹیٹ میں کون کون سی صنعتیں لگائی جاسکتی ہیں؟

(ب) انڈسٹریل سٹیٹ میں پلاٹ حاصل کرنے کے طریق کار کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) انڈسٹریل سٹیٹ میں صنعت قائم کرنے پر حکومت کی طرف سے کیا رعایت دی جاتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹ میں نیگیٹو انڈسٹری لسٹ کے علاوہ تمام صنعتیں لگائی جاسکتی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹ حاصل کرنے کا طریق کار درج ذیل ہے۔

(i) پلاٹ کی دستیابی کا اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے۔

(ii) درخواست دہندہ پراجیکٹ بزنس پلان دے گا۔

(iii) درخواست دہندہ بنک اسٹیٹمنٹ فراہم کرے گا۔

(iv) درخواست دہندہ حلفیہ بیان دے گا کہ وہ کسی بنک کا ڈیفالٹر نہ ہے۔

(v) درخواست دہندہ حلفیہ بیان دے گا کہ پلاٹ ملنے کے بعد وہ اپنا پراجیکٹ 3ماہ میں شروع کر دے گا۔

(vi) درخواست دہندہ نیشنل ٹیکس نمبر فراہم کرے گا۔

(vii) درخواست دہندہ پلاٹ قیمت کا50 فیصد ایڈوانس ادا کرے گا۔

(viii) درخواست دہندہ بقایا رقم آسان اقساط میں ادا کرے گا۔

مندرجہ بالا شرائط اور پلاٹ کی مکمل قیمت ادا کرنے کے بعد درخواست دہندہ کو الاٹمنٹ لیٹر جاری کر دیا جاتا ہے۔

(ج) انڈسٹریل اسٹیٹ میں صنعت قائم کرنے پر حکومت کی طرف سے کوئی رعایت نہیں دی جاتی ہے۔ تاہم پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے زیر انتظام انڈسٹریل اسٹیٹس میں انفراسٹرکچر کی بنیادی سہولتیں مثلاً سڑکیں، سیورج، بجلی اور سوئی گیس فراہم کی جاتی ہیں اور پلاٹ ارزاں نرخوں پر آسان اقساط پر الاٹ کیا جاتا ہے۔

قصور میں انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل تعلیم کے اداروں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***3993: ملک محمد احمد خان :** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے اخراجات اور ملازمین کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کیا کیا خدمات سرانجام دی جاتی ہیں؟

(د) اس ضلع میں انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ہ) حکومت اس ضلع میں مزید انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور کہاں کہاں بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع قصور اور اوکاڑہ کے اداروں کے لئے ٹیوٹا کا ایک انتظامی دفتر ڈسٹرکٹ منیجر ٹیوٹا اوکاڑہ / قصور کے نام سے اوکاڑہ کے اندر موجود ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ منیجر ٹیوٹا اوکاڑہ / قصور دفتر کے اخراجات اور ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ منیجر ٹیوٹا اوکاڑہ / قصور دونوں اضلاع کے اداروں کے انتظامی امور کی نگرانی کے ساتھ ساتھ ملازموں کی تنخواہوں کی تقسیم، ملازموں کی بھرتی، اداروں میں نئے کورسز کا آغاز، اداروں کے لئے مشینری کی خریداری، MOU's کی تیاری، Feasibility Reports کی تیاری، پراجیکٹ ڈاکومنٹ کی تیاری، اداروں کی سالانہ اور سپیشل مرمت، سالانہ ترقیاتی پروگرامز کے بلز کی تیاری، ڈسٹرکٹ بورڈ میٹنگز کا انعقاد، Career Day کا انعقاد ہیڈ آفس اور اداروں کے ساتھ Liason وغیرہ۔

(د) ضلع قصور میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کل 12 فنی تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے طلباء کے لئے 06 اور خواتین کے لئے بھی 06 ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ انڈسٹریل اسٹیٹ قصور میں ٹیوٹا کا کوئی ادارہ نہ ہے۔

(ہ) حکومت ضلع قصور میں مزید 2 ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے تحصیل چونیاں اور پتو کی میں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع جھنگ: سیٹلائٹ ٹاؤن کے ماڈل بازار میں دکانوں کی تعداد اوران کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4023: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے ضلع جھنگ سیٹلائٹ ٹاؤن میں ماڈل بازار بنوایا ہے اس میں دکانوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ ماڈل بازار کتنے عرصہ میں اور کل کتنی لاگت سے مکمل ہوا بازار میں بنائی گئی دکانیں کرائے پر یامالکانہ حقوق پر الاٹ کی گئی ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ماڈل بازار میں صفائی اور سکیورٹی کا خاص انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے عوام سخت پریشان ہے حکومت اس بارے میں کوئی خاص انتظامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! حکومت پنجاب نے ضلع جھنگ میں ماڈل بازار بنوایا ہے جس میں دکانوں کی کل تعداد120 ہے۔

(ب) مذکورہ ماڈل بازار 8 مہینے کے عرصے میں مکمل ہوا اس پر کل لاگت 57.489 ملین روپے آئی۔ماڈل بازار میں دکانیں کرائے کی بنیاد پر الاٹ کی گئی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے،ماڈل بازار میں صفائی اور سکیورٹی کا خاطر خواہ عمدہ نظام موجود ہے۔ اس کے انتظامات سے عوام مطمئن ہیں۔ماڈل بازار جھنگ کے تین دروازے ہیں، جہاں باوردی اہلکار ہر وقت موجود رہتے ہیں جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ بازار میں آنے والا ہر شخص چیکنگ کے عمل کے بعد داخل ہو۔

مزید برآں ، میٹل ڈیٹیکٹر، واک تھرو گیٹس اور سی سی ٹی وی کے ذریعے بھی (جانچ پڑتال) چیکنگ کی جاتی ہے۔ماڈل بازار کی 24/7 آئی پی سسٹم کے ذریعے نگرانی کی جاتی ہے۔

صادق آباد انڈسٹریل ایریا میں فیکٹری یا کارخانہ لگانے کی نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

***4102: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنی سمال (انڈسٹریل اسٹیٹ) کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) صادق آباد انڈسٹریل ایریا کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنے پلاٹس کس کس سائز کے ہیں؟

(ج) پلاٹس الاٹ کرانے کا طریق کار کیا ہے؟

(د) صادق آباد انڈسٹریل ایریا میں کس کس نوعیت کی فیکٹری یا کارخانہ لگانے کی اجازت ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں صادق آباد کے قریب پڑمک کے زیر انتظام ایک بڑی انڈسٹریل اسٹیٹ موجود ہے جس کا نام رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ ہے۔

(ب) رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ 456 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور اس میں کل 201 پلاٹس ہیں جس میں سے 0.5 ایکڑ کے 6 پلاٹ، 1 ایکڑ کے 77 پلاٹس اور 2 ایکڑ کے 118 پلاٹ موجود ہیں۔

(ج) پلاٹس پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر بیچے جاتے ہیں، کسٹمر کو پلاٹ کی خریداری کی درخواست کے ساتھ ڈاؤن پیمنٹ جمع کروانا ہوتی ہے اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد پلاٹ کی الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔

(د) رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ میں ہر قسم کی فیکٹریاں لگانے کی اجازت ہے سوائے ان فیکٹریوں کے جن کو محکمہ تحفظ ماحول نے لگانے کی اجازت نہیں دی ہوئی۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ صادق آباد کے قیام، بلڈنگ اور شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4134: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ صادق آباد کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) مذکورہ ادارہ قیام سے اب تک اپنی بلڈنگ اور رقبہ نہ ہونے کے باعث کس کس جگہ منتقل ہوا؟

(ج) مذکورہ کالج اس وقت کس جگہ قائم ہے اور کیا یہ کالج کی اپنی عمارت اور رقبہ ہے یا تاحال کرایہ کی عمارات میں ہی چل رہا ہے؟

(د) اس کالج میں کس شعبہ اور مضمون کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ہ) اس کالج میں ٹیکنالوجی کی کتنی لیبارٹریز موجود ہیں اوران میں کون کون سی مشینری اور اشیاء فراہم کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ صادق آباد کا قیام 1987 میں ہوا۔

(ب) مذکورہ ادارہ قیام سے اب تک درج ذیل کرائے کی بلڈنگ میں رقبہ نہ ہونے کے سبب منتقل ہوا۔

1۔نہر کنارے نزد کیفے سجاول صادق آباد

2۔رستم کالونی صادق آباد

3۔مہاجر کالونی صادق آباد

(ج) یہ ادارہ اب اپنی عمارت ماڈل ٹاؤن نزد میونسپل واٹر ٹینک، صادق آباد میں کام کر رہا ہے۔

(د) اس ادارہ میں جن کورسز میں تعلیم وفنی مہارت دی جارہی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ میٹرک ووکیشنل

2۔ سرٹیفکیٹ ان ڈریس میکنگ

3۔بیوٹیشن

4۔ڈومیسٹک ٹیلرنگ

5۔کمپیوٹر ایپلیکیشن

6۔پروفیشنل کوکنگ

(ہ) اس کالج میں مجموعی طور پر درج ذیل 6 لیبز کام کر رہی ہیں۔

1۔بیوٹیشن لیب

2۔ڈرافٹنگ اینڈ سیونگ لیب

3۔کمپیوٹر لیب

4۔، مشین ایمبرائیڈری لیب

5۔پروفیشنل کوکنگ لیب

6۔ٹیلرنگ لیب

(مشینری کی لسٹ تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: سبزی و پھل منڈیوں میں زائد قیمتوں کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4233: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شہر لاہور کی سبزی و پھل منڈیوں میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے زائد قیمتوں اور منافع خوری کی روک تھام کے لئے سال 19-2018 میں کیا کیا کارروائی کی ہیں؟

(ب) مذکورہ پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے سبزی و پھل منڈیوں میں زائد قیمتوں اور زائد منافع خوری کرنے پر کتنے افراد کے خلاف سال 19-2018 میں FIR درج کروائیں؟

(ج) مذکورہ پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے سبزی و پھل منڈیوں میں زائد منافع خوری کرنے پر کتنے دکانداروں کو سال 19-2018 میں کتنے جرمانے کئے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) شہر لاہور کی سبزی اور پھل منڈیوں میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی طرف سے زائد قیمتوں اور زائد منافع خوروں کی روک تھام کے لئے سال 19-2018 میں کی گئی کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

چھاپے:	168,994
منافع خوری میں ملوث دکاندار:	19,699
جرمانے:	153,68,200 روپے
گرفتاریاں:	9,565
FIRs:	8,226

(ب) مذکورہ پرائس کنٹرول مجسٹریٹ صاحبان نے سبزی اور پھل منڈیوں میں زائد قیمتوں اور زائد منافع خوری کرنے پر سال 19-2018 میں 8,226 افراد کے خلاف FIRs درج کروائیں۔

(ج) مذکورہ پرائس کنٹرول مجسٹریٹ صاحبان نے سبزی اور پھل منڈیوں میں زائد قیمتوں اور زائد منافع خوری کرنے پر دکانداروں کو سال 19-2018 میں 19,699 دکانداروں کو مبلغ153,68,200 روپے جرمانہ کیا۔

علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کے پہلے فیز کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*4252: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر صنعت تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی 3217 ایکڑ پر قائم کیا جائے گا؟

(ب) علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کا پہلا فیز کب تک مکمل کر لیا جائے گا نیز اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی 3278 ایکڑ پر قائم کیا جارہا ہے۔

(ب) علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی پنجاب کا واحد پراجیکٹ ہے جو کہ چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور میں صنعتی کوآپریشن فریم کے تحت قائم کیا جارہا ہے۔ یہ 3278 ایکڑ پر محیط ہے اور ساہیانوالہ انٹرچینج پر واقع ہے۔ یہاں انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کا کام تیزی سے جاری ہے اور اس کا پہلا فیز جون 2021 میں مکمل ہوگا۔

اب تک جو کام مکمل کئے جاچکے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ فزیبلٹی سٹڈی مکمل ہوگئی ہے۔

2۔ زمین حاصل کرلی گئی ہے۔

3۔ MMCFD 5 گیس اور MW10 بجلی عارضی طور پر فراہم کردی گئی ہے۔

4۔ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ پر کام شروع کرلیا گیا ہے۔

5۔ سپیشل اکنامک زون کے سٹیٹس حاصل کرلئے ہیں۔

6۔ پراجیکٹ کا افتتاح بدست وزیراعظم صاحب 3۔ جنوری 2020 کو انجام پا گیا ہے۔

7۔ زمین تعمیرات کے لئے مہیا ہے۔

ساہیوال لیکسن تمباکو سگریٹ، فیکٹری قادر آباد کے باہر فیئر پرائس شاپ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4500: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لیکسن تمباکو سگریٹ فیکٹری قادرآباد ضلع ساہیوال کے باہر فیئر پرائس شاپ بنائی گئی ہے اگر ہاں تو کب سے موجود ہے مکمل تفصیل بتائیں ؟

(ب) اس شاپ پر فیکٹری ریٹ پر سگریٹ دستیاب ہیں اور فیکٹری ملازمین و دیگر اہل حلقہ کو فیکٹری ریٹ پر سگریٹ دستیاب ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اگر اس فیکٹری کے باہر فیئر پرائس شاپ موجود نہ ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں محکمہ / حکومت کب تک شاپ بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل بتائیں ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) لیکسن ٹوبیکو(فلپ موریس) کے باہر کوئی فیئر پرائس شاپ موجود نہ ہے۔ البتہ پرائس شاپ ایکٹ 1971 کے تحت فیکٹری کے اندر اشیاء ضروریہ کی فیئر پرائس شاپ 2015 سے موجود ہے۔

(ب) فیئر پرائس شاپ ایکٹ 1971 کے تحت سگریٹ اشیاء ضروریہ کی لسٹ میں شامل نہ ہے۔ لہٰذا فیکٹری ہذا میں تیار کردہ سگریٹ یہاں فروخت نہ کیا جاتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں ذکر کیا گیا ہے کہ فیکٹری کے باہر سگریٹ کی کوئی فیئر پرائس شاپ موجود نہیں ہے۔ فیئر پرائس شاپ ایکٹ 1971 کے تحت قائم شدہ فیئر پرائس شاپ کی لسٹ میں سگریٹ شامل ہیں اور نہ ہی محکمہ انڈسٹری / حکومت پنجاب سگریٹ کی فیئر پرائس شاپ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

دی یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ہیڈ رسول کے وائس چانسلر کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*4533: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) The University of Technology Rasul کے وائس چانسلر کی تعیناتی کیوں تاخیر کا شکار ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول ایکٹ 2018 کے سیکشن 14 سب سیکشن 3 کے تحت گورنمنٹ 2 سال کی مدت کے لئے ایک سرچ کمیٹی منتخب کرے گی جس کے ممبران کی تعداد کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہوگی۔ سرچ کمیٹی تمام ضابطے بروئے کار لاتے ہوئے حروف تہجی کے اعتبار سے بغیر کسی ترجیح کے 3 لوگوں کا پینل سیکشن 14 سب سیکشن 5 آف پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول ایکٹ 2018 کے تحت منتخب کرے گی۔ جو اس کی رائے کے مطابق وائس چانسلر کی بھرتی کے لئے مناسب ہوں گے، چانسلر / گورنر پنجاب کو بھیجے جائیں گے اور چانسلر / گورنر سیکشن 14 سب سیکشن 6 آف یونیورسٹی ایکٹ 2018 کے تحت اس پینل میں سے وائس چانسلر کی تعیناتی 4 سال کے عرصے کے لئے کریں گے۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے وائس چانسلر کی تعیناتی کے لئے انٹرویو مورخہ 17-مارچ 2020 کو منعقد ہونا تھے لیکن COVID-19 کی وجہ سے انٹرویو مؤخر کر دیئے گئے۔ اب سرچ کمیٹی کے معزز ممبران کی مشاورت سے وائس چانسلر، برائے مندرجہ بالا یونیورسٹی کی تعیناتی کے لئے امیدواران کے انٹرویو مورخہ 18-اگست 2020 کو مقرر کئے گئے ہیں۔

ٹیوٹا کی طرف سے نئے کورسز کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

*5509: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیاٹیوٹا نے 15-اگست 2018 سے اب تک کوئی نیا کورس متعارف کرایا ہے؟

(ب) اگر کوئی نیا کورس متعارف کرایا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! ٹیوٹا نے 15-اگست 2018 سے اب تک تین نئے آن لائن کورسز متعارف کرائے ہیں۔

(ب) 15-اگست 2018 سے اب تک جن تین نئے آن لائن کورسز کو متعارف کرایا گیا ہے ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب کا لاہور میں نیا فنی تعلیمی ادارہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*5510: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت لاہور میں کوئی نیا فنی تعلیمی ادارہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! ٹیوٹا سبزہ زار، لاہور میں فنی تعلیمی ادارہ برائے خواتین بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ب) تجویز کردہ ادارہ بنانے کے لئے تقریباً چودہ کنال اراضی ایل ڈی اے سے خرید لی گئی ہے جس کا قبضہ لینا ابھی باقی ہے۔ مذکورہ ادارہ میں جن کورسز کا اجراء کیا جائے گا ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ: انڈسٹریل کی تعداد اور بغیر این او سی کے چلنے والے کارخانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

***6085: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ہذا کے تحت کہاں کہاں انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سی صنعت اور فیکٹریاں و ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا ان اداروں کی تنصیب سے قبل محکمہ سے این او سی یا اجازت حاصل کی گئی تھی۔

(د) اس ضلع میں کون کون سی فیکٹری / کارخانہ اور ادارہ محکمہ سے این او سی / اجازت کے بغیر لگایا گیا ہے؟

(ہ) محکمہ ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع چنیوٹ میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ موجود نہ ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں درج ذیل کارخانہ جات اور فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

1۔ شوگر ملز (3عدد)، 2۔ ٹیکسٹائل سپننگ ملز (8عدد)، 3۔ رائس پروسیس پلانٹس (52عدد)،4۔ گتہ فیکٹریز (2عدد)،5۔ فلور ملز (4عدد)،6۔ فاؤنڈریز (9عدد)

علاوہ ازیں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا ایک ادارہ ووڈن فرنیچر کامن فیسلٹی سروس سنٹر کے نام سے ضلع چنیوٹ میں کام کر رہا ہے اور اسی ادارے کی بلڈنگ میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ آفس جھنگ کا کیمپ آفس قائم ہے۔

(ج) ان اداروں کی تنصیب سے قبل محکمہ ہذا سے این او سی لینا ضروری نہ ہے۔ ماسوائے درج ذیل یونٹوں کے

1۔ Arms and Ammunition

2۔ Security Printing, Currency and Mints

3۔ High Explosives

4۔ Radio Active Substances

5۔ Alcoholic Beverages or Liquors

6۔ Sugar Mills

7۔ Cement Plant

جز(ب) کے جواب میں مذکورہ شوگر ملز کے لئے NOC لیا گیا تھا۔

(د) فیکٹری اور کارخانہ جات کو چلانے سے پہلے دفتر ہذا سے این او سی لینا ضروری نہ ہے ماسوائے ان کارخانوں اور فیکٹریوں کے جو سوال کے جز(ج) کے جواب میں دیئے گئے ہیں۔ ضلع چنیوٹ میں شوگر ملز کے علاوہ مذکورہ بالا یونٹس کی تنصیب نہ ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا ان یونٹوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہا ہے تاہم اگر کوئی شکایت موصول ہو تو اس صورت میں محکمہ پالیسی کے تحت ان کے خلاف کارروائی کرے گا۔

صوبہ میں نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے درخواستوں کی تعداد اور طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***6109: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کو نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کتنی درخواستیں وصول ہوئی ہیں؟

(ب) نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے درخواست دینے کا طریق کار کیا ہے یہ درخواست کس کو دی جاتی ہے؟

(ج) نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کیا سکیورٹی بھی جمع کرانا ہوتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے محکمہ صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و ہنر مندی کو اب تک 33 مکمل درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

(ب) اس سلسلے میں پنجاب انڈسٹریز(کنٹرول آن اسٹیبلشمنٹ اینڈ انلارجمنٹ آف سیمنٹ پلانٹس) پروسیجر رولز2019 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے محکمہ صنعت کی جانب سے کسی قسم کی سکیورٹی جمع کرانے کی ضرورت نہ ہے۔

سیمنٹ فیکٹری لگانے کے لئے این او سی کے اجراء میں آسانی پیدا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***6112: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا سیمنٹ فیکٹریز لگانے کے لئے مختلف محکموں کے این او سی کے اجراء کو آسان بنایا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہو تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! مختلف محکموں کے این او سی کے اجرا کو آسان بنایا گیا ہے۔

(ب) حکومت نے سیمنٹ سیکٹر کی صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں جن کا بنیادی مقصد سرمایہ کاری کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔

چونکہ سیمنٹ پلانٹ کی تنصیب ایک پیچیدہ عمل ہے اور اس میں مختلف محکمہ جات کان کنی و معدنیات، تحفظ ماحول، انہار، مقامی حکومت و گروہی ترقی اور صنعت کے قوانین و ضوابط پر عمل کرنا ناگزیر ہے۔ لہٰذا جانچ پڑتال کے بعد درخواستوں کو ان محکمہ جات میں این او سی کے اجراء کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ تاہم حکومت نے سیمنٹ سیکٹر کی صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ سیمنٹ کے کارخانے لگانے کے لئے کوئی قواعد و ضوابط موجود نہ تھے۔ سیمنٹ لگانے کے طریقہ کو باقاعدہ، منظم اور شفاف بنانے کے لئے (پنجاب

انڈسٹریز کنٹرول آن اسٹیبلشمنٹ اینڈ انلارجمنٹ آف سیمنٹ پلانٹس رولز 2019 تشکیل دیئے گئے۔

2۔ محکمہ صنعت میں درخواستوں کی ابتدائی جانچ پڑتال کا مرحلہ دو ماہ میں مکمل ہوتا تھا جسے کم کر کے دو ہفتے تک محدود کر دیا گیا ہے۔

3۔ سرمایہ کاروں کی سہولت اور معلومات کی فوری فراہمی کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی معاونت سے ایک ویب پورٹل بھی بنایا گیا ہے۔

4۔ مزید بر آں سرمایہ کاروں کی سہولت کے لئے فوری معلومات کی فراہمی کے لئے واٹس ایپ گروپ بھی تشکیل دیئے گئے ہیں۔

5۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر ایک سٹیئرنگ کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ہے۔جو این او سی کے اجراء میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ اور ان کے تدارک کے لئے ہدایات جاری کرتی ہے۔اس کمیٹی میں تمام متعلقہ محکمہ جات کے نمائندہ موجود ہوتے ہیں اور ضرورت کے مطابق سرمایہ کاروں کو اپنے پراجیکٹ میں حائل رکاوٹوں اور ان کے تدارک کے لئے سفارشات پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

6۔ اسی طرح محکمہ تحفظ ماحول میں مجوزہ کارخانے کے چلنے سے ماحول پر ممکنہ مضر اثرات کا جائزہ اور ان مضر اثرات کے تدارک کے لئے ضروری اقدامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مزید بر آں مجوزہ منصوبہ کے حوالے سے مقامی لوگوں کی آراء واعتراضات کی سماعت کے لئے عوامی شنوائی کی مجلس منعقد کی جاتی ہے قانون وضوابط کے مطابق اس مجلس کے اجلاس کے لئے تین ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے تاہم سرمایہ کاروں کی سہولت کے لئے یہ عرصہ کم کر کے 30 دن تک محدود کر دیا گیا ہے۔

7۔ مجوزہ کارخانوں کو پانی کی فراہمی کے لئے محکمہ انہار متعلقہ مجوزہ مقام پر موجود نہر میں پانی کی دستیابی کا جائزہ لیتا ہے اور این او سی جاری کرتا

ہے۔ سیمنٹ سیکٹر میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے محکمہ انہار نے تمام درخواست گزاروں کو ترجیحی بنیاد پر پانی کی فراہمی کا اہتمام کیا ہے۔

8۔ مجوزہ مقام پر کان کنی کے لئے قابل مطلوبہ رقبہ کی دستیابی، زیرزمین ذخائر کا تخمینہ اور اس سے متعلق دیگر فنی و تکنیکی معاملات کے جائزہ کے بعد محکمہ معدنیات اپنی رپورٹ کان کنی کمیٹی میں برائے غور / منظوری پیش کرتا ہے۔ کمیٹی سے منظوری کے بعد این او سی جاری کیا جاتا ہے۔

9۔ محکمہ مقامی حکومت و گروہی ترقی نے این او سی کے اجراء کے لئے اپنے قوانین کو سرمایہ کار دوست بنانے کے لئے قوانین / قواعد وضوابط میں ترمیم کی ہیں۔

ٹیوٹا پنجاب کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں امام مسجد کا بنیادی پے سکیل محکمہ اوقاف کے امام مسجد کے برابر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6227: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) TEVTA پنجاب کے زیر اہتمام چلنے والے تعلیمی انسٹیٹیوشنز میں اس وقت کتنے امام مسجد کام کر رہے ہیں اور ان کے بنیادی سکیل کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان امام مسجد کو محکمہ اوقاف کے امام مسجد کے برابر سکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ٹیوٹا پنجاب کے زیر انتظام چلنے والے تعلیمی انسٹیٹیوشنز میں سے تین اداروں میں امام مسجد کی PS-11 کے تحت منظور شدہ اسامیاں موجود ہیں جبکہ 08 تعلیمی انسٹیٹیوشنز میں جزوقتی امام مسجد کی تعیناتیاں کی گئی ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹیوٹا پنجاب اپنے ایکٹ- 2010 اور رولز 2011 کے تحت حکومت پنجاب کا ایک سپیشل ادارہ ہے جس کے اپنے مروجہ قوانین، پے سکیلز اور بھرتیوں کا طریق کار وضع ہے۔

مزید بر آں ہر پوسٹ کا پے سکیل اور متعلقہ انسٹیٹیوٹ / آفس بھی ایس این ای کے مطابق طے شدہ ہوتا ہے۔

ٹیوٹا پنجاب چونکہ صرف فنی تعلیم کے اداروں اور ان میں کام کرنے والے اساتذہ کے معاملات دیکھتا ہے۔ لہٰذا پورے پنجاب میں صرف تین عدد مساجد میں امام مسجد کی اسامیاں موجود ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مغلپورہ لاہور۔

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گلبرگ لاہور۔

3۔ گورنمنٹ اپرینٹسز ٹریننگ سنٹر ٹاون شپ لاہور۔

درج بالا وضاحت کی روشنی میں گزارش ہے کہ ٹیوٹا پنجاب اور محکمہ اوقاف کے اغراض و مقاصد، دائرہ کار اور قوانین میں واضح فرق موجود ہے لہٰذا ٹیوٹا اتھارٹی محکمہ اوقاف کے برابر سکیل دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آور نوٹس take up کرتے ہیں۔پہلا نوٹس نمبر 653 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کی طرف سے ہے یہ پیش ہو چکا ہے اور یہ محکمہ صنعت و تجارت کے حوالے سے ہے آج اس کا جواب آنا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں حاضر ہوں لیکن مجھے اس کی کاپی دے دیں یا بتا دیا جائے کہ معاملہ کیا ہے تاکہ میں اس کے مطابق جواب دے دوں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! زیرو آور نوٹس نمبر 653 ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! سوال تو بتا دیں کہ معزز ممبر نے کیا پوچھا ہے تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں اسے دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ پڑھ دیں۔

فیصل آباد کے علاقے ملکوآنہ میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکا سے ایک خاتون جاں بحق تین ورکرز زخمی(۔۔۔جاری)

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 3۔نومبر 2021 کی خبر کے مطابق فیصل آباد کے علاقہ ملکوآنہ میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکہ ہوا جس سے تین مزدور زخمی ہوئے۔ ان میں سے ایک خاتون ورکر جاں بحق ہو گئی۔ یاد رہے کہ فیصل آباد کے مختلف علاقوں میں ایسے حادثات ہوتے رہتے ہیں اور قیمتی انسانی جانوں کا نقصان بھی ہوتا ہے لیکن ابھی تک حکومت کے متعلقہ ادارے کی طرف سے کوئی حفاظتی اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ ان فیکٹریوں کے ورکرز کی حفاظت کے ضروری اور فوری اقدامات اٹھانے کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں اس بارے میں تھوڑا سا brief تو کر دیتا ہوں لیکن میری درخواست ہے کہ یہ زیرو آر نوٹس میرے محکمہ سے متعلقہ نہیں بلکہ یہ محکمہ محنت سے متعلق ہے کیونکہ لیبر کے حوالے سے جتنے بھی ان کے security measures ہیں ان کو لیبر ڈیپارٹمنٹ طے کرتا ہے اور اس کے اپنے protocols ہیں۔ ہاں اگر کسی بوائلر میں یا otherwise کوئی مسئلہ درپیش ہے تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں، ٹھیک ہے اس زیرو آر نوٹس کو pending کر کے لیبر ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیتے ہیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میرا یہ زیرو آر نوٹس پانچویں مرتبہ pending ہو رہا ہے۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کو پابند کیا جائے کہ اس کا جواب فوراً دیا جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں نے اس زیرو آر کو pending کرنے کے لئے نہیں کہا بلکہ میں نے کہا ہے کہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے میرے ڈیپارٹمنٹ کو آیا ہے جبکہ یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ میں جانا چاہئے تھا۔ میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ ورکرز اور کام کرنے والے لوگوں کے لئے employer جو حفاظتی اقدامات اُٹھاتا ہے ان کے بارے میں لیبر ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کو پابند کیا جائے کہ فوری طور پر اس کا جواب اسمبلی میں دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ جناب سمیع اللہ خان کا زیرو آر نوٹس نمبر 499 ہے جو move ہو چکا ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ہے۔ جی، ملک تیمور مسعود!

رنگ روڈ راولپنڈی کا نقشہ تبدیل کر کے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچایا جانا (۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! معزز ممبر کا یہ زیرو آر نوٹس رنگ روڈ راولپنڈی سے متعلقہ ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ راولپنڈی رنگ روڈ منصوبے کی ابتدا 1997 میں RDA نے Build Operate and Transfer(BOT) کے ذریعے شروع کی تھی اور پھر 2008 میں اس کو Public Private Partnership(PPP) کے طریق کار کے تحت شروع کیا گیا لیکن یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ سال 2016 میں RDA نے اس منصوبے کو Public Private Partnership (PPP) کے طریق کار کے مطابق دوبارہ بحال کیا اور اس کی feasibility بنانے کی ذمہ داری نیسپاک کو دی گئی۔ نیسپاک فرم نے 2017 میں ایک نقشہ وضع کیا جو جی۔ٹی روڈ سے لاہور موٹر وے تک تھا۔ اسی اثناء اس منصوبے کو Asian Infrastructure Investment Bank کے قرضے کے ذریعے بنانے کا فیصلہ کیا گیا اور اس کے لئے consultant firm Zeeruk کو hire کیا گیا۔ اس فرم نے 2020 کے شروع میں اس منصوبے کے نقشے کو لاہور موٹر وے سے بڑھا کر اٹک لوپ کے

ذریعے سنگجانی سے منسلک کر دیا۔اس کا وزیراعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے نوٹس لیا۔کمشنر راولپنڈی کا تبادلہ کیا گیا،Land Acquisition Collector کو فوراً suspend کر دیا گیا اور اس کی انکوائری کرنے کا حکم دے دیا گیا۔اس سلسلے میں نئے کمشنر راولپنڈی کی fact finding report کو منظور کر لیا گیا۔اس رپورٹ میں کچھ افراد کی نشاندہی کی گئی۔اس رپورٹ میں مختلف ہاؤسنگ سکیموں کی منظور شُدہ زمین سے زیادہ پلاٹس فروخت ہونے کی بھی نشاندہی کی گئی اور نقشے میں غیر قانونی تبدیلی کی وجہ سے قومی خزانے کو خریداری کی مد 2.6۔ارب روپے کا نقصان پہنچایا گیا۔اس رپورٹ میں مزید بیان کیا گیا کہ Consultant Firm Zeeruk کے پاس روٹ تبدیل کرنے اور ضلع اٹک میں لے جانے کا قانون کے مطابق کوئی اختیار نہیں تھا۔ایسا صرف پیپر افریم ورک اور نئے اشتہار کے ذریعے سے ہی ممکن تھا۔اس انکوائری کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر راولپنڈی،ڈپٹی کمشنر اٹک،ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) راولپنڈی،اسسٹنٹ کمشنر (صدر) راولپنڈی اور اسسٹنٹ کمشنر فتح جنگ کو تبدیل کیا گیا جبکہ نئے کمشنر راولپنڈی کی منظور شُدہ fact finding report کی روشنی میں مزید ضروری قانونی اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! جن جن لوگوں کا اس رپورٹ میں ذکر ہے نہ صرف ان کو suspend کیا گیا بلکہ ان کے خلاف legal proceedings بھی چلائی گئی ہیں۔اب یہ کیس محکمہ انٹی کرپشن میں چل رہا ہے اور جیسے ہی اس کی مزید updates آئیں گی تو ان کی بابت ہاؤس کو بھی inform کر دیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ،شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ملک تیمور مسعود صاحب اس ہاؤس میں regularly آتے ہیں۔میں نے دیکھا ہے کہ وہ یہاں ایوان میں اکثر موجود ہوتے ہیں۔میرا یہ زیرو آر نوٹس پچھلے آٹھ ماہ سے اس وجہ سے pending تھا کہ اس کا جواب وزیر ہاؤسنگ آ کر دیں گے۔میرا concern تو یہی ہے کہ اس کا جواب آنا چاہئے لیکن اس تاخیر کی کوئی وجہ نہیں تھی۔جس دن میں نے یہ زیرو آر نوٹس پیش کیا تھا اس دن بھی پارلیمانی سیکرٹری ملک تیمور مسعود ایوان میں موجود تھے اور اگر انہوں نے ہی جواب دینا تھا تو پھر یہ پہلے ہی جواب دے دیتے۔اس زیرو آر نوٹس کو اتنا زیادہ delay کرنے کی قطعاً

ضرورت نہیں تھی۔ بہرحال میں اس جواب سے متعلق اپنے سوالات اس معزز ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ یہ میرا right ہے۔

جناب چیئرمین! یہ جو تفصیل بتائی گئی ہے اس حوالے سے میں دو یا تین points کی طرف آپ اور اس معزز ہاؤس کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس منصوبے کا paper work ہوا ہے، اس کی feasibility تیار کی گئی اور پھر اس کی منظوری کا process عمل میں لایا گیا۔ جب اس منصوبے نے سکینڈل کی شکل اختیار کی تو دو طرح کے لوگ اس میں ملوث پائے گئے۔ اس سکینڈل میں بیوروکریسی یعنی افسران ملوث پائے گئے اور دوسرے وہ لوگ اس میں ملوث پائے گئے کہ جن کے اس منصوبے کے ساتھ مفادات وابستہ تھے۔ اس میں کچھ سیاست دانوں کے نام بھی آئے ہیں۔ بیوروکریسی کے لوگ زیرِ عتاب آئے، ان کا احتساب بھی ہوا، ان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی، میرے خیال میں اب ان افسران کی ضمانت ہو چکی ہے اور وہ رہا ہو چکے ہیں۔ میڈیا کے ذریعے اس سکینڈل میں ملوث جن سہولت کاروں کا تذکرہ کیا گیا ان کے خلاف اب تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جا سکی۔ ان میں وفاقی وزیر غلام سرور خان صاحب اور زلفی بخاری صاحب کا نام بھی شامل ہے۔ زلفی بخاری صاحب کے نام کے ساتھ آگے ان کے رشتہ دار اور سہولت کاروں کے نام بھی لئے گئے تھے۔ اس سکینڈل کے حوالے سے پنجاب کابینہ کے ایک معزز وزیر کی آڈیو ٹیپ نیشنل چینلز پر چلی ہے۔ اس آڈیو میں جو بات کہی گئی میں exact وہی کہوں گا۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ پنجاب کابینہ کے ایک وزیر پراپرٹی ڈیلروں کے سہولت کار کے طور پر فون پر سودے کروا رہے ہیں۔ عمران خان صاحب کہتے تھے کہ اگر میری کابینہ کا کوئی رکن اس میں ملوث پایا گیا تو اسے مستعفیٰ ہو جانا چاہئے لیکن آج تک کسی وزیر نے استعفیٰ نہیں دیا۔ اس حوالے سے ایک معزز وزیر کی آڈیو ٹیپ منظر عام پر آئی ہے، وہ ایک deal کروانے میں معاونت کر رہا تھا اور اپنا کردار ادا کر رہا تھا۔ اس آڈیو ٹیپ میں وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ میرا بھائی ہے، اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ، وہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا اور یہ سودا ہو جائے گا۔ اس سکینڈل میں پنجاب کابینہ کے وزیر اور وفاقی کابینہ کے وزیر ملوث ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ زلفی بخاری اور غلام سرور خان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! پھر بات اس سے بھی آگے چلی جاتی ہے۔ اس سارے process کے بارے میں مختلف اجلاس ہوئے، ان کے minutes بھی تیار کئے گئے اور وہ minutes ایسی میٹنگز

میں منظور ہوئے کہ جس کی سربراہی عثمان بزدار صاحب نے کی اور جس کی سربراہی عمران خان صاحب نے کی تھی تو جناب چیئرمین! پھر وہ اپنے آپ کو اس سکینڈل سے کس طرح بری الذمہ قرار دے سکتے ہیں؟ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ کوئی اور دور ہوتا اور جناب عمران خان صاحب حزب اختلاف میں ہوتے تو صرف راولپنڈی رنگ روڈ سکینڈل کی وجہ سے وہ وزیراعظم کا استعفیٰ بھی مانگتے اور وزیر اعلیٰ کا استعفیٰ بھی مانگتے کیونکہ اس رنگ روڈ کی ساری working کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیراعظم پاکستان کی سربراہی میں دی گئی۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں دو باتیں کروں گا۔ پاکستان تحریک انصاف کے دو امتیازی وصف ہیں۔ ان کے دور میں کرپشن کے جتنے سکینڈل آئے وہ چینی سکینڈل کہہ لیں، وہ ادویات سکینڈل کہہ لیں، وہ انرجی یا پٹرولیم سکینڈل کہہ لیں ان کا ایک وصف یہ ہے کہ کوئی سکینڈل 100۔ارب روپے سے کم نہیں ہے یعنی یہ 100۔ارب روپے سے کم کوئی کلہاڑا مارتے ہی نہیں ہیں۔ اس رنگ روڈ سکینڈل میں ان کی دوسری کاریگری دیکھیں راولپنڈی رنگ روڈ پر ایک اینٹ نہیں لگی اور ان کے لوگوں نے 131 ارب روپے کا سودا کر کے اپنی جیبوں میں ڈال لیا۔ آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ یہ سکینڈل اس ملک کا بہت بڑا سکینڈل ہے اور اب latest خبریں آ رہی ہیں اس رنگ روڈ کی وہ alignment جس کے اوپر یہ سکینڈل بنا تھا اور جس کے اوپر پنجاب حکومت کا تقریباً 2.5ارب روپیہ لوگوں کے پاس جا چکا ہے اور 131۔ارب روپے سہولت کاروں نے اور پراپرٹی ڈیلرز کے سہولت کاروں نے ہڑپ کر لیا ہے لیکن اُن کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا تو میرا یہ مطالبہ ہے کہ اس کی صاف شفاف انکوائری کی جائے جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیراعظم پاکستان اپنے اجلاسوں کے حوالے سے جواب دیں۔ ہو سکتا ہے کہ وزیراعظم پاکستان کہہ دیں کہ میرے تو یہ علم میں ہی نہیں آیا تھا چونکہ اُنہیں زیادہ تر باتوں کا علم ٹی وی سے ہوتا ہے یا کسی اور ذریعے سے ہوتا ہے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

جناب چیئرمین! چونکہ میرے معزز ممبر نے اس issue پر بات کی اور ان کی بات facts and figures کی بجائے من گھڑت کہانی تھی۔ سب سے پہلے یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیراعظم کی involvement کے حوالے سے ذکر کیا گیا۔ میں آپ کے سامنے اس بات کو confess بھی کرتا ہوں کہ اپنے معزز ممبر اور اس معزز ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی proceeding،

کوئی ایسے minutes کی وزیر اعلیٰ ہاؤس یا وزیر اعظم ہاؤس سے approval نہیں ہوئی جس میں رنگ روڈ کے اس additional loop کے بارے میں یہاں پر ذکر کیا گیا ہے۔یہ جو additional loop بنایا گیا اور جو لوگ اس کے اندر involve رہے اور یہ تقریباً 65 کلو میٹر کا ایک illegal route بنایا گیا۔ یہ بات درست ہے کہ اس route اور اس رنگ روڈ کے ذریعے کرپشن کا رستہ بنانے کی کوشش کی گئی لیکن میں یہ بات بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ سکینڈل میڈیا کے اندر break نہیں ہوا تھا، یہ story کسی Investigative Reporter نے break نہیں کی تھی۔وزیر اعظم پاکستان نے خود اس پر initiative لیا اور اس رنگ روڈ سکینڈل کو take up کر کے اس کے خلاف انکوائری کا حکم دیا اور ہمیں اس بات کے اوپر فخر ہے کہ ہمارے لوگوں میں اتنی اخلاقی جرات ہے کہ جب کسی issue میں کسی کا نام آتا ہے تو وہ resign کر کے side پر ہو جاتا لیکن یہاں پر اربوں اور کھربوں روپیہ کھانے کے باوجود اور یہاں پر money trails نہ دینے کے باوجود کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔ Oder in the House, order in the House... زیرو آور نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے نمبر 519/21 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔جی، محترمہ!

ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب طلباء کو معیاری تعلیم اور بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں ناکام

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب کا قیام 2015 میں عمل میں لایا گیا تھا کہ طلبہ کو معیاری تعلیم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں کو بھی بنیادی سہولتیں فراہم کرکے ان کا سٹرکچر

بہتر کیا جا سکے لیکن بد قسمتی سے کچھ کالجز اور اداروں کو ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے درمیان rolling stone بنا دیا گیا ہے تا کہ ذاتی مفادات حاصل کئے جا سکیں ان اداروں کو سالہا سال ذلیل وخوار کیا جاتا ہے جس کی ایک مثال سہارا فاؤنڈیشن ہے جہاں دو ہزار سے زائد طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ مذکورہ ادارہ PMC, UHS, Nursing Council, Pharmacy Council and GC University, Faisalabad سے الحاق شدہ ہے۔ پچھلے ایک سال سے ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب میں مذکورہ ادارے کے تمام documents جمع ہونے کے باوجود اس کی inspection کی جا رہی ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی کمیٹی وجود میں لائی گئی ہے۔ ان حالات میں تعلیمی ادارے کس طرح اپنی تعلیمی قابلیت کو enhance کر سکتے ہیں اور دنیا کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ چند ناخلف لوگوں کی وجہ سے ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک کو Special Committee No. 12 کو refer کیا جاتا ہے اور دو ماہ میں اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 521/21۔ چودھری اختر علی کی ہے۔

پنجاب کے ملازمین کو بھی دیگر صوبوں کی طرح ریٹائرمنٹ پر گروپ انشورنس کی رقم ادا کرنے کا مطالبہ

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ پاکستان میں چاروں صوبوں اور وفاق کے تمام سرکاری اداروں میں جب کوئی بندہ ملازمت join کرتا ہے تو گروپ انشورنس کی ہر ماہ کٹوتی ہوتی ہے۔ باقی تین صوبوں میں تو جب کوئی سرکاری ملازم ریٹائر ہوتا ہے تو اسے گریڈ وائز گروپ انشورنس کی رقم ریٹائرمنٹ پر دے دی جاتی ہے لیکن پنجاب واحد صوبہ ہے جہاں پر یہ سہولت میسر نہیں ہے۔ بلکہ اگر کوئی ملازم دوران ملازمت فوت ہو جائے یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر اندر فوت ہو جائے تو اس کی فیملی کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔ میں اسمبلی کے پچھلے tenure میں ایس اینڈ جی اے ڈی کی سٹینڈنگ کمیٹی کا

چیئرمین تھا کچھ معزز ممبران نے اس معاملے کو ہاؤس میں take up کیا جسے ہاؤس نے اس کمیٹی کو refer کیا تھا جہاں اس پر دو سال تک مسلسل کام ہوا۔ ہم نے تمام stakeholders ، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور ایس اینڈ جی اے ڈی اور مختلف انشورنس کمپنیوں سے متعدد میٹنگز کیں اور principally سب نے agree کیا کہ جب دوسرے صوبوں میں گروپ انشورنس کی رقم سرکاری ملازموں کو ریٹائرمنٹ پر ملتی ہے تو پنجاب میں بھی گروپ انشورنس کی مجموعی کٹوتی اور اس رقم پر Accrued Profit کی رقم کی ادائیگی ریٹائرمنٹ پر ملنی چاہئے لیکن متعلقہ محکمے نے کہا کہ ہمیں رولز میں تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے اور یہ تبدیلی کرکے ہم اسے پورے پنجاب میں لاگو کردیں گے مگر اسی اثنا میں اسمبلی کا tenure مکمل ہوگیا۔ چونکہ میری سربراہی میں اس انتہائی اہم issue پر بہت زیادہ محنت ہوئی تھی اور تمام معاملات final ہوگئے تھے لیکن implementation نہ ہوسکی اس لئے میں نے اس مسئلے کو موجودہ اسمبلی میں نشان زدہ سوال نمبر 541 کے تحت مورخہ 11۔دسمبر 2019 کو ایوان میں پیش کیا جس کے جواب میں on the floor of the House جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے میرے مؤقف سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ اس پر implement کرنے کے لئے صرف رولز میں ترمیم کی ضرورت ہے جو محکمے نے کرنی ہے اور میں یہ ترمیم کرواکر پنجاب بھر میں اس پر implementation کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ اس کے بعد مورخہ 31۔دسمبر 2019 کو ایک قرارداد کے جواب میں جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے دوبارہ یقین دہانی کرائی پھر تیسری بار مورخہ 8۔ستمبر 2020 کو جناب وزیر قانون نے معزز ایوان کو یقین دہانی کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ معاملہ Cabinet Committee on Legislative Business میں منظوری کے لئے گیا ہے اس کے بعد کیبنٹ میں اس کی منظوری ہو جائے گی۔ جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور کی معزز ایوان میں اس انتہائی اہم معاملے پر یقین دہانی کرائے دو سال گزر چکے ہیں لیکن آج تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا جس وجہ سے بے شمار سرکاری ملازمین ریٹائر ہوکر اس قانونی حق سے محروم ہوگئے ہیں۔ چونکہ یہ پنجاب بھر کے تمام سرکاری ملازمین کا issue ہے جو حل نہیں ہوا باوجود اس حقیقت کے کہ مطلوبہ گروپ انشورنس کی ادائیگیاں انشورنس کمپنی نے کرنی ہیں اور صوبہ کے خزانے پر کوئی مالی بوجھ نہیں پڑے گا۔ میری سٹینڈنگ کمیٹی نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی کو یہ direction جاری کی تھی کہ وہ تمام متعلقہ محکمہ جات اور stakeholders کے

ساتھ میٹنگ کرنے کے بعد گروپ انشورنس کی کٹوتی بمع Accrued Profit کی ادائیگی کو سرکاری ملازم کی ریٹائرمنٹ پر دینے کے عمل کو عملی جامہ پہنائیں۔لہٰذا استدعا ہے کہ اسے کسی سپیشل کمیٹی اور میں یہ خصوصی طور پر کہتا ہوں کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 میں اس کو refer کیا جائے جو اس پر work کرتے ہوئے اس پر implementation کرائیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی معزز ایوان میں یقین دہانی کے بعد پنجاب بھر کے سرکاری ملازمین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی لیکن اس پر عملدرآمد نہ ہونے سے تمام ملازمین انتہائی پریشان اور مضطرب ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 12 کو refer کیا جاتا ہے اس کی رپورٹ دوماہ میں ہاؤس میں پیش کی جائے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: اجلاس کی کارروائی کا وقت پانچ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔اب محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی reports ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی، مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز، مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور اور مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب چیئرمین! میں

1) The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 (Bill No.81 of 2021)

2) The University of Rawalpindi Bill 2021 (Bill No.82 of 2021)

3) The University of Arts & Sciences Bill 2021 (Bill No.83 of 2021);

4) The Noor International University Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 84 of 2021); and

5) The Salar International University Bill 2021 (Bill No.85 of 2021)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔

آج کے ایجنڈے میں زراعت پر بحث تھی لیکن ٹائم کی کمی کی وجہ سے it will be continued on Monday۔منسٹر صاحب! اب زراعت پر بحث پیر کو ہو گی اور اس میں آپ نے کھاد کے حوالے سے پنجاب کا جو کوٹا 70 فیصد بنتا ہے اس میں میری معلومات کے مطابق صرف 23 فیصد مل رہا ہے۔اس کا دفاع کرنا آپ، چیف منسٹر صاحب اور لاء منسٹر صاحب کی ذمہ داری ہے۔

The House is adjourned to meet on Monday 27 December 2021 at 1 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2021

سوموار ،27۔دسمبر 2021

(یوم الاثنین ،22جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 8

629

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021 (24 بابت 2021)
2. آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 (25 بابت 2021)
3. آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 (26 بابت 2021)
4. آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021 (27 بابت 2021)

630

(ii) آئین کے آرٹیکل128(2)(اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021 (24 بابت 2021) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 14۔اکتوبر 2021 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021 (24 بابت 2020) کی مدت نفاذ میں 12 جنوری 2022 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کردی جائے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 (25 بابت 2021) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 18۔اکتوبر 2021 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 (25 بابت 2021) کی مدت نفاذ میں 16 جنوری 2022 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کردی جائے۔

3۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 (26 بابت 2021) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 9 نومبر 2021 کو نافذ کردہ آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 (26 بابت 2021) کی مدت نفاذ میں 7 فروری 2022 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کردی جائے۔۔

4۔ آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021 (27 بابت 2021) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 11 دسمبر 2021 کو نافذ کردہ آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021 (27 بابت 2021) کی مدت نفاذ میں 11 مارچ 2022 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کردی جائے۔

631

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت ان قواعد کے قاعدہ 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت ان قواعد کے قاعدہ 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021 منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

زراعت پر عام بحث جاری رہے گی

633

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

سوموار، 27۔دسمبر 2021

(یوم الاثنین، 22۔ جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَ
هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾

سورۃ الحدید (آیات نمبر 1 تا 3)

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے (1) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) (2) وہی اول اور وہی آخر اور اپنی قدرتوں سے سب پر ظاہر اور پھر بھی پوشیدہ ہے اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے (3)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

خود میرے نبی ﷺ نے بات بتا دی لا نبی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی لا نبی بعدی
لمحہ لمحہ ان کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
آخر شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہ خدا میں آپ نے صدا دی لا نبی بعدی
ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام ان کے
ان کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا جو غلام ان کے
گونجے وادی وادی آپ کی منادی لا نبی بعدی
ان کے بعد ان کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے کہہ کر مہر ہی لگا دی لا نبی بعدی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

بلدیاتی قانون پاس کرنے سے قبل سپیشل کمیٹی بنانے اور اس میں تمام سٹیک ہولڈرز کو شامل کرنے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! تمام معزز ممبران کے علم میں بھی ہو گا کہ اس ہاؤس کے اندر بلدیاتی اداروں کے حوالے سے پہلے Ordinance کی شکل میں اور اب اس کو ایک قانونی شکل دینے کے لئے legislation کا process شروع ہوا۔ آج سٹینڈنگ کمیٹی بلدیات کی میٹنگ تھی اور اس میں یہ Ordinance بل کی شکل میں لایا گیا ہے جس پر یقیناً بحث ہونی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم 70 سال کی تاریخ نہ بھی دیکھیں تو پچھلی 25 سے 30 سال کی جو بلدیات کی تاریخ ہے وہ بلدیاتی اداروں کو بنانے اور توڑنے کی تاریخ ہے۔ اس میں جو بھی قانون کسی حکومت نے بنایا اور جو بھی بلدیات کے ادارے کسی حکومت نے کھڑے کئے تو آنے والی حکومت نے اس قانون کو بھی ختم کیا، نیا قانون بنایا اور ان اداروں کو بھی ختم کیا۔ اس میں کسی پارٹی کی کوئی تخصیص نہیں ہے ہر دور میں بلدیات کے اداروں کو اس ستم کا نشانہ بنایا گیا اب چونکہ پنجاب کی تاریخ میں ایک بار پھر ہم ایک نیا بلدیاتی قانون بنانے جا رہے ہیں تو لیڈر آف اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ یہ بات ہاؤس میں بھی کی جائے اور آپ سے انفرادی طور پر بھی کی جائے اور حکومت سے بھی کی جائے کہ آج ایک بار پھر اپوزیشن وہ کردار اس بل کے اوپر نہیں کرنا چاہتی جس طرح کا شور شرابہ ہم سندھ کے اندر دیکھ رہے ہیں وہاں کی اپوزیشن یقیناً پی ٹی آئی کی ہے اور وہاں روز جو تماشا بلدیاتی بل کے اوپر ہو رہا ہے، روز احتجاج جو کہ اپوزیشن کا حق ہے، اختلاف رائے جس طرح سے ہو رہا ہے روزانہ ہاؤس کے اندر نعرے بازی ہوتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں لیڈر آف اپوزیشن کی خواہش ہے کہ ہم اس قانون کو مثبت طور پر دیکھیں اور مثبت انداز میں اس سارے process میں

حصہ لیں، اس قانون کی خامیوں کو بھی دیکھیں، یہ بھی دیکھیں کہ اس قانون کے اندر جو local representatives اور بیوروکریسی کے درمیان balance ہے کہ توازن نہیں ہے، ہم یہ بھی دیکھیں کہ دیہی اور شہری علاقوں کے جو ادارے اس کے اندر propose کئے گئے ہیں اُس کے اندر بھی balance ہے یا balance نہیں ہے، ہم اس بل کے اندر مختلف چیزوں کی نشاندہی کریں، ای وی ایم کے اوپر بات ہے کہ اُس کے ذریعے الیکشن ہوں ہم اُس کا بھی جائزہ لیں کہ وہ ممکن ہے یا نہیں ہے، یہ ساری چیزیں اپوزیشن کھلے دل کے ساتھ اور مجھے یہ کہنے میں حرج نہیں ہے یہ پنجاب اسمبلی میں پہلی بار لیکن پچھلے ساڑھے تین سال میں اپوزیشن کا یہ دوسرا gesture ہے۔ مجھے یاد ہے کہ قومی اسمبلی میں اپنی پہلی تقریر میں میاں محمد شہباز شریف نے کہا تھا کہ آئیں سب مل کر charter of economy کریں لیکن اُس کا جواب مثبت نہیں آیا۔ آج پنجاب اسمبلی کے اندر اپوزیشن یہ تجویز دے رہی ہے کہ اس بل کے حوالے سے آپ ایک سپیشل کمیٹی بنائیں جس کے اندر حکومت کے بھی سینئر لوگ شامل ہوں اپوزیشن کے بھی سینئر لوگ شامل ہوں اور تمام پارٹیوں کی نمائندگی ہو، بلکہ ہم تو اس حد تک چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس کے باہر جو ادارے، پرائیویٹ این جی اوز یا سول سوسائٹی جنہوں نے ہم سے زیادہ بلدیات کے اوپر کام کیا ہوا ہے ایک دو نام مجھے یاد آرہے ہیں جن میں PILDAT ہے اُن کو بھی اس کمیٹی میں بلایا جائے، اُن کی بھی رائے لی جائے کہ ہم ایک سسٹم بنانا چاہتے ہیں جس کو سب own کریں اگر آپ کی یہ کاوش اور اس ہاؤس کی کاوش کامیاب ہوئی تو یقین مانیں یہ بھی ایک تاریخ ہوگی کہ ایسا بل جس کی ownership اس ہاؤس کی تمام سیاسی جماعتیں لیں گی لیکن ہم اس کی طرف ایک قدم تو بڑھائیں ہو سکتا ہے جو دس طرح کے اختلافات ہیں اُس میں سے آٹھ ہم آپس میں بیٹھ کر طے کر لیں دو کے اوپر اختلافی نوٹ آجائے جمہوریت میں یہ ہوتا ہے اُس کا فیصلہ ووٹنگ سے ہوگا اُس کے اوپر آپ بھی کریڈٹ لے سکتے ہیں ہم بھی کریڈٹ لے سکتے ہیں لیکن آج میں اس پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ لیڈر آف اپوزیشن کا پیغام بھی تھا کہ آپ اس میں اپنا فعال کردار ادا کرتے ہوئے تمام پارٹیوں کو قریب لائیں تاکہ اس legislation کو دوبارہ سے یہ نہ ہو کہ جو 20 سال سے ہوتا آیا ہے کہ سب سے زیادہ جو ظلم بلدیاتی قانون کے ساتھ اور بلدیاتی اداروں کے ساتھ پچھلے 30 سال میں ہو رہا ہے وہ آئندہ کے لئے نہ ہو تو اب میاں محمو الرشید صاحب لوکل گورنمنٹ کے منسٹر ہیں یہ قانون صاف ظاہر ہے ان کی سربراہی

میں بنتا ہے یہ بنا کر جائیں آنے والے ٹائم میں اگر کوئی مخالف حکومت آجائے تو جو دو سال پہلے ہوا کہ اُس قانون کو ختم کر دیا آنے والے بھی اسی طرح کریں تو ہماری یہ کوشش ہے کہ اس قانون کی ownership تمام سیاسی جماعتیں لیں بہت شکریہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سمیع اللہ خان صاحب! آپ کا شکریہ آپ نے اس حوالے سے توجہ دلائی ہے یہ تو ضرور دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر یہی ہوتا رہا ہے کہ لوکل باڈیز کی جو اصل spirit ہے جس مقصد کے لئے یہ الیکشن بھی ہوتے رہے ہیں اور ہونے چاہئیں unfortunately کئی دفعہ یہ ہوا ہے لیکن اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ اس کو یکسر تبدیل کرنے سے ایک تو continuity نہیں رہی اور دوسرا اُس کے result بھی آہستہ آہستہ dilute ہوتے گئے اور جو اصل مقصد تھا وہ اس میں سے ختم ہو گیا ہے۔ تو جناب سمیع اللہ صاحب آپ کی طرف سے یہ اچھی suggestion آئی ہے ہم نے پہلے بھی یہاں کئی laws اور legislation کی ہے اُس میں جو مشاورت سے متفقہ بل پاس ہوئے ہیں وہ الحمد للہ بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں تو اس میں بھی ہم نیک نیت سے بیٹھے ہیں تو پہلے اس پر ایک میٹنگ ہوئی ہے مجھے اُس کی اطلاع ہے تو میاں محمود الرشید صاحب! آپ اس کے اوپر ہاؤس کو بریف کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو باتیں جناب سمیع اللہ خان نے کہی ہیں اس میں بہت سی باتیں حقیقت کے مطابق ہیں کہ جو بھی حکومت آئی تو اُس نے ان اداروں کو تہہ تیغ کیا تو میں یہ کہوں گا کہ اس میں اگر اپوزیشن contribute کرنا چاہتی ہے، اس میں debate کرنا چاہتی ہے، اس میں consensus buildup کرنا چاہتی ہے تو ہم welcome کریں گے۔ یہ جمہوریت ہے، یہ اسمبلی کا floor ہے اس میں پنجاب کے عوام کی بہتری کے لئے گورننس کی بہتری کے لئے چونکہ 80 فیصد جو لوگوں کے مسائل ہیں، گورننس کی مسائل، sanitation ہے، streetlights ہیں اور جو باقی ساری چیزیں ہیں اُن کا تعلق براہ راست ان بلدیاتی اداروں کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو Ordinance ہم لے کر آئے ہیں یا جو ایکٹ ہم نے ہاؤس میں lay کیا ہے یہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے موثر بلدیاتی اداروں کا نظام اس سے وجود

میں آئے گا۔ ماضی کے اندر جتنے بلدیاتی ادارے بنے خواہ 2013 کا ایکٹ تھا یا اُس سے پہلے کے ایکٹ تھے معذرت کے ساتھ وہ نمائشی ادارے تھے اور Constitution کی شق 140-A اُس کی جو true spirit یہ demand کرتی ہے کہ ایک ایسا بلدیاتی نظام، مقامی حکومتوں کا نظام کہتا ہے کہ جس میں عوام کے منتخب نمائندوں کو political, financial or administrative اختیارات دیئے جائیں کہ اُن کے مسائل doorstep پر حل ہوں تو جو ایکٹ ہم لے کر آئے ہیں جس پر Ordinance ہم نے دیا ہے اُس میں Constitution کی true spirit کے مطابق تمام اختیارات ، میٹروپولیٹن شہروں کے اندر پنجاب میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ جو تمام بلدیاتی اداروں کے سربراہ ہوں گے اور تمام Development Authorities, WASAs, PHAs, Parking Companies, Solid Waste Management Companies یہ تمام چیزیں اور District Health Authorities, District Education Authorities, وہ میئر کے ماتحت ہوں گی ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہونے جارہا ہے اور اس ایکٹ کے تحت براہ راست ہر شہری اپنا لاہور کا میئر منتخب کرے گا ایک طرف وہ اپنی نیبر ہڈ کونسل یا ویلج کونسل کا نمائندہ منتخب کرے گا اور دوسری طرف میئر کو ووٹ ڈالے گا وہ لاہور کے میئر کو elect کرے گا تو یہ ایک زبردست تجربہ ہو گا، وہاں پر ڈسٹرکٹ اسمبلیاں بنیں گی، سپیکر کا بھی انتخاب ہو گا، head Cabinet ہو گی، ڈسٹرکٹ کے منسٹر ہوں گے اور پورا focus کریں گے کہ نیچے تک grassroots level پر لوگوں کے مسائل جلد از جلد حل ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس کے اندر آپ کوئی addition چاہتے ہیں، اپوزیشن کے کچھ مزید سینئر لوگ اس میں شامل ہو کر contribute کرنا چاہتے ہیں یا جو دیگر political parties کے نمائندے بھی کمیٹی میں آنا چاہتے ہیں تو ہم اُنہیں welcome کریں گے، آپ Standing Committee کو extend کرنا چاہیں تو extend کر دیں ہم کوشش کریں گے کہ اس کی جلد از جلد deliberation کر کے اگر consensus buildup ہو جائے تو یہ بہت اچھا ہے، ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں اور ہم ان کی اس تجویز کو welcome کرتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے کہ اس میں پیپلزپارٹی کے سید حسن مرتضیٰ صاحب سے بھی بات کر لیں تاکہ اُن کی بھی نمائندگی ہوجائے اور یہ اچھی بات ہے کہ حکومت کی طرف سے جو gesture آیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ ہمارا جو موجودہ اجلاس ہے، جو موجودہ setup ہے یہ ایک بہتر طریقے سے ایک ایسی چیز ہاؤس کے اندر متفقہ طور پر پاس ہو جو کہ چلے بھی اور عملی شکل بھی ایسے اختیار کرے جس کا نچلی سطح تک فائدہ ہو۔ تو اس کو پھر آپ extend کر لیں اور سمیع اللہ خان صاحب آپ اپنے نام دے دیں۔ جی، میاں محمود الرشید صاحب! ٹھیک ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آج لوکل گورنمنٹ کی جو میٹنگ رکھی گئی تھی اس کو ہم postpone کرتے ہیں تو آج پھر سمیع اللہ خان صاحب! آپ اپنے سارے نام میاں محمود الرشید صاحب کو دے دیں یا پھر وہ نام آپ لکھ کر ہمیں دے دیں ہم آگے میاں صاحب کو pass on کر دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی تجویز آئی ہے۔ آج کے ایجنڈے پر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے لیکن اس سے پہلے ہم Extension of Ordinances take up کرتے ہیں۔

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع)

قاعدہ127کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly

آئین کے آرٹیکل (a) (2) 128 کے تحت آرڈیننسز کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد یں پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک آرڈیننس (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز 2021، آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021، آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021 اور آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1. The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021);
2. The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021);
3. The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021); and
4. The Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021).

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

1. The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021);

2. The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021);
3. The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021); and
4. The Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021).

Now, the question is:

> "That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Ordinances."

1. The Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021);
2. The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021);
3. The Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021); and
4. The Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021).

(The motion was carried and leave is granted.)

آئین کے آرٹیکل (a) (2) 128 کے تحت قراردادیں

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس(ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021), promulgated on 14 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 12 January 2022."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021), promulgated on 14 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 12 January 2022."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical and Health Institutions (Amendment) Ordinance 2021 (XXIV of 2021), promulgated on 14 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 12 January 2022."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

آرڈیننس (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021), promulgated on 18 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 16 January 2022."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of 2021), promulgated on 18 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 16 January 2022."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Ordinance 2021 (XXV of

2021), promulgated on 18 October 2021, for a further period of ninety days with effect from 16 January 2022."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

آرڈیننس (دوسری ترمیم) کمیشن برائے بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیمیں پنجاب 2021

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021), promulgated on 09 November 2021, for a further period of ninety days with effect from 07 February 2022."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021), promulgated on 09 November 2021, for a further period of ninety days with effect from 07 February 2022."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Commission on Irregular Housing Schemes (Second Amendment) Ordinance 2021 (XXVI of 2021), promulgated on 09 November 2021, for a further period of ninety days with effect from 07 February 2022."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

آرڈیننس مقامی حکومت پنجاب 2021

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021), promulgated on 11 December 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 March 2022."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government

Ordinance 2021 (XXVII of 2021), promulgated on 11 December 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 March 2022."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government Ordinance 2021 (XXVII of 2021), promulgated on 11 December 2021, for a further period of ninety days with effect from 11 March 2022."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Protection against

Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12."

Now, the question is:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

> "That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

> "That the Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021. Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of

the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

Now, the question is:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of The Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیرغور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 3 TO 24

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER:The motion moved is:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Panah Gah Authority Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے متعلق سوالات ہیں۔پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، ملک صاحب سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2013 میری استدعا ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ کے زیر انتظام پولٹری ریسرچ سنٹر کی طرز پر مزید انسٹیٹیوٹ یونٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2013: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت پولٹری کی ریسرچ ترقی کے لئے صرف ایک ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہے جس میں ماہرین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ مالی سال میں ادارہ ہذا میں کوئی ترقیاتی کام شروع نہ ہوا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مزید کتنے ایسے ادارہ جات صوبہ میں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے مزید ادارہ ہذا کی افادیت کے بارے میں بھی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) حکومت مزید ایسے ادارہ جات قائم کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔ یہ ادارہ مرغیوں میں بیماریوں کی روک تھام، دیہی مرغبانی کے فروغ، تعلیم و تربیت، پولٹری سیکٹر میں قانونی ضابطہ کار کے تحت مربوطی اور توسیعی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت پولٹری کی ریسرچ ترقی کے لئے صرف ایک ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہے جس میں ماہرین کام کر رہے ہیں اور جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ مالی سال میں ادارہ ہذا میں کوئی ترقیاتی کام شروع نہ ہوا۔ میں آپ کے توسط سے معزز وزیر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح سے وزیر اعظم پاکستان کا vision ہے کہ مرغیاں پالنی ہیں، بھینسیں رکھنی ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا ہے کہ پورے ملک میں مرغیاں پالیں اور انڈے بیچیں، یہ ایک ہی ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہے جو راولپنڈی میں

کام کر رہا ہے۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ادارہ کب سے کام کر رہا ہے اور جز(ب) میں پوچھا تھا کہ اس سال اس میں کوئی ترقیاتی کام شروع نہیں ہوا تو کیا یہ محکمہ وزیر اعظم پاکستان کے vision کو بھی نہیں مانتا۔لہذا بتایا جائے کہ اس ادارے میں ڈویلپمنٹ شروع کیوں نہیں کرائی گئی اور اس میں مزید ادارے کیوں نہیں بنائے گئے؟

جناب سپیکر: جی،وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! شکریہ، ہم نے جز(ب) کے اندر جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ کوئی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ شروع نہیں ہوا اور یہ بات درست ہے کہ صوبہ بھر کے اندر ایک ہی پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ ٹھیک کام کر رہا ہے اور محکمے کو دیگر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی ضرورت نہیں ہے۔اگر آپ پولٹری سیکٹر کا لائیو سٹاک اور ایگریکلچر کے overall میں موازنہ کریں تو ہمارا پولٹری واحد سیکٹر ہے جو دنیا کے بہترین ممالک کے ساتھ compete کرتا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ پرائیویٹ سیکٹر اور سرکار کے باہمی اشتراک کے ساتھ یہ competitive ہے اور چیزیں ٹھیک ہیں اس لئے ہمیں اس میں مزید کوئی ادارہ بنانے کی سر دست ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی،جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! محترم حسنین بہادر دریشک صاحب بڑے قابل منسٹر ہیں اور میں ان کی قابلیت کو مانتا ہوں۔اگر یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں مزید کوئی ادارہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے تو ٹھیک ہے، میں نے تو انہیں صرف یاد ہی کرایا تھا کہ چونکہ وزیر اعظم پاکستان کا vision ہے کہ انڈوں کی پیداوار بڑھنی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ مرغیاں رکھنی چاہیئں لیکن چونکہ منسٹر صاحب مطمئن ہیں تو میں بھی ان کے جواب سے مطمئن ہوں بالکل یہ مزید ادارے نہ بنائیں۔بہت شکریہ اور میں منسٹر صاحب کا بھی شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! انڈے اور مرغیوں سے satisfied ہو گئے ہیں ناں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جب حکومت پنجاب مطمئن ہے، آپ مطمئن ہیں تو پھر میں تو آپ کا ایک ورکر اور ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ لیکن معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 1019 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری اشرف علی کا ہے ۔۔۔لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال نمبر 2043 بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ، سوال نمبر 3072 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لائیوسٹاک کے حوالے سے Gender Mainstreaming کی بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3072: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے صوبے میں gender mainstreaming کے حوالے سے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا کوئی Gender Action Plan 2019-20 کے لئے تیار کیا گیا ہے اگر تو ہاں اس مقصد کے لئے کون سی سکیمز بنائی گئی ہیں؟

(ج) ان سکیمز کے لئے fund allocation کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے صوبے میں gender mainstreaming کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:۔

1۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق خواتین کا ملازمت میں 15 فیصد کوٹا مختص ہے جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

2۔ مختلف امور کے حوالے سے جہاں پر کمیٹی کی ضرورت ہوتی ہے تمام ضروری وانتظام کے لئے ایک خاتون ممبر کو لازمی شامل کیا جاتا ہے۔

(ب) سال2019-20 کے لئے کوئیGender Action plan تیار کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی سکیم بنائی گئی ہے۔

(ج) اس سکیم کے لئے کوئیfund allocation نہ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز (الف) کے حوالے سے ہے محکمہ لائیوسٹاک نے صوبے میںgender mainstreaming کے حوالے سے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کے مطابق خواتین کا ملازمت میں 15 فیصد کوٹا مختص ہے اور جہاں پر کمیٹی کی ضرورت ہوتی ہے وہاں پر ایک خاتون ممبر ہو گی - یہ اچھا جواب ہے لیکن یہ صرف محکمے تک محدود ہے۔ Actually میں نے سوال اس مقصد کے لئے کیا تھا کہ صوبہ پنجاب کی وہ تمام خواتین جو دیہی علاقوں میں grassroots level پر لائیوسٹاک کے شعبے میں کام کرتی ہیں ان کے لئے gender mainstreaming کے حوالے سے محکمہ نے کیا کام کیا ہے؟ محکمہ نے اپنی خواتین کے لئے جو کام کیا وہ بھی اچھی بات ہے لیکن صوبہ پنجاب کے کھیتوں اور گھروں میں جو خواتین لائیوسٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے کام کر رہی ہیں ان کے لئے محکمہ نے کیا کام کیا ہے؟ منسٹر صاحب اس حوالے سے مجھے کچھ بتا سکیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمارے پاکستان اور خصوصی طور پر صوبہ پنجاب میں جو لوگ لائیوسٹاک رکھتے ہیں وہfragmented ہیں اور ان کے پاس جانوروں کی بہت کم تعداد ہے۔ آپ سمجھیں کہ پنجاب میں ایک سے پانچ تک جانور رکھنے والے تقریباً80 فیصد کسان ہیں۔ خاص طور پر بھیڑ اور بکریاں ہماری دیہاتی زندگی کے اندر ایسے جانور ہیں کہ جن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ ہماری مائیں بہنیں ان کو پالتی ہیں۔ میں کم از کم ضلع راجن پور کے حوالے سے پوری ذمہ داری سے بتا سکتا ہوں کہ ضلع راجن پور کے اندر اگر خواتین ٹریکٹر چلانا سیکھ لیں تو زراعت کا بھی 100 فیصد کام خواتین ہی کر رہی ہوں گی یعنی ہمارے اس شعبہ کے اندر خواتین کا بہت بڑا role ہے۔ ہمارے دیہی علاقوں میں لائیوسٹاک بہت

چھوٹے پیمانے پر ہے۔ جہاں بڑے بڑے لائیو سٹاک کے فارمز ہوتے ہیں اور جہاں پر ان کا scale بڑھ جاتا ہے تو وہاں پر mechanization اور مرد حضرات involve ہوتے ہیں۔ لائیو سٹاک ہماری خواتین کو ایک اچھا روزگار بھی میسر کرتے ہیں اور ان کو ایک اچھی معاشی activity بھی دیتے ہیں۔ اگر میری بہن عظمیٰ کاردار اس کا data چاہیں گے تو میں محکمہ سے لے کر انہیں پیش کر دوں گا۔ ہمارا جواب ابھی صرف اور صرف محکمہ اور سرکار کی strength تک محدود ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ب) کے حوالے سے ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا کوئی 20-2019 Gender Action Plan کے لئے تیار کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کون سی سکیمز بنائی گئی ہیں؟ محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ سال 20-2019 کے لئے کوئی Gender Action plan تیار کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی سکیم بنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! Gender approach بہت ضروری ہے۔ جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ مرد حضرات سے زیادہ خواتین مویشیوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ مویشیوں کے لئے چارہ کاٹ کر لاتی ہیں، ان کے شیڈز کی صفائی کرتی ہیں، دودھ دوہتی ہیں اور دوسری بہت سی لائیو سٹاک سے related activities کو دیہاتوں میں خواتین سرانجام دیتی ہیں۔ Gender Action Plan کے تحت funds کی allocation ضروری ہے۔ اگر مویشی، بھیڑ اور بکریاں خریدنے کے لئے کوئی قرضے دیئے جا رہے ہیں تو اس میں خواتین کو ownership دی جائے۔ اس طرح خواتین کو Gender Action Plan کے تحت mainstream میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ ان سے متعلقہ tools اور ان کی ٹریننگ میں خواتین کی مدد کی جائے تو اس سے بہت بہتری آئے گی۔ اس سے ان خواتین کی income بہتر ہو گی اور ان کی family life بہتر ہو جائے گی۔ اگر ہمارا محکمہ لائیو سٹاک اس حوالے سے ایک Gender Action Plan بنا لے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کے لئے funds کی allocation بھی ہو جائے گی اور خواتین بھی mainstream میں شامل ہو جائیں گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے آپ کو بہت سے donors بھی مل جائیں گے۔ لائیو سٹاک سے منسلک خواتین کے حوالے سے کوئی specific کام ضرور کریں۔ آپ بے شک محترمہ عظمیٰ کاردار صاحبہ کو بھی اس میں شامل کر لیں۔ اس طرح کی پالیسی بنائیں کہ جس سے لائیو سٹاک کا کام کرنے والی خواتین کی مدد ہو سکے۔ خواتین کو اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کا راستہ ضرور ملنا چاہئے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں on a lighter note بتاؤں گا۔ آگے پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے ایک سوال آئے گا اور میں اس حوالے سے اپنی ٹیم ممبرز سے پوچھ رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے اس لائیو سٹاک کے شعبے میں 15 فیصد سے بھی زیادہ خواتین آ رہی ہیں۔ بدقسمتی سے ہمیں اس حوالے سے بہت سے مسائل درپیش آتے ہیں کیونکہ ہماری زیادہ تر ڈسپنسریاں دیہاتوں میں ہیں اور وہاں ہم خواتین کو رہائش فراہم نہیں کر سکتے اور اسی وجہ سے ہماری جو بچیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ڈاکٹرز بھرتی ہو کر آتی ہیں تو وہ وہاں دیہاتوں میں کام نہیں کر تیں۔ آپ کی بات بالکل مناسب ہے۔ محترمہ عظمیٰ کاردار کے ساتھ مشاورت سے ہم آئندہ بجٹ میں اس حوالے سے کوئی بہتر پروگرام لائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر خواتین ڈاکٹرز پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہو کر دیہاتوں میں آ رہی ہیں تو حکومت انہیں رہائش مہیا کرے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے اپنے وزارت اعلیٰ کے دور میں تمام RHC اور BHU میں ڈاکٹرز تعینات کئے تھے، وہ ڈاکٹر وہاں پہنچے تھے اور انہوں نے دیہاتوں میں کام کیا تھا کیونکہ ہم نے ان کو زیادہ تنخواہیں دیں اور facilitate بھی کیا تھا۔ ہمارے دیہاتوں میں already یونین کونسل کے دفاتر اور BHUs موجود ہیں تو ان میں کچھ چیزوں کا اضافہ کر کے ان کی رہائش کا بندوبست کیا جائے۔ اس حوالے سے حکومت پنجاب اور آپ کے محکمہ کو کام کرنے کی ضرورت ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے محترمہ عظمیٰ کاردار، مختلف donors اور دوسرے لوگوں کو شامل کریں۔ یہ سب آپ کی مدد کریں گے۔ خاص طور پر محترمہ عظمیٰ کار دار کی

donorsتک رسائی ہے اور ان کی وساطت سے محکمہ کو اس حوالے سے اچھے funds بھی مل سکتے اور محکمہ progress کر سکتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر3267 کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! سوال نمبر3321 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں محکمہ کی طرف سے مہیا کردہ ونڈا کے نایاب ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3321: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام ویٹرنری ہسپتالوں میں جون2019 سے اکتوبر2019 تک 5ماہ تک جانوروں کے لئے ونڈا جو کہ محکمہ کی طرف سے مہیا کیا جاتا تھا نایاب ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تین ماہ نئی پروکیورمنٹ پالیسی کا بہانہ بنا کر ونڈا اسپلائی بند رکھی گئی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) ونڈا کی سپلائی بلا تعطل جاری رہتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ جون سے اکتوبر تک لوگوں کو اپنے جانوروں کے لئے ونڈا میسر نہیں آ سکا جبکہ اس سے پہلے تواتر کے ساتھ sale point پر ونڈا

پہنچتا تھا۔ وہاں پر گوجرانوالہ ویٹرنری ہسپتال کا ایک ہی sale point ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ ونڈا کی سپلائی بلا تعطل جاری رہتی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ سال 2019 میں جون سے اکتوبر تک گوجرانوالہ میں کتنا ونڈا بھجوایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جون، جولائی، اگست، ستمبر اور اکتوبر 2019 کے دوران تقریباً ایک لاکھ ونڈا کے bags گوجرانوالہ میں سپلائی کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل بھی معزز ممبر کے ساتھ share کی جاسکتی ہے۔ اس میں گوجرانوالہ، کامونکی اور نوشہرہ ورکاں کے علاقے شامل ہیں۔ سال 2019 کے ان پانچ مہینوں میں ونڈا کے ایک لاکھ bags supply کئے گئے ہیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! منسٹر موصوف نے بتایا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں سال 2019 کے دوران ونڈا کے ایک لاکھ bags بھجوائے گئے ہیں۔ گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور اس کے main sale point میں تین مہینے ونڈا available نہیں رہا۔ میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب اپنے طور پر اس حوالے سے ایک special report منگوائیں کہ آیا یہاں پر ونڈا کی availability رہی ہے یا نہیں؟ اس عمل سے محکمہ کی کارکردگی بہتر ہوگی اور یہ آپ کے لئے بھی فائدہ مند ہوگا۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں پر ونڈا ہر صورت مہیا ہونا چاہئے۔ ونڈے کے بغیر تو کام نہیں چلتا۔ آپ اپنے محکمہ سے کہیں کہ وہاں پر ونڈا سپلائی کردیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3338 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال آغا علی حیدر کا ہے۔ جی، آغا صاحب!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3341 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب کے ویٹرنری ہسپتالوں میں منہ کھر کی بیماری کی ویکسین کے ناپید ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*** 3341: آغا علی حیدر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-134 ننکانہ صاحب میں جانوروں میں منہ کھر کی بیماری عام ہو چکی ہے جس سے متعدد جانور مر چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ننکانہ صاحب کے ویٹرنری ہسپتالوں میں منہ کھر کی ویکسین دستیاب نہ ہے جس کی وجہ سے جانوروں کا علاج نہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس حلقہ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں مذکورہ ویکسین فراہم کرنے کو تیار ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے۔ حکومت اس حلقہ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں منہ کھر کی ویکسین مناسب مقدار میں فراہم کرتی ہے جو کہ جانوروں کو لگائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال دو سال پہلے کیا تھا شکر ہے کہ اس کا جواب آگیا ہے تو محکمہ لائیو سٹاک کی بڑی مہربانی لیکن ضلع ننکانہ میں ان کے حالات بہت ہی بُرے ہیں۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ جانوروں کی بیماری منہ کھر کی ویکسین دستیاب ہے اور میں نے جو سوال کیا ہے وہ غلط ہے۔ میں آپ کو گارنٹی سے بتا سکتا ہوں کہ وہاں کسی بھی ڈسپنسری سے منہ کھر کی ویکسین نہیں مل رہی۔ میں نے دو سال پہلے یہ سوال کیا تھا لیکن ابھی تک بھی ویکسین نہیں مل رہی۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! محکمہ نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ وہاں پر جانور نہیں مر رہے۔ وہاں پر جانور مر رہے ہیں تو میں نے یہ سوال کیا تھا۔ میں وزیر موصوف کو پہلے بھی 70 دفعہ بتا چکا ہوں کہ ضلع ننکانہ صاحب میں جانوروں کے لئے کوئی بھی دوائی نہیں ہے اور اگر کوئی دوائی ڈسپنسری تک پہنچی ہے تو وہ expire ہو چکی ہوتی ہے۔ محکمہ نے وہاں پر جو انچارج لگایا ہوا ہے وہ سب سے زیادہ corrupt آدمی ہے وہ ساری ویکسین باہر ہی بیچ دیتا ہے اور جو تھوڑی بہت ویکسین expire ہو جاتی ہے وہ ڈسپنسریز میں بھیج دی جاتی ہے۔ وزیر موصوف میرے سوال کا صحیح جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! معزز ممبر آغا علی حیدر میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن میں ان کے نکتہ نظر سے اتفاق نہیں کروں گا۔ ان کے پاس کسی جگہ کا کوئی specific issue ہے تو میں کسی integrity والے بہترین افسر سے اس کی independent inquiry کرا لیتا ہوں۔ معزز ممبر نے جانوروں کے مرنے کی جو بات کی ہے یہ بات درست نہیں ہے۔ منہ کھر کی بیماری جب کسی بھی جگہ پر آتی ہے تو ہم وہاں پر ویکسین میسر کرتے ہیں اور میرے پاس اُس کا پورا پچھلے چار پانچ سال کا ریکارڈ دستیاب ہے۔ پچھلے سالوں کے مقابلے میں 2019 میں outbreaks زیادہ تھیں لیکن اُس کو ویکسین کے ذریعے cater کیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ! آپ اس کی انکوائری کرا لیں اور اگلے اجلاس میں آپ انکوائری رپورٹ پیش کر دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ جو generalize statement ہے کہ across the board expired vaccination لگ رہی ہے، یہ درست نہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 2019 میں کیا تھا اس کا جواب 2021 میں آیا ہے۔ میں پھر بھی کہتا ہوں کہ وزیر موصوف انکوائری کروا لیں اور اُس انکوائری میں مجھے بھی بُلا لیں تو میں سب کچھ بتا دوں گا کہ ضلع ننکانہ میں کیا حالات ہیں۔ میں اُس انکوائری میں expired vaccine بھی لا کے دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ! آپ انکوائری کرا لیں اور اُس انکوائری میں آغا علی حیدر صاحب کو بھی بلا لیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ سوال 14۔اکتوبر 2019 کو کیا گیا تھا ہم نے اس کا جواب 18 دسمبر 2019 کو دے دیا تھا۔ ہمارے محکمے کی ذمہ داری آپ کے اس forum پر جواب جمع کرانا ہے پھر آپ حکم دیتے ہیں کہ کس محکمے کے سوالات کو کب take up کرنا ہے۔ میں بارہا کوشش اور گزارش بھی کرتا رہا کہ ہمارے محکمے کے سوالات لئے جائیں کیونکہ ہمارے سوالات بہت پرانے ہو گئے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! وزیر موصوف بہت شریف آدمی ہیں ان کا کوئی issue نہیں ہے۔ ان کے محکمے کے پارلیمانی سیکرٹری [*********] ہیں یہ ساری باتیں غلط کرتے ہیں۔ سارے کٹے تو یہ کھا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ بھی مجھے پارلیمانی سیکرٹری کی طرح صحت مند لگ رہے ہیں۔ (قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری request ہو گی کہ معزز ممبر نے جو الفاظ پارلیمانی سیکرٹری کے متعلق استعمال کئے ہیں ان الفاظ کو expunge کر دیا جائے کیونکہ یہ irrelevant remarks ہیں اس ہاؤس کی کارروائی سے ان الفاظ کی کوئی relevancy نہیں ہے لہٰذا ان الفاظ کو ہاؤس کی کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، irrelevant remarks expunge کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کے سوال نمبر 3485 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال نمبر 3486 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3612 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مویشی پال سکیم کے تحت 2019 تاحال فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3612: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مویشی پال سکیم کے تحت کاشتکاروں کو آسان اقساط پر قرضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دودھ اور گوشت کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) مویشی پال سکیم کے لئے تحت 2019 سے آج تک کتنا فنڈ رکھا اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز 2019 اور آج تک فنڈ کن کن علاقوں کے زمینداروں کو دیا گیا علاقہ وار ناموں کی تفصیل اور رقم کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) اس قسم کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ایسی سکیم نہیں ہے تو دیہاتی علاقوں میں خواتین کو کس سکیم کے تحت بھینس اور گائے دی جارہی ہیں اور فربہ کٹا سکیم کس سکیم کا حصہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر! جز(الف) کے اندر پوچھا گیا ہے کہ حکومت مویشی پال سکیم کے تحت کاشتکاروں کو آسان اقساط پر قرضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کریں؟ محکمہ لائیو سٹاک، حکومت پنجاب کسی قسم کا کوئی قرضہ کسی بھی ذمہ دار کو نہیں دے رہا۔ جہاں تک کٹا فربہ اور کٹا بچاؤ سکیم کا تعلق ہے جن زمینداروں کے پاس پہلے ہی کٹے موجود ہیں وہ اُن کو سرکار کے بنائے ہوئے طریقے کے مطابق اگر پالیں گے اور اُن کی حفاظت کریں گے تو اُن کو سبسڈی دی جائے گی جو ایک سکیم میں4,500روپے فی کٹا ہے اور کٹا پال سکیم کے اندر تقریباً4,000روپے فی کٹا ہے تو کسی کو بھی کسی بھی صورت میں کوئی قرضہ نہیں دیا جارہا۔ اس قسم کی کوئی سکیم نہیں ہے صرف سبسڈی کی سکیم چل رہی ہے جو زمیندار ہمارے اُس معیار پر پورا اُترتا ہے اور ہمیںapply کرتا ہے ہم اُس کو ضرورfacilitate کرتے ہیں۔ شکریہ

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وضاحت کریں کہ حکومت نے گوشت اور دودھ کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کون سے اقدامات اُٹھائے؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت نے گوشت اور دودھ کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اُٹھائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر!ان کے سوال کو میں دہرا دیتا ہوں انہوں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دودھ اور گوشت کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے وجہ بیان فرمائیں؟اور اس کا محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ اس کے حوالے سے ہم نے بہت سےsteps لئے ہیں جس میں ایکproject جو گوشت کو بڑھانے کے حوالے سے feedlot fattening and save the calfکا ہے وہ بھی چل رہا ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں،rural poultryکا پروگرام بھی چل رہا ہے اورvaccinationکے پروگرام بھی چل رہے

ہیں۔ہم livestock کی genetic improvement کے لئے بہترین insemination مہیا کر رہے ہیں۔ہم تفصیلاً بتا سکتے ہیں کہ کتنی multiple چیزیں چل رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب کو میری بات سمجھ نہیں آرہی اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سکیم صحیح نہیں ہے تو آپ اس کی وضاحت کریں کہ اگر دودھ اور گوشت کی قلت مٹانے کے لئے محکمہ نے کوئی اقدامات اُٹھائے ہیں تو at least آپ اس سوال کے جواب میں mention تو کریں کہ کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟ آپ نے جواب میں بس یہ لکھ دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔میں نے یہ نہیں پوچھا کہ یہ درست ہے کہ نہیں۔میں نے آپ سے details مانگی ہیں کہ کیا حکومت نے گوشت اور دودھ کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ انہیں detail دے دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں نے ان کے سوال کا نہایت سادہ سا جواب دیا ہے اور اس جواب کو محکمہ نے نہیں بلکہ میں نے خود ان کے سوال کا جواب دیا ہے میں ان کے سوال کو دہرا رہا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دودھ اور گوشت کی قلت کو پورا کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے وجہ بیان فرمائیں؟ اور اب اس کا جو جواب دیا ہے وہ بھی دہرا دیتا ہوں کہ یہ درست نہ ہے کہ کوئی اقدامات نہیں اٹھائے۔اگر آپ کا سوال ہوتا کہ اس کی تفصیل دیں تو ہم آپ کو اس کی تفصیل ضرور دیتے اور اس کی تفصیل ابھی اس اجلاس کے بعد آپ کو مل جائے گی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مجھے اس کی تفصیل لے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جی، جناب سپیکر! میں ان کو اجلاس کے بعد محکمہ سے لے کر فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب چودھری اختر علی کا ہے۔جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!شکریہ۔میرا سوال نمبر3645 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے قیام اور مختلف شعبوں میں داخلہ جات سے متعلقہ تفصیلات

3645*:چودھری اختر علی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ -:

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کب بنی اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس میں کس کس شعبہ میں تعلیم دی جارہی ہے؟

(ب) اس کے صوبہ بھر میں کتنے کیمپس کہاں کہاں ہیں؟

(ج) اس یونیورسٹی کے تحت D.V.M کی کلاسز میں آخری دفعہ کب داخلہ ہوا ہے داخل ہونے والے طالب علموں کی تعداد کیمپس وار بتائیں؟

(د) ان میں داخلہ کا طریق کار بتائیں میرٹ کس طرح تشکیل دیا جاتا ہے؟

(ہ) ہر کیمپس میں داخل طالب علموں کا نام ولدیت مع ایف ایس سی کے نمبر ز بتائیں؟

(و) Open میرٹ کے علاوہ کس کس بنیاد پر داخلہ دیا گیا ہے ان میں داخل طالب علموں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 8 جون 2002 کو بنائی گئی اس کا کل رقبہ 54 ایکڑ، 3 کنال اور 11 مرلے ہے۔یونیورسٹی میں 80 شعبہ جات کی تعلیمات دی جارہی ہیں۔تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی کے صوبہ بھر میں کیمپس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ سٹی کیمپس لاہور

2۔ راوی کیمپس پتوکی، قصور

3۔کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، جھنگ کیمپس

4۔خان بہادر چوہدری مشتاق احمد کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، نارووال کیمپس

5۔ پیرا ویٹرنری انسٹیٹیوٹ، لیہ کیمپس

(ج) یونیورسٹی کے تحت DVM کی کلاسز میں آخری دفعہ داخلہ 20-2019 سیشن میں ہوا ہے اور DVM میں داخل ہونے والے طالب علموں کی تعداد کیمپس وار درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام کیمپس	تعداد طالب علم
1۔	سٹی کیمپس لاہور	211
2۔	جھنگ کیمپس	96
3۔	نارووال کیمپس	43

(د) ان میں داخلہ کا طریق کار مندرجہ ذیل ہے۔

#(F.Sc 50٪ weightage)

#MDCAT Current Year)50٪ weightage)

مجوزہ طریق کار کا نوٹیفکیشن (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) ہر کیمپس میں داخل طالب علموں کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) OPEN میرٹ کے علاوہ داخل طالب علموں کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں سوال کیا تھا کہ صوبہ بھر میں یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کے کتنے کیمپس اور کہاں کہاں ہیں؟ اس کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ یونیورسٹی کے صوبہ بھر میں پانچ کیمپس ہیں جس میں سٹی کیمپس لاہور، راوی کیمپس پتو کی ، قصور، کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز ، جھنگ کیمپس، خان بہادر چوہدری مشتاق احمد کالج آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز ، نارووال کیمپس اور پیرا ویٹرنری انسٹیٹیوٹ، لیہ کیمپس ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز(ج) میں بتایا ہے کہ تین کیمپسز میں

داخلے ہو رہے ہیں لیکن DVM کے راوی کیمپس، پتوکی، قصور کیمپس میں داخلے کیوں نہیں کئے جا رہے؟ اس کی وجہ بیان کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اس میں جو تین کیمپسز ہیں ان کے داخلے لاہور کیمپس regulate کرتا ہے اور جو جھنگ کیمپس اور نارووال کیمپس ہے وہ independently داخلے کرتے ہیں اور جو کیمپسز اس میں mention نہیں ہیں ان کے داخلے لاہور کیمپس کے ذریعے کئے جاتے ہیں اس لئے ان کا ذکر جواب میں نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا محترم منسٹر صاحب! سے دوبارہ یہی سوال ہے کہ اگر راوی کیمپس پتوکی، قصور کے داخلے لاہور میں ہی کئے جاتے ہیں تو باقی تین کیمپسز میں بھی انہوں نے داخلے کئے ہیں۔ کیا ان دو کیمپسز میں students ہی نہیں آئے یا انہوں نے DVM میں کسی اور وجہ سے داخلے نہیں کئے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ قصور کیمپس کے لئے داخلہ فام لاہور سٹی کیمپس ہی process کرتا ہے اور جو students لاہور پڑھنا چاہتے ہیں ان کو لاہور داخلہ دیا جاتا ہے اور باقیوں کو پتوکی، قصور میں جو راوی کیمپس ہے وہاں داخلہ دیا جاتا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں محترم منسٹر صاحب سے پھر وہی سوال کروں گا کہ اگر لاہور کیمپس داخلے کرتا ہے تو کیا وہ ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ وہ قصور کے قریب رہنے والے students کو قصور کیمپس میں ہی بھیج دے اور پتوکی کے قریب رہنے والے students کو پتوکی کیمپس میں بھیج دے۔ ان کا داخلہ ان کے متعلقہ کیمپسز میں کر دیا جائے۔ کیا یہ ضرورت آج تک کسی نے محسوس ہی نہیں کی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر) جناب سپیکر! داخلے تو میرٹ کے حساب سے ہی ہوتے ہیں یعنی جس بچے کے زیادہ مارکس ہیں وہ خود فیصلہ کرے گا کہ

میں لاہور پڑھنا چاہتا ہوں یا کہیں اور پڑھنا چاہتا ہوں۔ اگر قصور سے کوئی بچہ زیادہ مارکس لیتا ہے اور وہ اس کیمپس میں پڑھنا چاہتا ہے تو اس پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ داخلے 100 فیصد میرٹ پر ہوتے ہیں جس میں کسی کی کوئی discretion نہیں ہے وہ ایک prescribed طریق کار ہے اس کے مطابق ہی داخلے ہوتے ہیں۔ ہم اپنی مرضی سے کسی بچے کو کسی کیمپس میں بھیج سکتے ہیں اور نہ کہیں سے نکال سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کے تین چار سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! وہ تو ایک ہی سوال تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے ایک ہی سوال تین بار دہرایا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ذرا مہربانی کریں یہ بہت اہم سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ اپنا آخری سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب! سے ایک اور ضمنی سوال ہے کہ DVM میں open merit پر جو داخلے ہوتے ہیں ان کے علاوہ کیا self-finance کے تحت بھی داخلے کئے جا رہے ہیں اور اگر کئے جا رہے ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہمارے پاس open merit کے علاوہ مختلف quotas ہیں جس میں ہمارے ویٹرنری آفیسرز کے بچوں کا کوٹا ہے، فاٹا کا کوٹا ہے، بلوچستان کا کوٹا ہے، disabled persons کا کوٹا ہے، foreign students کا کوٹا ہے، آرمی اور نیوی کے بچوں کا کوٹا ہے، ہماری یونیورسٹی کے non-teaching staff کا کوٹا ہے اور sports کا کوٹا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! وہ self-finance کا پوچھ رہے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر! جی، 50 studentsہیں جو کہself-financeکے تحتevening classesمیں پڑھتے ہیں جبکہ morning classesمیں یہ سب کوٹے ہیں جو میں نے بتا دیئے ہیں اور اگر کوئی بچہeveningمیں پڑھنا چاہے توself-financeپر پڑھ سکتا ہے ان کی تعداد50ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب نے کہا کہnight classesہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب!nightنہیں انہوں نےevening classesکا بتایا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! چلیں مان لیتے ہیںevening classesمیں بچوں کو self-financeمیں داخلہ دیا جاتا ہے۔کیا یہ مجھےopen meritاورself-financeکی فیس کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ انہیںdetailsدے دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر! فیس کے حوالے سے میں انہیں مکمل تفصیل لے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ اس پرfresh questionلے آئیں۔اب اگلا سوال آغا علی حیدر کا ہے۔جی، آغا صاحب!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر3737ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: کٹاپال سکیم کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3737: **آغا علی حیدر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں جو کٹاپال سکیم کے لئے ہر یونین کونسل میں 2۔2افراد کو 6500روپے فی کس دیئے جا رہے ہیں ان کا کیا طریق کار، معیار اور پیمانہ ہے؟

(ب) کن کن افراد کو دیئے جا رہے ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں جو کٹا پال سکیم چل رہی ہے اس کے تحت یونین کونسل میں 2-2 افراد کی تعداد متعین نہیں ہے اور ضلع ننکانہ صاحب میں کٹا پال سکیم کے لئے 141 فارمرز کے 700 کٹے رجسٹرڈ کئے گئے اور فی کس جانور 4000 روپے بطور سبسڈی دیئے جا رہے ہیں۔ ضلع ننکانہ صاحب میں جو کٹا پال سکیم چل رہی ہے۔ ان کا طریق کار، معیار اور پیمانہ مندرجہ ذیل ہے:

1۔ ضلع ننکانہ صاحب کے تمام فارمرز حضرات درخواست دینے کے اہل ہیں۔

2۔ کٹے ایک دن سے 1.5 سال تک کی عمر کے رجسٹرڈ کئے جائیں گے۔

3۔ ایک فارمر زیادہ سے زیادہ 25 کٹے رجسٹرڈ کروا سکتا ہے۔

4۔ کٹے متبادل خوراک / ٹی۔ایم۔آر پر پالے جائیں گے۔

5۔ رجسٹریشن کے بعد سے 90 دن تک کٹے پالنے کی تصدیق کے بعد مالکان کو مبلغ -/4000 روپے فی کٹا محکمہ کی طرف سے مالی معاونت دی جائے گی۔

6۔ جو کٹے محکمہ کی طرف سے مقرر کردہ وزن (کم از کم 700 گرام اوسطاً روزانہ) کے مطابق بڑھوتری نہیں کریں گے ان کو سکیم سے خارج کر دیا جائے گا۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں جن افراد کو کٹا پال سکیم میں رجسٹرڈ کیا گیا۔ ان کے نام کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! ضمنی سوال کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم ضلع ننکانہ صاحب میں کٹا پال سکیم کے لئے 141 فارمرز کو پیسے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ میری بات غور سے سنیں کیونکہ میں ایک بڑا انکشاف کرنے والا ہوں جو شاید اس اسمبلی میں پہلے کسی نے نہیں کیا۔ ان میں سے تقریباً ایک سو بندوں کو میں جانتا ہوں جن کے پاس کٹے نہیں ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جن کے پاس کٹے ہیں اور ان کو پیسے نہیں مل رہے۔ یہ مجھے ان 141 بندوں میں سے ایک بھی بندہ ثابت کر دیں کہ جس کے پاس 25

کٹے ہوں۔ یہ زیادتی والی بات ہے۔ میں بارہا یہ بات کر چکا ہوں کہ ننکانہ میں اتنی کرپشن ہو رہی ہے کہ آپ کی سوچ ہو گی۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں گا کہ وہاں ایک ملازم نے اپنے بھائی کو ہی کٹے دے دیئے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ سسٹم کیسے چلے گا؟ وہاں کے ملازمین خود ہی کھا رہے ہیں اور خود ہی سارا کچھ کر رہے ہیں۔ میں گارنٹی سے اس ایوان میں کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ ان 141 بندوں میں سے ایک بندے کے پاس بھی اگر 25 کٹے ہیں تو میں اس کا گنہگار ہوں۔ ان کو پیسے کیوں اور کس طریقے سے مل رہے ہیں؟ ہم وہاں ایم۔پی۔اے ہیں لیکن کسی نے ہم سے نہیں پوچھا کہ کوئی ایسا بندہ ہے جس کے پاس کٹے ہیں اور اس کو پیسے دیئے جائیں۔ ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں گارنٹی سے کہہ رہا ہوں اور اس ایوان میں کھڑے ہو کر بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے جس طرح فرمایا ہے اگر یہ جواب میں پڑھیں تو ہم نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ یہ جو 141 بندے ہیں ان سب کے پاس 25/25 کٹے رجسٹرڈ ہیں۔ ان 141 میں سے سب کے پاس 25/25 کٹے رجسٹرڈ ہوں تو وہ تین ہزار سے زیادہ بن جاتے ہیں۔ ہمارے پاس جو 141 بندے رجسٹرڈ ہیں ان میں سے کسی کے پاس 5 کسی کے پاس 10 کٹے اور کسی کے پاس ایک کٹا ہے۔ میں ایک اور گزارش کرتا ہوں کہ ان 700 میں سے 19 ایسے ہیں جن کو reject کیا گیا ہے، جن کے نام غلط تھے یا جنہوں نے سرکار کے طریق کار کو نہیں اپنایا۔ اگر معزز ممبر کے پاس کوئی specific example یا کوئی specific چیز ہے تو میں کھلے دل کے ساتھ ان کی اس رہنمائی سے اپنے محکمہ کی correction چاہوں گا۔ میں بالکل clear ہوں کہ اگر ہمارا کوئی ٹیم ممبر غلط کر رہا ہے تو میں خود بھی جوابدہ ہوں اور میری پوری ٹیم بھی جوابدہ ہے۔ ہم اس کو بہت openly accept کریں گے لیکن یہ ہمیں specifically guide کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے 25 کٹوں کا کہا ہے۔ اگر ان میں سے کسی کے پاس 5,6 یا 9 کٹے بھی ہیں تو پھر بھی میں گنہگار ہوں۔ وہاں بہت بڑی کرپشن ہو رہی ہے اور وہاں حالات بہت خراب ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اس معاملے کی بھی انکوائری کرا لیتے ہیں۔ ہم معزز ممبر کو ساتھ رکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ اس کی بھی انکوائری کرا لیں۔ آغا صاحب! یہ آپ کو بھی بلا لیں گے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں on the floor of the House بات کر رہا ہوں کہ وہاں اتنی بڑی کرپشن ہو رہی ہے۔ میں آپ کو گارنٹی سے کہہ رہا ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے۔ آپ نے جس طرح فرمایا ہے کہ انکوائری کرا لیں۔ ننکانہ صاحب کے اس issue پر کمیٹی بنا دیں۔ ڈیپارٹمنٹ کا بندہ منسٹر صاحب دے دیں گے اور معزز ممبر ساتھ جا کر کٹوں کو verify کر لیں۔ ان کی سربراہی میں کمیٹی بنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آغا صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں گارنٹی سے بتا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ انکوائری میں گارنٹی کے ساتھ بتا دیجئے گا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! انکوائری نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ انکوائری ہو گی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! انکوائری کب ہو گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! وہ آپ کو inform کر دیں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

مویشیوں سے دودھ جلد اور زیادہ حاصل کرنے کے لئے

ممنوعہ انجکشن استعمال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***2019: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اکثر مویشی مالکان زیادہ اور جلد دودھ حاصل کرنے کے لئے گائے اور بھینسوں کو مختلف اقسام کے Injections لگاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جانورں کو مذکورہ Injections لگا کر حاصل کیا گیا دودھ انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ Injections لگانے سے جانور بھی شدید متاثر ہوتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ معزز عدالت عالیہ مذکورہ Injections پر پابندی لگا چکی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکور Injections کی خرید و فروخت اور استعمال روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان اس پر پابندی لگا چکی ہے۔

(ج) جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) انسانی اور جانوروں کی صحت پر اس ٹیکہ کے اثرات کو دیکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں مکمل دفاع کیا اور پورے ملک میں اس پر پابندی عائد کروائی۔

پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کا قیام اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*2043: **چودھری اشرف علی:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) Poultry Research Institute Rawalpindi کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور یہ کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) Poultry Research Institute Rawalpindi کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس وقت مذکورہ Poultry Research Institute پر کتنی اقسام کی مرغیوں کے کتنے Flocks موجود ہیں؟

(د) جنوری 2018 سے آج تک مذکورہ Poultry Research Institute پر مرغیوں کے کتنے Flocks تیار کئے گئے اور ان کی فروخت سے کتنی آمدن حاصل ہوئی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، راولپنڈی کا قیام 1975 میں عمل میں لایا گیا اور یہ ادارہ 56 کنال رقبہ پر محیط ہے

(ب) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، راولپنڈی کے قیام کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں۔

1۔ مرغیوں کی مختلف بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام

2۔ عمدہ نسل کی دیسی مرغیوں کا فروغ

3۔ مرغبانی سے متعلقہ تعلیم وتربیت کی فراہمی،

4۔ پولٹری سیکٹر سے متعلقہ قوانین کا نفاذ

5۔ دیہی وتجارتی مرغبانی کے لئے مختلف شعبوں کے مسائل پر تحقیق کرنا۔

(ج) اس وقت مذکورہ Poultry Research Institute پر درج ذیل اقسام کی مرغیوں کے flocks موجود ہیں۔

نمبر شمار	اقسام	تعداد
1	گولڈن(Rhode Island Red)	1300
2	مصری(Fayoumi)	2400
3	بلیک آسٹر الارپ(B. Australorp)	2020
4	گنجی(Naked Neck)	230
5	دیسی(Desi)	625
6	ریفی(RIFI Cross)	1190
7	فری(FIRI Cross)	857
	کل میزان	8622

(د) جنوری 2018 تا جون 2021 پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ پر فلاک کی تعداد کل 87356 پرندے رہی۔ جن سے 2009036 چوزوں کی بدولت 34.88 ملین روپے کی آمدن حاصل ہوئی۔

سرگودھا: پی پی۔ 72 بھیرہ میں ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریوں کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3267: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ(سرگودھا) میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹر اور دیگر عملہ کام کر رہا ہے کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں؟

(ج) کون کون سے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹر اور عملہ نہ ہونے کی وجہ سے عملاً بند ہیں؟

(د) ان کی عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) کیا ان میں جانوروں کا مناسب علاج ہوتا ہے اور ان کے لئے ویٹرنری ادویات میسر ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی بلڈنگ جو خستہ حالت میں ہیں ان کو بنانے اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز تحصیل بھیرہ کے ویٹرنری ہسپتال میں میڈیسن کی مد میں 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈز دیا گیا ہے اور ان فنڈز کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں کل 4 ویٹرنری ہسپتال اور 7 ڈسپنسریاں ہیں۔ ان کے محل وقوع کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری	مقام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال بھیرہ	نزد تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ
2۔	سول ویٹرنری ہسپتال میانی	ملک وال روڈ میانی
3۔	سول ویٹرنری ہسپتال چک مبارک	نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک مبارک
4۔	سول ویٹرنری ہسپتال سردار پور نون	نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سردار پور نون
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری مڈ پرگانہ	گاؤں مڈ پرگانہ ملحقہ جناز گاہ مڈ پرگانہ
6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جگت پور	نزد گورنمنٹ پرائمری سکول دھوپ سڑی
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کلیان پور	نزد بنیادی ہیلتھ یونٹ ملکوال روڈ کلیان پور
8۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ویرووال	نزد گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ویرووال
9۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری حضور پور	بھیرہ ملکوال روڈ مین حضور پور
10۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری طرطی پور	نزد ڈیرہ گوندلا والہ طرطی پور
11۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری خان محمد والا	نزد پل نہر خان محمد والا

(ب) مذکورہ ویٹرنری اداروں میں 3 ویٹرنری ڈاکٹر اور 42 کی تعداد میں دیگر عملہ کام کر رہا ہے۔ جبکہ ان اداروں میں 13 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری	نام اسامی مع سکیل	تعداد خالی اسامی
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال بھیرہ	ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر BS-19	01
		ویٹرنری اسسٹنٹ BS-9	02
		کیٹل اٹنڈنٹ BS-1	02
2۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری مڈ پرگانہ	ویٹرنری آفیسر BS-17	01
		سینٹری ورکر BS-1	01
3۔	سول ویٹرنری ہسپتال چک مبارک	ویٹرنری آفیسر BS-17	01

4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری خان محمد والا	ویٹرنری اسسٹنٹ BS-09	01
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کلیان پور	کیٹل اٹنڈنٹ BS-1	01
		سینٹری ورکر BS-1	01
6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری حضور پور	سینٹری ورکر BS-1	01
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جگت پور	سینٹری ورکر BS-1	01
	ٹوٹل		13

(ج) کوئی ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری عملہ کی کمی کی وجہ سے بند نہ ہے۔

(د) مذکورہ ویٹرنری اداروں کی عمارات کی حالت بہتر ہے۔ جبکہ سول ویٹرنری ہسپتال میانی کی حالت خراب ہے۔

(ہ) جی، ہاں! مذکورہ ویٹرنری اداروں میں جانوروں کا مناسب علاج ہوتا ہے اور ویٹرنری ادویات مناسب مقدار میں موجود ہیں۔

(و) جی، ہاں! حکومت سول ویٹرنری ہسپتال میانی کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ تحصیل بھیرہ کے ویٹرنری ہسپتالوں میں میڈیسن میں کوئی فنڈ نہ دیا گیا تاہم ادویات فراہم کی گئیں۔

تحصیل صادق آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3336: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل صادق آباد میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) کیا صادق آباد میں موبائل ویٹرنری ہسپتال کی سہولت موجود ہے؟

(ج) صادق آباد میں سالانہ اوسطاً کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د) صادق آباد میں قائم ویٹرنری ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر مستقل تعینات عملہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) تحصیل صادق آباد میں کل 16 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریز ہیں۔

(ب) جی، ہاں۔

(ج) صادق آباد میں سالانہ اوسطاً ایک لاکھ بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(د) صادق آباد میں قائم ویٹرنری ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر مستقل عملہ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کی کارکردگی اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3485: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کی گزشتہ ایک سال کی کارکردگی کیا ہے؟

(ب) لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کو مالی سال 2019-20 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کی گزشتہ ایک سال (2020-21) کی کارکردگی حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	Service Provider	تعداد عارضی طور پر رجسٹرڈ
1	سیمن پروڈکشن یونٹ	20
2	سیمن درآمد کرنے والے	27
3	سیمن ڈسٹری بیوٹر	130
4	مصنوعی نسل کشی کرنے والے ادارے	08
5	مصنوعی نسل کشی کرنے والے ٹیکنیشنز	3244
6	بفلو بریڈرز ایسوسی ایشن پنجاب	02

اس کے علاوہ ساہیوال نسل کی اوصاف اور پرکھنے کے معیار کی کتاب بھی شائع کی گئی۔

(ب) لائیوسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی کو مالی سال 2019-20 میں کل 6.425 ملین فنڈز فراہم کئے گئے۔

لاہور: سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں ذبح کردہ جانوروں کے معیار سے متعلقہ تفصیلات

*3486: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں روزانہ کتنے جانور ذبح کئے جاتے ہیں؟

(ب) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں کیا جانور ذبح کرانے کے لئے کوئی فیس بھی مقرر کی گئی ہے؟

(ج) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں صحت مند جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے چناؤ کا کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں روزانہ اوسطاً 500 بڑے جانور اور 6000 چھوٹے جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔

(ب) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں بڑا جانور ذبح کرنے کی فیس فی جانور 800 روپے اور چھوٹا جانور ذبح کرنے کی 135 روپے مقرر کی گئی ہے۔

(ج) سلاٹر ہاؤس شاہ پور کانجراں میں صحت مند جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے ہر جانور کا Antemortem/Postemortem تربیتی یافتہ ویٹرنری ڈاکٹروں کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر جانور کو سلاٹر ہاؤس کی منظور شدہ سٹیمپ کے ساتھ QR Verifiable Tag لگایا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: چولستان یونیورسٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز میں ٹیچنگ سٹاف اور وی سی کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3750: **جناب ظہیر اقبال:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چولستان یونیورسٹی آف اینیمل اینڈ ویٹرنری سائنسز بہاولپور کس جگہ اور کس بلڈنگ میں کام کر رہی ہے؟

(ب) اس کی اپنی بلڈنگ کہاں تعمیر ہو رہی ہے اور کب تک مکمل ہو گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس یونیورسٹی میں دو سمیسٹر میں داخلے ہو چکے ہیں مگر اس میں ٹیچنگ سٹاف کے ساتھ ساتھ دیگر اعلیٰ عہدے خالی ہیں خاص کر V.C کی تعیناتی ابھی تک نہیں ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی میں V.C سمیت تمام خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن No.563-2015/521-CS.II Dated 20.05.2015 کے تحت چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، بہاولپور کو چک نمبر 11/B.C نزد D.H.A بہاولپور میں 1000 ایکڑ زمین الاٹ کی گئی ہے اور یہ یونیورسٹی اسی زمین پر تعمیر شدہ عمارات میں کام کر رہی ہے۔

(ب) جیسا کہ سوال الف میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ یونیورسٹی چک نمبر 11/BC نزد D.H.A بہاولپور میں حکومت پنجاب کے پراجیکٹ "Establishment of Cholistan University of Veterinary and Animal Science,Bahawalpur" کے تحت تعمیر ہو رہی ہے اور اس کی مدت تکمیل 30.12.2020 مقرر تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یونیورسٹی میں دو سمسٹر میں داخلے ہو چکے ہیں مزید یہ کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سجاد خان مورخہ 25.01.2020 سے پہلے باقاعدہ وائس چانسلر تعینات ہو چکے ہیں اور اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات میں 101 اساتذہ اکرام اور دیگر عہدہ داران خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے پروفیسر ڈاکٹر محمد سجاد خان کو مورخہ 25.01.2020 سے پہلے باقاعدہ وائس چانسلر کے طور پر تعینات کر دیا ہے اور اسکے علاوہ باقی خالی اسامیوں کو پر کرنے کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: پی پی۔154 اور داروغہ والا میں ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریوں کی تعداد اور ادویات سے متعلقہ تفصیلات

***3773: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 154 اور داروغہ والا ٹاؤن لاہور میں کہاں کہاں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی صورتحال کیسی ہے؟

(ج) ان ڈسپنسریوں اور ویٹرنری ہسپتالوں میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د) کیا ان میں ڈاکٹرز اور دیگر ملازمین پورے ہیں ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی ادویات دستیاب ہیں ان کے سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(و) اس علاقہ میں مزید ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری حکومت کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی۔ 154 اور داروغہ والا ٹاؤن لاہور میں کوئی ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری موجود نہ ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(و) حکومت اس حلقہ میں کوئی نیا ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری کھولنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

پنڈدادنخان میں ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری کے اوقات
اور ایمرجنسی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3833: جناب ناصر محمود:** کیاوزیرامورپرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل پنڈدادنخان(جہلم) میں کتنے ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں شام/رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ تحصیل پنڈدادنخان کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

(د) اس تحصیل میں ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹرز وعملہ کے نام وعہدہ جات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) حکومت مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کے مسائل کب تک حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے نیز تحصیل پنڈدادنخان میں میڈیسن کی مد میں 18-2017اور19-2018میں کتنافنڈز دیاگیاہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیرامورپرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) تحصیل پنڈ دادنخان جہلم میں چار ویٹرنری ہسپتال اور دو ڈسپنسریز قائم ہیں۔ جن کے محل وقوع کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ ویٹرنری ہسپتال پنڈدادنخان

2۔ ویٹرنری ہسپتال للہ

3۔ ویٹرنری ہسپتال پنن وال

4۔ ویٹرنری ہسپتال جلال پورشریف

5۔ ویٹرنری ڈسپنسری کانیاوالا

6۔ ویٹرنری ڈسپنسری چک دانیال

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) مذکورہ تحصیل کے ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹر و عملہ کے نام و عہدہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ڈاکٹر / اہلکار	عہدہ	جگہ تعیناتی
1۔	ڈاکٹر محمد احمد	ویٹرنری آفیسر	ویٹرنری ہسپتال پنن وال
2۔	عظمت اقبال	اے آئی ٹی	اے آئی سنٹر پنن وال
3۔	محمد عظیم	ویٹرنری اسسٹنٹ	ویٹرنری ہسپتال پنن وال
4۔	خالد محمود	ویٹرنری اسسٹنٹ	ویٹرنری ڈسپنسری چک دانیال
5۔	ریاست محمود	اے آئی ٹی	اے آئی سب سنٹر پنڈ دادنخان
6۔	سجاد حسین	ویٹرنری اسسٹنٹ	ویٹرنری ہسپتال جلال پور شریف
7۔	سمیر قادر	اے آئی ٹی	ویٹرنری ہسپتال جلال پور شریف
8۔	محمد کاشف	ویٹرنری اسسٹنٹ	ویٹرنری ہسپتال للہ
9۔	احسان الحق	اے آئی ٹی	ویٹرنری ہسپتال للہ

(ہ) حکومت مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کے مسائل بتدریج حل کر رہی ہے۔ نیز سال 18-2017 اور 19-2018 میں تحصیل پنڈ دادنخان کے ویٹرنری ہسپتالوں میں میڈیسن کی مد میں کوئی فنڈز نہ دیا گیا تاہم ادویات فراہم کی گئیں۔

فیصل آباد: محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کا سال کا بجٹ اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*3980: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ امور پرورش وڈیری ڈویلپمنٹ کا سال 20-2019 کا مد وائز بجٹ کتنا ہے کتنا خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) اس بجٹ سے کتنی رقم سے کس کس ویٹرنری ہسپتال اورویٹرنری ڈسپنسری کی تعمیر کی جارہی ہے؟

(ج) کتنی مالیت کی ادویات خرید کی جائیں گی اور کتنی مالیت کے کون کون سے ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کے لئے آلات یامشینری خرید کی جائے گی؟

(د) کتنی رقم کس کس دفتر کی تزئین وآرائش پر خرچ کی جائے گی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہو گی؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش وڈیری ڈویلپمنٹ کاسال20-2019کا بجٹ 359.092 ملین روپے ہے۔ جس کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بجٹ سے ضلع فیصل آباد میں سال 20-2019 میں کسی بھی ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری کی تعمیر نہ کی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں سال20-2019 کے دوران 21.65 ملین روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔ مزید برآں کسی بھی ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں کے لئے اس سال کوئی نئی مشینری یاآلات نہ خریدے گئے۔

(د) کسی دفتر کی تزئین وآرائش نہ کی گئی ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر سال20-2019 میں 318.820 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

فیصل آباد: محکمہ کے تحت ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3981: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت کون کون منصوبے چل رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے ویٹرنری ہسپتال کہاں کہاں ہیں اوران کا رقبہ کتنا ہے؟

(ج) فیصل آباد شہر میں ویٹرنری ہسپتال کتنے ہیں اور ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) فیصل آباد شہر میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں کتنے ملازمین ان میں کام کر رہے ہیں ان کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے اور ان کے انچارج صاحبان کون کون سے ملازمین ہیں ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت درج ذیل منصوبے چل رہے ہیں۔

1۔ کٹا بچاؤ پروگرام 2۔ کٹا فربہ پروگرام 3۔ مرغیوں کی تقسیم

(ب) اس ضلع میں 94 ویٹرنری ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ ان کے محل وقوع اور رقبہ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر میں 3 ویٹرنری ہسپتال ہیں اور ان میں 17 ملازمین تعینات ہیں جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں محکمہ کے تین دفاتر ہیں۔

ڈویژنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک فیصل آباد کمشنر کمپلیکس، اینٹی کرپشن بلڈنگ میں واقع ہے۔ اس میں 15 ملازم کام کر رہے ہیں۔ اس دفتر کا مالی سال 20-2019 ملازمین کا بجٹ 7.554 ملین روپے ہے۔ اور اس کے انچارج ڈویژنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک فیصل آباد BS-20 میں کام کر رہے ہیں۔

ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک، کمشنر کمپلیکس ای ڈی او پلازہ فیصل آباد میں ہے۔ اس میں 22 ملازمین کام کر رہے ہیں اس دفتر کا مالی سال 20-2019 ملازمین کا بجٹ 13.923 ملین روپے ہے اور اس کے انچارج ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک BS-19 میں کام کر رہے ہیں۔

ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک فیصل آباد شفاء خانہ حیوانات لیاقت روڈ فیصل آباد پر موجود ہے۔اس میں ایک ملازم کام کر رہا ہے۔ اس دفتر کا مالی سال 20-2019 ملازمین کا بجٹ 1.340 ملین روپے ہے۔اور اس کے انچارج ڈپٹی ڈائریکٹر فیصل آباد BS- 18 میں کام کر رہے ہیں۔

قصور: ویٹرنری ہسپتال،ڈسپنسریاں اور موبائل یونٹ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3985: **ملک محمد احمد خان:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) قصور ضلع کی حدود میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) کتنے موبائل یونٹ اس ضلع میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) ان میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں ان میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں اور ان میں کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ان میں سے کس کس سنٹر کی عمارت خستہ حالت میں ہے اور کتنے سنٹرز کی عمارات موجودہ مالی سال میں تعمیر کی جارہی ہیں ان کا تخمینہ لاگت علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع قصور کی حدود میں 14 ویٹرنری ہسپتال اور 74 ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) اس ضلع میں 05 موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	ہیڈ	Allocation (ملین روپے)	اخراجات (ملین روپے)
1-	تنخواہیں	187.051	183.072
2-	ویکسین	14.836	14.835

3۔	پٹرول	4.555	4.479
4۔	ٹی اے	0.887	0.886
5۔	فنانشل اسسٹنٹس / پنشن	11.478	11.477
	(Others)	1.358	1.340
	ٹوٹل	220.166	216.093

(د) ان میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں:

نمبر شمار	نام اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	سینئر ویٹرنری آفیسر BS-18	04
2۔	کیٹل اٹینڈنٹ BS-1	07
3۔	سینٹری ورکر BS-1	44
4۔	چوکیدار BS-1	02
5۔	ڈرائیور BS-1	02
	ٹوٹل	59

حکومت ان ویٹرنری اداروں میں فارمرز کو جانوروں کے علاج معالجہ، بیماریوں کی تشخیص، ویکسینیشن اور مصنوعی نسل کشی جیسی سہولیات بہم پہنچا رہی ہے۔

(ہ) مذکورہ ویٹرنری سنٹرز میں خستہ حال عمارات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری چھٹیانوالا تخمینہ لاگت 3.0 ملین

2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری ابراہیم آباد تخمینہ لاگت 3.0 ملین

3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری رام تھمن تخمینہ لاگت 3.0 ملین

موجودہ سال میں کوئی بھی ڈسپنسری تعمیر نہیں کی جا رہی۔

ضلع گجرات میں جانوروں کے ہسپتالوں کی تعداد اور ڈاکٹروں کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***4118: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں جانوروں کے کل کتنے سرکاری ویٹرنری ہسپتال ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کو دی جانے والی طبی امداد کے طریق کار کو واضح کیا جائے؟

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر تعینات ہیں نیز ان کی تعیناتی کا طریق کیا ہے؟

(د) مذکورہ بالا ضلع کے ہسپتالوں میں 2019 سے اب تک کتنے جانوروں کو علاج کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ہ) کیا اس سے متعلقہ کوئی ہیلپ لائن یا ویب سائٹ موجود ہے جس سے معلومات کی رسائی ممکن ہو؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع گجرات میں جانوروں کے کل 19 سرکاری ویٹرنری ہسپتال ہیں۔

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کو طبی و نسل کشی کی سہولیات دی جاتی ہیں۔ سادہ طریق کار سے رجسٹریشن (فارمر کی معلومات) درج کی جاتی ہیں۔ پرچی فیس کی مد میں 5 روپے فی کیس فیس لی جاتی ہے۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں 19 ویٹرنری ڈاکٹرز تعینات ہیں اور ان کی تعیناتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) مذکورہ بالا ضلع کے ہسپتالوں میں 2019 سے اب تک 6,57,785 جانوروں کو علاج کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

(ہ) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی ہیلپ لائن 9211-08000 موجود ہے۔ اگر کسی فارمر کو کسی قسم کی معلومات درکار ہوں تو وہ اس ہیلپ لائن پر رابطہ کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کی ویب سائٹ www.livestockpunjab.gov.pk سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

صوبہ میں شترمرغ کی فارمنگ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4153: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت شتر مرغ گوشت اور مصنوعات کی مارکیٹنگ کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) کیا شتر مرغ کی فارمنگ کے فروغ کے لئے کوئی منصوبہ جاری ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) شتر مرغ کی فارمنگ کے لئے عوام کو تربیت کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت شتر مرغ گوشت اور مصنوعات کی مارکیٹنگ کے لئے ایک منصوبہ 2016 سے 2019 تک مکمل کر چکی ہے۔

(ب) شتر مرغ کی فارمنگ کے فروغ کے لئے کوئی منصوبہ جاری نہ ہے۔

(ج) شتر مرغ کی فارمنگ کے لئے عوام کو تربیت کی فراہمی کے لئے 274 فارمرز کی تربیت کی گئی۔

واہگہ ٹاؤن لاہور میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4157: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واہگہ ٹاؤن لاہور میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری موجود ہیں تو ان کی تفصیل یونین کونسل وائز بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشین موجود نہ ہے؟

(ج) واہگہ ٹاؤن میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ کے پاس کتنے موبائل یونٹ ہیں ان کی تعداد بیان فرمائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) واہگہ ٹاؤن لاہور میں 8 ویٹرنری ہسپتال موجود ہیں اور ان کی یونین کونسل وار تفصیل درج ذیل ہے۔

یونین کونسل	ہسپتال کا نام
179	سول ویٹرنری ہسپتال بھسین
183	سول ویٹرنری ہسپتال جلو
180	سول ویٹرنری ہسپتال منہالہ
181	سول ویٹرنری ہسپتال تقی پور
190	سول ویٹرنری ہسپتال پڈھانہ
189	سول ویٹرنری ہسپتال برکی
190	سول ویٹرنری ہسپتال ہڈیارہ
190	سول ویٹرنری ہسپتال گھونڈ

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) واہگہ ٹاؤن میں جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ کے پاس 6 موبائل یونٹ ہیں۔

منہ کھر کی بیماری کے علاج کے لئے تیار کردہ خوراک کی مقدار سے متعلقہ تفصیلات

***4394: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ منہ کھر کی بیماری کی سالانہ کتنی خوراک تیار کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ منہ کھر کی بیماری کے لئے محکمہ کی طرف سے تیار کردہ خوراک ناکافی ہوتی ہے اور اس بیماری کی دوائی بازار سے خریدنا پڑتی ہے؟

(ج) سال 2019 میں محکہ لائیوسٹاک نے منہ کھر کی کتنی خوراک تیار کی اور کتنی خوراک بازار سے خریدی گئیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں سال 20-2019 میں منہ کھر ویکسین کی 8 ملین خوراکیں تیار کیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ منہ کھر کی ویکسین جو محکمہ تیار کرتا ہے وہ ناکافی ہوتی ہیں اس لئے اضافی ویکسین درآمد کرنا پڑتی ہے۔

(ج) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور میں سال 20-2019 میں منہ کھر ویکسین کی 8 ملین خوراک تیار کی ہے اور 4 ملین خوراکیں FAO کے ذریعے درآمد کی ہیں۔

صوبہ میں جانوروں کے تحفظ کے لئے سنٹروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4421: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ جانوروں کے تحفظ سے متعلق کن سیکٹر میں کام کر رہا ہے؟

(ب) انسداد بے رحمی حیوانات کے پاس جانوروں کے تحفظ کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں جانوروں کے تحفظ کے لئے کتنے سنٹر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔ محکمہ جانوروں کے تحفظ کو یقینی بنانے، پالیسی گائیڈ لائینز اور علاج معالجہ پر کام کر رہا ہے۔

(ب) جانوروں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے قانون کی خلاف ورزی پر جانور کے مالک کا چالان کیا جاتا ہے اور جرمانے کئے جاتے ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں جانوروں کے تحفظ کے لئے 17 سینٹر جو کہ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، قصور، شیخوپورہ، جھنگ، ملتان، ڈی۔جی۔خان، رحیم یار خان، سرگودھا، اوکاڑہ، گجرات، بہاولپور، بہاولنگر، فیصل آباد اور ساہیوال میں کام کر رہے ہیں۔

لائیوسٹاک میں جنیٹک ٹیکنالوجی کی افادیت بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*4435: **جناب نصیر احمد:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیوسٹاک میں جدت پیدا کرنے کے لئے جنیٹک ٹیکنالوجی کا استعمال کب سے ہو رہا ہے؟

(ب) اب تک اس کی وجہ سے کس قدر افادیت حاصل ہوئی ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں دودھ کی پیداوار میں خود مختاری حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) حکومتی وعدہ کے مطابق لائیوسٹاک کے اندر جنیٹک ٹیکنالوجی کو بڑھانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) لائیوسٹاک میں جدت پیدا کرنے کے لئے جنیٹک ٹیکنالوجی کا استعمال 1980 کی دہائی سے ہو رہا ہے۔

(ب) اس ٹیکنالوجی کے استعمال سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

1۔بل سلیکشن

2۔سیمن کوالٹی

۔3نیلی راوی کے نسلی خواص

4۔I.V.Fامبر یو ٹیکنالوجی

(ج) دودھ کی پیداوار میں خود مختاری حاصل کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ولائتی سیمن کا اجراء

2۔متوازن خوراک کی فراہمی۔

3۔پروجنی ٹیسٹنگ پروگرام

(د) موجودہ حکومت نے جنیٹک ٹیکنالوجی کو بڑھانے کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔البتہ جدید ٹیکنالوجی کو بڑھانے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ڈی این اے لیب کا قیام۔

2۔نیشنل سنٹر فار جنیٹک سٹڈی کے ساتھ شراکت داری۔

3۔I.V.F ٹیکنالوجی کا فروغ۔

4۔I.S.O سرٹیفکیٹ کے حامل سیمن پروڈکشن کی اپ گریڈیشن۔

5۔مقامی نسل کی حفاظت وبڑھوتری بذریعہ پروجنی ٹیسٹنگ پروگرام۔

صوبہ میں ویٹرنری آفیسر کی بھرتی کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***4693: محترمہ رخسانہ کوثر:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویٹرنری آفیسر بھرتی کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں کل کتنی اسامیاں ویٹرنری آفیسر کی ہیں اور کتنی ابھی تک خالی پڑی ہیں؟

(ج) خالی اسامیوں پر حکومت کب تک بھرتی کرے گی ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ویٹرنری آفیسر کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں ویٹرنری آفیسر کی کل اسامیاں 1488 ہیں جن میں سے 171 خالی ہیں۔

(ج) ویٹرنری آفیسر کی خالی اسامیوں پر بھرتیوں کے لئے محکمہ ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوا چکا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک کے امور حیوانات کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4716: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے گزشتہ دو سالوں کے دوران امور حیوانات کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) محکمہ لائیوسٹاک کے زیر انتظام ہسپتالوں میں کیا کیا سہولیات دی جا رہی ہیں اور کیا یہاں پر جدید طرز کی مشینریاں نصب کی گئی ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اینٹوں کے بھٹوں پر اینٹیں اٹھانے کے لئے جو گدھے اور گھوڑے استعمال کئے جاتے ہیں کیا ان پر وزن ڈالنے کا کوئی پیمانہ مقرر ہے اور ان کے علاج معالجہ کے لئے کیا نزدیکی سہولیات دی جاتی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے گزشتہ دوسالوں کے دوران امور حیوانات کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1۔ صوبہ میں حفاظتی ٹیکہ جات کی مدد سے متعدی بیماریوں کا کنٹرول۔

2۔ متوازن خوراک کی فراہمی۔

3۔ رعایتی قیمتوں پر دیسی مرغیوں کی فراہمی۔

4۔ گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے کٹا بچاؤ اور کٹا پال سکیموں کا اجراء۔

5۔ پراجنی ٹیسٹنگ پروگرام

6۔ امور حیوانات کی بابت قانون سازی

7۔ صوبہ بھر میں میلہ مویشیاں کا انعقاد۔

8۔ امپورٹڈ سیمن کی فراہمی۔

(ب) محکمہ لائیوسٹاک کے زیر انتظام ویٹرنری ہسپتالوں میں مندرجہ ذیل سہولیات دی جارہی ہیں۔

1۔ متعدی امراض کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات۔

2۔ بیمار جانوروں کا علاج معالجہ

3۔ لائیوسٹاک اور پولٹری فارمنگ کے بارے میں مشورہ جات۔

4۔ لائیوسٹاک کے بارے میں کسانوں کی تربیت بذریعہ فارمرز ڈے۔

5۔ سہولت سنٹروں کے ذریعے متوازن ونڈہ کی فراہمی۔

جدید طرز کی مشینری لیبارٹریز میں مہیا کی گئی ہے جبکہ ہسپتالوں میں یہ مشینری نہ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ وزن وبار برداری میں استعمال ہونے والے گھوڑے اور گدھوں و دوسرے جانوروں کے وزن اٹھانے کا پیمانہ مقرر ہے۔ ان جانوروں کا علاج معالجہ محکمہ کے زیر انتظام ویٹرنری ہسپتالوں اور ویٹرنری ڈسپنسریوں میں مفت کیا جاتا ہے۔

مال برداری کے جانوروں کے علاج اور ویکسینیشن سے متعلقہ اقدامات و دیگر تفصیلات

*4823: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف)　محکمہ لائیوسٹاک کامال برداری کے لئے استعمال ہونے والے جانوروں کی ویکسینیشن اور علاج کی سہولیات فراہم کرنے کا دائرہ کار کیاہے؟

(ب)　بھٹوں اور کوئلے کی کانوں میں استعمال ہونے والے جانوروں کی ویلفیئر اور ویکسینیشن کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھارہا ہے؟

(ج)　مذکورہ بالا جانوروں کے مرنے یاحادثے کا شکار ہونے کی صورت میں کیامزدوریامالک کو کوئی معاوضہ برائے تلافی نقصان دیاجاتاہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف)　مال برداری میں استعمال ہونے والے جانوروں کو ویکسینیشن اور علاج معالجہ کی سہولت محکمہ کی جانب سے مفت مہیاکی جاتی ہے۔

(ب)　بھٹوں اور کانوں میں استعمال ہونے والے جانوروں کا علاج معالجہ محکمہ کے زیر انتظام ہسپتالوں /ڈسپنسریوں / موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں میں کیاجاتاہے۔

(ج)　حادثے کا شکار ہونے کی صورت میں مزدوریامالک کو کوئی معاوضہ ادانہ کیاجاتاہے۔

ضلع سرگودھا: ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریز کی تعداد اور جانوروں کی بیماریوں سے متعلقہ تفصیلات

*5002: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف)　ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ پی پی۔72 کے یونین کونسلز میں ویٹرنری ہسپتال /ڈسپنسریاں کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) جن ڈسپنسریوں / ویٹرنری ہسپتالوں میں استعداد سے زیادہ جانور آتے ہیں کیا حکومت ان کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

(ج) پی پی۔72 میں 19-2018 اور 20-2019 کے دوران جانوروں میں مختلف بیماریوں کے لئے کون کون سی ویکسین کس کس کمپنی کی لگائی گئی مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ پی پی۔ 72 میں 4 ویٹرنری ہسپتال اور 7 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ان کے محل وقوع کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری	مقام ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری
1۔	سول ویٹرنری ہسپتال بھیرہ	نزد تحصیل ہیڈ کواٹر ہسپتال بھیرہ
2۔	سول ویٹرنری ہسپتال میانی	ملکوال روڈ میانی
3۔	سول ویٹرنری ہسپتال چک مبارک	نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک مبارک
4۔	سول ویٹرنری ہسپتال سردار پور نون	نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سردار پور نون
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری مڈ پر گانہ	گاؤں مڈھ پر گانہ ملحقہ جناز گاہ مڈھ پر گانہ
6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جگت پور	نزد گورنمنٹ پرائمری سکول دھوپ سڑی
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری کلیان پور	نزد بنیادی ہیلتھ یونٹ ملکوال روڈ کلیان پور
8۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ویرووال	نزد گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ویرووال
9۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری حضور پور	بھیرہ ملکوال روڈ حضور پور
10۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری طرطی پور	نزد ڈیرہ، گوندلانوالہ طرطی پور
11۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری خان محمد والا	نزد پل نہر خال محمد والا

(ب) فی الحال ان اداروں کی اپ گریڈیشن کا کوئی منصوبہ نہ ہے کیونکہ اس وقت ان اداروں میں علاج کے لئے جو جانور لائے جا رہے ہیں وہ ان اداروں کی استعداد کار کے مطابق ہیں۔

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران مندرجہ ذیل ویکسین لگائی گئیں جو کہ سرکاری ادارے ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کی بنی ہوئی ہیں۔

HSV-1 (گل گھوٹو)

ETV-2 (انتڑیوں کا زہر)

NDV-3 (رانی کھیت)

CCPPV-4 (بکریوں کا نمونیا)

OB MVDV-5 (منہ کھر)

PPRV-6 (کاٹا)

BQV-7 (چوڑے مار)

جب کہ ایف۔اے۔او کی فراہم کردہ ایف۔ایم۔ڈی ویکسین رشین فیڈریشن کی بنی ہوئی بھی لگائی گئی ہے۔

ساہیوال: محکمہ امور پرورش حیوانات کی ڈسپنسریوں / ہسپتالوں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5199: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کی کتنی ڈسپنسریاں اور ہسپتال اس ضلع میں ہیں؟

(ب) ان میں تعینات ملازمین کی تعداد کتنی ہے مع عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس ضلع میں مالی سال 2019-20 میں کس کس ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت تعمیر کی گئی اور موجودہ مالی سال 2020-21 میں کتنی رقم ان ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی عمارت پر خرچ کی جائے گی؟

(ہ) کیا تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتال میں منہ کھر اور دیگر وبائی امراض کی ادویات موجود ہیں نیز ان میں On call دیہاتی علاقہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع ساہیوال میں ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد سول ویٹرنری ہسپتال	تعداد سول ویٹرنری ڈسپنسری
13	67

(ب) ضلع ساہیوال میں تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسامی	گریڈ	تعداد تعیناتی
سینئر ویٹرنری آفیسر	18	11
ویٹرنری آفیسر	17	59
ویٹرنری اسسٹنٹ	09	127
اے آئی ٹیکنیشن	09	91
چوکیدار	01	14
لیب اٹنڈنٹ	01	01
کیٹل اٹنڈنٹ	01	76

(ج)

نام اسامی	گریڈ	تعداد خالی اسامیاں
ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر	19	02
ویٹرنری آفیسر	17	19
لائیوسٹاک پروڈکشن آفیسر	17	02
سپرنٹنڈنٹ	17	01
سینئر کلرک	14	01
اے آئی سپروائزر	10	07
ویٹرنری اسسٹنٹ	09	02
اے آئی ٹیکنیشن	09	02
لیب اسسٹنٹ	01	01
چوکیدار	01	02
کیٹل اٹنڈنٹ	01	21
سینٹری ورکر	01	09

(د) ضلع ساہیوال میں مالی سال 20-2019 میں کسی بھی ڈسپنسری اور ہسپتال کی عمارت تعمیر نہ کی گئی ہے۔ موجودہ مالی سال 21-2020 میں بھی کوئی اخراجات نہ کئے گئے ہیں۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں تمام ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ادویات برائے علاج معالجہ موجود ہیں نیز ان میں On Call دیہاتی علاقہ میں علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ وبائی امراض ومنہ کھر کی ویکسین جانوروں کو لگائی گئی ہے۔

ضلع قصور: محکمہ کے زیر انتظام ہسپتال وڈسپنسریوں کی تعداد اور ان میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

5296*: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے کتنے ہسپتال، ڈسپنسریاں و دیگر ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کی کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں کہاں کہاں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) حلقہ پی پی۔ 176 قصور میں کون کون سے ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(د) اس حلقہ میں مزید کس کس جگہ ڈسپنسری کھولنے کی ضرورت ہے؟

(ہ) اس حلقہ میں کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں فراہم کی گئی ہے کتنی رقم سے ادویات خرید کی جائیں گی۔ کتنی رقم سے کس کس ہسپتال وڈسپنسری کی عمارت تعمیر کی جائے گی اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع قصور میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

ویٹرنری ہسپتال 14 = ، ویٹرنری ڈسپنسریاں 74 = ، اے آئی سنٹر 8 = کل تعداد 96 =

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد	گریڈ	نام اسامی
4	18	سینئر ویٹرنری آفیسر (مصطفٰی آباد، کوٹ رادھا کشن، چونیا حبیب آباد)
54	1-4	درجہ چہارم

(ج) حلقہ پی پی۔ 176 قصور میں درج ذیل ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں ہیں۔
1۔شفاخانہ حیوانات سہجرہ،2۔ ویٹرنری ڈسپنسری سلطان شاہ والا،3۔ میاں والا،4۔ بازید پور،5۔مان،6۔ تارا گڑھ،7۔نور پور،8۔راجو وال،9۔ دھالہ،10۔کوٹ آسہ سنگھ،11۔ کھڈیاں،12۔جوڑا،13 پیال 14۔ حسین خان والا
کل تعداد = 14

(د) اس حلقہ میں مزید کوئی بھی ڈسپنسری کھولنے کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) محکمہ حلقہ وار بجٹ فراہم نہ کرتا ہے بلکہ ڈویژن کی سطح پر بجٹ فراہم کیا جاتا ہے۔ ضلع قصور میں رواں سال کوئی ترقیاتی سکیم برائے تعمیر ڈسپنسری و ہسپتال جاری نہ کی گئیں ہیں۔علاج معالجہ، ویکسینیشن اور زمیندار آگاہی پروگرام جیسی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

ضلع نارووال میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد و خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***5342: جناب منان خان:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون کون سی ادویات میسر ہیں؟

(د) کیا ان ڈسپنسریوں میں بھینسوں اور گائے کے لئے ویکسین اور سیمن دستیاب ہے؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ضروری سہولیات اور ادویات مع سیمن فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع نارووال میں ویٹرنری ہسپتال 20 اور ویٹرنری ڈسپنسریاں 10 ہیں۔

(ب) ان کے لئے سال 21-2020 میں 11 .93 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں پر مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں۔

1- Inj Oxyline 5% 500ml

2- Inj. Gentaback 100 ml

3- Oxycart Spray 150 ml

4- Sulpha Gold 100 ml

5- Inj. Penivet 5 gm

6- Bolus Albafas 600

7- Inj. Pronifas 50 ml

8- Inj. Atrostar 25 ml

9- Inj. Meprason 50 ml

10- Inj. Solodex 50ml

11- Payodine 450 ml

12- Sinj. Sulphaprim 100 ml

13- Inj. Amoxilist L.A 100 ml

14- Inj. Vety enrox LA 100 ml

15- Inj. Clavet 100 ml

16- Inj Tripamedium 1 gm

17- Inj. Calcicare 300 ml

18- Inj. Lignoback 50 ml

19- Inj Rasomycine 5% 100 ml

20- Spray Oxicart 150 ml

21- Drench Levaside 1000 ml

22- Drench Levoplus 1000 ml

23- Bolus Levacare packet

Bolus Fenbal Packet-24

Pwd. Trigold 1000 gm-25

inj.Loxiback 50 ml-26

Inj Mepravet 50 ml-27

Inj. Predicame 50 ml-28

Inj. Nicoferin 250 ml-29

Tri. Benzine Co. 100 ml-30

(د) جی،ہاں! بھینسوں اور گائے کے لئے ویکسین اور سیمن دستیاب ہے۔

(ہ) 1۔ویٹرنری آفیسر (بریڈ امپر وومنٹ) 1

2۔ کیٹل اٹنڈنٹ 4

(و) جی، ہاں! ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ضروری سہولیات اور ادویات مع سیمن فراہم کیا جارہا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک میں جانوروں کی انشورنس سے متعلقہ تفصیلات

***5346: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ لائیوسٹاک میں جانور کی انشورنس کا کوئی پروگرام ہے۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو انشورنس شدہ جانوروں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر جواب ناں میں ہے تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں اس بابت موجودہ مالی سال میں کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک میں جانوروں کی انشورنس کا کوئی پروگرام نہ ہے۔

(ب) محکمہ لائیوسٹاک میں جانوروں کی انشورنس کا کوئی پروگرام نہ ہے۔

(ج) جانوروں کی انشورنس کی بابت فی الحال کوئی پروگرام ترتیب نہ دیا گیا ہے۔

اوکاڑہ: مالی سال21۔2020کے بجٹ میں مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*5432: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 21-2020کے بجٹ میں کٹاپال،سانڈپال اور دیگر مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے کون کون سی سکیمیں متعارت کروائی گئی ہیں اوراس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) ضلع اوکاڑہ میں ان سکیموں کی مد میں 19-2018 سے تاحال کٹاپال سکیم کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی اوراس سے کتنے کٹوں کی پرورش کی گئی ان کی تعداد اور مالکان کو دی گئی رقم کے نام وپتا کے ساتھ مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2013 تا2018میں جو سکیمیں شروع کی گئی تھیں ان کو ختم کردیا گیاہے ان کی ختم کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 21-2020میں دوسکیمیں متعارف کروائی ہیں۔

1۔کٹا بھینس بچاؤپروگرام

2 ۔کٹافربہ پروگرام

جن کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال 21-2020میں ضلع اوکاڑہ کے لئے مبلغ-/ 10145000روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں کٹا بھینس بچاؤپروگرام میں 2381کٹے پالے گئے اور124فارمرز میں مبلغ-/ 845000 روپے بذریعہ چیک تقسیم کئے (فارمرز کا نام وپتا والی لسٹ) Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں کٹافربہ پروگرام میں1800 کٹے پالے گئے اور295فارمرز میں مبلغ -/7199929 روپے بذریعہ چیک تقسیم کئے (فارمرز کا نام و پتا والی لسٹ) (Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے مالی سال 2013 تا 2018 میں جو سکیمیں متعارف / شروع کی تھیں ان کا دورانیہ پورا ہو گیا ہے اور ابھی تک دوبارہ شروع نہ ہوئی ہیں۔

لاہور کے مختلف علاقوں میں چڑیا اور لالی کی خرید و فروخت کرنے والوں کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

***5476: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چڑیا اور لالی برڈ پولٹری ایکٹ کے تحت لائیو سٹاک برڈ کے طور پر شامل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لبرٹی مارکیٹ، انارکلی، داتا دربار اور یاد گار میں ان کی خرید و فروخت ہوتی ہے؟

(ج) ادارہ صلہ رحمی (SPCA) نے آج تک کتنے لوگوں کو گرفتار کیا اور جرمانہ کیا۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہاں پر ان کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

(ج) ادارہ انسدادِ بے رحمی حیوانات نے آج تک کوئی کارروائی نہ کی ہے۔

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر رانا محمد سلیم، پی پی۔206 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں، حلف اٹھائیں اور حلف کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر رانا محمد سلیم، پی پی۔206 نے حلف اٹھایا اور
حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب! آپ دومنٹ بات کرلیں۔

رانا محمد سلیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس موقع پر اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، میاں حمزہ شہباز، محترمہ مریم نواز اور رانا ثناء اللہ خان صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے ٹکٹ دیا۔ میں پاکستان مسلم لیگ(نواز) کے شیروں اور دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے الیکشن میں support کیا۔ میں اپنے حلقہ پی پی۔206 کے غیور عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے غیرت مندانہ فیصلہ کر کے مجھے منتخب کیا۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ضمنی الیکشن میں امیدوار سے میرا مقابلہ نہیں تھا بلکہ گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے اداروں سے مقابلہ تھا۔ مجھے مہنگائی کے خلاف لوگوں نے ووٹ دیا۔ وہاں پر میری جیت اِنشاءاللہ اس سے بھی double ہوتی لیکن میرے حلقے کے لوگ تین سال میں اتنے غریب ہو چکے تھے کہ وہاں پر ایک پارٹی نے بولی لگا کر غریبوں سے ووٹ خریدے اور لوگوں نے سوچا کہ چلو بچے بیچنے کی بجائے اپناووٹ بیچ کر دس پندرہ دن کا گزارا ہی کرلیا جائے۔ گورنمنٹ کی پالیسی سے میرا کسان محروم ہو چکا ہے۔ جب میں یہاں آرہا تھا تو مجھے کسانوں نے کہا کہ ہمیں یوریا کھاد نہیں مل رہی اور اگر یوریا کھاد کا انتظام نہ کیا گیا تو اگلے تین ماہ بعد کہیں خوراک کی کمی نہ ہو جائے۔ میرے حلقے میں مزدور بہت پریشان ہیں لہٰذا کسانوں کے لئے کچھ کیا جائے۔ یہ ساراالیکشن امیدوار نہیں بلکہ گورنمنٹ کے ادارے لڑتے رہے ہیں۔ آپ کے وزیر وہاں پر campaign کرنے جاتے تھے اور اپنے حکومتی امیدوار کے لئے سولنگ نالی کا لالچ دیتے تھے۔ وزیر زراعت کو چاہئے تھا کہ میرے کسانوں کے لئے کھاد کا انتظام کرتے تا کہ کسان خوشحال ہو جاتا۔ بہت شکریہ

توجہ دلاؤنوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ کو ایک مرتبہ پھر بہت بہت مبارک ہو۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤنوٹس سید عثمان محمود کا ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب نوید علی، چودھری افتخار حسین چھچھر اور جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ضلع پاکپتن مین بازار میں مسلح افراد کی تین دکانوں پر ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 20۔دسمبر 2021 کو ضلع پاکپتن کے مین بازار میں دن دہاڑے مسلح افراد نے مرکزی انجمن تاجران پاکپتن کے صدر حاجی وسیم کی دکان سمیت دیگر تین دکانوں پر ڈکیتی کی بیک وقت وارداتیں کیں؟

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا ہے تو کن ملزمان کے خلاف اور اس بابت آج تک جو کارروائی ہوئی ہے اس کی مکمل تفصیل سے ہاؤس کو آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جز(الف) کے متعلق یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا جس میں دو کس تاجروں کے ساتھ واردات ہوئی ہے۔ جز(ب) کے متعلق جواب یہ ہے کہ ان واقعات کا پہلا مقدمہ نمبر 782/21 بجرم 392 تھانہ سٹی پاکپتن اور دوسرا مقدمہ نمبر 492/21 بجرم 392 تھانہ فرید نگر پاکپتن نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہو چکا ہے۔ معزز رکن نے یہ فرمایا تھا کہ ایک واقعہ ہوا ہے لیکن دو وارداتیں ہوئی تھیں لہٰذا دونوں کے مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں مقدمات نامعلوم افراد کے خلاف درج کئے گئے ہیں لیکن پولیس نے جائے وقوعہ پر معائنہ کیا، معائنہ کرنے کے بعد مدعی کا بیان بھی ریکارڈ کیا اور اُن سے شناخت لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر چلیدہ کارتوس سے جو اسلحہ استعمال ہوا اُس کو بھی collect کر کے PFSA کو بھیجا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں CCTV کیمروں کے ذریعے بھی مدد لی جارہی ہے لیکن فی الحال ہمیں کوئی clue نہیں ملا البتہ اس علاقہ میں

ایسے لوگ ہیں جن کی شہرت درست نہیں ہے تو تقریباً 20 کے قریب لوگوں کو شامل تفتیش کر کے شناخت بھی کروائی جارہی ہے لٰہذا ہمیں امید ہے کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر لیں گے۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میاں نوید علی صاحب کا علاقہ ہے لیکن وہ آج اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔ محترم لاء منسٹر راجہ بشارت صاحب میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ میاں نوید علی، افتخار حسین چھچھر اور میرے سمیت ہم تینوں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس اس وجہ سے دیا تھا کہ ضلع پاکپتن میں دن دہاڑے ڈکیتی کی ایک نہیں بلکہ کئی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ یہ ایک واردات ہے جس کا نوٹس لیا گیا ہے لیکن اس کے علاوہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی بہت بُری صورتحال ہے اور لوگوں کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ کاروباری لوگوں اور مرکزی انجمن تاجران نے وہاں پر ہڑتال کی اور کئی روز lawlessness، ڈکیتی، چوری اور راہزنی کی وارداتوں کے خلاف انجمن تاجران نے دکانیں بند کر رکھی تھیں۔ یہ کیسا وقت چل رہا ہے اور کیسا دور ہے کہ جب کاروباری حضرات اور عزت دار لوگ اپنی دکانوں اور گھروں میں بیٹھے محفوظ نہیں ہیں؟ کہاں ہے گورنمنٹ اور کہاں ہے قانون؟ میں بڑے دکھ اور تکلیف سے کہنا چاہتا ہوں کہ پاکپتن کی یہ صورتحال بالخصوص ہے جبکہ پورے پنجاب میں lawlessness کی بدترین صورتحال بالعموم پائی جاتی ہے۔ میں ابھی ticker پڑھ رہا تھا کہ ساہیوال سے اوکاڑہ بارات جارہی تھی تو ٹال پلازے سے پہلے ساہیوال میں بارات کو دن گیارہ بجے لوٹ لیا گیا اور ڈکیت لاکھوں کروڑوں روپے لے کر چلے گئے۔ پولیس اور انتظامی لوگ کہاں ہیں، آئی جی پنجاب اور باقی ادارے کہاں ہیں؟ میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کا خوف کریں لٰہذا میرے اور آپ کے پنجاب کے عوام، کاروباری حضرات اور ہماری مائیں بہنیں جو گھروں میں بیٹھی ہیں اُن کو ہم کب تحفظ فراہم کریں گے؟ میں Chair سے گزارش کروں گا کہ میری یہ humble submission ہے کہ کوئی ایسی direction دی جائے جو آئی جی پنجاب تک message جائے تاکہ ہماری جان ومال اور پورے پنجاب کی آبرو کا تحفظ کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لٰہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، میاں نصیر صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

سموگ پر بحث کے لئے وقت مقرر کرنے کا مطالبہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ چند دن پہلے ہاؤس میں پنجاب کے اندر سموگ کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوئی تھی جس پر مہربانی فرماتے ہوئے راجہ صاحب اور چودھری ظہیر صاحب نے کہا تھا کہ ہم اس پر ایک دن بحث کے لئے ضرور رکھیں گے۔ یہ بڑا sensitive issue ہے اور اس حوالے سے لاہور ہائی کورٹ میں بھی کیس چلا جبکہ 23 دسمبر کو سکول بھی بند کر دیئے گئے۔ اس کے علاوہ بہت سے کاروبار جو pollution کا باعث بنتے ہیں اُن کو بھی بند کرنے کا سوچا جا رہا ہے اور یہ بحث پورے پنجاب میں چل رہی ہے لیکن اگر کہیں بات نہیں ہو رہی تو واحد اسمبلی کا ہاؤس ہے جہاں پر بحث نہیں ہو رہی۔ میری گزارش ہے کہ متعلقہ منسٹر صاحب موجود ہیں لہٰذا اس پر ایک دن بحث کے لئے رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! کیا ایک دن بحث کے لئے رکھا جائے کیونکہ یہ بڑا اہم issue ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ ہم نے اپوزیشن سے request کی تھی کہ جن جن issues پر وہ discussion کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بتائیں۔ اپوزیشن کی طرف سے ایگریکلچر پر بحث کے لئے کہا گیا تھا تو اُس پر بحث چل رہی ہے۔ جیسے ہی ایگریکلچر پر بحث conclude ہوتی ہے تو اس topic پر بھی بحث رکھ لیتے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ سموگ کا issue اپوزیشن یا حکومت کا نہیں ہے بلکہ صوبے کا ہے۔ ہم نے جس دن بحث رکھنی ہے تو متعلقہ منسٹر اور ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری ہر صورت یہاں پر موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اِنشاءاللہ پورا ڈیپارٹمنٹ یہاں پر ہوگا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم ہر دفعہ بحث میں کہتے ہیں کہ انڈیا اور فلاں وجہ سے سموگ یہاں پر آ رہی ہے لہٰذا مہربانی فرماتے ہوئے اپوزیشن کی طرف سے کچھ آئے یا نہ آئے لیکن ہمیں اس پر ایک دن بحث کے لئے ضرور رکھنا چاہئے۔ شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 20/307 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس پر respond کرنا ہے۔

(اذانِ مغرب)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب ڈپٹی سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ The Punjab Government Servant Housing Foundation ACT 2004 میں بنایا گیا۔ اس قانون کے بنانے کا اصل مقصد یہ تھا کہ پنجاب حکومت اپنے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد گھر کا مالک بنائے گی۔ اس وقت کی حکومت کا یہ بہت اچھا اقدام تھا لیکن بعد میں اس میں ملازمین کو گھر کی جگہ پلاٹ دینے کی ترمیم کر دی گئی۔ یہ ترمیم ہونے کے بعد اس میں confusion آئی اور یہ confusion ابھی تک ہے۔ لیکن میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اس ساری policy کو revisit کرنے کی ضرورت ہے اور انشاءاللہ میں ذاتی طور پر اس میں interest لے کر اس کو revisit کروں گا اور اس میں ایسے اقدامات کریں گے جس سے کم از کم جن ملازمین سے ہم پیسہ لیتے ہیں ان پیسوں کے عوض ان کو گھر دیئے جائیں اور اگر پلاٹ دینے ہیں تو پلاٹ دیئے جائیں کیونکہ اس وقت دونوں کام ہی نہیں ہو رہے ہیں لہٰذا میں آپ کی توسط سے جو معزز رکن ہیں ان کو اس بات کی assurance دیتا ہوں اور میں ذاتی طور پر اس میں interest لے کر اس ساری policy کو revisit کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ ایک ایسا لائحہ عمل بنائیں گے تاکہ جو ملازمین اپنی تنخواہ سے رقم کی کٹوتی کرواتے ہیں ان کو گھر یا پلاٹ ضرور ملیں اور اس سلسلے میں انشاءاللہ جلد اقدامات کریں گے۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب ڈپٹی سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد مرزا جاوید! جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب ڈپٹی سپیکر! میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج کل شادیوں کا season ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ٹائم کی کوئی پابندی نہیں ہو رہی ہے۔ جس وجہ سے اگر آپ کسی شادی ہال سے کہیں کہ ایک گھنٹہ اضافی چاہئے تو وہ ایک لاکھ روپے اضافی charge کر لیتے ہیں۔ اس سے corruption میں اضافہ ہو رہا ہے اور رات کو دھند کی وجہ سے ڈکیتی کی وارداتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ one dish کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے جس میں سفید پوش کی عزت تھی۔ لہذا یا تو one dish کی پابندی بالکل ختم کر دی جائے یا جو one dish کی اور ٹائم کی جو پابندی ہے اس پر عمل درآمد کروایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی اگلی تحریک التوائے کار نمبر 490/21 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، حنا پرویز بٹ!

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے گئے کیمروں میں سے نصف غیر فعال ہونے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب ڈپٹی سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ دنیا" مورخہ 24 نومبر 2021 کی خبر کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سیف سٹی پراجیکٹ کے کیمرے غیر فعال ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے نصف سے زائد کیمرے خراب ہونے سے نا صرف مانیٹرنگ کا نظام غیر فعال ہے بلکہ دہشت گردی اور جرائم کی وارداتوں کے ملزمان کا سراغ لگا کر ان کی گرفتاری خواب بن کر رہ گئی ہے۔ شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام اور کسی بھی قسم کی دہشت گردی کی واردات میں ملوث ملزمان کی نشاندہی کے لئے ضلعی انتظامیہ اور پولیس نے شہری تنظیموں کی معاونت سے مختلف مقامات پر 24 سی سی ٹی

وی کیمرے نصب کئے تھے جن کی مانیٹرنگ کے لئے ضلعی پولیس کمپلیکس میں کنٹرول روم بھی قائم کیا گیا ہے تاہم کیمروں کی تنصیب کا کام انجام دینے والے کنٹریکٹر نے بجلی بندش کے دوران فنکشنل رکھنے کے لئے کسی بھی کیمرے کو یو پی ایس کا بیک اپ کنکشن نہیں دیا جس کے باعث بجلی بند ہوتے ہی تمام کیمرے بھی مکمل طور پر بند ہو جاتے ہیں۔اسی طرح ریلوے پھاٹک کراس کر کے شہباز چوک اور صدر بازار سمیت دیگر اہم مقامات پر لگائے گئے کیمروں کے لئے مین کیبل کو محکمہ ریلوے کی منظوری اور سرکاری فیس کی ادائیگی کئے بغیر ریلوے لائن سے کراس کیا گیا تھا چنانچہ محکمہ ریلوے نے کیمروں کے لئے گزاری گئی مذکورہ کیبل بھی کاٹ دی عوامی حلقوں کا مطالبہ ہے کہ کنٹریکٹ کے مطابق تمام کیمروں کو ہر وقت فنکشنل رکھنے کے لئے یو پی ایس کا بیک اپ کنکشن کروایا جائے۔لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امدادباہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے فرمایا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ safe city تو یہ safe city پراجیکٹ نہیں ہے۔پنجاب میں مقامی انتظامیہ نے تاجر تنظیموں یا صاحب حیثیت لوگوں سے کچھ مدد لے کر وہاں پر کیمرے نصب کئے ہیں۔ بعض جگہوں پر کیمرے خراب ہوتے ہیں even کہ ہمارے safe cities میں بعض اوقات شکایت آتی ہے کہ کچھ کیمرے خراب ہیں تو ان کی باقاعدہ مرمت کروا دی جاتی ہے، محترمہ کے موقف سے میں اختلاف نہیں کرتا۔ کچھ کیمرے خراب ضرور ہوں گے لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مقامی انتظامیہ کو ہدایت کی جائے گی کہ انہیں درست کرے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مقامی طور پر بعض جگہ پر کیمرے لگائے جاتے ہیں، ہمارے ہاں 2/3 events ایسے ہیں کہ جن events پر لازمی طور پر انتظامیہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ adhoc arrangement کے طور پر کیمرے لگائیں۔مثال کے طور پر محرم الحرام کے دوران کیمرے لگاتے ہیں اور عید میلادالنبی ﷺ کے جلوسوں کی مانیٹرنگ کے لئے کیمرے لگاتے ہیں لیکن وہ event ختم ہونے کے بعد عارضی طور پر لگائے گئے کیمرے اُتار لئے جاتے ہیں۔ تاہم میں یہ چیک کر لیتا ہوں کہ اگر یہ مستقل بنیادوں پر کیمرے لگائے گئے ہیں یا مقامی

انتظامیہ نے اپنے طور پر لگائے ہیں تو انہیں ہدایت جاری کی جائے گی کہ ان کی مرمت کے لئے اقدامات کرے کیونکہ جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے۔ یہ لوگوں کی safety کے لئے ہیں اگر کیمرے لگے ہیں اور وہ درست حالت میں ہوں گے تو ان سے استفادہ کیا جاسکے گا so انشاءاللہ تعالیٰ مقامی انتظامیہ کو ہدایت کر دیتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب منسٹر صاحب نے دے دیا ہے تو اسے dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 487/21 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانوں کا انکشاف

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "روزنامہ دُنیا" مورخہ 29۔ نومبر 2021 کی خبر کے مطابق لاہور شہر میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانے ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق لاہور شہر میں غیر قانونی 800 سے زائد سلاٹر ہاؤسز ہونے کا انکشاف، شہریوں کو بیمار، زخمی بکرے اور گائے کا پانی ملا گوشت جعلی مُہریں لگا کر فروخت کیا جانے لگا۔ 9۔ زونز میں سلاٹر ہاؤسز کو functional کرنے کا معاملہ التواء کا شکار ہے۔ شہر کے لئے شاہ پور کانجراں میں صرف ایک بڑا سرکاری سلاٹر ہاؤس موجود ہے۔ صحت بخش گوشت فراہم کرنے کے انتظامیہ کے دعوے ہوا ہو گئے۔ شالا مار زون کے علاقوں چائنا سکیم، بھگت پورہ سمیت دیگر علاقوں میں 130 غیر قانونی ذبح خانے، راوی زون کے علاقوں شاہدرہ، اندرون شہر سمیت دیگر میں 103، واہگہ زون کے علاقوں میں 85، عزیز بھٹی ٹاؤن میں 65، سمن آباد زون میں 70، اقبال زون میں 85، گلبرگ زون میں 34، داتا گنج بخش زون میں 90، نشتر زون میں 80، رائیونڈ اور مانگا منڈی میں 68 ذبح خانے موجود ہیں۔ شہر میں 9 سرکاری سلاٹر ہاؤس تاحال فعال نہیں ہو سکے۔ باغبانپورہ اور شاہدرہ کے سلاٹر ہاؤسز کو فوری operational نہ کیا جا سکا۔ گرین ٹاؤن اور کاہنہ میں سلاٹر ہاؤس کی تعمیر التواء کا شکار ہے

لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ متعلقہ منسٹر صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/222 شیخ علاؤالدین کی طرف سے پڑھی جا چکی ہے جو کہ پارلیمانی سیکرٹری تیمور لالی کے محکمہ سے متعلقہ ہے۔ جی لالی صاحب!

حضرت داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر ہونے والی خرافات کے تدارک کا مطالبہ (---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! شکریہ، جس طرح کا واقعہ محرک notice میں لائے ہیں تو ایسا کوئی بھی واقعہ داتا دربار میں رپورٹ نہیں ہوا بلکہ سکیورٹی اور کیمروں کے کافی انتظامات ہیں جہاں پر تقریباً 150 سے زائد کیمرے لگے ہیں جبکہ 12 سکرینوں پر مشتمل ایک مانیٹرنگ رُوم بنایا گیا ہے۔ 140 پولیس اہلکار اور تقریباً 125 محکمہ اوقاف کے ملازمین سکیورٹی پر مامور ہیں۔ داتا دربار کے احاطے کے اندر ایسا کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ محکمہ کے notice میں نہیں آیا۔ اگر دربار کے باہر کوئی واقعہ پیش آیا ہو تو وہ محکمہ اوقاف کی ذمہ داری نہیں بنتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب آ گیا ہے تو اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جی، شکریہ

بحث

زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زراعت پر بحث کا آغاز کرتے ہیں اور سب سے پہلے وسیم خان بادوزئی کو میں بحث پر آغاز کی دعوت دیتا ہوں۔ جی، بادوزئی صاحب!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، چونکہ آج یہاں پر زراعت پر بات ہونی ہے تو میں اس ایوان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آج پنجاب کا کسان بہت مُضطرِب ہے کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ کھاد اس وقت دستیاب نہیں ہے اور اگر ہے تو اتنی مہنگی ہے کہ کسان کی برداشت سے باہر ہے۔ میرا وزیر زراعت سے سوال ہے کہ ہماری جتنی بھی فرٹیلائزر کی productionہوتی ہے اس کا صُوبوں کا کوٹا ہوتا ہے تو اگر یہ بتادیں کہ صوبہ پنجاب کا کتنا کوٹا ہے اور اِس کوٹے میں سے اس وقت ہمیں کتنی کھاد مل رہی ہے؟ بس یہ مختصر سی بات کرنی تھی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر! آج زراعت پر بحث ہے اور حکومت کی طرف سے میرے بھائی وسیم خان بادوزئی صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے بات کی ہے۔

(اس مرحلہ پر پینل آف چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! زراعت کا شعبہ ملک پاکستان میں ریڑھ ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے لیکن افسوس ہے کہ کسان اس وقت بہت پریشان ہے تو وزیر زراعت گردیزی صاحب سے میں خاص طور پر کہوں گا کہ کسان نے اللہ کے فضل و کرم سے 20 لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ گندم کی پیداوار دے کر آپ کو خوش کیا لیکن اس کے ساتھ جو حال اس وقت ہورہا ہے وہ افسوس ناک ہے۔ اس وقت گندم کی کاشت کا وقت ہے اور پچھلے ماہ جب گندم کو کاشت کیا جارہا تھا تو یقین جانیئے کہ ڈی اے پی کھاد کا ایک تھیلہ حاصل کرنے کے لئے کسانوں کو 9200 روپے ادا کرنے پڑے بلکہ یہاں پر ایک بھائی کہہ

رہے تھے کہ 11000 ہزار روپے کا تھیلہ ڈی اے پی کھاد کا ملتا ہے۔ افسوس ہے کہ ہم کھادوں کی قیمت کنٹرول نہیں کر پائے اور کسان اس وقت بہت بدحال ہو گیا ہے جبکہ اب کسانوں کو یوریا کھاد بھی نہیں مل رہی۔ گندم کو پانی لگاتے وقت یوریا استعمال کرنی ہوتی ہے جس کی قیمت آپ نے 2150 روپے مقرر کی ہوئی ہے لیکن انہیں یوریا کھاد نہیں مل رہی اور اگر مل رہی ہے تو 2500، 2600 اور 2700 روپے تک یوریا کھاد کا تھیلہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو جس طرح کسانوں نے خوش کیا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ آپ بھی انہیں خوش کرتے لیکن آپ کسان کو ناراض اور ناخوش کر رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ اپیل کروں گا کہ اس چیز کا خصوصی طور پر ذرا خیال کیجئے۔ آج لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا میں آپ سے صرف یہی التماس کروں گا۔

جناب چیئرمین! پنجاب میں اس وقت کپاس کاشت ہو رہی ہے تو پنجاب میں کپاس کی صورتحال کیا ہے؟ آپ سارے پاکستان کی بات کرتے ہیں لیکن ہمیں پنجاب کی صورتحال بتائیں؟ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ لاہور ڈویژن میں کہیں پر کپاس کاشت نہیں ہو رہی۔ اسی طرح گوجرانوالہ ڈویژن اور راولپنڈی ڈویژن میں بالکل کپاس کی کاشت نہیں ہوتی، فیصل آباد ڈویژن کے صرف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تھوڑی بہت اس کی کاشت ہوتی ہے جبکہ ڈی جی خان اور ملتان میں کپاس کی کچھ کاشت ہوتی ہے لیکن وہاں پر بھی 50 فیصد کمی آ گئی ہے۔ میرے بھائی! یہ بتائیں کہ آپ نے پنجاب میں کتنی کپاس پیدا کی ہے کیونکہ آپ تو پورے پاکستان کی کپاس کے متعلق بتا رہے ہیں ناں تو آپ اپنے پنجاب کی بتائیں اور اس کی کمی کی وجہ بھی بتائیں؟ پہلے ہمارے یہاں ضلع قصور اور لاہور میں بے شمار کپاس کی پیداوار ہوتی تھی لیکن میرے خیال میں قصور ضلع میں تو میں نے کہیں کپاس کی فصل نہیں دیکھی البتہ صرف ساہیوال ڈویژن کا ایک ضلع وہاڑی ہے جہاں پر تھوڑی بہت کپاس ہوتی ہے یا پھر بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خان میں کچھ ہوتی ہے اس میں بھی 50 فیصد کمی آ چکی ہے۔ آپ نے جن تجربہ کرنے والوں کو رکھا ہوا ہے انہیں initiative دیں۔ وہ بھی آپ نے صرف ملتان میں رکھا ہے اس کے علاوہ کسی ضلع، کسی ڈویژن میں کوئی scientists نہیں رکھے۔ یہ بتائیں کہ اس زمین میں کس چیز کی کمی ہے جو لاہور، قصور اور دوسرے ضلعوں میں نہیں ہو سکتی، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس زمین میں پہلے کپاس ہوتی تھی لیکن اب اگر ہو بھی جاتی ہے تو اس کو پھل ہی نہیں لگتا، فروٹ ہی نہیں لگتا پھر کاشتکار کیسے پیدا کریں گے؟ ہم بڑے پریشان ہیں آپ مہربانی فرمائیں۔

سب سے بڑا مسئلہ کھاد کا ہے۔ جب میاں نواز شریف صاحب کی حکومت تھی اس وقت کسان کو ٹیوب ویل پر 5 روپے 35 پیسے per unit رعایت ملتی تھی لیکن آج بجلی 20 روپے 35 پیسے پر چلی گئی ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اس کو 800 روپے سے 1000 روپیہ per horse power کر دیں اس سے کسان کو بھی فائدہ ہو گا اور آپ کے ملک کو بھی فائدہ ہو گا۔ میں اس سے زیادہ لمبی بات نہیں کر پاؤں گا کیونکہ ہمارے ساتھی بھی اب چلے گئے ہیں انہوں نے بولنا تھا میں نے ان کو کہا تھا کہ میں آپ سے چند منٹ مستعار لوں گا۔ اگر منسٹر صاحب میری ان گزارشات کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیں تو میں ان کا شکر گزار ہوں گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ نیلم حیات!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ چونکہ اب ساڑھے پانچ ہو گئے ہیں اور ہمارے محترم رانا اقبال صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ اس وقت بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ان کے اہم points آگئے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ گورنمنٹ نے جو اقدامات کرنے ہیں اور جو اقدامات گورنمنٹ کر رہی ہے منسٹر صاحب اس سے معزز ایوان کو apprise کر دیں۔ اس طرح منسٹر صاحب کو وقت بھی مل جائے گا کیونکہ انہوں نے سارے points لئے ہوئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں لاء منسٹر صاحب سے کہنا چاہوں گا کہ ہم یہاں بات کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں تو وہ بات کر رہا ہوں جو قائم مقام قائد حزب اختلاف نے کی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ بحث کی ضرورت نہیں ہے، وقت بھی کم ہے اسی لئے میں نے یہ عرض کی ہے کہ اگر منسٹر صاحب کو ٹائم دے دیا جائے تو وہ wind up کر لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: لاء منسٹر صاحب! ہم نے بات کرنی ہے ہمیں بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں وہ بات کر رہا ہوں جو ان کے لیڈر نے فرمایا ہے یہ میں تو نہیں کہہ رہا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! میں تو اپنی بات کر رہا تھا باقی معزز ممبران کو بات کرنے دی جائے۔

جناب چیئر مین: چلیں، ٹھیک ہے۔ محترمہ نیلم حیات صاحبہ!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئر مین! میری ایک چھوٹی سی suggestion ہے۔ مجھے صرف یہ کہنا ہے اور میں خاص طور پر لاہور کی بات کروں گی کہ کھیتوں کے کھیت صاف ہوتے جا رہے ہیں، ان پر کالونیاں بنتی جا رہی ہیں۔ اگر آپ high-rise buildings کو promote کریں جیسے کراچی میں ہوتا ہے تو اس طرح کرنے سے ہماری بہت سی agriculture land بچ جائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: جناب چیئر مین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ سب نے پچھلے دو سال کورونا کے تو دیکھ لئے ہیں کہ اس سے دنیا بھر میں بڑے بڑے کاروبار اور انڈسٹریاں بند ہوئیں۔ پنجاب اور پاکستان میں ایگریکلچر کا شعبہ ایسا ہے کہ یہ کبھی بند ہوتا ہے اور نہ کبھی انشاء اللہ بند ہو گا۔ اس میں مزید improvement کی ضرورت ہے، اس کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور کسانوں کے مسائل کو serious لے کر ان کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ میں حال ہی کی بات کروں گی جیسے چاول کی فصل ختم ہوئی ہے، اس کے بعد جب آپ گندم کی بیجائی کرتے ہیں تو وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے اور کسان چاول کی فصل اٹھانے کے بعد اس کی باقیات کو جلانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ جب وہ فصل جلاتا ہے تو آپ کی environment خراب ہوتی ہے، pollution میں اضافہ ہوتا ہے، ہماری اپنی بھی pollution ہے اور ہندوستان سے بھی pollution آتی ہے۔ اس وجہ سے ہمیں سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔

because we have a high rate of pollution

جناب چیئر مین! دوسری بات یہ ہے کہ ورلڈ بنک نے بھی پیسا دیا تھا جیسے ہی آپ چاول کی فصل اٹھاتے ہیں تو آپ فوراً اس کو implements کے ساتھ ploughing کر سکتے ہیں۔ آپ کاشتکاروں کو وہ implements سبسڈی کے ساتھ provide کریں خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں چاول کی فصل ہوتی ہے اور سنٹرل پنجاب میں بھی جہاں لوگ چاول کی بیجائی کرتے ہیں تاکہ وہ ploughing کر سکیں۔ وہ زمین کے لئے بھی فائدہ مند ہے اور وہ جلنے سے بھی بچ جائے گی۔

جناب چیئرمین! دوسرا بہت بڑا issue water management کا ہے۔ اس کے لئے آپ کو lasers چاہئیں، یہ lasers بہت مہنگے ہیں اور ہر کاشتکار اس کو afford نہیں کر سکتا۔ میری یہ suggestion ہوگی کہ جو کاشتکار اس کو خریدنا چاہے گورنمنٹ اس کو subsidized rate دے تاکہ land leveling ہو جائے۔ جب land leveling ہوتی ہے تو اس پر فصل بھی بہتر اگائی جاتی ہے اور پانی کا بھی کم استعمال ہوتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ کاشتکاروں کا fertilizer ہے، یوریا ہے، ڈی اے پی ہے اور ان کے insecticides ہیں ان پر بھی حکومت کی توجہ ہونی چاہئے۔ گورنمنٹ کو یہ سب کچھ جائز ریٹس پر مہیا کرنا چاہئے۔ ابھی گندم کی بیجائی ہوئی اور لوگوں کو ڈی اے پی کی ضرورت تھی تو ہر کاشتکار کو دو بیگز دیئے جا رہے تھے۔ جس کاشتکار نے گندم کی بیجائی کی ہوئی ہو وہ دو بیگز لینے کے لئے آئے، پھر دوبارہ آئے تو مجھے بتائیں اس طرح تو وہ سارا دن بیگز ہی اٹھاتا رہے گا وہ اپنی فصلوں کا خیال کیسے کرے گا؟ So you know there should be enough supply of DAP and Urea available to the farmers. They should not be harassed; they should not be put under pressure. I tell you when fertilizer and insecticide urea is not available the farmer comes under extreme pressure. کیونکہ اس نے گندم کی بیجائی کر دی ہوتی ہے اور اس کو fertilizer دینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر وہ میسر نہ ہو تو ان کے اوپر کتنا پریشر آتا ہے۔ اگلی بات میں یہ کہوں گی کہ آپ کے پنجاب میں ماشاء اللہ it is the most fertile land that you have آپ کو اللہ تعالیٰ نے زمین دی ہے، پانی دیا ہے اور سب کچھ دیا ہے۔ اگر آپ farming پر توجہ دیں اور ان کی ضروریات پوری کریں پھر آپ اس کا رزلٹ دیکھیں کہ کتنا اچھا نکلتا ہے۔ آپ کو باہر سے دالیں منگوانی پڑیں گی، چاول منگوانا پڑے گا، گندم منگوانی پڑے گی اور نہ ہی چینی منگوانی پڑے گی۔ آپ کو کوئی چیز امپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ہمیں اپنے فوڈ میں we should be self-sufficient ہم نے امپورٹ کی صورتحال بنائی ہوئی ہے اور ہم کتنا پیسا ڈالروں میں دیتے ہیں اگر ہم یہ ڈالرز بچا کر کاشتکاروں کو سہولت دیں تو یہ بہت بہتر ہوگا۔ جیسے رانا صاحب نے کہا کہ جو ہم آپ کو points دیتے ہیں پلیز آپ ان پر implement کیا کریں۔ ہم یہاں صرف بحث کے لئے نہ آئیں they should be implemented and some action should be taken. Thank you so much.

جناب چیئرمین: محترمہ شعوانہ بشیر، موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج آپ نے زراعت پر بات کرنے کا موقع دیا۔ تمام سینئرز بڑی سیر حاصل گفتگو کر رہے ہیں اور کرتے رہے ہیں جیسے منسٹر زراعت نے اپنے opening remarks میں بڑی گفتگو کی جو لفاظی بڑی تھی وہ ساری کی ساری زبانی جمع خرچ دیکھنے میں آئی چونکہ میرا گاؤں سے تعلق ہے۔ وزرائے خارجہ کانفرنس کے بعد منسٹر بلدیات میاں محمود الرشد صاحب نے ایک ٹوئٹ کیا اور انہوں نے وزیراعظم کو کھڑا کر کے ساتھ ایک شعر لکھا کہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پے روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جناب چیئرمین! نیچے کسی نے اس ٹوئٹ کا جواب دیا کہ یہ دیدہ ور پیدا نہ ہی ہوتا تو شاید چمن بچ جاتا۔ ایسی اُجاڑ پوجاڑ جو اس وقت ہو رہی ہے اور یہ بربادی ہو رہی ہے خدا کی قسم میں یہ on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ میرا جو کسان اور زمیندار ہے اس کا بُرا حال ہے اور بدترین صورتحال ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: ملک صاحب! بات سنیں۔ آپ اپنی بحث کو ایگریکلچر سے متعلق رکھیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ Please order in the House.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! انہیں کہیں کہ یہ اپنے وقت پر بولیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کل میں ایک بازار سے گزرا جہاں پر کھاد کا ایک ٹریلر کھڑا تھا اور خدا کی قسم وہاں پر سینکڑوں لوگ قطار میں لگ کر کھڑے تھے۔ میرے ان زمینداروں اور کسانوں کا کیا قصور ہے؟ یہ کیا تبدیلی لائے ہیں، یہ چمن کا حال کیا کہ آج کھاد ناپید ہے اور کھاد نہیں مل رہی۔ اگر یہ کھاد ہمیں sowing season کے بعد ملے گی تو اس کے ملنے سے میرے کسان اور زمیندار کو کیا فائدہ؟ آپ بجلی کے حالات دیکھیں، آپ دیکھیں کہ جعلی ادویات مل رہی ہیں اور کھلے عام مل رہی ہیں۔ منسٹر صاحب نے جو کھالہ جات کی پختگی کی بات کی ہے اور انہوں نے بتایا کہ

تقریباً3ہزار کھالے پختہ کئے تو میں ساہیوال کے زمینداروں اور کسانوں کی طرف سے گزارش کررہا ہوں کہ مجھے ساہیوال میں ایک مثال دے دیں جو انہوں نے کھالہ پختہ کیا ہو؟[**********]جو منسٹر صاحب نےon the floor of the House جو کچھ بھی کہا ہے۔ ہمیں وہاں پر۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بات تو مکمل کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ارشد ملک کے غیر پارلیمانی الفاظ کوexpunge کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ زینب عمیر صاحبہ!

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ:

وقت کرتا ہے پرورش برسوں
حادثہ اک دم نہیں ہوتا

جناب چیئرمین! ابھی رانا محمد اقبال خان نے کپاس کے حوالے سے بات کی ہے تو میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب اس کا کافی تفصیلی جواب دیں گے کہ وہ جو کپاس کہاں گئی، اس کے کھیتوں میں جو گندم اُگائی گئی اور شوگر کی فیکٹری لگائی گئی؟ میرا خیال ہے کہ انہوں نے جو سوال کیا تھا ان کے سوال کا جواب انہیں خود بھی معلوم ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے یہ سوال کیوں کیا؟ جیسے آج ایگریکلچر پر بحث ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ الحمدللہ پاکستان زراعت میں ترقی یافتہ ملک ہے، ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس دفعہ بہت اچھی اور ایکbumper crop ہوئی ہے اور ملک میں کافی فصلیں اُگی ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ ہم زراعت کیbumper crop کس طریقے سے

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

translate کر سکتے ہیں، میرا ماننا ہے کہ ہمارے جو agriculturist، کسان اور خاص طور farmacist ہیں انہیں زراعت کو ایک بزنس کی طرح سوچنا چاہئے۔ we should think it like a business. اگر ہم اپنی موسمی changes کے حوالے سے کچھ innovative steps لیں، جیسے گرمی ہے اور پانی کی کمی ہے تو یہ ہماری اس bumper crop کو ملک کی ترقی میں translate کرے گا۔ آپ دیکھیں کہ کئی دفعہ اس طرح ہوا ہے کہ جیسے ہم نے پچھلے دنوں ٹماٹر کے حوالے سے دیکھا کہ ان کی قیمت بہت اوپر چلی گئی لیکن ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب لوگوں کو ٹماٹر پھینکنے پڑے۔ میں یہ جو بات کر رہی ہوں اگر اس کو مثال کے طور پر لیا جائے اور اگر ہم اسے بزنس کے حوالے سے سوچیں تو اس میں بہتری آئے گی وہ کسان جو دو سے پانچ روپے کا ٹماٹر بیچتا ہے جبکہ ایک بزنس مین اس کو پانچ سو روپے کی ketchup بنا کر مارکیٹ میں لے کر آتا ہے۔ اگر ہم اس چیز کو locally promote کریں تو میری suggestion یہ ہے کہ ہمیں local branding کرنی چاہئے۔ محترمہ ذکیہ شاہ نواز نے بہت اچھی بات کی کہ ہم imported products پر ڈالرز میں قیمتیں pay کرتے ہیں اگر اس کو تھوڑا سا curtail کیا جائے، اس کو reduce کیا جائے اور local branding کو introduce کریں تو میرا خیال ہے کہ یہ ہماری زراعت کے حوالے سے کافی زیادہ سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اپنی بات wind up کر لیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک منٹ لوں گی۔ اب انہوں نے جو ابھی بات کی ہے کہ کسان کا بہت بُرا حال ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ واحد حکومت ہے جس نے کسانوں کو اس مرتبہ ان کی محنت اور ان کی فصلوں کی زیادہ قیمت دی ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ کسان کارڈ جو اس وقت introduce کرایا گیا ہے اس کا کریڈٹ بھی اس حکومت کو دینا چاہئے۔ جو قرضے دیئے گئے ہیں، جو سبسڈی دی گئی ہے اور اس مرتبہ بہت بڑے innovative steps لئے ہیں جن کی میں بات کر رہی تھی ان میں سے کچھ ایسے steps ہیں جیسے breeders کے بارے میں کچھ چیزیں introduce کی گئی ہیں۔ اسی طرح genetics اور ریسرچ پر کافی کام ہوا ہے جو کہ ایک لمبی لسٹ ہے جس کا کریڈٹ اس حکومت کو دینا چاہئے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، thank you very much.رانامنور حسین صاحب اور ملک غلام قاسم ہنجرا صاحب موجود نہیں ہیں تو اب میں ایگریکلچر منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ آپ please debate کو wind up کریں۔ دوسری بات یہ کہ جس طرح یہاں پر بات ہوئی ہے اور یہ بار بار سامنے آرہا ہے کہ fertilizer black پر بِک رہی ہے تو آپ نے اس کو کس طرح address کرنا ہے یا اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں please اس پر بھی کچھ بتائیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میری بہن نے بات کی ہے تو شاید انہیں اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ کسان اس وقت یوریا کھاد کے لئے کتنا پریشان ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے لیکن منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں آپ ان کی سن لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج میں ایگریکلچر کی بحث کو wind up کرتے ہوئے کھاد پر زیادہ بات کروں گا کیونکہ یہ ایک burning issue ہے لیکن اس سے پہلے میں چاہوں گا کہ جو فاضل ممبران نے مختلف issues raise کئے ہیں ان کے بارے میں بھی بات کروں۔ میں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے اچھی اور تعمیری suggestions دیں۔ جہاں improvement کے لئے گنجائش ہوگی تو میں ان کی suggestions کو تہہ دل سے قبول کر کے ان پر عمل درآمد کرنے کی بھی کوشش کروں گا۔ میری debate initiate کرنے کے بعد سب سے پہلے چودھری محمد اقبال صاحب نے respond کیا تھا، وہ میرے بڑے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں، ہمارے بڑے پرانے ساتھی ہیں اور میرے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں۔ میں ان سے توقع بھی یہی کرتا تھا کہ وہ مثبت تجاویز دیں گے اور انہوں نے land leveling اور ایگریکلچر کریڈٹ کے حوالے سے جو رائے دی ہے وہ بہت مثبت ہے اور میں انہیں appreciate کرتا ہوں۔ ہم already land leveling کے لئے special subsidy دے رہے ہیں اور حکومت پنجاب subsidized rate 60٪ land leveler پر farmer کو پہنچا رہی ہے اور farmer کو صرف laser land leveler 40٪ کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس کے ساتھ جو انہوں نے کاشتکاروں کے لئے قرضہ جات اور financial assistance کی

بات کی ہے وہ بھی نہایت اہم ہے میں اُس کی بھی قدر کرتا ہوں اور یہاں پر یہ بھی نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ ماضی میں کاشتکار کو پاکستان کے total credit outlay میں سے صرف 7 percent ملتا تھا جبکہ یہ ایگری کلچر کی GDP contribution directly میں 19 percent ہے اور indirect contribution کو ملائیں تو وہ پھر 40 percent تک پہنچ جاتی ہے ۔اب ہم نے بینکوں سے میٹنگز کر کے یہ کوشش کی کہ جو credit صرف 7 percent تک کاشتکاروں کو دیا جاتا تھا اُس کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں اُس کے بعد علی حیدر گیلانی صاحب نے اپنی تقریر کی تھی وہ بھی میرے عزیز ہیں میں اُن کے بارے میں بھی کسی قسم کا اعتراض کئے بغیر جو انہوں نے فرمایا کہ تین سال پہلے پاکستان غذائی اعتبار سے self-sufficient تھا تو میں معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ پاکستان تین سال یا پانچ سال یا چھ سال پہلے بھی net importer تھا غذا کی تمام چیزوں میں سے کچھ اجناس میں self sufficiency ہوتی تھی کچھ اجناس import کرنی پڑتی تھیں اور ultimately پاکستان کی category net food importers میں تھی اور آج بھی میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ net food importer countries میں پاکستان کا شمار ہوتا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ زراعت کو ترقی دے کر ہم پاکستان کو net food exporter بنائیں۔ دوسری بات انہوں نے کہا تھا کہ جب یوسف رضا گیلانی صاحب پرائم منسٹر تھے تو گندم کی قیمت میں 300 روپے فی 40 کلو گرام اضافہ ہوا تھا تو میں اُن کی خدمت میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر اُس دور میں گندم کا 300 روپے فی 40 کلو گرام اضافہ ہوا تھا تو پچھلے سال 400 روپے فی 40 کلو گرام گندم کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے اور ماضی میں کاشت کاروں کو جو گندم بیچنے کے لئے باردانہ حاصل کرنے کے لئے جو سنٹرز کے طواف کرنے پڑتے تھے اور مختلف جگہوں پر چکر لگانے پڑتے تھے پٹواریوں سے لے کر تحصیل دار اور پھر محکمہ خوراک کے چکر لگانے پڑتے تھے ہم نے ایسا نظم دیا جس میں کسی کو کہیں پر چکر نہیں لگانے پڑے اور کاشتکار نے با آسانی اپنی گندم فروخت کی اور ہم نے جو سرکاری قیمت 18 سو روپے فی 40 کلو گرام اُس کو ہر حال میں ensure کیا۔ تیسری بات جو نہوں نے فرمائی کہ کسان vulnerable ہے تو میں یہ عرض کرتا چلوں کہ جیسے میں نے مثال دی ہے کہ ایگری کلچر سیکٹر کو نظر انداز کرتے ہوئے ایگری کلچر کریڈٹ صرف 7 percent of the total credit دیا جاتا تھا تو یہ vulnerability کسان کی آج کی نہیں ہے پچھلے 30 سال یا اُس

سے پیچھے چلے جائیں تو کسان کو یہ مشکلات تھیں جن کو آج ہم ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں پر معزز ممبر کاظم پیرزادہ صاحب نے بھی اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا تو میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اس سال کپاس سے کاشتکاروں کو منافع ہوا اور کاشتکاروں کو پیسہ ملا انہوں نے حقیقت کا اعتراف کیا میں اس کے لئے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اُن کے بعد ابھی میرے نہایت ہی محترم بڑے بھائی جناب رانا محمد اقبال صاحب نے بھی ابھی کاٹن کی پیداوار کی بات کی ہے تو میں یہاں پر یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ کاٹن کی پیداوار کوئی پچھلے سال یا اُس سے پچھلے سال اس میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ کاٹن کی پیداوار 2015 سے بتدریج کم ہو رہی ہے اور وہ اسی لئے کم ہو رہی ہے کہ ماضی میں کاٹن کو نظر انداز کیا گیا تھا۔ ماضی میں جب دنیا میں کاٹن کی production کی ٹیکنالوجی میں ایک تبدیلی آئی، cotton production technology میں ایک paradigm shift آئی تو ماضی میں ہم نے وہ production technology adopt نہ کی جس کی وجہ سے پاکستان cotton production میں دوسرے ملکوں سے پیچھے رہ گیا۔ ایک وہ وقت تھا جب پاکستان 12 million bales کپاس پیدا کرتا تھا اور ہمارے مقابلے میں انڈیا صرف 10 million bales کپاس پیدا کرتا تھا لیکن چوں کہ انڈیا نے modern cotton production techniques evolve کیں انہوں نے international companies کے ساتھ معاہدے کئے جنہوں نے انڈیا میں بہتر بیج پیدا کرنے شروع کئے اور جس کے نتیجے میں انڈیا کی پیداوار 10 million bales سے بڑھ کر 30 million bales تک چلی گئی اور ہماری پیداوار گھٹنا شروع ہو گئی اور میں یہاں پر واضح کر دوں کہ Monsanto Company جس سے انڈیا نے cotton production technology حاصل کی اُس Monsanto Company سے پاکستان میں بھی بات چیت چلتی رہی ہے مذاکرات ہوتے رہے اور آخر میں آکر vested interest کی وجہ سے وہ agreement sign نہیں ہوتے تھے اور اُن تمام negotiations کو کالعدم قرار دے دیا جاتا تھا جس کے نتیجے میں وہ international companies ultimately پاکستان میں invest کرنے سے بھاگ گئیں۔ آج اس کے ساتھ ساتھ جو یہاں پر میں نے جو اپنی opening speech میں باتیں کیں تھیں ابھی فاضل ممبر ارشد صاحب فرمارہے تھے انہوں نے میرے بارے میں حقیقت پر مبنی بات نہیں کی تو میں یہاں پر آپ کے سامنے ایک بار پھر reiterate کرتا ہوں کہ جو facts یا جو

میں نے اپنی opening speech میں دی تھیں میں اُن کے ایک ایک لفظ کا ذمہ دار ہو ں اور نہ میں نے کبھی on the floor of the House غلط بات کی ہے اور نہ ہی میری figures میں کسی قسم کا کوئی تضاد ہوگا۔ معزز ممبر جس طرح سے اُن figures کو tally کرنا چاہیں check کرنا چاہیں میں اُس کے لئے بالکل حاضر ہوں اور میں اُن figures کا اُن کو جواب دوں گا ۔میں یہ ثابت کروں گا کہ جب میں نے figures دی تھیں وہ صحیح تھیں۔ آج چونکہ fertilizer کے حوالے سے ایک situation create ہوئی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں fertilizer پر زیادہ بات کروں یہاں ڈی اے پی کے بارے میں نے opening speech میں پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی میں دوبارہ اس بات کو دُہراتا ہوں کہ پچھلے سال ڈے اے پی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! ایک منٹ 6 بج گئے ہیں ہاؤس کا ٹائم 5 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! 10 منٹ بڑھادیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ please continue کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں ڈے اے پی کے کھاد کے حوالے سے میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم چونکہ DAP کھاد امپورٹ کرتے ہیں ہمارے پاس اس کا raw material جس کو rock phosphate کہتے ہیں وہ میسر نہیں ہے جس کی وجہ سے DAP کھاد انٹرنیشنل پرائس کے مطابق ہی farmer کو دینا ہماری مجبوری ہے۔ DAP کھاد پر موجودہ حکومت نے ایک ہزار روپے فی بیگ سبسڈی دی ہوئی ہے جو کہ farmer کو مل رہی ہے۔ موجودہ حکومت آج کے دن تک 12۔ارب روپے DAP کھاد پر سبسڈی دے چکی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے کہیں کہ یوریا کھاد پر بات کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! اینہاں نوں آکھو کہ میں کتھے نس نئی چلیا میں یوریا تے وی آجاواں گا۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی بات کو continue کریں۔ Order in the House.

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! یہ cross talk روکیں۔ یوریا ہمارے ملک میں locally پیدا کیا جاتا ہے۔ یوریا کی capacity local production اس

وقت تقریباً 6.3 ملین ٹن ہے۔ میں آپ کو پچھلے سالوں کی figures بتانا چاہتا ہوں کہ 2018 میں ہمارے ملک میں 5.93 ملین ٹن یوریا پیدا کیا گیا، 20-2019 میں 6.1 ملین ٹن یوریا پیدا کیا گیا اور 21-2020 میں 6.29 ملین ٹن یوریا پیدا کیا گیا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ان سے پوچھیں کہ وہ یوریا کدھر ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! آپ House in order کریں گے تو میں پھر بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: .Please no cross talk منسٹر صاحب! آپ بات کریں House in order ہے اور fertilizer کی black marketing اور پنجاب کے کوٹے کے حوالے سے بھی بتادیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! زمینداروں اور کسانوں کو کھاد نہیں مل رہی۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں کیونکہ وہ آپ ہی کی باتوں کے جواب دے رہے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): شکریہ۔ جناب چیئرمین! یوریا کے حوالے سے دو تین multiple factors ہیں جن پر میں باری باری بات کروں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب خریف اور ربیع کا سیزن شروع ہوتا ہے تو ہم اس کا opening balance دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ ہی اس کی production آتی ہے۔ ایک بات میں یہاں پر آپ کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس سال جیسے کاٹن کی production کم ہوئی تو اس کو maize، چاول اور آلو اس طرح کی جو دوسری فصلیں ہیں انہوں نے replace کیا۔ یہ وہ فصلیں ہیں جن میں یوریا کھاد کا intake زیادہ ہے اس وجہ سے یوریا کھاد کی consumption پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ خریف سیزن میں ان crops میں یوریا کھاد کی consumption بڑھ گئی جس کے نتیجے میں اس سال اکتوبر میں جب ربیع سیزن کا آغاز ہونے لگا تو اس وقت جو ہمارے پاس یوریا کھاد کا opening balance تھا وہ ایک لاکھ 16 ہزار میٹرک ٹن سٹاک تھا جبکہ اس کے مقابلے میں اگر پچھلے سال دیکھا جائے تو اُس وقت ہمارے پاس 4 لاکھ 73 ہزار میٹرک ٹن stock میں یوریا موجود تھا۔ جب ہم نے یہ نوٹس کیا

کہ ہمارے پاس اس وقت opening balance کم ہے اور آئندہ جب پروڈکشن سیزن آئے گا تو اس میں ہم crises کا شکار ہو جائیں گے تو اس چیز کو ذہن میں رکھتے ہوئے میرے پاس ایک لیٹر جس کی فوٹو کاپی میرے پاس اس وقت موجود ہے ہم نے 16 ستمبر 2021 کو فیڈرل گورنمنٹ کو لکھا کہ اس وقت ہمیں خطرہ ہے اور آنے والے ربیع سیزن میں یوریا کی shortage ہو جائے گی کیونکہ اس وقت available stocks کم ہیں اور پروڈکشن سیزن میں ہمارے کسانوں کی موجودہ سٹاک سے ضرورت پوری نہیں ہو سکے گی لہذا additional urea fertilizer arrange کیا جائے تاکہ ہم کسانوں کو یوریا کھاد provide کر سکیں۔ ہم نے 16 ستمبر 2021 کو فیڈرل گورنمنٹ کو یہ چٹھی لکھی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں کیونکہ ٹائم اب ختم ہو گیا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب چیئرمین! مجھے پانچ منٹ مزید دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ان سے کہیں کہ یہ 500 روپے یوریا کھاد مزید مہنگی کر دیں لیکن یہ کسانوں اور زمینداروں کو provide تو کریں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ کس طرح وہ آپ کو کھاد دیں گے لہٰذا آپ تشریف رکھیں آپ کو کھاد دیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اہناں نوں آکھو کہ یوریا مزید مہنگی کر دیوتے سانوں معافی دے دیو۔ اہناں نوں آپ کھاد نئیں لبھدی اہناں نے سانوں کتھوں دینی اے۔

جناب چیئرمین: طاہر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ہاؤس کا ٹائم 5 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب چیئرمین! آپ House in order کریں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! تین لوگ ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ پریشان نہ ہوں آپ بات کریں۔ مہربانی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ہاؤس کا ٹائم پورا ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ پنجاب کا ٹوٹل پروڈکشن کا 70 فیصد کوٹا بنتا ہے لیکن اس وقت پنجاب کو fertilizer plants نے کوٹا پورا نہیں دیا جس کے لئے ہم نے پھر فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اس ایشو کو take up کیا جس کے نتیجے میں پھر نومبر کے مہینے میں ہمیں کوٹا ملتا رہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ پھر جو ہماری اس وقت ڈیمانڈ ہے اس ڈیمانڈ سے کم کھاد ہمیں دسمبر کے مہینے سے کم ملنا شروع ہو گئی ہے اور میں date-wise بتا سکتا ہوں کہ اس وقت تقریباً 20 ہزار میٹرک ٹن روزانہ کی ضرورت ہے لہٰذا روزانہ 7 سے 8 ہزار میٹرک ٹن کھاد میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر رانا محمد اقبال خان اپنی سیٹ سے اٹھ کر وزیر زراعت کی سیٹ
پر تشریف لے گئے اور ان کے کان میں کچھ بات کہی)

ملک واصف مظہر: جناب چیئرمین! ہاؤس کا وقت 5 منٹ بڑھایا جائے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! رانا صاحب منسٹر صاحب کو کوئی مشورہ دے رہے ہیں لہٰذا آپ خاموش رہیں منسٹر صاحب کو رانا صاحب کا مشورہ لے لینے دیں۔ رانا صاحب کا بھی زراعت کے حوالے سے بہت تجربہ ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے بہترین تعلقات کا نمونہ یہ ہے کہ ہمارے

منسٹر صاحب کو قائم مقام لیڈر آف دی اپوزیشن نے مشورہ دیا ہے کہ اس وقت آپ کو یہ بات کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رانا صاحب! جی، اب منسٹر صاحب آپ اپنی بات کریں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں آپ کو عرض کر رہا تھا کہ 7 سے 8 ہزار میٹرک ٹن روزانہ کی بنیاد پر یوریا کھاد کی shortage ہے۔ یہ shortage accumulate ہو رہی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس سے ایک resolution pass کر دی جائے کہ پنجاب کا یوریا کھاد کا کوٹا بڑھا دیا جائے تاکہ ہمارے کسانوں کو یوریا کھاد مل سکے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ اس پر قرارداد لے آئیں پورا ہاؤس اس کو متفقہ طور پر منظور کروائے گا۔ اب وقت ختم ہو گیا ہے آپ کا بہت شکریہ۔

The House is adjourned to meet on Tuesday the 28th December, 2021 at 1pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل،28۔دسمبر 2021

(یوم الثلاثہ،23جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد38 : شمارہ9

735

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصّہ اول

(مسودات قانون)

1. The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 52 of 2021).

NAWAB ZADA WASEEM KHAN BADOZAI:	to move that the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No. 9, be taken into consideration at once.
NAWAB ZADA WASEEM KHAN BADOZAI:	to move that the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, be passed.

....

2. The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 81 of 2021).

MR SAJID AHMED KHAN: MS NEELUM HAYAT MALIK:	to move that the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MS NEELUM HAYAT MALIK:	to move that the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, be passed.

3. The University of Rawalpindi Bill 2021 (Bill No. 82 of 2021).

MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD LATASOB SATTI: MS NEELUM HAYAT MALIK: MS UZMA KARDAR: MR SAJID AHMED KHAN:	to move that the University of Rawalpindi Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD LATASOB SATTI: MS NEELUM HAYAT MALIK: MS UZMA KARDAR: MR SAJID AHMED KHAN:	to move that the University of Rawalpindi Bill 2021, be passed.

4. The University of Arts & Sciences Bill 2021 (Bill No. 83 of 2021).

MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to move that the University of Arts & Sciences Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to move that the University of Arts & Sciences Bill 2021, be passed.

5. The Nur International University Lahore (Amendment) bill 2021 (Bill No. 84 of 2021).

MS MOMINA WAHEED: MR SAJID AHMED KHAN: MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER:	to move that the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MS MOMINA WAHEED: MR SAJID AHMED KHAN: MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER:	to move that the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed.

737

6. The Salar International University Bill 2021 (Bill No. 85 of 2021).

MS MOMINA WAHEED:
MS KHADIJA UMER:
MS UZMA KARDAR:
to move that the Salar International University Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

MS MOMINA WAHEED:
MS KHADIJA UMER:
MS UZMA KARDAR:
to move that the Salar International University Bill 2021, be passed.

7. The Lahore City University Bill 2021.

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS UZMA KARDAR:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:
to move that leave be granted to introduce the Lahore City University Bill 2021.

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS UZMA KARDAR:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:
to introduce the Lahore City University Bill 2021.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 21۔دسمبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین:
(6۔مئی کو پیش ہو چکی ہے)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

738

2۔ سید عثمان محمود:
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ستمبر 2021 کو پیش ہوچکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہوسکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہاسال سے لاگو نہیں ہوتے لہذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

3۔ رانا مشہود احمد خان:
(30۔ستمبر 2021 کو پیش ہوچکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آکر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

739

(موجودہ قراردادیں)

1۔ **جناب محمد مرزا جاوید:** صوبہ بھر میں واقع کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت میں ملوث پٹرول پمپس مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ایسی بے شمار شکایات سامنے آ رہی ہیں۔

2۔ **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** صوبہ بھر میں ملاوٹ شدہ اور مضر صحت دودھ کی سپلائی روکنے کیلئے اور پنجاب کی عوام کو محفوظ اور ملاوٹ سے پاک دودھ کی فراہمی ممکن بنانے کیلئے حکومت پنجاب تمام Stake Holders کی مشاورت سے لائحہ عمل تیار کرے۔ لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ضمن میں مناسب اقدامات اٹھائے جائیں۔

3۔ **سید عثمان محمود:** اس ایوان کی رائے ہے کہ خیبر پختون خوا کی طرز پر حکومت موٹر سائیکلوں، کاروں اور مکانات خریدنے کے خواہشمند سرکاری ملازمین کو بلا سود قرضے فراہم کرنے کا اعلان کرے۔

4۔ **چودھری افتخار حسین چھچھر:** صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

741

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

منگل، 28- دسمبر 2021

(یوم الثلاثہ، 23 جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

سورۃ الضحٰی۔ آیت (1 تا 11)

آفتاب کی روشنی کی قسم o اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے o اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہوا o اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے o اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے o بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہ دی، بیشک دی o اور تمہیں راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا o اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا o تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا o اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا o اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا o

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کے خوش ہوئے
مصطفیٰ ﷺ اٹھا کے خوش ہوئے
خانہ خدا سے مصطفیٰ ﷺ
سارے بُت گرا کے خوش ہوئے
ابو بکرؓ نبی ﷺ کے دین پر
سارا گھر لُٹا کے خوش ہوئے
ابو بکرؓ کو پیارے مصطفیٰ ﷺ
جانشین بنا کے خوش ہوئے
پیارے مصطفیٰ ﷺ حسین علیہ السلام کو
کاندھوں پر بٹھا کے خوش ہوئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر ٹرانسپورٹ سے متعلقہ سوالات ہیں لیکن اس سے پہلے legislation والا کام ذرا کر لیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) ریگولرائزیشن سروس پنجاب 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021. First reading starts.Mr. Nawabzada Waseem Khan Badozai may move the motion for consideration of the Bill.

NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI: Mr Speaker! I move:

> "That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Special Committee No 9 be taken into consideration at once".

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Special Committee No 9 be taken into consideration at once".

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Special Committee No 9 be taken into consideration at once".

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts! Mr. Nawabzada Waseem Khan Badozai may move the motion for the passage of the Bill.

NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI: Mr Speaker! I move:

"That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, be passed".

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, be passed".

Now, the question is:

"That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, be passed".

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021. First reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for consideration of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

Since there is no amendment in it, the question is:

> That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 15 of the Bill are under

consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for the passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, be passed".

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, be passed".

Now, the question is:

"That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, be passed".

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The University of Rawalpindi Bill 2021.First reading strts. Ms Khadija Umer may move the motion for consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That The University of Rawalpindi Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The University of Rawalpindi Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The University of Rawalpindi Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 32

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE CLAUSE 2,CLAUSE 1,PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umer may move the motion for the passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That The University of Rawalpindi Bill 2021, be passed".

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The University of Rawalpindi Bill 2021, be passed".

Now, the question is:

"That The University of Rawalpindi Bill 2021, be passed".

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The University of Arts & Sciences Bill 2021.First reading strts. Mr Muhammad Abdullah Warraich or any other mover may move the motion for consideration of the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

> "That The University of Arts & Sciences Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The University of Arts & Sciences Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The University of Arts & Sciences Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 34

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 34 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 3 to 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Muhammad Abdullah Warraich may move the motion for the passage of the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

"That The University of Arts & Sciences Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The University of Arts & Sciences Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That The University of Arts & Sciences Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.First reading strts. Ms Uzma Kardar may move the motion for consideration of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 7

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 2 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Uzma Kardar may move the motion for the passage of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون سالار انٹر نیشنل یونیورسٹی 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The Salar International University Bill 2021.First reading strts. Ms Uzma Kardar may move the motion for consideration of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

> "That The Salar International University Bill 2021as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Salar International University Bill 2021as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The Salar International University Bill 2021as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Schedule, Clause2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Uzma Kardar may move the motion for the passage of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That The Salar International University Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"The Salar International University Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"The Salar International University Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

تحریک

MR SPEAKER: Now, Ms. Neelum Hayat Malik may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce The Lahore City University Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce The Lahore City University Bill 2021."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce The Lahore City University Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, Ms Neelum Hayat Malik may introduce the Bill.

مسودہ قانون لاہور سٹی یونیورسٹی 2021

MS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker! I introduce The Lahore City University Bill 2021.

MR SPEAKER: The Lahore City University Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit it's report within two months.

تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021. Ms Uzma Kardar may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, Ms Uzma Kardar may introduce the Bill.

مسودہ قانون سمارٹ یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی 2021

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I introduce The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021.

MR SPEAKER: The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit it's report within two months.

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 17، 25، بابت سال 2019 ، تحاریک استحقاق نمبر 2، 3، 6، 8، 12، 13، 14، 15، 16، 26، 27، 29، 30 بابت سال 2020 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 2، 4، 6، 7، 13، 16، 17، 19، 20، 24، 25، 29 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31 مارچ 2022 تک توسیع کر دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 17، 25، بابت سال 2019، تحاریک استحقاق نمبر 2، 3، 6، 8، 12، 13، 14، 15، 16، 26، 27، 29، 30 بابت سال 2020 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 2، 4، 6، 7، 13، 16، 17، 19، 20، 24، 25، 29 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31 مارچ 2022 تک توسیع کر دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 17، 25، بابت سال 2019، تحاریک استحقاق نمبر 2، 3، 6، 8، 12، 13، 14، 15، 16، 26، 27، 29، 30 بابت سال 2020 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 2، 4، 6، 7، 13، 16، 17، 19، 20، 24، 25، 29 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31 مارچ 2022 تک توسیع کر دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ایک دو questions لے لیں پھر پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 784 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈز کی تعداد سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*784: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں سرکاری و غیر سرکاری کتنے بس سٹینڈز ہیں اور ان میں کیا کیا سہولیات ہیں ان کی منظوری کب ہوئی کن شرائط / قواعد وضوابط کے تحت منظوری عمل میں لائی گئی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میں کچھ بس سٹینڈز کی قواعد وضوابط کے برعکس منظوری ہوئی اگر ہاں تو وہ سٹینڈز کتنے ہیں ان کی کس بنیاد پر منظوری دی گئی ان کے ذمہ کتنے واجبات واجب الادا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ TMA کے منظور شدہ سٹینڈز پر واقع بیت الخلاء و مسافر خانوں میں مسافروں سے منظور شدہ شرح کے برعکس فیس وصول کی جاتی ہے اور وہاں پر ٹھیلے و دیگر

خوانچہ جات لگوا کر قواعد کے برعکس ٹیکس کی مد میں جگا گیری کی جارہی ہے تو ایسا کیوں ہو رہا ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل تین (3) جنرل بس سٹینڈ ہیں، اور بائیس (22) ڈی کلاس سٹینڈز ہیں۔ جن میں سے انیس (19) سٹینڈز موٹر وہیکلز رولز کے مطابق منظور شدہ ہیں۔ ایک سٹینڈ المسعود ٹریول سروس کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا ہے جبکہ دو سٹینڈز کے مالکان کو ناکافی سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے Show Cause Notices جاری کئے گئے ہیں ۔ اڈہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں قواعد وضوابط کے بغیر کسی سٹینڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے تمام سٹینڈز (C&D Class) موٹر وہیکل رولز کے مطابق منظور کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ TMA کی منظور شدہ فیس کے علاوہ سٹینڈز پر بیت الخلاء کے لئے مسافروں سے کوئی فیس وصول کی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی جگا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ جو فیس گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہے وہی فیس پبلک ٹرانسپورٹ سے وصول کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے supplementary question کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح (ج) جز میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ TMA کے منظور شدہ سٹینڈز پر واقع بیت الخلاء ومسافر خانوں میں مسافروں سے منظور شدہ شرح کے برعکس فیس وصول کی جاتی ہے اور وہاں پر ٹھیلے ودیگر خوانچہ جات لگوا کر قواعد کے برعکس ٹیکس کی مد میں جگا گیری کی جارہی ہے تو ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا جو جواب دیا گیا ہے وہ بالکل ہی غلط ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں اور اپنی ٹیم بھیج کر چیک کروالیں کیونکہ وہاں پر ابھی بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ محکمہ نے جو جواب دیا ہے میں اسے on the floor of the House challenge کرتا ہوں کہ یہ غلط جواب دیا گیا ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو اس کو inquire کروالیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے منسٹر صاحب کا جواب آلینے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) کا جواب تو پڑھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی اضافی یا latest information ہو۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے جو observation دی ہے، یہ سوال جس وقت کیا گیا تھا تو اس وقت سے لے کر آج تک یہ اڈا ٹی ایم اے کے زیر انتظام چلتا ہے۔ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے جو اپنا نمائندہ بھیج کر معلومات لی ہیں تو وہاں پر مزید بہتری کی ضرورت ہے لیکن جو زائد وصولی کی بات کی جا رہی ہے ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے لئے منسٹر صاحب بڑے honourable ہیں۔ میں آپ سے on the floor of the House گزارش کر رہا ہوں یہ چونکہ ماشاءاللہ پورے پنجاب کے منسٹر ہیں تو اس حلقے میں ایک ہی اڈا ہے جو میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام ہے ادھر سب سے پہلے تو overcharging ہو رہی ہے، اس کے بعد جتنی وہاں پر ریڑھیاں لگی ہوئی ہیں، ٹھیلے لگے ہوئے ہیں اور مسافر خانہ میں وہاں پر واقعی جگا گیری ہو رہی ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں اور ہمیشہ مہربانی کرتے ہیں تو مجھے صرف اسی سوال پر space دے دیں، آپ یہ چیک کروالیں اور اسے کسی کے سپرد فرمادیں۔ میں ایک لفظ کہتا ہوں تو شاید وہ آپ کو اچھا نہیں لگتا اس لئے میں وہ نہیں کہتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہ کہیں تو بہتر ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: لیکن آپ یقین کریں کہ ساہیوال کی عوام اور جو مسافر ہیں وہ بے چارے پہلے رل رہے ہوتے ہیں۔ in the larger interest of public اگر آپ مہربانی فرمائیں تو یہ ان کے لئے یہ بڑا فائدہ مند ہو گا۔ میں on the floor of the House محکمہ کے جواب کو چیلنج کرتا ہوں اور جس طرح honorable Minister نے یہ admit کیا ہے کہ واقعی درستی کی ضرورت ہے تو منسٹر صاحب کا یہ ماننا ہی کافی ہے لہٰذا آپ مہربانی فرمائیں اور اس پر کوئی ایسی direction دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس یہ latest information ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ اڈا میونسپل ایڈمنسٹریشن کے under کام کر رہا ہے تو جو اتنی strong observation میرے معزز بھائی دے رہے ہیں ہم اس کی مزید verification کروا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ اڈا ویسے کس کے under ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! یہ اڈا لوکل گورنمنٹ کے under آتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے direct under نہیں ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! یہ direct ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں ہے۔ اس کا تمام انتظام میونسپل کارپوریشن کرتی ہے لیکن معزز رکن جو observation دے رہے ہیں اس کی ہم مزید latest situation منگوا لیتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ اپنی طرف سے ٹی ایم اے کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ اس میں مزید بہتری لائی جائے۔

جناب سپیکر: اس میں ایک چیز اور سامنے آئی ہے کہ یہ اڈا directly ان کے under نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ میونسپل کمیٹی اس کو run کر رہی ہے لیکن منسٹر صاحب! آپ ڈی سی سے بات کر لیں کیونکہ آج کل overall انچارج تو وہی ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری آر ٹی او سے کہتا ہوں کہ وہ خود بھی اسے چیک کریں اور میں بھی ڈپٹی کمشنر سے بات کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending فرما دیں اور اسے next session میں لے لیں کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے اگلا سوال بھی لے لیں پھر دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی سوال میں ابھی ایک جز اور بھی رہتا ہے۔اس میں ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے کہ انہوں نے دو اڈوں کے خلاف نوٹس لیا ہے جبکہ دو سٹینڈز کے مالکان کو ناکافی سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے Show Cause Notices بھی جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو ایک سٹینڈ المسعود ٹریول سروس کا لائسنس منسوخ کر دیا ہے اور دو مالکان کے خلاف Show Cause Notice بھی دیا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو یہ جواب 13 ستمبر 2019 کو موصول ہوا ہے اور آج 28 دسمبر 2021 ہے۔سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں سرکاری وغیر سرکاری کتنے بس سٹینڈز ہیں اور ان میں کیا کیا سہولیات دی گئی ہیں تو اس کا latest status کیا ہے اور وہاں کون کون سے اڈے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ سوال چونکہ 2019 کا سوال چل رہا ہے ویسے آپ کو پتا نہیں ہو گا کہ اس کی latest کیا صورتحال ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں اس میں گزارش کرتا ہوں کہ پہلی دفعہ بطور منسٹر ٹرانسپورٹ تمام اضلاع کے اڈے خود visit کئے ہیں اور گاہے بگاہے ڈیپارٹمنٹ اپنے ایس او پیز پر عمل درآمد کے لئے بھرپور کوشش کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ڈیپارٹمنٹ کے جو بی کلاس سٹینڈز ہیں وہاں پر حالات بہتر ہیں۔مزید جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں تو اس کی latest position لے کر انہیں بتا دیتے ہیں فی الحال آج جو سوال تھا اس کا یہی جواب ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کر لیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! جیسے آپ کی مرضی۔

جناب سپیکر: چلیں! اس سوال کو pending کرتے ہیں۔جناب محمد ارشد ملک صاحب! Next question بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب محمد ارشد چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پہلے یہ بات ختم ہو جائے پھر آپ بات کر لینا۔ آپ کا کوئی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد چودھری: جناب سپیکر! آج چونکہ ٹرانسپورٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو میں بھی چاہتا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ بات نہیں ہو سکتی۔ ابھی سوالات ہو رہے ہیں۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1292 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: روٹ پرمٹ اور اس کے بغیر چلنے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1292: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال کے اندر کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ پر اور کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ کے بغیر چل رہی ہیں؟

(ب) بغیر روٹ پرمٹ کے چلنے والی گاڑیوں کو سال 2018 اور سال 2019 میں کتنے جرمانے ہوئے اور کتنی بند ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) سال 19-2018 میں ضلع ساہیوال میں 2754 گاڑیوں کے نئے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے اور 2245 گاڑیوں کے روٹ تجدید کئے گئے اور اس مد میں 1,88,39,950 روپے Revenue اکٹھا کیا گیا جبکہ بغیر روٹ چلنے والی گاڑیوں کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ بہر حال DRTA کی فیلڈ ٹیم روزانہ چیکنگ کے لئے جاتی ہے اور جو بھی گاڑی بغیر روٹ پکڑی جائے اس کو بند کیا جاتا ہے اور جب تک روٹ اپلائی نہ کیا جائے اس کو واگزار نہیں کیا جاتا۔

(ب) سال 19-2018 میں ضلع ساہیوال میں بغیر روٹ پرمٹ یا بغیر تجدید روٹ پرمٹ 1435 گاڑیوں کو بند کیا گیا اور ان کے مالکان کو گیارہ لاکھ سات صد روپے Rs.1,100,700 جرمانہ عائد کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال میں کتنی گاڑیاں روٹ پر چل رہی ہیں اور کتنی route permits کے بغیر چل رہی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ ساہیوال میں بسیں جو شہری علاقے سے گزرتی ہیں جن میں چودھری بس سروس اور دوسرے طیارے ہیں اس میں گجر، شریف طیارہ اور محمد دین طیارہ ہے یہ ایسے طیارے ہیں جو ساہیوال ضلع اور شہر میں موت کا permit لے کر پھر رہے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ آئے روز اتنی اموات ہو رہی ہیں ساہیوال کے شہریوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور جو میرا سوال پوچھنے کا مقصد تھا یہی تھا کہ یہ کس کی اجازت سے وہ گاڑیاں شہر سے گزر رہی ہیں اور اتنی زیادہ سپیڈ میں آپ ریکارڈ نکلوا لیں ایک دفعہ عارف والا روڈ پر accident ہوا، 28 خواتین و حضرات اللہ کو پیارے ہو گئے، ایک دفعہ دوبارہ accident ہوا 6 لوگ، پھر ایک دفعہ 4 لوگ اللہ کو پیارے ہوئے تو روزانہ یہ بسیں موت کا پروانہ لے کر نکلتی ہیں۔ کوئی فیصل آباد سے نکلتی ہے، کوئی ہارون آباد سے نکلتی ہے، کوئی فورٹ عباس سے نکلتی ہیں اور یہ ساہیوال کے شہریوں کو مار کے نکل جاتی ہیں تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بسیں ہیں ان کو شہر میں آنے کا روٹ پرمٹ کس نے دیا ہے اور ان کو موت کا پروانہ کیوں دیا گیا ہے اور اس معاملے پر ان کو کب تک بند کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، جناب محمد جہانزیب خان!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ route issue کرتی ہے جس کی فٹنس باقاعدہ طور پر ہوتی ہے اور تمام اُن گاڑیوں کو route کے اوپر چل رہی ہیں اُن کو ہم ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب بالکل صحیح دیا ہے کہ جو ہمارے monitor کرتے ہیں اور کچھ واقعی ایسی ٹرانسپورٹ بھی ہیں جو بغیر روٹ کے وہاں پر چلتی ہیں اُن کے خلاف گاہے بگاہے ڈیپارٹمنٹ بھی اور ہماری ٹریفک پولیس بھی اُن کے خلاف باقاعدہ کارروائی کرتی رہتی ہے تو جس طرح معزز ممبر نشاندہی فرما رہے ہیں ہم مزید بھی اس کے اوپر سختی کرتے ہیں اور اس طرح کے جو حادثات ہیں اُن کی روک تھام کے لئے ہمارا ڈیپارٹمنٹ بھی اور جو ہماری ٹریفک پولیس ہے اور allied law enforcement agencies ہیں وہ اپنا کام کرتی ہیں تو اس

وقت جو ہمارے روٹ کے اوپر گاڑیاں چل رہی ہیں وہ بالکل اپنے فٹنس کے بغیر کوئی route نہیں ہوتا اور باقاعدہ فٹنس لے کر ہی وہ اپنے روٹ پر چل رہی ہیں۔ شکریہ issue

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہ مقصد ہی نہیں تھا کہ گاڑیاں route کے بغیر چل رہی ہیں وہ تو ڈیپارٹمنٹ نے بتادیا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں جو ان کا دائرہ اختیار ہے انہوں نے وہ کرنا ہے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے بندوں نے ہر بس میں بیٹھ کر تو نہیں جانا کہ کوئی گاڑی صحیح چلا رہا ہے کہ نہیں چلا رہا وہ علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے، پولیس اور ٹریفک کا ڈیپارٹمنٹ ہے دیکھیں اگر کہیں accident ہوتا ہے تو آپ نے وہ accident ان پر ڈالنا ہے، یہ تو نہیں ہو سکتا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، کرلیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنے کی کوشش کر رہا ہو ں جو میں آپ کے اور ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہو ں کہ ساہیوال میں Gadhianwala 101/9L کے سامنے ایک حادثہ ہوا اور اُس حادثہ میں 28 لوگ موقع پر اللہ کو پیارے ہوگئے وہاں پر چھ دن احتجاج چلتا رہا روڈ بلاک رہے ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے اُن buses کا route جو فیصل آباد سے آتی تھیں اُسے سرور چوک اڈا بوٹی پال اور پھر عارف والا روڈ اس طرح اُنہوں نے اُس کا route تبدیل کر دیا ٹھیک چار پانچ ماہ کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! آپ بات سنیں۔ جو 28 بندے ہیں یہ آپ نے ان پر ڈالنے ہیں؟ اس کا حل ہے۔ جناب محمد جہانزیب خان صاحب! آپ ذرا متعلقہ ڈی سی کو کہہ کر اس کو چیک کر والیں کہ اگر واقعی وہاں اتنے accident ہو رہے ہیں تو وہاں اُس کو دیکھ لیں کون سا ایسا route ہے اس کے علاوہ جو route دیا جا سکتا ہے تا کہ وہ وہاں سے گزر جائیں شہر کے اندر جو ہوتا ہے کہ traffic choke ہو جاتی ہے وہ بھی problems ہیں تو اُنہیں کہیں کہ اس کو redesign کریں یا rethink کریں کہ اُس کے لئے کوئی اور ایسا روٹ نکالیں کہ جہاں پر اتنی ٹریفک نہ ہو وہ اپنی بسیں وہاں سے گزار لیں۔ ارشد صاحب! آپ کا بھی یہی مقصد ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا لیکن میری جو بات ہے وہ اس سے ایک ہاتھ آگے ہے وہ اس طرح ہے کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے وہ روٹ تبدیل کر دیا تھا جو route suitable تھا وہ روٹ شہر سے باہر دے دیا تو ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک ہفتہ پہلے میرے پاس یہ لیٹر موجود ہے کہ انہوں نے وہ دوبارہ اُسی بس سروس کو لوگوں کو مارنے کا certificate دے دیا وہ دوبارہ ساہیوال شہر میں۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! یہ بات آپ کی ٹھیک ہے۔ جی، جناب محمد جہانزیب خان صاحب! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ وہ روٹ ڈی سی نے تبدیل کر دیا تھا لیکن اب دوبارہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے یہ جاری کیا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ specific۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد جہانزیب خان صاحب! آپ اس کو دوبارہ چیک کروالیں اس سوال کو بھی pending کرتے ہیں اور جو کل کا اجلاس ہے اُس میں پھر آپ اس کا جواب دے دیں۔ آپ کے سیکرٹری صاحب بھی آفیشل گیلری میں موجود ہیں، سیکرٹری صاحب بھی اس کو دیکھ لیں کہ اگر ڈی سی صاحب نے یہ route دیا تھا تو پھر یہ غلط بات ہے کہ اگر آپ کے ڈی سی نے سوچ سمجھ کر اُن کو نیا route دیا ہے تو پھر اُس سے حالات بہتر تھے۔ ارشد ملک صاحب! ٹھیک ہے وہ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ جی، اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ صہیب احمد ملک تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے اس سوال نمبر 829 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک آپ کا ہے سوال نمبر بولیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1320 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گاڑیوں کی چیکنگ کا غیر ملکی کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

*1320: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کا معاہدہ سویڈش فرم M/S OPUS Inspection (Pvt) LTD کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کی چیکنگ / فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمپنی نے 39 سٹیشن قائم کرنے تھے جن میں سے 7 سٹیشن مکمل ہو چکے ہیں اور کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 15 سٹیشن مکمل ہیں مگر افتتاح نہ ہوا ہے یہ کون کون سے ہیں اور ان کا کب تک افتتاح ہو جائے گا؟

(د) بقیہ 17 سٹیشن کب بنائے جائیں گے اور کیا ان کے لئے زمین اور فنڈز موجود ہیں 39 سٹیشنز کب تک مکمل ہو جائیں گے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے ایک سویڈش فرم M/S OPUS Inspection Pvt. Ltd. کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ یہ کمپنی معاہدے کے تحت پنجاب بھر میں39 Vehicles Inspection and Certification Stations (VICS) قائم کرے گی جن میں سے اب تک مرحلہ وار تکمیل کرتے ہوئے (12 VICS) سٹیشن پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) حال ہی میں مذکورہ کمپنی نے تحریری طور پر مطلع کیا ہے کہ 13 مزید نئے سٹیشنز پر کام مکمل کر لیا گیا ہے لہٰذا آج کل ان سٹیشنز کی تکنیکی جانچ پڑتال کا عمل جاری ہے اور اگر یہ سٹیشنز ہر لحاظ سے مکمل پائے گئے تو فوراً ہی ان کو فنکشنل کر دیا جائے گا۔

(د) معاہدہ کے مطابق پنجاب حکومت نے صرف جگہ فراہم کرنی ہے اور جگہ کی فراہمی کے لئے حکومت کے پاس فنڈز پہلے سے موجود ہیں اس وقت صرف جہلم اور فیصل آباد میں مناسب جگہ کی نشاندہی کا عمل جاری ہے جبکہ باقی تمام اضلاع میں زمین کی نشاندہی کر

دی گئی ہے جن میں سے کچھ پر یہ کمپنی Soil Test وغیرہ کروارہی ہے اور کچھ پر تعمیراتی کام شروع ہے امید ہے کہ اسی سال کے اختتام تک تمام VICS 39 سٹیشنز پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(د) کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں میں نے پوچھا تھا کہ بقیہ 17 سٹیشن کب بنائے جائیں گے اور کیا ان کے لئے زمین اور فنڈز موجود ہیں 39 سٹیشنز کب تک مکمل ہو جائیں گے تو آپ اگر ان کے جواب کو دیکھ لیں تو انہوں نے کہا ہے کہ صرف جہلم اور فیصل آباد میں مناسب جگہ کی نشاندہی کا عمل جاری ہے جبکہ باقی تمام اضلاع میں زمین کی نشاندہی کر دی گئی ہے جن میں سے کچھ پر یہ کمپنی soil test وغیرہ کروارہی ہے اور کچھ پر تعمیراتی کام شروع ہے امید ہے کہ اسی سال کے اختتام تک تمام VICS 39 سٹیشنز پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد جہانزیب صاحب! اس کی latest position بتا دیں یہ جواب 2019 کا ہے اب 2019 کے بعد 2 سال ہو گئے ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر ! اس وقت الحمدللہ 27 سٹیشن operational ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: 27 سٹیشن operational ہو چکے ہیں تو یہ پرانی information ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! جی، یہ پرانی information ہے کیوں کہ یہ سوال پرانا ہے latest 27 station operational ہو چکے ہیں اور بقیہ دو کے اوپر جگہ کی identification جس طرح ذکر کیا گیا ہے وہ وہاں پر ہو رہی ہے کیوں کہ pandemic کی وجہ سے ٹرانسپورٹ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ٹوٹل کتنے سٹیشن بننے تھے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! 39 سٹیشن بننے تھے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! کیوں کہ pandemic کی وجہ سے یہ سارا سیکٹر متاثر ہوا ہے تو انہوں نے بھی اپنے کچھ operational بند کئے ہوئے تھے اب الحمد للہ اُن کے operations start ہیں اور جو بقیہ جو سٹیشن ہیں میں سمجھتا ہوں وہ before June---

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! اس کی latest position یہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جیسے ڈیپارٹمنٹ نے، میرے معزز منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے یہ سارے سٹیشن 2019 میں مکمل ہونے تھے لیکن آج تک 2021 بھی ختم ہو رہا ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ساہیوال کے عوام اور پنجاب کے عوام اس وجہ سے اب میں آپ کو ٹرانسپورٹر حضرات کی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو VICS ہے یہ بہت اچھا سسٹم ہے سب سے پہلے تو میں اس کو appreciate کرتا ہوں کہ یہ VICS الحمد للہ جو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں میاں محمد شہباز شریف صاحب نے اس کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کو کامیاب کروایا۔ (Vehicle inspecton and Certification Information System (VICS) سٹیشن جو کہ گاڑیوں کی inspection کرتی ہے تو اس حوالے سے پنجاب کا سارا ریونیو دوسرے صوبوں میں جا رہا ہے اس کی ٹیکنیکل وجہ میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ VICS سٹیشن 6 ویلر گاڑی کو 10 ویلر نہیں کرتا اور لوگوں نے اس کو ٹریلر بنانا ہوتا ہے یہ پھر اس کو inspect نہیں کرتے لہذا یہ تمام کا تمام ریونیو کے پی کے، بلوچستان اور کراچی کو جا رہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کا جو اتنا ریونیو ضائع ہو رہا ہے اس حوالے سے یہ کیا VICS stations کو ہدایت فرمائیں گے کہ یہ تمام گاڑیوں کی inspection کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے آپ کو latest update دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت پورے پنجاب کا manual testing system روک دیا گیا ہے اور اب تقریباً پورے پنجاب میں جہاں بھی VICS stations ہیں اور جن اضلاع میں stations VICS نہیں ہیں ان کے لئے بھی mandatory ہے کہ وہ ساتھ والے ضلع سے اپنی inspection کروائیں گے ہم نے اس وقت ڈیپارٹمنٹ کا manual system بند کر دیا ہے۔ میں یہاں پر ریکارڈ

کی درستی کے لئے یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت نے جب یہ معاہدے کئے ان معاہدوں کے مطابق صرف پانچ یا چھ سٹیشنز شروع کئے گئے تھے اور بقایا22 سٹیشنز موجودہ حکومت نے چلائے ہیں ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ یہ منصوبہ کامیاب ہو۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کو اتنا ریونیو اکٹھا ہو رہا ہے تو پھر آپ اس کو کیوں extend نہیں کر رہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! پہلے ان کا 39 اضلاع کا initial agreement complete ہو گا اس کے بعد اس کو extend کریں گے کیونکہ پنجاب حکومت نے اور کیبنٹ نے private VICS station کے حوالے سے منظوری دی ہے اس پر بھی ہم کام کر رہے ہیں تو انشاءاللہ گاڑیوں کے fitness system میں مزید بہتری آئے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اپنا سوال پھر دہرائے دیتا ہوں کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے اگر کوئی اضافی انفارمیشن آجاتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! Transporters کا تو الگ سے ایک main issue ہے۔ VICS سٹیشن لگانے کا مقصد ہی یہی ہے کہ ٹرانسپورٹر حضرات کو ان کے door step پر سہولت دی جائے۔ میں on the floor of the House ذمہ داری سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ صوبہ پنجاب کا technically loss ہو رہا ہے کہ آپ کے پنجاب میں ٹرک اور ٹریلر کی رجسٹریشن نہیں ہوتی۔ پنجاب میں buses کی بہت کم رجسٹریشن ہوتی ہے اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو پنجاب کا ٹوکن ٹیکس بہت زیادہ ہے اور دوسرے نمبر پر ڈرائیور حضرات نے ٹرک کو 10 ویلر میں تبدیل کروانا ہوتا ہے چونکہ پنجاب بھی پاکستان کا حصہ ہے اور پاکستان کا صوبہ بھی ہے آپ پاکستان کے باقی چار صوبوں میں چلے جائیں حتیٰ کہ گلگت بلتستان میں بھی یہ کام ہو رہا ہے اور یہ صرف پنجاب میں نہیں ہو رہا لہٰذا پنجاب کا major revenue ضائع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دیکھیں یہ تو اچھی تجویز معزز ممبر نے پیش کی ہے اس کو adopt کر لینے میں کیا حرج ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے ہم تو صرف route permit اور گاڑیوں کی فٹنس کے معاملات کو دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان گاڑیوں سے سارا ریونیو تو پنجاب گورنمنٹ کو ہی آنا ہے لہٰذا آپ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو اس حوالے سے suggestion دیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! VICS سٹیشن والوں کو منسٹر صاحب ہدایت جاری کر دیں کیونکہ VICS stations منسٹر صاحب کے ماتحت ہیں۔ میں VICS کی حد تک بات کر رہا ہوں میں تو رجسٹریشن کی بات ہی نہیں کر رہا کہ اگر VICS والے 6 ویلر، 10 ویلر، ٹرک اور ٹریلر کو VICS لگانی شروع کر دیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا کیونکہ یہ منسٹر صاحب کے portfolio میں آتا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! معزز ممبر کی تجاویز پر انشاءاللہ ڈیپارٹمنٹ کام کرے گا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ٹھیک ہے انشاءاللہ ڈیپارٹمنٹ اس پر کام کرے گا۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1968 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2132 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈ پر ملازمین کی تعیناتی اور مسافروں کے لئے دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2132: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنے کس کس جگہ سرکاری / غیر سرکاری بس سٹینڈ کس کس کیٹگری کے ہیں؟

(ب) سرکاری بس سٹینڈ پر کتنے سرکاری ملازمین کس عہدہ، گریڈ کے تعینات ہیں ان سٹینڈ پر کیا کیا سہولیات مسافروں کے لئے دستیاب ہیں کیا ان سرکاری بس سٹینڈ کی عمارات اور بس سٹینڈ کی حالت درست ہیں؟

(ج) کیا ان میں ٹائلٹ کی سہولیات دستیاب ہے میٹھا پانی پینے کے لئے دستیاب ہے کتنے واٹر الیکٹرک کولر لگے ہوئے ہیں پنکھے / اے سی وغیرہ دستیاب ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد شہر میں Speedos بسیں چلانے کا منصوبہ سابقادور میں شروع کرنے کے لئے بسیں فراہم کی گئی تھیں مگر یہ بسیں نہیں چلائی گئی ہیں جبکہ یہ انٹرنیشنل Level کا شہر ہے اور یہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں اندرون وبیرون ملک سے لوگ / تاجر آتے ہیں ان بسوں کی خرید کے اخراجات کتنے ہیں اور ان کو آپریشنل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) متعلقہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے:- فیصل آباد میں سرکاری وغیر سرکاری اڈوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

1۔بی کلاس جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد

2۔بی کلاس جنرل سٹینڈ سٹی ٹرمینل، فیصل آباد

3۔سی کلاس سٹینڈ، سمندری ضلع فیصل آباد

4۔سی کلاس سٹینڈ تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

5۔سی کلاس سٹینڈ، جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

6۔سی کلاس ویگن سٹینڈ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

7۔سی کلاس سٹینڈ چک جھمرہ ضلع فیصل آباد

8۔ڈی کلاس نادر فلائنگ کوچ، جناح کالونی، فیصل آباد

9۔ڈی کلاس نیو سبحان فلائنگ کوچ، ریلوے سٹیشن چوک، فیصل آباد
10۔ڈی کلاس کوہستان لگژری کوچ، ریلوے سٹیشن چوک، فیصل آباد
11۔ڈی کلاس الہلال ٹریولز، سرگودھا روڈ، فیصل آباد
12۔ڈی کلاس خواجہ ٹریول سروس، راجباہ سروالا روڈ، فیصل آباد
13۔ڈی کلاس تیمور ٹریولز، جی ٹی ایس چوک، فیصل آباد
14۔ڈی کلاس سپیڈ سٹار ٹریولز، سرگودھا روڈ، فیصل آباد
15۔ڈی کلاس ڈائیوو ایکسپریس بس ٹرمینل، فیصل آباد
16۔ڈی کلاس حسن ٹریول سروس، جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد
17۔ڈی کلاس راوی ٹریولز، تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد
18۔ڈی کلاس عاشق ٹریولز، لاہور روڈ، جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد
19۔ڈی کلاس فرینڈز ٹریول، لاہور روڈ جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد
20۔ڈی کلاس اتفاق ٹریولز، قائداعظم روڈ، تاندلیانوالہ فیصل آباد
21۔ڈی کلاس جٹ ٹریولز ماموں کانجن، تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد
22۔ڈی کلاس، علی ٹریول سروس، کنجوانی، تحصیل تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد
23۔ڈی کلاس راجپوت ٹریولز، ماموں کانجن، تحصیل تاندلیانوالہ، ضلع، فیصل آباد
24۔ڈی کلاس رانا ادریس ٹریولز کھرڑیانوالہ، ضلع، فیصل آباد
25۔سی کلاس سٹینڈ ڈجکوٹ، ضلع فیصل آباد

(ب) **بی کلاس جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد:**

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1۔	ایڈمنسٹریٹر (17)	1
2۔	اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر (17)	1
3۔	رینٹ انسپکٹر (14)	1
4۔	انسپکٹر (14)	1

5۔	جونیئر کلرک(11)	2
6۔	الیکٹریشن(5)	1
7۔	ڈرائیور(5)	1
8۔	چوکیدار(2)	2
9۔	نائب قاصد(3)	1
10۔	سینٹری سپروائزر(5)	1
11۔	سینٹری ورکر(2)	6

بی کلاس جنرل سٹینڈ سٹی ٹرمینل، فیصل آباد:

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1۔	ایڈمنسٹریٹر (17)	1
2۔	رینٹ انسپکٹر(14)	1

سی کلاس سٹینڈ، تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد:

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1۔	لیز کلرک (11)	1
2۔	رینٹ کلرک(11)	1
3۔	سینٹری ورکر	1

سی کلاس جنرل وویگن سٹینڈ، جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1۔	کلرک(11)	1
2۔	الیکٹریشن (05)	1
3۔	سینٹری ورکر	2

سی کلاس جنرل وویگن سٹینڈ، چک جھمرہ، ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1	سینٹری ورکر	1

سی کلاس سٹینڈ، سمندری، ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1	کلرک (11)	1
2	سینٹری ورکر	2

سی کلاس سٹینڈ، ڈجکوٹ ضلع فیصل آباد

No Post،بی کلاس جنرل بس سٹینڈ فیصل آباد اور بی کلاس جنرل سٹینڈ، سٹی ٹرمینل فیصل آباد پر موٹر وہیکل رولز 1969 کے مطابق تمام سہولتیں میسر ہیں۔ جبکہ تمام سی کلاس سٹینڈز میں بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے، اس ضمن میں متعلقہ تحصیلوں کے چیف آفیسرز کو شوکاز نوٹس بھی جاری کئے گئے ہیں جس میں ان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ سٹینڈز پر تمام بنیادی سہولتیں میسر کریں ورنہ قانونی کارروائی کرتے ہوئے سٹینڈز کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

(ج) **بی کلاس جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد:**

بی کلاس جنرل بس سٹینڈ پر 31 ٹائلٹ موجود ہیں، تازہ میٹھے پانی کے چار واٹر کولر ہیں، اس کے علاوہ پنکھے بھی لگے ہوئے ہیں۔

بی کلاس جنرل سٹینڈ سٹی ٹرمینل، فیصل آباد:

بی کلاس جنرل سٹینڈ سٹی ٹرمینل پر 09 ٹائلٹ موجود ہیں، تازہ میٹھے پانی کے دو واٹر کولر ہیں، اس کے علاوہ پنکھے بھی لگے ہوئے ہیں۔

سی کلاس سٹینڈ، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد:

سی کلاس سٹینڈ تاندلیانوالہ پر مرد وخواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹائلٹ موجود ہیں، تازہ میٹھے پانی کے دو واٹر کولر ہیں۔

سی کلاس جنرل سٹینڈ، جڑانوالہ ضلع فیصل آباد:

سی کلاس جنرل سٹینڈ پر 4 0 ٹائلٹ ہیں، تازہ میٹھے پانی کا ایک واٹر کولر ہے اور کوئی پنکھا موجود نہ ہے۔

سی کلاس جنرل ویگن سٹینڈ پر 2 0 ٹائلٹ ہیں، تازہ میٹھے پانی کے دو واٹر کولر ہیں اور تین عدد پنکھے لگے ہوئے ہیں۔

سی کلاس جنرل سٹینڈ، چک جھمرہ ضلع فیصل آباد:

سی کلاس جنرل سٹینڈ چک جھمرہ پر 03 ٹائلٹ ہیں، تازہ میٹھے پانی کا انتظام ہے۔

سی کلاس سٹینڈ، سمندری ضلع فیصل آباد:

سی کلاس سٹینڈ سمندری پر مرد وخواتین کے لئے علٰیحدہ علٰیحدہ 02 ٹائلٹ موجود ہیں، تازہ میٹھے پانی کا بھی انتظام ہے۔

سی کلاس سٹینڈ، ڈجکوٹ ضلع فیصل آباد:

سی کلاس جنرل سٹینڈ ڈجکوٹ پر 02 ٹائلٹ ہیں لیکن وہ زیر تعمیر ہیں، تازہ میٹھے پانی کا ایک کولر ہے۔

(د) فیصل آباد ضلع میں کبھی بھی Speedo بسیں فراہم نہیں کی گئیں۔ کمشنر فیصل آباد ڈویژن فیصل آباد نے بروئے لیٹر مورخہ 21.02.2019 سیکرٹری ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب سے گزارش کی ہے کہ فیصل آباد میں پچاس Speedo بسیں فراہم کی جائیں۔ یہ بسیں فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سسٹم (FUTS) کے زیر انتظام چلانے کا منصوبہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ سرکاری بس سٹینڈ پر کتنے سرکاری ملازمین تعینات ہیں تو اس حوالے سے مجھے پوری تفصیل بتا دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال جز (د) کے حوالے سے ہے میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں Speedo buses چلانے کا منصوبہ سابقہ دور میں شروع کرنے کے لئے بسیں فراہم کی گئی تھیں مگر یہ بسیں نہیں چلائی گئیں تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ کمشنر فیصل آباد کی طرف سے ایک

summary move ہوئی تھی تو اس پر آگے کیا progress ہوئی، میں اس حوالے سے آپ کو تھوڑی تفصیل بتانا چاہوں گا کہ فیصل آباد شہر جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اس سوال کے جواب میں کافی لمبی تفصیل بتائی گئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہی بتانے لگا ہوں کہ ایک کروڑ 25 لاکھ آبادی کے شہر کو کوئی ایک بھی پبلک ٹرانسپورٹ نہیں دی گئی۔ 18-2017 میں فیصل آباد شہر میں جو اربن ٹرانسپورٹ چلتی تھی ان کو بھی ban کر دیا گیا۔ اب وہاں پر چنگ چی رکشوں کی بھرمار ہے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ کے کہنے کا مقصد ہے کہ جس طرح لاہور شہر میں buses چل رہی ہیں اس طرح کی buses فیصل آباد میں چلنی چاہئیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، بالکل آپ صحیح پوائنٹ پر پہنچے ہیں۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا فیصل آباد شہر میں buses چلانے کے حوالے سے کوئی proposal ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، بالکل proposal ہے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! بالکل، اس وقت پنجاب حکومت کی یہ کوشش ہے اور اس حوالے سے funds بھی allocate ہوئے ہیں جس میں فیصل آباد شہر بھی شامل ہے۔ ہم انشاءاللہ بہت۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دیکھیں کہ فیصل آباد شہر لاہور شہر کے بعد سب سے بڑا شہر ہے۔ فیصل آباد شہر کی 11 سیٹیں ایم این ایز کی ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ سی ایم پنجاب نے خصوصی طور پر ہدایت دی ہے اور اس پر ڈیپارٹمنٹ کام بھی کر رہا ہے۔ اس financial

year میں ہم نے اس حوالے سے ساڑھے تین ارب روپے رکھے ہوئے ہیں جس میں فیصل آباد کا حصہ بھی شامل ہے اور انشاءاللہ فیصل آباد میں ہم بہت جلد پبلک ٹرانسپورٹ چلا دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ دیکھیں جب میں نے 2018 میں سوال پوچھا تھا تو آپ نے on the floor of the House منسٹر صاحب سے commitment لی تھی اس کے بعد پھر 2019 آگیا۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اب 2019 کی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب 2019 بھی گزر گیا، 2020 بھی گزر گیا اور 2021 بھی 10 دن بعد گزر جائے گا اور اس کے بعد 2022 آجائے گا۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! 2022 آنے میں 5 دن رہ گئے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایہہ لگدا اے چودھری صاحب تہانوں ہی آکے ایہہ کم کرنا پئے گا ایہہ کم باقی کسے اور کولوں نہیں ہونا۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! نہیں او کردے پئے نیں انشاءاللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! دیکھیں جو اچھا کام کرتا ہے میں اسے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ آپ کے جو منصوبے تھے۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ 50 عدد Speedo buses فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سسٹم (FUTS) کے زیر انتظام چلانے کا منصوبہ ہے۔ کیا منسٹر صاحب! ایسا ہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! اس وقت حکومت پنجاب ہمارے financial year میں بجٹ بھی reflect کر رہی ہے تو انشاءاللہ بہت جلد ہم فیصل آباد کو بہترین پبلک ٹرانسپورٹ دینے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے فیصل آباد سے بہت سے members elect ہوئے ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! جی، بالکل آپ درست فرما رہے ہیں۔ میں صرف یہاں پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک ہم short term consultancy کروا رہے ہیں جس میں ہمارے شہر فیصل آباد کے لئے transport system introduce ہو گا۔ میں اپنے معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم بہت جلد فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! ٹھیک ہے منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروا دی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مجھے صرف اتنی commitment on the floor of the House لے دیں کہ یہ جون سے پہلے پہلے جو سمری بنائی گئی ہے یا جو بسوں کے لئے فنڈز رکھا گیا ہے اس کو یہ utilize کر دیں گے اور اگر یہ اپنی commitment سے پھریں گے تو میں پھر اس پر تحریک استحقاق لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! دیکھیں منسٹر صاحب کوئی تاریخ نہیں دے سکتے کیونکہ ان کے پاس فنانس ڈیپارٹمنٹ تو نہیں ہے انہوں نے meeting call کر کے سی ایم صاحب کو request کرنی ہے۔ جب اس حوالے سے funds release ہو جائیں گے تب یہ آپ کے ساتھ commitment کر سکتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو funds allocate ہو جاتے ہیں۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ allocation کی بات چھوڑیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جب ایک پراجیکٹ کے لئے پیسے رکھ دیئے گئے۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! میری بات سنیں۔ آپ کوئی بھی بجٹ اٹھا کر دیکھ لیں allocation ہو جاتی ہے لیکن اصل مقصد یہ ہوتا ہے وہ allocation funds کی شکل میں کب ہوتی ہے کہ جس پراجیکٹ میں وہ funds استعمال ہونے ہیں کب ان کو release کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد commitment ہوتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ معزز منسٹر صاحب وہی وعدہ کر لیں۔

جناب سپیکر: پھر P&D کے پاس جانا ہے، پھر ادھر جانا ہے پھر ادھر جانا ہے۔ان سے وہ بات کریں جو ان کے بس میں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایہہ دا مطلب اے کہ پھر نہ ہی سمجھئے؟

جناب سپیکر: نہیں، نہ نہیں ہے، information آ گئی ہے کہ نیت ہے اور کرنا بھی چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر نیت ہو تو پورے پنجاب کو ٹرانسپورٹ مہیا کر سکتے ہیں لیکن پورے پنجاب کے اندر کسی بھی شہر میں پبلک ٹرانسپورٹ کی completely service نہیں دی جا رہی۔آپ فیصل آباد دیکھ لیں، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کو دیکھ لیں سوائے میٹروز کے کوئی پبلک ٹرانسپورٹ ہی نہیں ہے۔کیا یہ پنجاب کے عوام کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ایک block allocation میں پیسے رکھ دیئے گئے، جب آپ نے بجٹ پاس کرایا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! میری بات سنیں! آپ کو پتا ہے کہ ہمارے ادارے Ambulance Service کے پیسے کیسے release ہوئے ہیں؟ یہ ابھی release ہوئے ہیں۔یہ اتنا آسان نہیں ہوتا اور اس میں اپوزیشن کی بھی contribution ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ اگر پیسے release کروانے ہوں تو پھر دو دن میں سمری منظور ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میں تو اس کا credit آپ کو بھی دے رہا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب آپ دیکھیں کہ کیا لوکل گورنمنٹ کی تین تین سمریاں منظور نہیں ہوئیں؟لوکل ایکٹ پاس نہیں ہوئے؟ فیصل آباد ایک کروڑ 25 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور یہ کروڑوں لوگوں کا مسئلہ ہے۔یہاں پر فیصل آباد کے ممبران بیٹھے ہیں مجھے تو یہ سوچ کر اپنے آپ پر افسوس ہوتا ہے کہ فیصل آباد سے ممبران اسمبلی اس بات پر آواز اٹھانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔یہ سوا کروڑ لوگوں کا معاملہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ notice میں آ گیا ہے اور فیصل آباد والے بھی سن رہے ہیں ان تک آپ کی آواز پہنچ رہی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ اس پر short term consultancy ہو رہی ہے جو انشاءاللہ ایک دو ماہ میں مکمل ہو جائے گی اس پر حکومت پنجاب فنڈز بھی allocate کر چکی ہے جیسے ہی اس کی feasibility ہو جاتی ہے اس پر fast track پر کام ہو گا۔ ہمیں خود بھی احساس ہے اور فیصل آباد نے سب سے زیادہ ہماری حکومت کو support کیا ہے اس کے لئے وزیر اعظم صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کی خصوصی ہدایات ہیں کہ وہاں فوری طور پر ٹرانسپورٹ سسٹم شروع ہو اور میں معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ بالکل بے فکر رہیں ہم بہت جلد فیصل آباد میں ٹرانسپورٹ سسٹم چلائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جس طرح ان کے پہلے سارے وعدے پورے ہوئے ہیں یہ وعدہ بھی اسی طرح کا وعدہ ہے۔ میں منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے فیصل آباد کے لوگوں پر رحم کریں، ملتان کے لوگوں پر رحم کریں، راولپنڈی کے لوگوں پر رحم کریں۔ فیصل آباد وہ شہر ہے جہاں پر اربوں روپے ٹیکس کی وصولی کی جاتی ہے اور وہ لوگ 103 فی صد recovery دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر ان کو پبلک ٹرانسپورٹ مہیا نہیں کی جا رہی تو میں سمجھتا ہوں یہ فیصل آباد کے شہریوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔ اگر اس منصوبے کے پیسے منظور نہ ہوتے، اگر ٹرانسپورٹ کے لئے پیسے نہ رکھے جاتے تو میں کبھی بھی اس بحث میں نہ پڑتا۔ میں اس بحث میں صرف اس لئے پڑا ہوا ہوں کہ خدا کے لئے جب آپ نے بجٹ میں پیسے منظور کر لئے ہیں، سکیمیں allocate ہو گئیں ہیں اور سارا کچھ complete ہو گیا ہے، آپ کے روٹ بھی clear ہیں تو پھر یہ اتنی رکاوٹ کیوں ڈالی جا رہی ہے اور لیت و لعل سے کام کیوں لیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح پی ٹی آئی پہلے عوام کو دھوکہ دے کر آئی ہے اب ہاؤس کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ بالکل fair بات نہیں ہے، قوم کے ٹیکس کے اربوں روپے ہیں جو لوگوں پر خرچ ہونے ہیں وہ کیوں خرچ نہیں کئے جا رہے؟

جناب چیئرمین: آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میرے بھائی جذباتی ہو رہے ہیں میں ان کی معلومات کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں یہ فرمارہے ہیں کہ کیوں نہیں خرچ ہو رہے ؟ ہم تو خرچ کرنا چاہتے ہیں اور پورے پنجاب میں خرچ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم کیا کریں کہ ہم صرف اورنج لائن کو 17 / 16 ارب روپے کی سبسڈی دے رہے ہیں یہ ہمارے لئے بہت بڑی مصیبت بنی ہوئی ہے۔ پچھلی حکومت کے جو منصوبے تھے ہم تو انہیں چلانے کی کوشش کر رہے۔ معزز ممبر تسلی رکھیں ہمیں بھی اس چیز کا احساس ہے ہم خود سیاسی لوگ ہیں ہمیں بھی اپنی عوام کا احساس ہے۔ میں پہلے بھی on the floor of the House گزارش کر چکا ہوں کہ حکومت پنجاب اس وقت فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ چلانا چاہتی ہے اور انشاء اللہ ہم بہت جلد وہاں پر پبلک ٹرانسپورٹ چلا دیں گے۔اب اس پر معزز بھائی جو گفتگو فرمارہے ہیں اس حوالے سے میں بڑا واضح عرض کر چکا ہوں کہ ہم consultancy کے بغیر اس طرح کا سسٹم شروع نہیں کر سکتے اس لئے short term consultancy ہو رہی ہے اور within two months ہم اس پوزیشن میں ہوں گے کہ ہم فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے آگے بڑھ سکیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2160 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں چنگ چی رکشہ کی تعداد و فٹنس اہلیت کو جانچنے سے متعلقہ تفصیلات

*2160: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شہر لاہور میں کل کتنے چنگ چی رکشے چل رہے ہیں؟

(ب) ان چنگ چی رکشوں کی فٹنس اہلیت کو جانچنے کا کوئی طریق کار ہے تو کیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ چنگ چی رکشوں کے متبادل ذرائع آمد ورفت کے لئے کوئی منصوبہ لانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا محکمہ چنگ چی رکشا چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس جاری کرتا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے سٹی ٹریفک پولیس کے تعاون سے سال 2014 میں انرولمنٹ موٹر سائیکل رکشا کے نام سے ایک سروے کیا تھا جس کے مطابق شہر میں موٹر سائیکل رکشوں کی تعداد 32649 تھی جس میں اب خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے ایک سویڈش فرم M/S OPUS INSPECTION (PVT) Ltd. کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہے۔ تمام چنگ چی / موٹر سائیکل رکشوں کے لئے بھی روٹ پرمٹ لینے کے لئے اس ادارہ (OPUS) سے کمپیوٹرائزڈ فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا لازمی ہے۔

(ج) ادارہ نئی بسوں کی خرید کے لئے کوشاں ہے جس کے لئے حکومت سے بات چیت جاری ہے۔ نئی بسوں کی آمد سے عوام الناس کو مزید بہتر اور محفوظ سفری سہولیات مہیا ہو سکیں گی۔

(د) ڈرائیونگ لائسنس کا جاری کرنا، ادارہ کے دائرہ کار میں نہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ چنگ چی رکشوں کی فٹنس اور اہلیت کو جانچنے کا کوئی طریق کار ہے تو کیا ہے؟ محکمے نے جواب میں بتایا ہے کہ سویڈش فرم کے ساتھ معاہدہ کیا ہے جو چنگ چی رکشوں اور موٹر سائیکل رکشوں کے روٹ پرمٹ لینے کے لئے اس ادارے سے کمپیوٹرائزڈ فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا لازمی ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ جواب 2019 میں آیا تھا تو کیا 2019 سے لے کر اب تک کتنے چنگ چی رکشوں کی فٹنس جانچ لی گئی ہے، کتنوں کے پرمٹ جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے انہوں نے کیا پیمانہ رکھا تھا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میڈم نے جو سوال کیا تھا اس کے مطابق محکمے نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ان کا سوال تھا کہ چنگ چی رکشوں کی فٹنس اہلیت کو جانچنے کا کوئی طریق کار ہے تو محکمے نے اس کی تفصیل بتادی ہے کہ سویڈش کمپنی فٹنس چیک کرتی ہے۔اب محترمہ نے سوال کیا ہے کہ کتنے ہوئے ہیں تو یہ نیا سوال بنتا ہے لہٰذا fresh question کریں تو اس کا جواب مل جائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ پھر اس کا جواب ہی نہ دیتے، ابھی 2019 کی information share کی جارہی ہے کہ 2019 میں یہ کہا گیا کہ سویڈش فرم کے ساتھ معاہدہ ہو رہا ہے یا ہو گیا ہے اور اس کے تحت اس کی فٹنس چیک کی جائے گی۔روزانہ سڑکوں پر چلتے ہوئے چنگ چی رکشے موت کا باعث بنتے ہیں آئے دن الٹ جاتے ہیں، ٹریفک کی روانی متاثر کرتے ہیں، نہ تجربہ کار ڈرائیور دوسروں کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں۔اگر 2019 میں معاہدہ ہوا تھا تو 2021 تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی؟ کیا ان کی فٹنس چیک کی ہی نہیں گئی؟ کم از کم یہ تو پتا ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میڈم کا بڑا specific سوال تھا کہ چنگ چی رکشوں کی فٹنس کی اہلیت جانچنے کا کیا طریق کار ہے اس کا طریق کار بیان کر دیا ہے۔ اب میڈم اس کی تفصیل چاہ رہی ہیں تو نیا سوال دے دیں پھر اس کی تفصیل مل جائے گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اس پر fresh question ڈال دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں fresh question دے دیتی ہوں لیکن اگر 2019 کے سوال کا 2021 میں جواب آرہا ہے تو اب کے دیئے ہوئے سوال کا جواب کب آئے گا؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ fresh question دے دیں اس کا جواب آجائے گا۔شکریہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! 2019 میں اس کے جز(ج) میں کہا گیا تھا میں بار بار 2019 کو repeat کروں گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! منسٹر صاحب بھی یہی بات کر رہے ہیں آپ fresh question دیں تو اس پر جواب آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! اگر 2019 کے سوال کا جواب 2021 میں آئے اور وہ بھی تسلی بخش نہیں ہے تو اگر میں اب سوال دوں تو کیا اس کا جواب 2025 میں آئے گا؟

جناب چیئرمین: ایسی بات نہیں ہے۔ آپ نیا سوال دیں جلدی اس کا جواب آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: اس کا مطلب ہے کہ عوام کے مسئلے پر بات کرنا بھی جرم ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے بات کر لی ہے اور منسٹر صاحب نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے-اب آپ fresh question ڈال دیں تو اس پر جواب دے دیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سوال میں تھا کہ متبادل آمد و رفت کے لئے بس سروس شروع کی جائے گی لہٰذا کم از کم یہ تو بتادیں کہ 2019 سے 2021 تک کوئی نئی بس شروع کی بھی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں اس کا جواب لے لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ COVID-19 کے pandemic کی وجہ سے پورا ٹرانسپورٹ سیکٹر متاثر ہوا ہے۔اب حکومت پنجاب fast track کے اُوپر لاہور، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے اضلاع میں بس سروس شروع کرنے جا رہی ہے۔ میں محترمہ کنول پرویز چودھری کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ لاہور شہر میں ہم مزید ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2212 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں سپیڈو بس چلانے سے متعلقہ تفصیلات

*2212: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں فیصل آباد شہر میں جدید ٹرانسپورٹ چلانے کے لئے Speedo بسیں فراہم کی گئی تھیں؟

(ب) اس پروگرام کے تحت کتنی بسیں اس شہر کے لئے فراہم کی گئی تھیں اور یہ بسیں اب کہاں کہاں کھڑی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ بسیں کھڑی کھڑی ناکارہ ہو رہی ہیں اور ان پر خرچ کروڑوں روپے ضائع ہونے کا خدشہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس شہر میں یہ جدید Speedo بسیں جلد از جلد چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، نہیں! بلکہ صداقت یہ ہے کہ سابقہ دورِ حکومت میں فیصل آباد شہر میں میٹرو بس اور سپیڈو بس چلانے کے لئے ایک Feasibility Study کی گئی تھی جسے سال 2015 میں مکمل کر لیا گیا تھا لیکن Study Report کی گزارشات پر تاحال عمل درآمد کرنے کا حکم صادر نہیں کیا گیا۔

(ب) تاحال فیصل آباد کے لئے بسیں فراہم نہیں کی گئیں، بقیہ جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) تاحال فیصل آباد کے لئے بسیں فراہم نہیں کی گئیں، بقیہ جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(د) موجودہ حکومت فیصل آباد میں جدید سپیڈو بسیں چلانے کا جلد از جلد ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں فیصل آباد شہر میں جدید ٹرانسپورٹ چلانے کے لئے Speedo

بسیں فراہم کی گئی تھیں؟اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جی نہیں! بلکہ صداقت یہ ہے کہ سابقادورِ حکومت میں فیصل آباد شہر میں میٹروبس اور سپیڈو بس چلانے کے لئے ایک Feasibility Study کی گئی تھی جسے سال2015میں مکمل کر لیا گیا تھا لیکنStudy Reportکی گزارشات پر تاحال عمل درآمد کرنے کا حکم صادر نہیں کیا گیا۔اس کے بعد میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ اس پروگرام کے تحت کتنی بسیں اس شہر کے لئے فراہم کی گئی تھیں اور یہ بسیں اب کہاں کہاں کھڑی ہوئی ہیں؟اس کے بعد میں نے اپنے سوال کے جز(ج)میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ بسیں کھڑی کھڑی ناکارہ ہورہی ہیں اوران پر خرچ ہونے والے کروڑوں روپے ضائع ہونے کا خدشہ ہے؟

جناب چیئرمین!ابھی وزیر ٹرانسپورٹ نے میرے ایک پچھلے سوال میں بھی یہی جواب دیا ہے جو کہ اس سوال کے جواب میں کہا گیا ہے۔اب میں جز(ب)،(ج) اور(د) کے جوابات پڑھ دیتا ہوں۔جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ تاحال فیصل آباد کے لئے بسیں فراہم نہیں کی گئیں،بقیہ جواب(الف)کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔آگے جواب کے جز(ج)میں کہا گیا ہے کہ تاحال فیصل آباد کے لئے بسیں فراہم نہیں کی گئیں،بقیہ جواب(الف)کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔اس کے بعد جز(د)کے جواب میں کہا گیا ہے کہ موجودہ حکومت فیصل آباد میں جدید سپیڈو بسیں چلانے کا جلد از جلد ارادہ نہیں رکھتی۔جبکہ ابھی وزیر ٹرانسپورٹ صاحب on the floor of the House یہstatementدے چکے ہیں کہ ہم فیصل آباد شہر کو بسیں دے رہے ہیں۔ابھی دس منٹ پہلے منسٹر صاحب نے ایوان میں یہ کہا ہے۔مجھے بتایا جائے کہ محکمہ غلط بیانی کر رہا ہے یا پھر منسٹر صاحب کیstatementغلط ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):جناب چیئرمین!محترم رکن اسمبلی کا سوال سال 2019کا تھا اور جوprintedجواب ایوان میں پیش کیا گیا ہے اس میں سال2019کا جواب درج ہے جبکہ میں نےان کے پہلے سوال میں on the floor of the House latest situationبتائی ہے۔محکمہ ٹرانسپورٹ کے لئے جوfunds allocateہوئے ہیں وہ ہمارے بجٹ میںreflectکر رہے ہیں اور اس میں جھوٹ یا غلط بیانی والی کوئی بات نہیں ہے۔چونکہ معزز رکن کا سوال سال2019کا تھا اورprintedجواب میں سال2019کیsituationبتائی گئی ہے۔اب

میں اس حوالے سے latest position بتا رہا ہوں کہ حکومت پنجاب فیصل آباد شہر کو ترجیحی بنیادوں پر انشاءاللہ تعالیٰ ٹرانسپوٹ سسٹم دے رہی ہے اور میں اپنے اس جواب پر قائم ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ ہاؤس پنجاب کے 12 کروڑ عوام کا نمائندہ ہے۔ سال 2019 کے اندر ایک سوال پوچھا جاتا ہے۔ میں صرف فیصل آباد شہر کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں ملتان، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور دوسرے تمام بڑے شہروں کی بات کر رہا ہوں۔ جب آپ نے مالی سال 2019 کا بجٹ منظور کروایا تھا تو اس میں آپ نے ٹرانسپورٹ کے لئے پیسے رکھے لیکن آپ وہ رقم utilize نہیں کر سکے۔ جب مالی سال 2020 کا بجٹ منظور کروایا گیا تو اس میں بھی ٹرانسپورٹ کے لئے پیسے رکھے گئے لیکن وہ بھی utilized نہیں ہوئے تو مجھے بتایا جائے کہ یہ نااہلی کس کی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میں معزز رکن کی بات سے بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ 20-2019 میں حکومت پنجاب نے پوری کوشش کی ہے کہ سابقہ حکومت کے جو منصوبے نامکمل رہ گئے ہیں ان کو مکمل کیا جائے۔ اس میں اورنج لائن کا ایک بڑا منصوبہ بھی شامل تھا جس کو ہم نے مکمل کیا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے پچھلے دو سالوں میں اپنے تمام funds utilize کئے ہیں۔ فیصل آباد کے حوالے سے میں پہلے بھی دو مرتبہ جواب دے چکا ہوں کہ انشاءاللہ حکومت فیصل آباد شہر کو ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کرنے کے منصوبے پر ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ساڈا تے حکومت دا اللہ ای حافظ اے۔

جناب چیئرمین: چلیں، کوئی بات نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 2521 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2646 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: کوٹ مومن لاری اڈا کو شہر سے باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2646: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیاوزیرٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کوٹ مومن لاری اڈا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول وکالج اور کوٹ مومن بازار کے درمیان ہونے کی وجہ سے شہریوں اور طالبات کو مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاری اڈے کے لئے متبادل جگہ موجود ہے مگر جان بوجھ کر مقامی ٹرانسپورٹر کے دباؤ کی وجہ سے اڈا شہر سے باہر منتقل نہیں کیاجارہا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاری اڈے کی تعمیر کے لئے فنڈز موجود ہیں، تاحال اس پر کام شروع نہیں کیاگیا؟

(د) کیا حکومت اس لاری اڈے کو مکمل کرنے اور شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیرٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) تحصیل کوٹ مومن میں گورنمنٹ کا منظور شدہ کوئی بھی سی کلاس جنرل بس سٹینڈ موجود نہ ہے بلکہ کوٹ مومن میں ایک عدد ڈی کلاس پرائیویٹ بس سٹینڈ منظور شدہ ہے جوکہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول وکالج کے ساتھ واقع ہے۔ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سرگودھا نے اس ڈی کلاس سٹینڈ کو 2005-10-27 کو گاڑا ٹرانسپورٹ سروس کوٹ مومن کے نام سے لائسنس جاری کیاجوکہ اب تک Motor Vehicles Rules, 1969 میں دیئے گئے قوانین کے مطابق چل رہاہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی تحصیل کوٹ مومن نے جنرل بس سٹینڈ بنانے کے لئے جگہ مختص کی ہوئی ہے۔ اس پر عملدرآمد کے لئے میونسپل کمیٹی کوٹ مومن بہتر جواب دے سکے گی۔ جبکہ پرائیویٹ ڈی کلاس بس سٹینڈ گاڑا ٹرانسپورٹ سروس کے نام سے منظور شدہ ہے اور سال 2005 سے چل رہاہے۔ ابھی تک اس پرائیویٹ بس سٹینڈ کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا کوئی منصوبہ زیرغور نہ ہے۔

(ج) یہ جز میونسپل کمیٹی کوٹ مومن سے متعلقہ ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام کام کرتی ہے۔

(د) یہ جز بھی میونسپل کمیٹی کوٹ مومن سے متعلقہ ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام کام کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال 30 اگست 2019 میں دیا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ وہاں پر کالج اور سکول کی دیوار کے ساتھ پرائیویٹ اڈا بنا ہوا ہے۔ گورنمنٹ کے اڈے کی زمین شہر سے باہر ہے۔ انہی کی ملی بھگت کی وجہ سے یہ اڈا شہر سے باہر منتقل نہیں ہو رہا۔ اس اڈے کے ساتھ صرف سکول اور کالج ہی نہیں بلکہ وہاں پر بازار بھی ہے اور پورے شہر کی ٹرانسپورٹ اسی اڈے پر آتی ہے۔ یہ پرائیویٹ اڈا ہے۔ گورنمنٹ کے اڈے کے لئے چھ یا سات سال پہلے جگہ دی گئی تھی لیکن ابھی تک وہاں پر اڈا نہیں بن سکا۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ یہ ہمارا کام نہیں بلکہ یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کا کام ہے تو اس محکمہ کو کون کہے گا، یہ کب ہو گا اور یہ اتنا بڑا ظلم کب ختم ہو گا؟ آج کے دن بھی وہاں پر یہ ظلم چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں۔ جی وزیر ٹرانسپورٹ صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! اس حوالے سے میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ سوال ہے اور ہم نے جواب میں یہی گزارش کی ہے۔ میں محترمہ شمیم آفتاب صاحبہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس معاملے کو لوکل گورنمنٹ کے ساتھ take up کریں گے اور کوشش کریں گے کہ لوکل گورنمنٹ وہاں پر اپنا اڈا جلد از جلد operational کرے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرتی ہوں کہ مہربانی کر کے اس پرائیویٹ اڈے کو یہاں سے ختم کریں اور اسے شہر سے باہر منتقل کیا جائے۔ یہ پرائیویٹ اڈا ہے اور گورنمنٹ کا اڈا یہ جان بوجھ کر نہیں بننے دے رہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ!وزیر ٹرانسپورٹ نے یقین دہانی کروائی ہے کہ وہ اس معاملے کو لوکل گورنمنٹ کے ساتھ take up کر کے جلد از جلد حل کروائیں گے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے اس سوال نمبر 2953 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 2998 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3086 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3093 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین!میرا سوال نمبر 3210 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ شہر تا لاہور، ملتان اور سرگودھا بسوں کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*3210: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جھنگ شہر سے لاہور تک کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) جھنگ شہر سے ملتان اور سرگودھا کا کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت نے ان روٹس کا کرایہ نامہ جاری کیا ہوا ہے تو کب جاری کیا تھا موجودہ کرایہ نامہ کی کاپی فراہم کی جائے؟

(د) کتنی بسیں ان روٹس پر چلتی ہیں اور کتنی سبسڈی ان بسوں کو دی جاتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ صرف نان ائرکنڈیشنڈ پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ متعین کرتا ہے۔جبکہ ائرکنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ کا کرایہ متعلقہ کمپنیاں اپنی سروسز کے معیار اور اخراجات کے لحاظ سے خود متعین کرتی ہیں۔ بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA جھنگ، موجودہ

نوٹیفکیشن کے مطابق نان ائر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ کا کرایہ جھنگ سے لاہور مبلغ 204 روپے فی سواری ہے۔

(ب) نان ائر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ کے لئے جھنگ سے ملتان کا کرایہ مبلغ 149 روپے فی سواری مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ جھنگ سے سرگودھا کا کرایہ مبلغ 115 روپے مقرر کیا گیا ہے۔

(ج) تمام متعین کردہ روٹس کا کرایہ نامہ جاری کیا جاتا ہے۔ جو کہ آخری بار مورخہ 2018-6-21 کو جاری ہوا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان روٹس پر چلنے والی ٹرانسپورٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ جھنگ سے لاہور تقریباً 100 گاڑیاں

2۔ جھنگ سے ملتان تقریباً 100 گاڑیاں

3۔ جھنگ سے سرگودھا تقریباً 120 گاڑیاں

جبکہ حکومت کی طرف سے ان بسوں کو کوئی سبسڈی نہیں دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ جھنگ شہر سے لاہور تک کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ air-conditioned گاڑیوں والے مسافروں کو جتنی مراعات دیتے ہیں اسی کے حساب سے وہ کرایہ وصول کرتے ہیں جبکہ non air-conditioned گاڑیوں کا کرایہ جھنگ سے لاہور مبلغ -/204 روپے فی سواری ہے۔ اسی طرح جھنگ سے ملتان کا کرایہ -/149 روپے فی سواری لکھا ہے۔ میں نے اپنے حلقے سے آج ہی معلوم کروایا ہے جو کرایہ انہوں نے -/149 روپے لکھا ہے وہاں پر -/300 روپے سے زیادہ وصول کئے جا رہے ہیں اور اسی طریقے سے جو کرایہ انہوں نے -/204 روپے لکھا ہے وہاں پر -/400 روپے سے زیادہ وصول کئے جا رہے ہیں۔ وزیر ٹرانسپورٹ صاحب ہمارے بھائی ہیں اگر نچلی سطح پر معاملات میں کوئی خرابی ہے تو ہمارا ان سے کوئی شکوہ نہیں ہے لیکن یہ اپنے محکمہ کو نچلی سطح پر ضرور دیکھیں۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ کرایہ حکومت کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور جو لوگ اس سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں تو ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ کرایہ

انہوں نے 2018 کے شیڈول کے مطابق نافذ العمل کیا ہے تو کیا آج صورتحال ایسی ہی ہے جیسا کہ میں نے اپنی رپورٹ کے مطابق آپ کو آگاہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب محمد معاویہ! آپ کا یہ سوال سال 2019 کا ہے اور اب 2021 تقریباً ختم ہونے کو ہے۔ میرا خیال ہے کہ محکمہ نے اُس وقت کے rates دیئے ہوں گے۔جی، منسٹر صاحب!

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! اگر انہوں نے کوئی نئے rates بنائے ہیں اور مقرر کئے ہیں تو وہ مجھے بتا دیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! اس حوالے سے گزارش یہ ہے کہ جو non air-conditioned بسیں ہیں انہیں حکومت اور محکمہ ٹرانسپورٹ regulate کرتا ہے جبکہ air-conditioned بسوں کو ہم regulate نہیں کرتے۔ اس وقت 2018 کے notified rates کے مطابق کرایہ وصول کیا جارہا ہے اور اگر کہیں سے ہمیں overcharging کی رپورٹ ملتی ہے تو محکمہ اس کے خلاف ایکشن لیتا ہے اور دیگر law enforcement agencies بھی اس میں کام کرتی ہیں۔ معزز ممبر نے جو چیز یہاں ایوان میں point out کی ہے اس کو ہم مزید چیک کر لیتے ہیں اور اگر ایسی ہی صورتحال ہے تو اس پر ضرور کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ نان اے سی بس میں صرف دہاڑی دار غریب لوگ سفر کرتے ہیں ورنہ صاحب حیثیت لوگ نان اے سی بس میں سفر نہیں کرتے۔ 2018 کے شیڈول پر اگر 2021 تک عمل درآمد نہیں ہوا تو اُن غریب لوگوں کو لٹنے سے بچایا جائے۔ میری یہ درخواست ہوگی کہ ایک کمیٹی بنا دیں جو وہاں پر ہونے والی بدعنوانیوں کے خلاف کارروائی کرے اور اُن لوگوں کے خلاف FIR's دی جائیں جو غریب لوگوں کی جیبیں خالی کر رہے ہیں تاکہ کم از کم 2018 کے شیڈول ریٹ کے مطابق جھنگ کے غریب لوگوں کو accommodate کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ٹرانسپورٹ! آپ بتا رہے ہیں کہ یہ 2018 کے کرایوں کا notification ہے تو 2021 میں اگر 149 روپے کی جگہ 400 روپے کرایہ لیا جارہا ہے تو اس کو کون دیکھے گا؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! نان اے سی بسوں کے کرایوں کو ہمارا محکمہ ہی دیکھے گا۔ ہمارے notified rates سے اوپر اگر کوئی overcharging ہوتی ہے اُس کے اوپر ہم ایکشن لیتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی معزز ممبر سے گزارش کی ہے کہ آپ کی نشاندہی کے اوپر ہم سپیشل ٹیمیں اس کام پر لگاتے ہیں اور اگر ایسی صورتحال ہے تو پھر ہم اس کے اوپر ضرور ایکشن لیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ کو پورے صوبے کے ہر رُوٹ پر دیکھنا چاہئے کیونکہ ہر دفعہ کسی معزز ممبر نے بھی identify نہیں کرنا ہوتا؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! نان اے سی بسوں کے کرایوں کے حوالے سے ہم ایکشن لیتے ہیں اور محکمہ اس کے اوپر ریگولر کام کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سمیرا کومل کا ہے۔

محترمہ سمیرا کومل: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3241 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اورنج لائن ٹرین کی تکمیل اور فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3241: **محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت اورنج لائن ٹرین کے لئے فنڈز جاری نہیں کر رہی؟

(ب) اورنج لائن ٹرین کا اس وقت کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام باقی رہ گیا ہے نیز حکومت اورنج لائن ٹرین کو کب تک چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر 97٪ کام مکمل ہو چکا ہے اور ٹرین کا کمرشل آپریشن 2020 کے اوائل میں چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

محترمہ سمیرا کومل: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ میرے سوال کا جواب دو سال بعد ہاؤس میں کیوں آیا ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا ہو گا کہ پچھلے 14 دن سے یہ اجلاس چل رہا ہے اور ان دنوں میں جتنے بھی Question Hours ہوئے ہیں اُن Question Hours میں 2018-2019 کے سوالات take up ہو رہے ہیں اور اُن سوالات کے جوابات آج 2021 میں دیئے جا رہے ہیں۔ اگر اصولی طور پر دیکھا جائے تو یہ تمام سوالات اپنی افادیت کھو چکے ہیں کیونکہ 2018-19 میں کوئی situation تھی اور آج 2021 میں کوئی situation ہے تو یہ سوالات اپنی افادیت کھو چکے ہیں اس لئے آپ سے میری یہ استدعا ہو گی کہ آپ Ruling دیں کہ کوئی بھی وزیر موصوف سوالات کے جوابات دیتے ہوئے آج کی up date کے مطابق جوابات دیں تو اس طرح سے ان سوالات کی افادیت بھی ختم نہیں ہو گی اور معزز ممبر کو بھی latest جواب مل جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: وزیر قانون وپارلیمانی امور نے بڑی valid بات کی ہے۔ ایسے ہی ہونا چاہئے اور آگے ایسے ہی ہو گا کہ منسٹر صاحبان محکمے سے briefing لے کر موجودہ صورتحال کے مطابق latest جوابات دیں۔ محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ سمیرا کومل: جناب چیئرمین! دو سال بعد میرے سوال کا جواب آیا ہے تو اب اس پر میرا کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ اعظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بعد میں موقع دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! ابھی اُن کو اپنا سوال کرنے دیں۔ آپ بعد میں بات کر لیجئے گا۔ آپ تشریف رکھیں میں بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 3284 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بس سٹاپ کی خستہ حالی اور سہولیات ناپید ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3284: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں عوام کو بہتر سہولت فراہم کرنے کے لئے سابقہ دور حکومت میں 170 بس سٹاپ بنائے گئے تاکہ طلبا وطالبات سمیت شہریوں کو بس کے انتظار میں گرمی اور بارش سے بچایا جا سکے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی عدم دلچسپی وعدم توجہی کے باعث لاہور کے یہ بس سٹاپ خستہ حال اور چھت وبنچ سے محروم ہیں۔ جس کی وجہ سے مسافروں کو بارشوں اور دھوپ میں کھڑا ہونا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر جگہوں پر متعلقہ محکمہ کے اہلکاران نے نئے بس سٹاپ بنانے کا بہانہ بنا کر وہاں پر موجود بنچوں کے لوہے کے راڈ جو کہ سٹاپ کی نشان دہی کرتے تھے وہ بھی اکھاڑ لئے ہیں؟

(د) کیا حکومت عوام کی سہولت کے لئے نئے سرے سے بس سٹاپ تعمیر اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز شہر میں کتنے بس سٹاپ درست حالت میں ہیں؟

(ہ) کتنے بس سٹاپ پر بنچ، چھتیں موجود ہیں اور کتنے بس سٹاپوں کی چھتیں نہیں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں، پچھلے دور حکومت میں میونسپل کارپوریشن لاہور اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی نے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے تعاون سے 71 نئے بس شیلٹرز تعمیر کئے اس کے علاوہ

LTC نے 32 بس شیلٹرز لاہور کے دیہی علاقوں میں تعمیر کئے باقی ماندہ 67 پرانے ڈیزائن کے بس شیلٹرز ضلعی حکومت کی طرف سے LTC کو منتقل کئے گئے۔

(ب) جی نہیں، تمام بس شیلٹرز بشمول مال روڈ، جیل روڈ، کینال روڈ، میں بلیوارڈ گلبرگ، ایم ایم عالم روڈ، گورومانگٹ روڈ وغیرہ پر مسافروں کو انتظار گاہ کی بہترین سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ بلکہ مسافروں کی سہولت کے لئے رات کو سولر لائٹوں کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔ البتہ کچھ پرانے بس شیلٹرز پر مرحلہ وار مرمت کا کام جاری ہے۔

(ج) جی نہیں 12 پرانے بس سٹاپس پر نئے بس شیلٹرز تعمیر کرنے کی غرض سے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور 13 بس شیلٹرز LDA نے بوجہ تعمیر اورنج لائن پراجیکٹ گرائے۔ مذکورہ بس شیلٹرز دوبارہ بنانے کے لئے متعلقہ محکموں کو درخواست کی جاچکی ہے۔

(د) جی ہاں! لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے سال 21-2020 میں نئے بس سٹاپ تعمیر کرنے کے لئے سکیم ڈال رہی ہے سکیموں کے منظور ہوتے ہی عمل درآمد کر دیا جائے گا مزید برآں تقریباً 158 بس شیلٹرز درست حالت میں موجود ہیں باقی 12 بس شیلٹرز پر مرمت کا کام جاری ہے۔

(ہ) 158 بس شیلٹرز پر بینچ اور چھتیں موجود ہیں مختلف بس شیلٹرز پر وقتاً فوقتاً چوری کے واقعات ہوئے ہیں فی الوقت 3 بس شیلٹرز پر چھت اور 9 بس شیلٹرز پر بینچ موجود نہیں ہیں جن پر چھت اور بینچ لگانے کا کام جاری ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جز (ب) سے میرا ضمنی سوال ہے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تمام بس سٹاپ درست حالت میں ہیں اور جو بس سٹاپ ٹھیک نہیں ہیں اُنہیں مرمت کرایا جارہا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اگر آپ جلو موڑ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک دیکھیں تو تمام بس سٹاپ ٹوٹے ہوئے ہیں یا اُن کی چھتیں نہیں ہیں۔ فیروزپور روڈ پر بہت سے بس سٹاپ کے benches نہیں ہیں تو اس بارے میں بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! موجودہ حکومت نے اپنے Annual Development Program میں تقریباً 25 ملین روپے ان shelters کی مرمت کے لئے رکھے ہیں اس سے ہم 200 نئے shelters بھی بنا رہے ہیں اور پرانے 186 shelters کی missing facilities کو بھی address کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ Question Hour is over

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کو فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*829: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے مالکان کو موٹر وہیکل ایگزامینر سے اپنی گاڑیوں کا Fitness سرٹیفکیٹ لینا ہوتا ہے کہ آیا وہ بطور پبلک ٹرانسپورٹ چلنے کے قابل ہیں یا نہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی گاڑیوں کی ایک عمر ہوتی ہے اور اس عمر کے بعد انہیں روڈ پر آنے سے روک دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پچھلے دو سالوں میں تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کتنی گاڑیوں کے Fitness Certificate جاری کئے اور کتنی گاڑیوں کی

عمر پوری ہونے پر انہیں روڈز پر آنے سے روکا گیا نیز خلاف ورزی کرنے والوں کی تعداد اور ان کے خلاف کیا action لیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست ہے بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA سرگودھا موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 39 کے تحت ہر پبلک ٹرانسپورٹ گاڑی کو ہر چھ ماہ کے بعد موٹر وہیکل ایگزامینر سے Fitness سرٹیفکیٹ لینا ضروری ہوتا ہے۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز رولز 1969 میں ترمیم کر کے ان کی سڑک پر چلنے کی مدت کے حوالے سے A,B,C اور M Category میں تقسیم کیا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(i) A کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 15 سال تک ہو۔

(ii) B کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 20 سال تک ہو۔

(iii) C کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 25 سال تک ہو۔

(iv) D کیٹیگری روٹ: صرف موٹروے کے لئے اس کی مدت 10 سال تک ہے۔

تاہم مفاد عامہ اور تکنیکی وجوہات کی بنا پر حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مندرجہ بالا تمام کیٹیگریز کو ان کی مدت سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا ہے اور فی الحال ہر قسم کی گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر چلانے کی اجازت ہے۔

(ج) اوپر جز (ب) میں جواب دے دیا گیا ہے۔ تاہم پچھلے دو سالوں میں ان تحصیلوں میں 413 ویگنوں اور 32 منی بسوں کو Fitness Certificate جاری کئے گئے اور موٹر وہیکل ایکٹ کی مختلف دفعات کی خلاف ورزی کی پاداش میں 218 پبلک سروس گاڑیوں کو -/153,000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا جبکہ Bus Age کا رول فی الحال لاگو نہ ہے۔

صوبہ میں قائم کردہ وہیکل سرٹیفکیٹ سسٹم (VICS) کے فعال ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*1968: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو out source کرنے کے لئے ایک سویڈش فرم(OPUS) Inspection Pvt Ltd کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کرکے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمپنی معاہدے کے تحت صوبہ بھر میں Vehicles Insepction and certification Systems (VICS) سٹیشن قائم کررہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمپنی اس سلسلہ میں ابھی تک صرف سات اضلاع لاہور، شیخوپورہ، گجرات، وہاڑی، خانیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اٹک میں (VICS) نے کام شروع کیا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ بھر میں کب تک باقی ماندہ اضلاع میں بھی VICS سٹیشن قائم کردیئے جائیں گے۔ نیز جن سٹیشنز نے کام شروع کر دیا ہے وہاں پر اب تک کتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جا چکے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے ایک سویڈش فرم M/S OPUS INSPECTION (PVT) Ltd کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کرکے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ یہ کمپنی معاہدے کے تحت پنجاب کے تمام اضلاع میں انتالیس (39) Vehicle Inspection and Certification Stations قائم کررہی ہے جن میں سے اب تک VICS 26 سٹیشن پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ اب تک مذکورہ کمپنی نے مرحلہ وار تکمیل کرتے ہوئے درج ذیل VICS 26 سٹیشن پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا ہے

لاہور, شیخوپورہ, گجرات, وہاڑی, خانیوال, ٹوبہ ٹیک سنگھ، اٹک، ننکانہ صاحب، بہاولپور، پاکپتن شریف، چنیوٹ، چکوال، جھنگ، ساہیوال، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، رحیم یار خان، لاہور(ملتان روڈ) ، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی، لیہ، مظفر گڑھ، لودھراں، سرگودھااور گوجرانوالہ۔

(د) صوبہ پنجاب کے باقی اضلاع میں بھی اس سال کے اختتام تک VICS سٹیشنز پر گاڑیوں کی چیکنگ کاکام شروع کردیاجائے گاجبکہ OPUS کمپنی کی رپورٹ کے مطابق 30جون 2019تک VICS کے تمام سٹیشن 3,16,178 کمرشل گاڑیوں کی انسپکشن کرچکے ہیں۔

لاہور: جلوموڑسے ریلوے سٹیشن بس سروس شروع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2521: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیاوزیرٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت جلوموڑ سے لاہور ریلوے سٹیشن تک بس سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ اس روٹ پر حکومت کی جانب سے چنگ چی رکشابند کردیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت نے اس روٹ پر شہریوں کے لئے کوئی متبادل سواری کا انتظام کیا ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیرٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے لاہور شہر کے تمام خالی روٹ بشمول مذکورہ روٹ پر پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لئے نئی بسوں کی درخواست حکومت کو بھجوائی ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں عملی طور پر کوشاں ہیں کہ عوام الناس کو بغیر تاخیر مذکورہ روٹ کے ساتھ دیگر خالی روٹوں پر معیاری پبلک ٹرانسپورٹ مہیا کی جاسکے۔

(ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا مقصد لاہور شہر اور گردونواح میں عوام الناس کو بہتر سفری سہولیات بہم پہچاناہے۔مزید یہ کہ ادارہ صرف غیر قانونی پبلک ٹرانسپورٹ کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

(ج) مذکورہ روٹ کی بیشتر الائنمنٹ پر اورنج ٹرین جلد اپنی سروس شروع کرنے والی ہے اور ساتھ ہی مزید فیڈر روٹوں کے ذریعے عوام الناس کو سفری سہولیات مہیا ہو جائیں گی۔

صوبہ میں اوور لوڈنگ کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2953: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا اوور لوڈنگ کے خاتمہ کے لئے ویٹ سٹیشنز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟

(ب) ان سٹیشنز کے قیام پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور یہ کن شہروں میں قائم کئے گئے ہیں؟

(ج) ان سٹیشنز کے قیام سے اوور لوڈنگ کے خاتمہ میں کس حد تک کمی ہوئی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! اوور لوڈنگ کے خاتمہ کے لئے ویٹ سٹیشنز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اور ویٹ سٹیشنز کی تعمیر جاری ہے۔

(ب) ان ویٹ سٹیشنز کے قیام پر مالی سال 19-2018 کے اختتام تک کل 573.086 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ یہ ویٹ سٹیشنز اٹک، منڈی بہاؤالدین، چنیوٹ، سرگودھا، جھنگ، بہاولپور، رحیم یار خان، چکوال اور مظفر گڑھ میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

(ج) تا حال ان سٹیشنز کا قیام مکمل نہیں ہوا۔ ویٹ سٹیشنز کے قیام کے بعد اوور لوڈنگ کے خاتمے میں خاطر خواہ کمی ہو جائے گی۔ تاہم اوور لوڈنگ کے خاتمے کے لئے ہر ضلع میں متعلقہ سیکرٹری ڈی۔ آر۔ ٹی۔ اے کی سربراہی میں کمرشل گاڑیوں کی چیکنگ کی جا رہی ہے۔ مقررہ مقدار سے زیادہ وزن لے جانے والی گاڑیوں کے چالان اور جرمانے کئے جا رہے ہیں۔ ان اقدامات سے اوور لوڈنگ میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔

لاہور میں بسوں اور ویگنوں کے مزید نئے روٹس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***2998: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت لاہور میں بسوں اور ویگنوں کے مزید نئے روٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ارادہ ہے تو اس بارے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) یہ روٹس کب تک مکمل ہوں گے اور کب تک ان روٹس پر بسیں اور ویگنیں چلیں گی؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے زیر انتظام لاہور شہر اور گردونواح کے لئے پہلے ہی سے اربن روٹوں پر ایک جامع سٹڈی تیار کی جاچکی ہے اور پہلے مرحلہ میں 17 روٹوں کو آپریشنل کرنے کے لئے نئی 350 بسوں کی منظوری کے لئے درخواست زیر غور ہے۔

(ب) روٹ پہلے ہی سے بنائے جاچکے ہیں صرف نئی بسوں کی منظوری کا انتظار ہے جونہی نئی بسیں آئیں گی۔ مرحلہ وار روٹوں کو آپریشنل کردیا جائے گا۔ مزید یہ کہ ویگنیں لاہور شہر میں پہلے ہی سے مختلف ویگن روٹوں پر چلائی جارہی ہیں لیکن حکومت کی اولین ترجیح عوام الناس کو نئی بسوں کے ذریعے بہترین سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔

بسوں اور ٹرکوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***3086: جناب شجاعت نواز:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں مسافروں اور سامان کے لئے استعمال ہونے والی بسوں اور ٹرکوں وغیرہ کے لئے فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے فٹنس سرٹیفکیٹ کن گاڑیوں کے لئے لازمی ہوتا ہے؟

(ب) سال 19-2018 میں صوبہ بھر کی کتنی گاڑیوں کے مالکان نے فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے Apply کیا کتنی گاڑیوں کو یہ سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے اور کتنی گاڑیوں کو جاری نہ کئے گئے سرٹیفکیٹ جاری نہ کئے جانے کی عمومی وجوہات کیا ہوتی ہیں؟

(ج) سال 19-2018 میں صوبہ بھر کی کتنی گاڑیوں کے اوورلوڈنگ پر چالان کئے گئے اورلوڈنگ کا اندازہ کس طرح لگایا جاتا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 39 کے تحت، فٹنس سرٹیفکیٹ مسافروں کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں (بس، ویگن، پک اپ، کوسٹر،

آٹو رکشا وغیرہ) اور سامان کی ترسیل کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں (ٹرک، مزدا، ٹریلر وغیرہ) کے لئے حاصل کرنا لازم ہے۔

(ب) سال 19-2018 میں جن اضلاع میں وہیکل انسپکشن اور سرٹیفکیشن کے سٹیشنز / مراکز قائم کئے تھے وہاں ان سٹیشنز / مراکز نے سرٹیفکیٹ اجراء کئے جبکہ باقی اضلاع میں موٹر وہیکل ایگزامینر (MVE) نے فٹنس سرٹیفکیٹ کا اجراء کیا۔

سال 19-2018 میں وہیکل انسپکشن اور سرٹیفکیشن سٹیشنز / مراکز پر کل 118,456 انسپکشنز کی گئیں جن میں سے 71,750 انسپکشنز پاس ہوئیں اور باقی انسپکشنز دھواں، بریک، شور، ٹائر اور ہیڈ لائٹ کے ٹیسٹوں میں ناکامی کی وجہ سے فیل قرار پائیں۔

(ج) سال 19-2018 میں 50,273 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور 64,337,050 روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔

اوور لوڈنگ کے خاتمہ کے لئے ویٹ سٹیشنز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اور ویٹ سٹیشنز کی تعمیر جاری ہے۔ تاحال ان ویٹ سٹیشنز کا قیام مکمل نہیں ہوا۔ تاہم ہر ضلع میں سیکرٹری DRTA کی سربراہی میں کمرشل گاڑیوں کی چیکنگ کی جاتی ہے اور مقررہ مقدار سے زیادہ وزن لے جانے والی گاڑیوں کے چالان اور جرمانے کئے جا رہے ہیں۔

لاہور تا بھیرہ ملکوال براستہ موٹروے ہینو بسوں میں مسافروں سے زائد کرایہ کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***3093: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں چلنے والی بسوں کا کرایہ باقاعدہ محکمہ سے منظور شدہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور تا بھیرہ، ملکوال براستہ موٹروے جس کا کل فاصلہ تقریباً 260 کلومیٹر ہے اس روٹ پر چلنے والی ہینو بس (ائرکنڈیشن) کے مالکان زبردستی مسافروں سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں اس روٹ کے کرایہ نامہ کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو حکومت کے مقرر کردہ کرایہ سے زیادہ کرایہ وصول کررہے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے بڑے شہروں میں چلنے والی اربن ٹرانسپورٹ اور انٹر سٹی (نان اے سی) مسافر گاڑیوں کا کرایہ حکومت نے مقرر کر رکھا ہے۔

(ب) ائر کنڈیشنڈ مسافر گاڑیوں کا کرایہ مقرر شدہ نہ ہے بلکہ یہ سال 2000 سے De-regulate ہو چکا ہے، ٹرانسپورٹر اپنی سروس کوالٹی کے معیار کے مطابق مختلف شرح سے کرایہ وصول کرتے ہیں جو کہ اڈوں پر آویزاں بھی کئے جاتے ہیں جبکہ زبردستی کرایہ وصول کرنے کی بابت کوئی شکایت نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ اُوپر بتایا گیا ہے کہ اے سی ٹرانسپورٹ کے کرائے De-regulated ہیں جو کہ سروس کوالٹی کے مطابق وصول کئے جاسکتے ہیں اور لوگ اپنی مرضی سے اپنی پسند کی بسوں میں سفر کرتے ہیں۔ لہٰذا ائر کنڈیشنڈ گاڑیوں کے خلاف ایسی کارروائی خلاف ضابطہ ہے۔

صادق آباد میں بس اور ویگن سٹینڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3348: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صادق آباد میں اس وقت کتنے اور کس کلاس کے سرکاری و غیر سرکاری ویگن اور بس سٹینڈ قائم ہیں؟

(ب) ان سٹینڈز پر کن کن سہولیات کی فراہمی ضروری ہے؟

(ج) ان سرکاری و غیر سرکاری سٹینڈز پر فی پھیرا کتنی اڈا فیس وصول کی جاتی ہے؟

(د) ان سٹینڈز پر سرکاری و غیر سرکاری گاڑیوں کی بروقت روانگی کے لئے کیا اہتمام کیا گیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) صادق آباد میں ایک سی کلاس سرکاری جنرل بس سٹینڈ اور تین ڈی کلاس غیر سرکاری / پرائیویٹ سٹینڈ موجود ہیں۔

(ب) موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 کے تحت مسافروں کے لئے بنیادی سہولیات جیسا کہ خواتین و حضرات کے بیٹھنے کے لئے الگ الگ ویٹنگ رومز، بکنگ آفس، پینے کا صاف پانی، صاف ستھرے واش رومز (مردانہ / زنانہ علیٰحدہ علیٰحدہ)، ٹک شاپ، ڈرائیورز / عملہ کے آرام کرنے کی جگہ، نماز پڑھنے کے لئے جگہ / مسجد وغیرہ کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) بمطابق نوٹیفکیشن جاری کردہ حکومت پنجاب، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ، جنرل بس سٹینڈ صادق آباد میں فی پھیرا شیڈول درج ذیل ہے:-

1۔	بڑی بس سادہ / AC کوسٹر	100روپے
2۔	AC کوچ بڑی	200روپے
3۔	ٹیوٹا ہائی ایس، ویگن، منی بس	60روپے
4	سوزوکی پک اپ	50روپے

درج ذیل تین غیر سرکاری سٹینڈز کے مالکان نے سرٹیفکیٹ دیئے ہیں کہ ان کے سٹینڈز پر ان کی اپنی ذاتی گاڑیاں چلائی جاتی ہیں جن کی وہ اڈا فیس چارج نہیں کرتے:۔

1۔ وڑائچ انٹر پرائزز، صادق آباد۔

2۔ مون چیمہ AC کوچز، صادق آباد۔

3۔DAEWOO ایکسپریس بس سروس صادق آباد۔

(د) سرکاری جنرل بس سٹینڈ پر حکومت پنجاب کے قوانین کے مطابق گاڑیوں کی بروقت روانگی پر عملدرآمد کرانا ایڈمنسٹریٹر بس سٹینڈ بلدیہ صادق آباد کی ذمہ داری ہے۔ نیز غیر سرکاری / پرائیویٹ سٹینڈز پر بس سٹینڈ مالکان موسم کے مطابق گاڑیوں کی روانگی کا شیڈول تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

ضلع جہلم: پنڈ دادنخان، للہ، ٹوبہ اور کدھی، میرے تک مسافروں سے بسوں کے زائد کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*3432: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم میں چلنے والی گاڑیوں کا کرایہ باقاعدہ، محکمہ ٹرانسپورٹ سے منظور شدہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈ داد نخان سے للہ تک اور ٹوبہ سے کدھی میرے تک کرایہ نامہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ نہ ہے بلکہ ہائی ایس اور ویگن مالکان اپنی مرضی سے کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جہلم سے للہ تک فاصلہ 90 کلومیٹر ٹوبہ سے کدھی میرے 25 کلومیٹر اور پنڈ داد نخان سے للہ تک کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے اس روٹ پر چلنے والی ہائی ایس اور ویگن کے مالکان زبردستی مسافروں سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اپنے مقرر کردہ کرایہ سے زیادہ کرایہ وصول کرنے والے ٹرانسپورٹر کی ٹرانسپورٹ کو بند کرنے اور منظور شدہ کرایہ نامہ آویزاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے صوبہ پنجاب میں چلنے والی تمام نان ائر کنڈیشنڈ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے فی کلومیٹر کے حساب سے کرایہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے مطابق تمام DRTAs اپنے اپنے اضلاع کے منظور شدہ روٹوں کے لئے کرایہ نامہ جاری کرتے ہیں، بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA جہلم، جہلم سے مختلف روٹ پر چلنے والی نان ائر کنڈیشنڈ گاڑیوں کا کرایہ نامہ بھی گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق جاری شدہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پنڈ دادن خان سے للہ تک اور ٹوبہ سے کدھی میرے تک چلنے والی ویگنوں کا کرایہ منظور شدہ نہ ہے۔ بلکہ کرایہ نامہ گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق جاری شدہ ہے اور ٹرانسپورٹرز کو اپنی من مانی کرنے اور زائد کرایہ وصولی سے روکنے کے لئے سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور عملہ باقاعدگی سے ان کے خلاف کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ جنوری 2019 سے جنوری 2020 تک ان روٹوں پر اوورچارجنگ اور اوورلوڈنگ کرنے والی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتے

ہوئے 220 چالان کئے گئے، 04 گاڑیوں کے روٹ پرمٹ معطل کئے گئے اور ان گاڑیوں کے مالکان کو -/145,500 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ج) جی یہ درست ہے کہ جہلم سے للہ تک کا فاصلہ 90 کلو میٹر، ٹوبہ سے کدھی میرے تک کا فاصلہ 25 کلو میٹر اور پنڈ دادن خان سے للہ تک کا فاصلہ 30 کلو میٹر ہے اور بعض ٹرانسپورٹرز ناجائز منافع حاصل کرنے کے لئے سواریوں سے زائد کرایہ لینے کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن شکایت ملنے پر چیکنگ ایجنسیاں ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتی رہتی ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جہلم زیادہ کرایہ وصول کرنے والے ٹرانسپورٹرز کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کرتی رہتی ہے اس حوالے سے پچھلے سال کے دوران 220 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کے مالکان کو -/145,500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا جبکہ MVO 115 کے تحت 28 گاڑیاں بند تھانہ کی گئیں اور منظور شدہ کرائے نامے جنرل بس سٹینڈز پر آویزاں کروائے گئے ہیں۔ آئندہ بھی ایسی قانونی کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

لاہور: LTC کے نظام کو بہتر کرنے، بند روٹ کی بحالی اور نئی بسوں کو چلانے سے متعلقہ تفصیلات

*3446: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ LTC کے 19 میں سے 16 روٹ بند کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہوری صرف 65 کھٹارا بسوں پر سفر کرنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گھنٹوں انتظار کے بعد شہری کھڑے ہو کر سفر کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے فقدان کی وجہ سے شہریوں کے لئے روز بروز مشکلات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک LTC کے نظام کو بہتر کرنے، بند روٹ بحال کرنے اور نئی بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی یہ درست ہے کہ بس آپریٹروں کے ساتھ ہونے والے معاہدات کی مدت مکمل ہونے پر متعلقہ آپریٹروں کی جانب سے بس سروس کو بند کر دیا گیا ہے۔

(ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہریوں کی سفری مشکلات کو کم کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اہم روٹوں پر پرائیویٹ آپریٹروں کے تعاون سے مزدا/ منی بس سروس کا آغاز کر دیا ہے۔ تاکہ سفری مشکلات میں کمی لائی جاسکے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ پرائیویٹ آپریٹر بغیر سبسڈی کے ٹرانسپورٹ سروس مہیا کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے، لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہریوں کی سفری مشکلات کو کم کرنے کے لئے ہی ہنگامی بنیادوں پر مزدا/ منی بس سروس کا آغاز کیا ہے اور ساتھ ہی ویگن سروس بھی شہر کے بیشتر روٹوں پر سفری سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔

(د) فی الحال شہر میں معیاری پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے بسوں کی کمی ہے۔200 سپیڈو بسیں لاہور شہر میں مختلف روٹوں پر سروس مہیا کر رہی ہیں اور جلد ہی لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے تحت مزید نئی 350 بسوں کو مختلف روٹوں پر چلایا جائے گا اور مرحلہ وار پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

(ہ) ادارہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی معیاری، سستی اور آرام دہ پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کو جلد از جلد یقینی بنانے کے لئے عملی طور پر کوشاں ہے اور اس سلسلہ میں 350 نئی بسوں کی منظوری کے لئے ورکنگ پیپر مجاز اتھارٹی کو بھجوایا جاچکا ہے اور انشااللہ اس کی منظوری پر نئی بسوں کی فراہمی کے ساتھ ہی بند روٹوں کے ساتھ نئے روٹوں پر بھی پبلک ٹرانسپورٹ فراہم کر دی جائے گی۔

ضلع رحیم یار خان میں قانونی وغیر قانونی بس سٹینڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3465: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے بس سٹینڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے قانونی اور کتنے غیر قانونی ہیں غیر قانونی بس سٹینڈ کو ختم یاان کو ریگولر کرنے کے لئے کیااقدام اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں لوکل بس سٹینڈ اورانٹر سٹی کی تعداد اورلوکیشن کیا ہے الگ الگ تفصیلات بتائی جائیں؟

(د) بس سٹینڈ کی منظوری کے لئے کیا شرائط اور مسافروں کے لئے کیا سہولیات پوری کرنا ضروری ہوتی ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) یہ بس سٹینڈ کب تعمیر ہوئے تھے کیاان کو وقتاًفوقتاً ریپئر اور رینوویٹ کیا جاتا ہے ان کی مرمت / دیکھ بھال پر سال 2017 سے 2019 تک کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل سات بس وویگن سٹینڈز موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سی کلاس سٹینڈز 3:

1۔جنرل بس سٹینڈ، KLPروڈ، صادق آباد (زیر تعمیر)۔

2۔جنرل بس سٹینڈ، شاہی روڈ، رحیم یار خان (زیر تعمیر)۔

۔جنرل بس سٹینڈ، ظاہر پیر روڈ، خانپور۔

ڈی کلاس سٹینڈز 4:

1۔وڑائچ انٹر پرائزز ڈی کلاس سٹینڈ، KLPروڈ، صادق آباد۔

2۔مون چیمہ ڈی کلاس سٹینڈ KLPروڈ، صادق آباد۔

3۔DAEWOOبس سروس KLPروڈ، صادق آباد

4۔DAEWOOبس سروس، چوک بہادر پور۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں موجود تمام سات سٹینڈز قانونی ہیں اور کوئی بھی سٹینڈ غیر قانونی موجود نہ ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں بس و ویگن سٹینڈز کی تعداد 07 ہے اور یہ تمام انٹر سٹی سٹینڈز ہیں۔ لوکیشن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ جنرل بس سٹینڈ KLP روڈ صادق آباد۔

2۔ جنرل بس سٹینڈ، شاہی روڈ رحیم یار خان۔

3۔ جنرل بس سٹینڈ، ظاہر پیر روڈ، خانپور۔

4۔ مون چیمہ ڈی کلاس سٹینڈ KLP روڈ صادق آباد۔

5۔ وڑائچ انٹر پرائزز ڈی کلاس سٹینڈ، KLP روڈ صادق آباد۔

6۔DAEWOO ٹرمینل KLP روڈ صادق آباد۔

7۔DAEWOO ٹرمینل KLP روڈ چوک بہادر پور۔

(د) بس و ویگن سٹینڈ کی منظوری کے لئے تمام شرائط و ضوابط موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کی ذیلی دفعہ 253 میں دیئے گئے ہیں اور مسافروں کے لئے سہولیات کی فراہمی کی تفصیل موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 میں دی گئی ہے جن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جنرل بس سٹینڈ خان پور سال 1996 میں تعمیر ہوا تھا جبکہ جنرل بس سٹینڈ صادق آباد اور رحیم یار خان زیر تعمیر ہیں اور ان تمام سی کلاس سٹینڈز کی تعمیر و مرمت اور رینوویشن کی ذمہ داری متعلقہ تحصیل، بلدیہ / میونسپل کمیٹی کی ہے۔ جبکہ ڈی کلاس پرائیویٹ سٹینڈز کی تعمیر، مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری متعلقہ مالکان کی ہے۔

صوبہ میں اوورلوڈنگ کرنے والے ٹرانسپورٹرز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3741: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے ڈبل ایکسل، تھری ایکسل، فور ایکسل، فائیو ایکسل اور سکس ایکسل پر لوڈ ڈالا جاتا ہے وہ محکمہ سے منظور شدہ ہے؟

(ب) حکومت یا محکمہ کی طرف سے منظور شدہ ایکسل لوڈ کا کوئی نوٹیفکیشن ٹرانسپورٹرز کو جاری کیا ہے تو اس کی نقل فراہم کی جائے اگر نہیں جاری ہوا تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(ج) حکومت اور محکمہ ایکسل اوورلوڈنگ کرنے والے ٹرانسپورٹرز کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے جس سے ملک کی قیمتی سڑکیں آئے دن خراب ہونے سے بچ سکیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، یہ درست ہے تمام کمرشل گاڑیوں جن میں، ڈبل ایکسل، تھری ایکسل، فور ایکسل، فائیو ایکسل اور سکس ایکسل شامل ہیں پر جو سامان لوڈ کیا جاتا ہے، محکمہ ٹرانسپورٹ کی چیکنگ ٹیمیں اس پر عملدرآمد کروانے کے لئے حکومت پاکستان کے جاری کردہ آرڈیننس National Highways Safety Ordinance, 2000 کے مطابق کارروائی کرتی ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں چلنے والی تمام لوڈر ٹرانسپورٹ جو Axle Load Management کی خلاف ورزی کرتی ہیں ان کے خلاف کارروائی حکومت پاکستان کے جاری کردہ آرڈیننس National Highways Safety Ordinance, 2000 کے تحت کی جاتی ہے اور وہ پورے ملک میں نافذ ہے، جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایکسل لوڈ کی خلاف ورزی کی صورت میں نیشنل ہائی ویز اتھارٹی، ٹریفک پولیس اور DRTA کا عملہ ان کے خلاف باقاعدگی سے ان کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر قانونی کارروائی کرتے ہیں۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کی ٹیموں نے سال 01.01.2016 سے لے کر 31.01.2020 تک Axle Load Management کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کے خلاف جو کارروائی کی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اوورلوڈنگ کرنے پر چالان کی گئی گاڑیوں کی تعداد 291,138

اوورلوڈنگ کرنے پر گاڑیاں بند کی گئیں 52,195

اوورلوڈنگ کرنے پر گاڑی مالکان کو کیا گیا جرمانہ -/39,95,77,500 روپے

اس مہم کی وجہ سے ایکسل اوورلوڈنگ میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

اورنج لائن ٹرین کے منصوبہ پر لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3962: **محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت اورنج لائن ٹرین کو کب تک باقاعدہ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس منصوبے پر اب تک کتنی لاگت آئی ہے اس کی تمام تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت نے اورنج لائن ٹرین کو چلانے اور دیکھ بھال کے لئے کن کن غیر ملکی کمپنیوں کو ٹھیکے دیئے ہیں اور کیا یہ ٹھیکے باقاعدہ بولی کے تحت دیئے گئے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) حکومتِ پنجاب اور اورنج ٹرین منصوبہ رواں سال جون 2020 تک عوام کے لئے چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) لاہور اورنج ٹرین منصوبہ کے لئے اکنامک افیئر ڈویژن، حکومت پاکستان نے چین کی حکومت کے ساتھ آسان شرائط پر 1.626 ارب ڈالر کے قرض کا معاہدہ China Eximbank سے کیا ہے۔ جو China Eximbank کے ذریعے حکومت پنجاب کو فراہم کیا جارہا ہے۔ اس قرض میں سے (Civil Works and Electrical & Mechanical Works) کی مد میں -/1332,662792 ڈالر 29 فروری 2020 تک خرچ کئے جا چکے ہیں۔ اس منصوبہ پر خرچ کئے گئے لوکل فنڈز کی تفصیلات لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (LDA) سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب نے اورنج لائن ٹرین کو چلانے اور دیکھ بھال کے لئے PPRA Rules 2014 کے تحت اوپن ٹینڈر کیا جس کے تحت مندرجہ ذیل غیر ملکی کمپنیوں نے حصہ لیا۔

1. NORINCO-GMG-DAEWOO JV: A joint venture between Norinco International Cooperation Ltd. (Norinco), Guangzhou Metro Group Co. Ltd. (Daewoo)

2. CRCCI-VS-SM-BM JV: A joint venture between China Railway Construction Corporation (International) Limited (CRCCI), Vital Star Pvt. Ltd (VS), Seoul Metro (SM) and Beijing Jingcheng Metro Limited (BM)

بولی جیتنے والی کمپنی NORINCO-GMG-DAEWOO JV ہے جس کے ساتھ 2020-2-25 کو باقاعدہ معاہدہ طے پا گیا ہے۔

راجن پور: ہائی ایس اور ویگن مالکان کا کرایہ نامہ سے زائد کرایہ وصول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3990: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور میں چلنے والی گاڑیوں کا کرایہ باقاعدہ، محکمہ ٹرانسپورٹ سے منظور شدہ ہے اس کا نوٹیفکیشن آخری دفعہ کب ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع راجن پور کے تمام روٹس پر کرایہ نامہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ نہ ہے بلکہ ہائی ایس اور ویگن مالکان اپنی مرضی سے کرایہ وصول کر رہے ہیں سٹاپ ٹو سٹاپ کتنا کرایہ وصول کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان روٹس پر چلنے والی ہائی ایس اور ویگن کے مالکان زبردستی مسافروں سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اپنے مقرر کردہ کرایہ سے زیادہ کرایہ وصول کرنے والے ٹرانسپورٹر کی ٹرانسپورٹ کو بند کرنے اور منظور شدہ کرایہ نامہ آویزاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے صوبہ پنجاب میں چلنے والی تمام نان ائر کنڈیشنڈ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے فی کلومیٹر کے حساب سے کرایہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے مطابق تمام DRTAs اپنے اپنے اضلاع کے منظور شدہ روٹوں کے لئے کرایہ نامہ جاری کرتے ہیں، بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA راجن پور، ضلع راجن پور میں مختلف روٹ پر چلنے والی نان ائر کنڈیشنڈ گاڑیوں کا کرایہ نامہ بھی گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق جاری شدہ ہے۔ حکومت کی طرف سے کرائے کا نوٹیفکیشن آخری دفعہ 21۔جون 2018 کو جاری کیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے ضلع راجن پور میں ہر اڈے پر حکومت کی طرف سے جاری کردہ کرایہ نامہ آویزاں ہے جبکہ ٹرانسپورٹرز کو اپنی من مانی کرنے اور زائد کرایہ وصولی سے روکنے کے لئے سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور ٹریفک پولیس عملہ باقاعدگی سے ان کے خلاف کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ سٹاپ ٹو سٹاپ کرایہ نامہ چیک کرنے کے لئے کرایہ نامہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ بعض ٹرانسپورٹر حضرات زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے زائد کرایہ وصول کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور شکایت ملنے پر ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ سال 20-2019 میں ایسی شکایات پر 24 گاڑیاں بند کی گئیں جبکہ 376 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کے مالکان کو -/3,47,500 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور عملہ باقاعدگی سے زائد کرایہ وصول کرنے والے ویگن مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے رہتے ہیں جبکہ اڈوں پر آویزاں کرایہ نامے بھی چیک کئے جاتے ہیں اور یہ عمل آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔

فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*4016: **محترمہ فردوس رعنا:** کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ کی کیاپوزیشن ہے؟

(ب) شہر کے اندر کون کون سے روٹ ہیں؟

(ج) پبلک ٹرانسپورٹ کی تعداد کتنی ہے یعنی کتنی بسیں ہیں؟

(د) اگر کوئی کمی ہے تو کب تک promote کرنے کاارادہ ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) فیصل آباد شہر سے چوبیس گھنٹے مختلف شہروں کے روٹس پر اے سی، نان اے سی گاڑیاں چلتی ہیں۔

اس کے علاوہ فیصل آباد میں 1994 میں کمشنر فیصل آباد کی زیر نگرانی فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے تحت شہر کے مختلف روٹس پر تقریباً566 گاڑیاں چل رہی ہیں۔

(ب) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے ماتحت اس وقت شہر میں گیارہ روٹس چل رہے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ غلام محمد آباد تا کھڑیانوالہ

2۔ غلام محمد آباد تا جڑانوالہ

3۔ ستارہ کالونی تا تاندلیانوالہ

4۔ چک نمبر 204 تا باغ والا

5۔ پینسرہ تا گٹ والا

6۔ نیو سبزی منڈی تا چک جھمرہ

7۔ مین ٹرمینل تا مریدوالا

8۔ مین ٹرمینل تا دیال گڑھ

9۔ سجادہ تا خانووانہ

10۔ رسالے والا تا پل ڈھینگرو

11۔ شاداب پلی تا نلکا کوہالہ

(ج) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے ماتحت روٹ نمبر B-11 پر 26 بسیں چل رہی ہیں اور باقی تمام روٹس پر تقریباً 540 ویگنیں چل رہی ہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ فیصل آباد سے دیگر شہروں کے لئے اور فیصل آباد شہر کے اندر مختلف قسم کی ٹرانسپورٹ کافی تعداد میں چل رہی ہے جس میں مزید بہتری کے لئے حال ہی میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر فیصل آباد نے پرائیوٹ ٹرانسپورٹرز اور فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے مشترکہ تعاون سے شہر کے موجودہ اور مزید روٹس پر اے سی اور نان اے سی معیاری سروس چلانے کے لئے خواہشمند ٹرانسپورٹ کمپنیز اور ٹرانسپورٹرز کو بذریعہ ابلاغ عامہ دعوت دی ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس اجلاس بھی منعقد ہو چکے ہیں جس کے مطابق جلد ہی موجودہ اور مزید دیگر روٹس پر معیاری ٹرانسپورٹ متعارف کروائی جائے گی۔

وومن آن ویل پراجیکٹ کے لئے بجٹ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4225: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا درست ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے Women on Wheel Project کے نام سے پراجیکٹ شروع کیا تھا؟

(ب) کیا محکمہ اس پراجیکٹ کو جاری رکھے ہوئے ہے؟

(ج) کیا محکمہ مالی سال 2020-21 میں Women on Wheel Project کے لئے بجٹ ایلوکیٹ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے Women on Wheel Project کے نام سے پراجیکٹ شروع کیا تھا۔ اس پراجیکٹ کے تحت 40-18 سال عمر کی ایسی خواتین / طلباء جو پنجاب کی مستقل رہائشی ہوں اور جن کے پاس قومی شناختی کارڈ اور موٹر سائیکل

چلانے کا لائسنس ہو کو موٹر سائیکل دینے کا فیصلہ کیا گیا۔اس پراجیکٹ کے تحت کل 3026 موٹر سائیکل دیئے جانے تھے جس میں ہر موٹر سائیکل کی قیمت -/67,500 مقرر کی گئی اور فی موٹر سائیکل 24,975 روپے (37٪) حکومت پنجاب کی جانب سے سبسڈی، جبکہ 20,250 روپے (30٪) کامیاب امیدوار اور 22,275 روپے (33٪) بنک آف پنجاب سے قرضہ تھا۔ جبکہ بنک آف پنجاب سے قرضہ پر سود بھی حکومت پنجاب کے ذمے تھا۔ بھرپور اشتہاری مہم اور 3 دفعہ مدت میں توسیع کے باوجود صرف 719 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 505 کامیاب امیدوار نکلے۔ان 505 کامیاب امیدواروں کو موٹر سائیکل مہیا کر دی گئی ہیں۔

(ب) یہ پراجیکٹ اب مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) مالی سال 21-2020 میں Women on Wheel Project کے لئے کوئی بجٹ ایلوکیٹ نہیں کیا گیا ہے۔

صوبہ میں گاڑیوں کو روٹ پرمٹ کے اجراء اور فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*4335: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوری 2019 سے اب تک کتنی گاڑیوں کو روٹ پرمٹ جاری کئے گئے؟

(ب) روٹ پرمٹ کی مد میں کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) روٹ پرمٹ کی مد میں کل کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام DRTAs اور پنجاب PTA نے جنوری 2019 سے لے کر فروری 2020 تک ہر قسم کی کمرشل ٹرانسپورٹ کے لئے 216,344 روٹ پرمٹ جاری و تجدید کئے۔

(ب) ہر قسم کی کمرشل گاڑی کے روٹ پرمٹ کے لئے Category-wise روٹ فیس نوٹیفائیڈ ہے۔ شرح فیس کے نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جنوری 2019 سے فروری 2020 تک نئے روٹ پرمٹ کے اجراء اور تجدید کی مد میں کل -/56,42,60,025 روپے آمدن ہوئی۔

صوبہ میں مسافر بسوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے طریق کار میں بہتری لانے سے متعلقہ تفصیلات

*4432: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ماحولیاتی آلودگی میں مسافر بسوں کا بڑا کردار ہے ان کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے طریق کار میں بہتری کی منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(ب) روٹ پر چلنے والی بسوں کے زیر استعمال رہنے کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ وقت کی قانونی حد کیا ہے؟

(ج) اگر ہاں یا نہ دونوں صورتوں میں وضاحت فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! تمام پبلک سروس گاڑیوں کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت ہر چھ ماہ بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینا لازمی ہے۔ حکومت پنجاب نے ان گاڑیوں کی فٹنس کے پرانے نظام میں بہتری کے لئے سویڈن کی ایک فرم M/S OPUS Inspections (Pvt) Ltd کے ساتھ پنجاب بھر میں 39 Vehicles Inspection and Certification سٹیشن قائم کرنے کا معاہدہ کیا ہے جہاں پر جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے بین الاقوامی معیار کے مطابق گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں اب تک 26 اضلاع میں مندرجہ ذیل VICS سٹیشن پر گاڑیوں کی مکمل چیکنگ کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ کا اجراء شروع ہو چکا ہے:

" لاہور میں 2 اور شیخوپورہ, گجرات, وہاڑی, خانیوال, ٹوبہ ٹیک سنگھ، اٹک، ننکانہ صاحب، بہاولپور، پاکپتن شریف، چنیوٹ، چکوال، جھنگ، ساہیوال، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، رحیم یار خان، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی، لیہ، مظفر گڑھ،

لودھراں، سرگودھا، گوجرانوالہ اور بھکر میں ایک ایک سٹیشن ہے۔ باقی 10 اضلاع میں بھی اسی سال VICS سٹیشن قائم کر دیئے جائیں گے۔ ان کمپیوٹرائزڈ سنٹرز کے قیام سے فٹنس کے نظام میں بہت بہتری اور ماحولیاتی آلودگی میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

(ب) موٹر وہیکلز رولز 1969 کے Rule 57-B کے تحت مختلف شاہرات پر چلنے والی بسوں کی زیادہ سے زیادہ age کی حد درج ذیل ہے۔

(i) A کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 15 سال تک ہو۔

(ii) B کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 20 سال تک ہو۔

(iii) C کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 25 سال تک ہو۔

(iv) M کیٹیگری روٹ: (صرف موٹروے کے لئے) اس کی مدت 10 سال تک ہے۔

تاہم مفاد عامہ اور تکنیکی وجوہات کی بنا پر حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مندرجہ بالا تمام کیٹیگریز کو ان کی مدت سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا ہے اور فی الحال ہر قسم کی گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر چلانے کی اجازت ہے۔

(ج) تمام تفصیلات اوپر دے دی گئی ہیں۔

میٹرو بس کے کرائے کا تعین کرنے والی مشین کی عدم فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

*4495: **چوہدری اختر علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میٹرو بس سٹیشن کچہری، داتا صاحب اور شمع کے مقام پر نصب کرایہ deduct کرنے والی مشین عرصہ دراز سے خراب ہیں جس کی وجہ سے مسافر بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہیں حکومت کو ماہانہ لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے حکومت اس وجہ سے سالانہ ایک ارب روپے کی سبسڈی دینے پر مجبور ہے جس کی رقم عوام سے لی جا رہی ہے؟

(ب) 042111222627 پر شکایات 7 فروری 2020 کو درج کروائی گئی لیکن کوئی response نہیں آیا مگر اس شکایت کے باوجود ابھی تک یہ مشین خراب ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک یہ مشین بروقت ٹھیک نہ کروانے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) میٹرو بس میں مفت سفر کرنے کی اجازت بالکل نہ ہے مشینوں کے خراب ہونے کی صورت میں ایک مکمل SOP کے تحت کرایہ اکٹھا کیا جاتا ہے جس کو PMA کے account میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ میٹرو بس سٹیشن کچہری، داتا صاحب اور شمع کے مقام پر نصب کرایہ deduct کرنے والی مشینیں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے بند ہو گئی تھیں۔ تاہم اس مسئلہ کے مستقل حل کے لئے TEPA اور NESPAK کی سفارشات کی روشنی میں کام جاری ہے۔ علاوہ ازیں مورخہ 2020-3-13 کو ہنگامی بنیادوں پر ان کو عارضی طور پر بجلی بحال کر کے چلا دیا گیا ہے۔ معاملے کے مستقل حل کو 45 دن کے اندر implement کر دیا جائے گا۔

(ب) شکایت درج ہونے کے بعد متعلقہ افسر کو بجھوا دی جاتی ہے اور اس کے تدارک کے لئے اقدامات شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) جواب (الف) و (ب) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

فیصل آباد: بی کلاس جنرل بس سٹینڈ کی منظوری اور بنائے گئے بائی لاز سے متعلقہ تفصیلات

*5489: **جناب علی اختر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا فیصل آباد میں (B) کلاس جنرل بس سٹینڈ (سٹی ٹرمینل) کب منظور کیا گیا اور منظوری میں کون سے بائی لاز بنائے گئے تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا (B) کلاس جنرل بس سٹینڈ (سٹی ٹرمینل) فیصل آباد جس جگہ پر بنایا گیا ہے وہ جگہ پرائیویٹائزیشن بورڈ سے واپس لینے اور اڈہ بنانے کی باقاعدہ منظوری لی گئی تھی اگر جواب ہاں میں تو تفصیل بیان کریں اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا(B) کلاس جنرل بس سٹینڈ (سٹی ٹرمینل) فیصل آباد کو چلانے کے لئے بائی لاز بنائے گئے اور قانون / رولز کے مطابق چیئرمین صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی سے منظوری حاصل کی گئی اگر جواب ہاں تو تفصیل بیان فرمائیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا(B) کلاس جنرل بس سٹینڈ (سٹی ٹرمینل) فیصل آباد کی منظوری دیتے ہوئے بنائے گئے بائی لاز کے مطابق چلایا جارہا ہے اگر جواب ہاں میں تو تفصیل بیان فرمائیں اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب *محمد* جہانزیب خان کھچی):

(الف) سال 2011 میں فیصل آباد شہر میں موجود غیر قانونی سٹینڈز کے خاتمہ کے لئے اور لوگوں کو بہتر سفری سہولیات کی فراہمی کے لئے ایک نئے (B) کلاس جنرل بس سٹینڈ کا قیام ناگزیر تھا جس کو باقاعدہ طور پر ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد کے اجلاس منعقدہ مورخہ 24.03.2011 میں "سٹی ٹرمینل" کے طور پر منظور کیا گیا اور ساتھ ہی اس سٹینڈ کو چلانے کے لئے 57 MVR کے تحت بائی لاز بھی ترتیب دیئے گئے۔

(ب) یہ جگہ پرانے GTS سٹینڈ کی ہے، جہاں سے ماضی میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بس سروس چلا کرتی تھی اور بمطابق فرد جمع بندی خسرات نمبری 1461, 1463 1462, یہ جگہ صوبائی حکومت کی ملکیت ہے اور خانہ کاشت میں بورڈ آف ریونیو کا اندراج ہے۔ پرائیویٹائزیشن بورڈ کا اس میں کوئی ذکر نہ ہے لہذا ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد کی منظوری اور EDO ریونیو سے باقاعدہ NOC حاصل کرنے کے بعد یہاں پر (B) کلاس سٹی ٹرمینل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ج) جی، ہاں! جیسا کہ جز الف میں بتایا گیا۔ سٹی ٹرمینل فیصل آباد (B) کلاس جنرل بس سٹینڈ کے انتظام و انصرام کے لئے ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد نے MVR 57 کے تحت بائی لاز منظور کئے جنہیں حتمی منظوری کے لئے چیئرمین صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور بھجوایا گیا جہاں سے بائی لاز میں چند تبدیلیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان بائی لاز کو متعلقہ تبدیلیوں کے بعد دوبارہ چیئرمین صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کو بھیج دیا گیا۔

بعد ازاں محکمہ ٹرانسپورٹ نے DRTA فیصل آباد کے منظور کردہ بائی لاز کے ڈرافٹ کو vetting کے لئے محکمہ قانون اور پارلیمانی امور کو بھجوایا۔ Law Department نے اس پر رائے دی کہ محکمہ B کلاس سٹینڈ کے انتظام و انصرام کے لئے الگ رولز بنائے جو کہ صوبے کے تمام B کلاس سٹینڈز پر یکساں لاگو کئے جاسکیں اب یہ معاملہ محکمہ کے لیگل سیکشن کے پاس زیر غور ہے۔

(د) فی الحال سٹی ٹرمینل فیصل آباد کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے مطابق چلایا جارہا ہے۔

رحیم یارخان انٹر چینج سے شہر جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*5662: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موٹروے رحیم یارخان انٹر چینج رحیم یارخان شہر سے تقریباً 30 کلومیٹر دور ہے اور KLP روڈ سے تقریباً 13 کلومیٹر دور ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کراچی، لاہور اور اسلام آباد سے آنے والے مسافروں کے لئے انٹر چینج مذکورہ سے رحیم یارخان شہر جانے اور دیگر مضافاتی شہروں کے لئے تا حال ٹرانسپورٹ کا کوئی باقاعدہ بندوبست نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ بالا مسائل کے حل کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) کراچی، لاہور اور اسلام آباد سے آنے والے مسافر سٹی ایریا کے منظور شدہ بس سٹینڈ پر ہی اترتے ہیں اور دوسرے شہروں کو جانے کے لئے وہیں سے سوار ہوتے ہیں۔ بہر حال ایسے مسافروں کی سہولت کے لئے جو انٹر چینج پر اتریں، ایک پرائیویٹ کمپنی کی شٹل سروس شروع کر دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ سٹی رحیم یار خان سے انٹر چینج تک پرائیویٹ شٹل سروس شروع ہو گئی ہے تا کہ ایسے مسافروں کو سہولت مل سکے۔

صوبہ میں کمرشل گاڑیوں کے ٹائر چیک کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*5808: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آئے روز کمرشل ویگنوں اور ہائی ایس کے ٹائر پھٹنے کی خبریں آتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹائر پھٹنے کے حادثے میں روزانہ سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے کیا حکومت کے پاس کمرشل گاڑیوں کے ٹائر چیک کرنے کا میکنزم ہے تو طریق کار کے بارے وضاحت فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ بات درست ہے کہ کمرشل گاڑیوں کے ٹائر پھٹنے کی خبریں میڈیا میں آتی رہتی ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ ٹائر پھٹنے کی وجہ سے کبھی کبھار مہلک حادثات رونما ہوتے ہیں جن میں لوگ ہلاک یا زخمی بھی ہو جاتے ہیں۔

(ج) ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومتِ پنجاب نے تمام کمرشل گاڑیوں کی انسپکشن کے لئے بین الاقوامی کمپنی OPUS Inspection Pvt. Ltd کے ساتھ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت معاہدہ کیا ہے۔ جس کے تحت پنجاب کے بڑے شہروں میں VICS سنٹر بنائے گئے ہیں جہاں پر ان گاڑیوں کے سات ٹیسٹ کئے جاتے ہیں جس میں ٹائروں کو بھی چیک کیا جاتا ہے۔ گاڑی کے ٹائروں کی گُڈی (Tire Tread) کو Tire Depth Gauge سے چیک کیا جاتا ہے۔

گزشتہ دو سالوں میں صوبہ میں ویگن اور بسوں کے نئے روٹ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*5903: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویگن اور بسوں کے روٹ کے لئے فی سیٹ انشورنس کے لئے کتنی رقم جمع کرانا ہوتی ہے؟
(ب) گزشتہ دو سالوں میں صوبہ بھر میں ویگن اور بسوں کے کتنے نئے روٹ جاری کئے گئے؟
(ج) گزشتہ دو سالوں میں انشورنس رقم کی مد میں کتنی رقم جمع کرائی گئی؟
(د) کیا انشورنس کمپنیاں ایس ای سی پی سے منظور شدہ ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) روٹ پرمٹ کے حصول کے لئے بسوں / ویگنوں کے مالکان کو اپنی گاڑیوں کے لئے فی سیٹ دو لاکھ پچاس ہزار روپے کے حساب سے انشورنس گارنٹی جمع کروانی لازم ہے۔
(ب) گزشتہ دو سالوں میں صوبہ بھر میں ویگن اور بسوں کے 73,479 نئے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے۔
(ج) اس بارے وضاحت کی جاتی ہے کہ انشورنس کی رقم جمع نہیں کی جاتی بلکہ MVR 64 RUL 1969 کے مطابق کسی بھی ٹریفک حادثے میں ہلاک یا زخمی ہونے والے مسافروں کے معاوضے کے لئے اس ضلع کے سیکرٹری DRTA جو کہ کلیم ٹریبونل بھی ہے، کے پاس درخواست دی جاتی ہے جہاں سے ٹریبونل کے فیصلے کے مطابق متعلقہ انشورنس کمپنی اس معاوضے کا چیک سیکرٹری DRTA کے ذریعے متعلقہ درخواست گزار کو دیتی ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ دو سالوں کے دوران -/30,54,000 روپے کی رقم مختلف حادثات کے متاثرین کو ادا کی گئی ہے۔
(د) ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے تمام دفاتر صرف ان انشورنس کمپنیوں جو کہ (SECP) سکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ ہیں، سے جاری شدہ انشورنس گارنٹی کو ہی روٹ پرمٹ کے حصول کے لئے قبول کرتے ہیں بصورت دیگر روٹ پرمٹ جاری نہیں کیا جاتا۔

صوبہ میں انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سٹیشن کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7006: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سویڈش فرم سے معاہدہ کے تحت 39 انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سٹیشن قائم کرنا ہیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اب تک کتنے سٹیشن قائم ہوئے ہیں ان سٹیشن میں جنوبی پنجاب میں کتنے سٹیشن شامل ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سویڈش فرم سے معاہدہ کے تحت 39 انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سٹیشن قائم کرنا ہیں۔

(ب) اب تک 27 وہیکل انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سنٹرز 26 اضلاع میں قائم کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے 8 سنٹرز (ڈیرہ غازی خان، لیہ، مظفر گڑھ، بہاولپور، رحیم یار خان، وہاڑی، خانیوال، لودھراں) جنوبی پنجاب میں قائم کئے گئے ہیں۔

چنگ چی رکشا کو روٹ پر لانے سے قبل درکار اجازت سے متعلقہ تفصیلات

***7008: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا چنگ چی رکشہ کو روٹ پر لانے سے قبل انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ سے منظوری لی جاتی ہے؟

(ب) کیا ان چنگ چی رکشہ کے لئے وہیکل انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سنٹر (vics) سے بھی اجازت لی جاتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چنگ چی / موٹر سائیکل رکشا کمپنیز کو اپنی پروڈکٹ روٹ پر لانے سے قبل وفاقی حکومت کے دو اداروں پاکستان سٹینڈرڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) اور انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ (EDB) سے منظوری لی جاتی ہے۔

(ب) چنگ چی / موٹر سائیکل رکشا کے لئے رجسٹریشن کروانے سے پہلے وہیکل انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سنٹر (VICS) سے پاسنگ کروانا ضروری ہے۔

اوکاڑہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی آمدن واخراجات نیز ملازمین اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ ودیگر تفصیلات

*7048: **جناب منیب الحق:** کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ اوکاڑہ کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں آمدن کس کس فیس ٹیکس اور ذرائع سے ہوئی ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین اس ضلع میں تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی کارکردگی بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں ان کے نمبر اور یہ کس کس کے استعمال میں ہیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ اوکاڑہ کے گزشتہ سالوں اور ہذا سال کے تنخواہ و دیگر دفتری اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	روٹ پرمٹ انکم	چیکنگ چالان انکم	فٹنس سرٹیفکیٹ انکم	سالانہ ٹوٹل انکم
1۔	2018-19	87,58,750	36,27,000	32,93,190	1,56,78,940
2۔	2019-20	66,15,440	27,94,100	29,22,587	1,23,32,127
3۔	2020-21	20,63,751	17,97,500	79,14,579	1,17,75,830

سیکرٹری ڈی آر ٹی اے اوکاڑہ کے گزشتہ سالوں اور ہذا سال کے تنخواہ و دیگر دفتری اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2018-19	23,35,406
2019-20	25,87,509
2020-21	25,00,310

(ب)

نمبر شمار	نام آفیسر / آفیشل	عہدہ	گریڈ	پوسٹنگ سال
1۔	محسن ریاض	سیکرٹری(DRTA)	17	24.2.2020
2۔	محمد اصغر	اسسٹنٹ	16	22.5.2021
3۔	بلال احمد	جونیئر کلرک	11	25.5.2021
4۔	محمد کاشف	ٹرانسپورٹ سب انسپکٹر	14	12.10.2020
5۔	محمد آصف	موٹر وہیکل ایگزامینر	14	17.1.2020
6۔	وسیم عباس	چوکیدار	4	25.5.2021
7۔	وقار	نائب قاصد	4	10.8.2009

(ج) سال19-2018کی کارکردگی:

روٹ پرمٹ کی مد میں87,58,750انکم حاصل کی گئی۔

جرمانہ کی مد میں36,27,000جرمانہ حاصل کیا گیا۔

فٹنس سرٹیفکیٹ کی مد میں32,93,190انکم حاصل کی گئی۔

سال20-2019کی کارکردگی:

روٹ پرمٹ کی مد میں-/66,15,440انکم حاصل کی گئی۔

جرمانہ کی مد میں-/27,94,100جرمانہ حاصل کیا گیا۔

فٹنس سرٹیفکیٹ کی مد میں-/29,22,587انکم حاصل کی گئی۔

سال21-2020کی کارکردگی:

روٹ پرمٹ کی مد میں-/20,63,751انکم حاصل کی گئی۔

جرمانہ کی مد میں-/17,97,500جرمانہ حاصل کیا گیا۔

فٹنس سرٹیفکیٹ کی مد میں-/79,14,579انکم حاصل کی گئی۔

(د) محکمہ ہذا کے پاس ایک عدد گاڑی زیر استعمال ہے جو کہ فیلڈ سٹاف (ٹی ایس آئی اور ایم وی ای) چیکنگ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

Vehicle No: OKD-56

(ہ)

نمبر شمار	سال	اخراجات مع مینٹیننس و فیول
1	01-7-2018 to 30-6-2019	1,16,383
2	01-7-2019 to 30-6-2019	1,37,280
3	01-7-2020 to 26-5-2021	2,48,000

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہوں گی کہ میں اس ایوان کی چند سینئر ممبران میں سے ہوں اور میں نے پچھلے اڑھائی سال سے اس ایوان میں ایک لفظ نہیں بولا اور وہ بھی صرف اس لئے کہ شاید اس ہاؤس میں رولز کے مطابق بات کرنا اور ڈھنگ کی بات کرنا یا کوئی sensible بات کرنا allowed نہیں ہے۔ اگر آپ فارغ ہو جائیں گے تو میں بات کروں گی۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ نے بات کر لی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! آپ مصروف تھے اس لئے میں نے اپنی بات روک دی میں نے دیواروں کے ساتھ بات نہیں کرنی ہے۔ میں نے آپ کے توسط سے جس چیئر پر آپ تشریف فرماہیں اس چیئر سے بات کرنی ہے۔ میں اس ایوان کی توجہ دو تین باتوں کی طرف دلانا چاہتی ہوں جس میں پہلی تو یہ ہے کہ جو کل بل پاس ہوئے ہیں ان کی کاپی ہمیں نہیں ملی، دوسری بات یہ کہ آج کا پورا ایجنڈا ہاؤس میں table نہیں کیا گیا اور تیسری بات جو راجہ بشارت صاحب نے کی ہے جو انہوں نے فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے اور یہ معزز ممبران کے privilege breach کرنے کی بات ہے۔ آپ 2019/2018 کے سوالات کے جوابات دو سال بعد دیں اور اس کی کوئی logic اس ایوان کو نہ دیں۔ آپ Question Hours کے بارے میں جو رولز ہیں وہ پڑھیں اور مجھے بتائیں کہ اس کو دو سال التواء میں رکھنے کی وجہ کیا ہے یہ صرف اور صرف معزز ممبران کے استحقاق مجروح کرنے کی بات ہے۔ کیونکہ وہ بہت محنت کر کے سوالات جمع

کرواتے ہیں اور خوش قسمتی سے اگر ان کا سوال آ بھی جائے، میں تو، خیر ان بد قسمت لوگوں میں سے ہوں کہ جن کے سوال آتے ہی نہیں تھے اس لئے میں نے جمع کروانے ہی چھوڑ دیئے ہیں۔اگر وہ سوال آ بھی جائیں تو منسٹرز ہی موجود نہیں ہیں یا وہ ایجنڈے پر ہی نہیں آتے۔میں سمجھتی ہوں اس سے بڑی ممبرز کی اور اس ہاؤس کی توہین نہیں ہو سکتی اور اس پر جو آپ نے Ruling دی ہے ویسے پہلے بھی بہت ساری Rulings اس ہاؤس میں آچکی ہیں اور میرا نہیں خیال اس Ruling پر بھی کوئی عمل درآمد ہو گا۔خدا کا واسطہ ہے اور میری آپ سے گزارش ہے کہ لوگ تو آتے جاتے رہتے ہیں اداروں کو اور ان اسمبلیوں کو سلامت رہنا ہوتا ہے۔ براہ مہربانی اس طرح رولز کی دھجیاں نہ اڑائیں ایجنڈا پورا دیا کریں جو بل آپ پیش کرتے ہیں ان بلز کو کم از کم table تو کریں۔ہم پڑھیں اس میں کیا کہا گیا ہے آپ لا کیا رہے ہیں۔کل جتنے بھی بلز آئے ہیں کسی ایک بل کی کاپی ہمارے tables پر موجود نہیں تھی۔یہ میں صرف ریکارڈ پر لانا چاہتی تھی کیونکہ مجھے پتا ہے کہ کچھ نہیں ہو گا،لک صاحب کے ہوتے ہوئے تو بالکل بھی نہیں ہو سکتا لیکن میں نے ریکارڈ پر لانا تھا اور as a parliamentarian میں نے اپنا حق ادا کر دیا اور بتا دیا کہ اس ہاؤس میں رولز کی دھجیاں کیسے بکھیری جاتی ہیں۔

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں اور پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 653 جناب عبداللہ وڑائچ کا ہے اور یہ پیش ہو چکا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت و تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ نوٹس میرے محکمہ سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ محکمہ لیبر سے متعلقہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس زیرو آور نوٹس نمبر 653 کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا نوٹس نمبر 682 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔جی، محترمہ!

سرگودھا میں سابق سینٹری ورکر ندیم مسیح (مرحوم) کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ۔ جناب چیئرمین!

"میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ مریم بیوہ ندیم مسیح (مرحوم) سابقا سینٹری ورکر میونسپل کارپوریشن سرگودھا میں جو کہ تین ہفتے قبل دوران ڈیوٹی فرائض سرانجام دیتے ہوئے گٹروں کی صفائی کے دوران گٹر میں گیس کی وجہ سے وفات پا گیا تھا۔ اس کی بیوہ کو اس کارپوریشن کے آفیشل واجبات کی ادائیگی نہ کر رہے ہیں بلکہ اس کو ناجائز تنگ کیا جارہا ہے اس بابت وزیراعلیٰ کی جانب سے اعلان کردہ پیکج و مراعات بھی نہیں دی جارہی ہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب دیں گے۔ جی، خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ جو ندیم مسیح ہے وہ لوکل گورنمنٹ کا regular employee نہیں تھا وہ daily wages پر sewerman تھا اور انہیں اس وقت پانچ لاکھ روپے ادائیگی بھی کی گئی تھی اور 50 ہزار روپے مزید کارپوریشن کی طرف سے بھی ادا کر دیئے گئے تھے۔ ان کا جو کیس ریگولر ملازمین کے حوالے سے ہے اس کی سمری بھی وزیراعلیٰ کو بھیج دی گئی ہے اور جیسے ہی وہاں سے منظوری آتی ہے تو ان کی بیوہ کو انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی امداد دی جائے گی۔ یہ بات بھی بالکل غلط ہے کہ ان کی بیوہ کو تنگ کیا جارہا ہے۔ اس حوالے سے جتنی بھی تفصیل ہے وہ میں محترمہ کو مہیا کر دیتا ہوں یہ ان کے زیرو آر کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اس میں یہ سب کچھ درج ہے کہ کس طرح ہم نے سمری کے لئے لکھا ہے تو میرے خیال میں ان کا معاملہ جلد ہی حل ہو جائے گا۔ میں ایک بات confirm کر دوں کہ یہ شخص regular ملازم نہیں تھا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا محترمہ! کے نوٹس نمبر682 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا نوٹس نمبر687 جناب آغا علی حیدر کا ہے۔ جی، آغا صاحب!

پی پی۔134 ننکانہ صاحب میں ریسکیو1122 کی سہولت نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

جناب آغا علی حیدر: شکریہ۔ جناب چیئرمین!

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ ضلع ننکانہ پی پی۔134 میں ریسکیو1122 کی کوئی سہولت نہ ہے۔ ریسکیو1122 کا جو آفس ننکانہ صاحب میں ہے اس کا فاصلہ یہاں سے 50 کلومیٹر سے زیادہ ہے جو کسی حادثہ اور ناگہانی افتاد کی صورت میں وہاں آنے جانے میں اڑھائی گھنٹے سے زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے جو کسی بھی المناک صورتحال کو جنم دے سکتا ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب آغا علی حیدر: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے کیونکہ ضلع ننکانہ اور میرے حلقے میں تقریباً50 کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور جب تک ننکانہ سے 1122 میرے حلقہ میں پہنچتی ہے کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے۔ میرا حلقہ چونکہ دریا پر واقع ہے اور تقریباًروز ہی وہاں کوئی نہ کوئی واقعہ پیش آتا ہے اس لئے میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر حکم دیں کہ سید والہ میں یا بڑا گھر میں ایک 1122 کا آفس کھولا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جہاں تک معزز رکن کے اس زیرو آر پر بات کرنے کا تعلق ہے تو میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ ان کے علاقہ میں مشکلات درپیش ہوں گی کیونکہ وہاں پر 1122 کا ادارہ نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ میرے حلقہ میں 1122 کا ادارہ قائم کیا جائے تو یہ پی پی وائز ہماری سکیم میں ہی شامل نہیں ہے۔ آپ بہتر جانتے ہیں کہ ابتدائی طور پر ضلعی سطح پر 1122 کی سہولت فراہم کی گئی تھی۔ یہ سہولت جب ضلعی سطح پر مکمل ہوگئی تو اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اب اس کو تحصیل کی سطح پر لے کر جایا جائے۔ ہم ابھی تمام تحصیلوں پر یہ network cover نہیں کر سکے۔ ہماری اس وقت ترجیح یہ ہے کہ ہم تحصیل کی سطح پر 1122 کی سہولت کو establish کریں۔ فی الحال پی پی کی سطح پر ہمارے وسائل اس بات کی اجازت نہیں دیتے اور ہمارے معروضی حالات بھی یہ ہیں کہ پہلے تحصیل کی سطح پر یہ سہولت فراہم کی جائے گی اور اس کے بعد اگر وسائل نے اجازت دی تو اس سہولت کو نیچے بھی لایا جاسکتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے معزز رکن تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ فی الحال گورنمنٹ کی پالیسی میں یہ بات شامل نہیں ہے اور ہمیں جیسے ہی وسائل میسر ہوں گے ان شاءاللہ تعالیٰ ہماری خواہش ہوگی کہ اس سروس کو جتنا زیادہ سے زیادہ expand کر سکیں وہ کریں گے لیکن وسائل کی دستیابی پر اس کا انحصار ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ وسائل دے تو ہم اس کو زیادہ expand کر دیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اس کا جواب آ گیا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میرا ضلع اور تحصیل ننکانہ ایک ہی ہے اس لئے میرا کہنا یہ ہے کہ اگر یہ تحصیل لیول پر کرنا چاہتے ہیں تو میرا حلقہ دریا کے اوپر ہے جو خطرناک علاقہ ہے۔ اس علاقہ میں 1122 کی بہت ضرورت ہے اس لئے میں درخواست کر رہا ہوں کہ اس حلقہ میں کسی بھی جگہ پر 1122 کا ایک ادارہ بنا دیں۔ میرا حلقہ کا ضلع اور تحصیل ننکانہ ہے۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ وہ ضلع اور تحصیل لیول پر 1122 کے ادارے بنا رہے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میرے ضلع اور تحصیل کو بھی ضرورت ہے۔ میں آگے کیا کروں گا وہ مجھے جواب تو دے دیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے آپ کو جواب دیا ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر وہاں ضرورت ہے تو ضرور کریں گے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ انہوں نے دوا اور دعا دونوں دی ہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔

اگلا زیرو آر نمبر 691 چودھری محمود الحق کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ زیرو آر کا نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر 693 سید عثمان محمود اور محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محکمہ سکولز ایجوکیشن کی تبادلہ پالیسی سے متعدد اساتذہ مستفید ہونے سے محروم

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے تقریباً ایک سال کے بعد صوبہ بھر میں اساتذہ کے تبادلوں سے پابندی اٹھائی ہے۔ مگر جو پالیسی اپنائی گئی ہے اس پالیسی کے تحت سنگل ٹیچرز اور تین سال سے 15 سال تک فرائض سرانجام دینے والے ٹیچرز مستفید نہیں ہو سکتے اور بلدیاتی اداروں کے سکولوں میں بھی خالی اسامیوں پر تبادلہ جات نہیں کئے جا رہے۔ Wedlock پالیسی کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ لہذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے یہ زیرو آر نوٹس pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد الیاس: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چنیوٹی صاحب!

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ایک شخص ابو بکر خدا بخش نتھو کا ہے۔ وہ خوشاب کا رہنے والا ہے، سکہ بند بڑا متعصب اور متشدد قادیانی ہے۔ اس وقت وہ FIA میں کام کر رہا ہے۔ وہ 6 جنوری کو ریٹائر ہو رہا ہے۔ اس نے اپنی ملازمت کے دوران بہت ساری ناجائز بھرتیاں کروائیں، بہت سارے حادثات کروائے اور اس سے اہل علاقہ بہت پریشان رہے۔ اب سننے میں یہ آ رہا ہے کہ حکومت کا پروگرام ہے کہ 6 جنوری کے بعد دوبارہ اسے contract کر کے کوئی عہدہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: چنیوٹی صاحب! FIA وفاق کا ادارہ ہے۔ ہم نے اس پر یہاں کیا کرنا ہے؟

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! وہ اس وقت صوبہ پنجاب میں کام کر رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وفاق سے گزارش کی جائے کہ وہ بندہ جو اپنی مدت ملازمت پوری کر رہا ہے اس کے بعد اس کو extension دینا اور اس سے agreement کرنا ملک اور ہمارے صوبہ کے خلاف ہے۔ اس پر عوامی اور خاص طور پر مذہبی تنظیموں کو بڑے تحفظات ہیں۔ براہ مہربانی اس پر Ruling دی جائے اور وفاقی حکومت کو ضرور کہا جائے کہ ایسے ناپسندیدہ شخص سے کوئی contract نہ کیا جائے اور اسے کوئی رعایت دے کر مزید موقع نہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے ضلع سرگودھا میں ایک بہت بڑے ختم نبوت ﷺ کے مجاہد مولانا اکرم طوفانی صاحب تھے۔ ان کی بہت ساری خدمات ہیں۔ انہوں نے رفاعی ہسپتال بنایا تھا وہ وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب چیئرمین: چنیوٹی صاحب! آپ کی بات note ہو گئی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب طارق مسیح گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، گل صاحب! آپ مختصراً بات کر لیں کیونکہ ابھی کافی بزنس پڑا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں حکومت وقت کی تعریف میں چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ ان کو قبول فرمائیے گا۔ چند دن پہلے حکومت وقت نے ایک بہت اچھی بات کی ہے کہ ہم نے امن کے حوالے سے ایک ٹرین چلائی ہے۔ ہمارے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کی یہ روایت تھی تو انہوں نے اس روایت کو برقرار رکھا ہے۔ میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر ایک بات یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ جب وہاں پر ٹرین چلی تو یہ لاہور تا کراچی امن ریلی تھی۔ اس ریلی کی

وجہ سے پوری دنیا میں یہ پیغام جا رہا تھا کہ پاکستان کے اندر ہر قسم کی دہشتگردی، متعصب پن اور بد نظمی کے خلاف امن مارچ یا امن ریلی کے طور پر ایک ٹرین چلائی گئی ہے۔ مجھے وہاں پر کوئی منسٹر نظر نہیں آیا۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت وقت کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جب کوئی نیک اور اچھا کام کیا جائے تو اس میں منسٹر کی شرکت کو یقینی بنائیں۔ یہ جھوٹ کے پلندے کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا ہم نے وہ کیا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جھوٹ کا U-turn لینے کے بجائے۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: گل صاحب! شکریہ۔ آپ کا مؤقف آگیا ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 429 محترمہ ام البنین کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، جناب سبطین خان!

کونوکارپس کے پودے لگانے پر پابندی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! محرک نے specifically ایک plant کے حوالے سے تحریک التوائے کار دی تھی کہ یہ ماحول کے لئے ٹھیک نہیں ہے جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کی تفصیل بھی دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔ اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 435 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، سردار محمد آصف نکئی!

لاہور واسا کے عملہ کی ملی بھگت سے لگائے گئے پانی کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف (۔۔۔جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب چیئرمین! میں نے اس سے قبل بھی اس تحریک التوائے کار کا جواب دیا تھا۔ ان کا جو چوبرجی گارڈن کا مسئلہ تھا اس کے لئے لائنس کا

بندوبست ہو گیا تھا اور سیوریج کی سکیم ابھی چل رہی ہے۔ اس پر کارپوریشن والے کام کر رہے ہیں۔ یہ بھی جلد ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 309 کا جواب جناب خیال احمد نے دینا ہے۔ موجود نہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 373 ہے یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، جناب تیمور خان!

پنجاب میں ای لائبریریز کے ملازمین کی برطرفی (۔۔۔جاری)

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ جو تحریک پیش کی گئی ہے میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کیونکہ اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ لوگوں کو بے روزگار کیا گیا ہے اور اس کامیاب پراجیکٹ کو تباہی یا بند کرنے کی طرف لے جایا جا رہا ہے جو بالکل غلط ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کو بتانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، افتخار چھچھر صاحب! میرے خیال میں منسٹر کالونیز جناب خیال صاحب باہر جا رہے ہیں تو اُن سے متعلقہ آپ کی تحریک التوائے کار ہے لہٰذا آپ ابھی تشریف رکھیں تاکہ اس کے بعد آپ کی تحریک کا جواب لے لیں۔ جی، تیمور صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب چیئرمین! ہمارے E-Libraries کے پراجیکٹ سے پورے پنجاب میں اب تک ہزاروں نوجوان مستفید ہو چکے ہیں۔ 66 ہزار کے قریب ایسے بچے ہیں جو ہمارے regular members ہیں اور پنجاب کے 20 اضلاع میں یہ digital E-Libraries بنائی گئی ہیں۔ اس development mode میں PITB کا ایک پیکج تھا جس کے تحت کنٹریکٹ کی jobs تھیں جس پر بچے پہلے کام کر رہے تھے لیکن معاہدے کے مطابق کنٹریکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ ہماری گورنمنٹ نے ایک نیا initiative لیتے ہوئے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ڈیڑھ سو نوجوانوں کے لئے نئی SNE approve کروائی ہے جو فنانس ڈیپارٹمنٹ سے release ہو چکی ہے۔ اب PPSC کے ذریعے ڈیڑھ سو نئے نوجوان E-Libraries میں بھرتی ہوں گے۔ ہم اس میں اب ایک جدت لے کر آئے ہیں۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب کی طرف سے اس کا جواب آ گیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں بحث مباحثے میں نہیں پڑتا کیونکہ منسٹر صاحب میرے بڑے ہی قابل احترام بھائی ہیں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ پورے ہاؤس میں کسی کو بھی منسٹر صاحب کے جواب کی سمجھ آئی ہو۔ یہ کوئی چھوٹا issue نہیں ہے بلکہ یہ individual میری ذات کا بھی issue نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا پراجیکٹ تھا جسے میاں شہباز شریف صاحب نے start کیا تھا۔

جناب چیئرمین: وہ ابھی بات کر رہے تھے، اُن کی بات مکمل نہیں ہوئی لہٰذا آپ اُن کا جواب سُن لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میں بات کر لیتا ہوں۔

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب چیئرمین! افتخار حسین چھچھر ہمارے قابل احترام رکن ہیں جو بڑے اچھے اور positive questions لے کر آتے ہیں جن پر healthy debate ہو سکتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے چھچھر صاحب کو سمجھانا چاہوں گا کہ واقعی یہ بڑا اچھا پراجیکٹ تھا جس کو ہم نے practical بنایا ہے اور اس کے لئے way forward نکالا ہے کہ اس کا practical طریقہ کیا ہے؟ پہلے صرف physical libraries تھیں جہاں پر جا کر پڑھ سکتے تھے۔ پوری دنیا میں JSTOR سب سے بڑا online library network ہے جس کی ہم نے subscription حاصل کر لی ہے۔ اب کسی remote, far-flung area یا کہیں سے بھی بچہ آئے گا تو وہ ہمارے portal پر آئے گا جس کو ہم password دیں گے تب اس بچے کو پوری دنیا کی JSTOR Library کی subscription مل

جائے گی۔ اس کے علاوہ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ یہ ایک under utilized پراجیکٹ تھا لیکن ہم نے اپنی E-Libraries 20 میں صوفی ریسرچ سنٹرز بھی بنا دیئے ہیں تا کہ وہاں پر سکالرز آئیں، وہ بیٹھ کر بات چیت کریں، آنے والے بچوں سے interaction کریں، نئے ideas نکلیں اور نئی جدت آئے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): کیا چھچھر صاحب کو سمجھ آگئی ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں تھوڑا عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چھچھر صاحب! کافی بزنس پڑا ہے۔ منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے میں بھی اس کو second کروں گا کیونکہ Internationally بہت سارے articles میں بھی appreciate کیا جارہا ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 21/1 ہے اور یہ بھی منسٹر سپورٹس تیمور خان صاحب کے متعلقہ ہی ہے۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب چیئرمین! یہ لائبریری فاؤنڈیشن سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ پہلے اس کو پڑھ لیں تب تک میں اگلی تحریک التوائے کار لے لیتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/12 ہے جو سید صمصام علی شاہ بخاری سے متعلقہ ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/171 ہے جو میاں محمد اسلم اقبال صاحب سے متعلقہ ہے۔ وہ اس کا جواب دیں گے۔

لاہور، گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں ازخود اضافے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): شکریہ۔ جناب چیئرمین! روزنامہ "دنیا" کی خبر بابت دودھ اور دہی کی قیمت میں ازخود اضافہ حقیقت پر مبنی نہ ہے۔ ضلع لاہور اور

گوجرانوالہ کی حدود میں ڈپٹی کمشنرز نے دودھ کی retail price ماہِ رمضان میں مبلغ 90روپے فی لٹر مقرر رکھی تھی جبکہ لاہور میں دہی کی قیمت 110 روپے فی کلو اور گوجرانوالہ میں 100 روپے فی کلو مقرر ہے۔ اس قیمت کے اطلاق کے لئے دونوں اضلاع میں ڈپٹی کمشنر کے مقرر کردہ پرائس مجسٹریٹ صاحبان نے کارروائی کی اور خلاف ورزی کی صورت میں جو انضباطی کارروائیاں کی گئی ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ضلع لاہور میں دودھ و دیگر اشیاء کی گراں فروشی کے خلاف کارروائی

چیکنگ	خلاف ورزی	جرمانہ	ایف آئی آر
285,239	31,983	61,842,000	5280

ضلع گوجرانوالہ میں دودھ کی گراں فروشی کے خلاف کارروائی

خلاف ورزی	جرمانہ	ایف آئی آر
210	940,000	17

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 487/21 ہے جو کل پڑھی گئی تھی۔ اس کا جواب وزیر لائیو سٹاک سردار حسنین بہادر دریشک نے دینا ہے۔

لاہور میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانوں کا انکشاف (۔۔۔جاری)

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس تحریک میں لاہور کے اندر سلاٹر ہاؤسز کے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے august House اور معزز ممبر کو دو clarifications دینا چاہوں گا کہ سلاٹر ہاؤسز اور cattle markets دونوں لوکل گورنمنٹ کی domain میں آتے ہیں جبکہ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں آتے۔ میں آپ کی وساطت سے اسمبلی سیکرٹریٹ کی ٹیم کو گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو refer کریں کیونکہ وہی ڈیپارٹمنٹ اس پر reply کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب منسٹر لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ دیں گے لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق محترمہ شاہدہ احمد کی ہے۔جی محترمہ شاہدہ احمد!

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول R/10-31 خانیوال کی ہیڈ مسٹریس کا معزز ممبر کا فون سننے سے انکار

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین!شکریہ۔میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 21۔اکتوبر 2021 کو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول R/10-31 تحصیل وضلع خانیوال کی انچارج S.S.T. / ہیڈ مسٹریس ماجدہ خان سے موبائل فون پر بات کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے فون پر بات کرنے سے انکار کر دیا، جس پر میں نے متعلقہ خاتون تہمینہ خان جس کا جائز ایشو تھا کہا کہ اندر جا کر میری ماجدہ خان سے بات کروائیں اور موبائل بند نہ کرنا اس نے انچارج پرنسپل ماجدہ خان سے میرے کہنے پر دوبارہ بات کروائی، میں نے اپنا تعارف کروایا اور مسئلہ بیان کیا جس پر اس نے غصے سے کہا کہ میں آپ کی پابند ہوں اور نہ ہی میں آپ کی کوئی بات سنوں گی۔ جس پر میں نے کہا کہ یہ ایک جائز کام ہے اور میں ایک حکومتی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ایک جائز کام کا کہہ رہی ہوں۔ جس پر اس نے مجھے کورٹ میں لے جانے کی دھمکی دی اور کہا کہ آپ مجھ سے ناجائز کام لینا چاہتی ہیں۔ جبکہ جائز کام تھا اور عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کے جائز مسائل حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کروں۔ میں نے اس معاملہ میں بار بار سی۔ای۔او ایجوکیشن خانیوال سے بھی رابطہ کیا لیکن انہوں نے بھی کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا۔ جس سے میرے حلقہ میں میری کافی جگ ہنسائی ہوئی ہے اور بطور ایم پی اے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ شاہدہ احمد! آپ کی تحریک استحقاق پیش ہو چکی ہے۔ متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کر لیتے ہیں۔ محترمہ سبرینہ جاوید ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے محکمہ کوآپریٹوز امداد باہمی میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشیوں کے مسئلہ پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے محکمہ کوآپریٹوز امداد باہمی میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشیوں کے مسئلہ پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے محکمہ کوآپریٹوز امداد باہمی میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشیوں کے مسئلہ پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جی محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبہ بھر میں امداد باہمی کے تحت رجسٹرڈ سوسائٹیوں کے یکساں قوانین بنانے کا مطالبہ

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

" محکمہ کوآپریٹوز (امداد باہمی) میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشی ایک مستقل مسئلہ سے دو چار ہیں۔ ان سوسائٹیز کی رجسٹریشن محکمہ کوآپریٹوز کے پاس ہوتی ہے۔ رجسٹریشن کے بعد سوسائٹی کے ممبران جب گھر کی تعمیر کرتے ہیں تو انہیں LDA، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی، ضلع کونسل، متعلقہ یونین کونسل یا کنٹونمنٹ بورڈ سے نقشہ منظور کروانا پڑتا ہے۔ اس طرح محکمہ ہذا کی پنجاب بھر میں سوسائٹیز پر مختلف اداروں کے by-laws لاگو ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قوانین کی overlapping کے باعث مکینوں کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قوانین میں کوئی یگانگت نہ ہے۔ اصولی طور پر صوبہ بھر کی تمام سوسائٹیز کے یکساں قوانین ہونے چاہئیں۔ محکمہ ہذا کو چاہئے کہ اپنے ممبران کی سہولت کے لئے محکمہ کی سطح پر ایک اتھارٹی قائم کرے جو صوبہ بھر کی رجسٹرڈ سوسائٹیز کے لئے یکساں قوانین بنائے۔ تمام سوسائٹیز اپنے نقشہ جات اپنے قوانین کے تحت منظور کروائیں۔ اسی طرح محکمہ میں ان قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جاسکے گا اور محکمہ، جو کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا ریگولیٹر ہے، مزید بہتر طریقے سے ان سوسائٹیز کو ریگولیٹ کر سکے گا۔ مزید برآں قوانین کی overlapping کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سے نا صرف محکمہ اپنی سوسائٹیز میں بلڈنگ قوانین پر موثر طور پر عمل درآمد کرا سکے گا بلکہ یکساں قوانین کی موجودگی سے ممبران کو بھی سہولت ہو گی۔ اسی طرح بلڈنگ قوانین کی خلاف ورزی کا قلع قمع ہو گا بلکہ ممبران کے لئے بھی بہت سہولت ہو گی۔ لہٰذا میری اس ایوان سے استدعا ہے کہ محکمہ ہذا کے

اندر بلڈنگ سیکٹر کو ریگولیٹ کرنے اور ایک خود مختار اتھارٹی کے قیام کے لئے ضروری قانون سازی کی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" محکمہ کوآپریٹوز (امداد باہمی) میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشی ایک مستقل مسئلہ سے دو چار ہیں۔ ان سوسائٹیز کی رجسٹریشن محکمہ کوآپریٹوز کے پاس ہوتی ہے۔ رجسٹریشن کے بعد سوسائٹی کے ممبران جب گھر کی تعمیر کرتے ہیں تو انہیں LDA، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی، ضلع کونسل، متعلقہ یونین کونسل یا کنٹونمنٹ بورڈ سے نقشہ منظور کروانا پڑتا ہے۔ اس طرح محکمہ ہذا کی پنجاب بھر میں سوسائٹیز پر مختلف اداروں کے by-laws لاگو ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قوانین کی overlapping کے باعث مکینوں کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قوانین میں کوئی یگانگت نہ ہے۔ اصولی طور پر صوبہ بھر کی تمام سوسائٹیز کے یکساں قوانین ہونے چاہئیں۔ محکمہ ہذا کو چاہئے کہ اپنے ممبران کی سہولت کے لئے محکمہ کی سطح پر ایک اتھارٹی قائم کرے جو صوبہ بھر کی رجسٹرڈ سوسائٹیز کے لئے یکساں قوانین بنائے۔ تمام سوسائٹیز اپنے نقشہ جات اپنے قوانین کے تحت منظور کروائیں۔ اسی طرح محکمہ میں ان قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جاسکے گا اور محکمہ، جو کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا ریگولیٹر ہے، مزید بہتر طریقے سے ان سوسائٹیز کو ریگولیٹ کر سکے گا۔ مزید برآں قوانین کی overlapping کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سے نا صرف محکمہ اپنی سوسائٹیز میں بلڈنگ قوانین پر موثر طور پر عمل درآمد کرا سکے گا بلکہ یکساں قوانین کی موجودگی سے ممبران کو بھی سہولت ہو گی۔ اسی طرح بلڈنگ قوانین کی خلاف ورزی کا قلع قمع ہو گا بلکہ ممبران کے لئے بھی بہت سہولت ہو گی۔ لہٰذا میری اس ایوان سے استدعا ہے کہ محکمہ ہذا کے

اندر بلڈنگ سیکٹر کو ریگولیٹ کرنے اور ایک خود مختار اتھارٹی کے قیام کے لئے ضروری قانون سازی کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" محکمہ کوآپریٹوز (امداد باہمی) میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشی ایک مستقل مسئلہ سے دو چار ہیں۔ ان سوسائٹیز کی رجسٹریشن محکمہ کوآپریٹوز کے پاس ہوتی ہے۔ رجسٹریشن کے بعد سوسائٹی کے ممبران جب گھر کی تعمیر کرتے ہیں تو انہیں LDA، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی، ضلع کونسل، متعلقہ یونین کونسل یا کنٹونمنٹ بورڈ سے نقشہ منظور کروانا پڑتا ہے۔ اس طرح محکمہ ہذا کی پنجاب بھر میں سوسائٹیز پر مختلف اداروں کے by-laws لاگو ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قوانین کی overlapping کے باعث مکینوں کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قوانین میں کوئی یگانگت نہ ہے۔ اصولی طور پر صوبہ بھر کی تمام سوسائٹیز کے یکساں قوانین ہونے چاہئیں۔ محکمہ ہذا کو چاہئے کہ اپنے ممبران کی سہولت کے لئے محکمہ کی سطح پر ایک اتھارٹی قائم کرے جو صوبہ بھر کی رجسٹرڈ سوسائٹیز کے لئے یکساں قوانین بنائے۔ تمام سوسائٹیز اپنے نقشہ جات اپنے قوانین کے تحت منظور کروائیں۔ اسی طرح محکمہ میں ان قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جا سکے گا اور محکمہ، جو کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا ریگولیٹر ہے، مزید بہتر طریقے سے ان سوسائٹیز کو ریگولیٹ کر سکے گا۔ مزید برآں قوانین کی overlapping کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سے نا صرف محکمہ اپنی سوسائٹیز میں بلڈنگ قوانین پر موثر طور پر عمل درآمد کرا سکے گا بلکہ یکساں قوانین کی موجودگی سے ممبران کو بھی سہولت ہو گی۔ اسی طرح بلڈنگ قوانین کی خلاف ورزی کا قلع قمع ہو گا بلکہ ممبران کے لئے بھی بہت سہولت ہو گی۔ لہٰذا میری اس ایوان سے استدعا ہے کہ محکمہ ہذا کے اندر

بلڈنگ سیکٹر کو ریگولیٹ کرنے اور ایک خود مختار اتھارٹی کے قیام کے لئے
ضروری قانون سازی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ منظور ہوئی)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مورخہ 21۔دسمبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں پہلی قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

ملکی و غیر ملکی پاکستانی رہائشیوں کو کرنسی پر شرح منافع یکساں کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): شکریہ، جناب چیئرمین! ہمارے فاضل ممبر نےdemand raiseکی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ جوrate of profitدے رہی ہے for resident and non-resident Pakistanis' وہdifferentہے۔ Non-resident Pakistani'sکوforeign currencyپر 7 فیصد اور 11 فیصدlocal currencyپر مل رہا ہے جبکہlocal resident Pakistanisکوforeign currencyپر ایک فیصد مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہmatter provincial previewسے باہر ہے it is deemed appropriate کہ یہ چیز فیڈرل گورنمنٹ میںdiscussہو اور وہاں پرdebateہو۔ البتہ میں یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ پورا ہاؤس زیادہ بہتر طریقے سے جانتا ہے کہ ڈالر کےinflowکی پاکستان میں بڑیdemandہے کرنسی کوstableرکھنے کے لئے جو نئیproduct launchکی گئی تھی "نیا پاکستان سرٹیفکیٹ" جس کے لئے "روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس" بھی کھلوائے گئے۔ اس پر بڑی اچھی پیش رفت ہوئی ہے اور پاکستان کوnon pakistani residentsکے تحت تقریباً اب تک 2.1 بلین ڈالرز کاinflow receiveہوا ہے۔ میں صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ یہ ہمارےpurviewسے باہر

ہے it is more deemed appropriate کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو take up کرے۔
Thank you.

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ، گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے درست کہا ہے کہ ان کے purview سے باہر ہے لیکن چونکہ یہ genuine issue ہے تو ہاؤس میں اس پر ووٹنگ کرا کے اسے منظور کرنا ہے یا نہیں تو اس پر ووٹنگ کر لیں کیونکہ یہ routine میں اسی طرح چلتا ہے۔ منسٹر صاحب نے ٹھیک کہا ہے لیکن ہماری recommendation ہی فیڈرل گورنمنٹ کو جائے گی اور اس سے زیادہ تو ہم کچھ کر نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7 فیصد غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11 فیصد تک دیا جارہا ہے جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے ایک فیصد اور پاکستانی کرنسی پر 3 سے 4 فیصد دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35 فیصد تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10 فیصد لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے"۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری زیر التواء قرارداد سید عثمان محمود، سید حسن مرتضیٰ، خواجہ سلمان رفیق کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس پر متعلقہ منسٹر نے حکومتی موقف پیش کرنا ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب آج بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے pending کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التواء قرارداد رانا

مشہود احمد خان کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس پر منسٹر ہائر ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے لیکن وہ بھی موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم آج کے ایجنڈے کی قراردادیں take up کرتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب محمد مرزا جاوید کی ہے۔ جی، مرزا صاحب!

صوبہ بھر میں کم پیمانہ اور ملاوٹ کرنے والے پٹرول پمپوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد مرزا جاوید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ بھر میں واقع کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت میں ملوث پٹرول پمپس مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ایسی بے شمار شکایات سامنے آرہی ہیں"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ بھر میں واقع کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت میں ملوث پٹرول پمپس مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ایسی بے شمار شکایات سامنے آرہی ہیں"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ بھر میں واقع کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت میں ملوث پٹرول پمپس مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ایسی بے شمار شکایات سامنے آرہی ہیں"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ محترمہ تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد سید عثمان محمود کی ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے

لہذا اسے بھی dispose of کرتے ہیں۔ اگلی قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، چھچھر صاحب!

صوبہ بھر کے سرکاری ملازمین کے پے سکیل کو ریوائز کرنے اور تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise کئے گئے اور نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scales Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise کئے گئے اور نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scales Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے"۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے تو میرے خیال میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کو کوئی بھی oppose نہیں کرتا۔ چونکہ ایک طریق کار ہے تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس کو pending کر دیں کیونکہ تھوڑی دیر پہلے تو وزیر خزانہ

یہاں پر موجود تھے لیکن اب وہ تشریف لے جا چکے ہیں اس لئے اگلے پرائیویٹ ممبر ڈے کے لئے pending کرلیں تاکہ منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب محمد معاویہ صاحب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد معاویہ: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی

میں پروگرام منعقد کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیراعظم جناب عمران خان کی طرف سے پاکستان کو مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"مملکت خداداد پاکستان کا وجود کلمہ طیبہ کی بنیاد پر رکھا گیا۔ قرارداد مقاصد اور 1973 کا آئین متفقہ طور پر اس بات کی غمازی کرتا ہے اور وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب عمران خان نے پاکستان کو رسول اللہ ﷺ کے دور میں قائم کی گئی مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کر کے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ اور برصغیر کے عظیم دانشور مفکر علامہ محمد اقبالؒ کے وژن کی تکمیل کی راہ پر دکھائی دیا ہے جس پر وزیراعظم پاکستان داد تحسین کے مستحق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں وجود پانے والی ریاست مدینہ کے دوسرے سربراہ اور خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیقؓ تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، رسول اللہ ﷺ کے جانشین، قریبی دوست اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیت ہیں۔ ریاست مدینہ میں قائم ہونے والی خلافت راشدہ کا آغاز سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے ہوتا ہے۔ پاکستان کو ریاست مدینہ کی طرز پر

تشکیل دینے کا خواب تبھی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جب خلفائے راشدین کی خدمات فضائل و مناقب کا ذکر عام کیا جائے اور ان کے قائم کردہ اصولوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنایا جائے اس لئے ضروری ہے کہ پاکستانی قوم کو خلفائے راشدین کی خدمات و فضائل سے روشناس کروایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ ماہ جنوری 2022 میں 22 جمادی الثانی 1444ھ کے مطابق خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ تمام ٹیلی ویژن چینلز پر ان کے حالات زندگی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت اور فضائل بیان کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"مملکت خداداد پاکستان کا وجود کلمہ طیبہ کی بنیاد پر رکھا گیا۔ قرارداد مقاصد اور 1973 کا متفقہ آئین بھی اسی بات کی غمازی کرتا ہے کہ وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب عمران خان نے پاکستان کو رسول اللہ ﷺ کے دور میں قائم کی گئی مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کر کے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ اور برصغیر کے عظیم دانشور و مفکر علامہ محمد اقبالؒ کے وژن کو تکمیل کی راہ دکھائی ہے جس پر وزیراعظم پاکستان داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں وجود پانے والی ریاست مدینہ کے دوسرے سربراہ اور خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، رسول اللہ ﷺ کے جانشین، قریبی دوست اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیت ہیں۔ ریاست مدینہ میں قائم ہونے والی خلافت راشدہ کا آغاز سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوتا ہے۔ پاکستان کو ریاست مدینہ کی طرز پر تشکیل دینے کا خواب تبھی شرمندہ

تعبیر ہو سکتا ہے جب خلفائے راشدین کی خدمات، فضائل و مناقب کا ذکر عام کیا جائے اور ان کے قائم کردہ اصولوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنایا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پاکستانی قوم کو خلفائے راشدین کی خدمات و فضائل سے روشناس کرایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ ماہ جنوری 2022 میں 22 جمادی الثانی 1444 ھ کے مطابق خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ تمام ٹیلی ویژن چینلز پر ان کے حالات زندگی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت اور فضائل بیان کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"مملکت خداداد پاکستان کا وجود کلمہ طیبہ کی بنیاد پر رکھا گیا۔ قرارداد مقاصد اور 1973 کا متفقہ آئین بھی اسی بات کی غمازی کرتا ہے کہ وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب عمران خان نے پاکستان کو رسول اللہ ﷺ کے دور میں قائم کی گئی مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کر کے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ اور برصغیر کے عظیم دانشور و مفکر علامہ محمد اقبالؒ کے وِژن کو تکمیل کی راہ دکھائی ہے جس پر وزیراعظم پاکستان داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں وجود پانے والی ریاست مدینہ کے دوسرے سربراہ اور خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، رسول اللہ ﷺ کے جانشین، قریبی دوست اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیت ہیں۔ ریاست مدینہ میں قائم ہونے والی خلافت راشدہ کا آغاز سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوتا ہے۔ پاکستان کو ریاست مدینہ کی طرز پر تشکیل دینے کا خواب تبھی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جب خلفائے راشدین کی

خدمات، فضائل و مناقب کا ذکر عام کیا جائے اور ان کے قائم کردہ اصولوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنایا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پاکستانی قوم کو خلفائے راشدین کی خدمات و فضائل سے روشناس کرایا جائے۔ لہذا یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ ماہ جنوری 2022 میں 22 جمادی الثانی 1444ھ کے مطابق خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ تمام ٹیلی ویژن چینلز پر ان کے حالات زندگی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت اور فضائل بیان کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! میں نے اس قرارداد پر دستخط کئے تھے لیکن اس پر میرا نام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چنیوٹی صاحب! یہ آپ کی طرف سے بھی ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(83)/2021/2722. Dated: 3rd January, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **28th December, 2021 (Tuesday)** after conclusion of the business of the Assembly on that day.

Dated: 30th December, 2021 **MOHAMMAD SARWAR**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"